زینتُ المحافل

ترجمہ

نزہتُ المجالس

تصنیف
امام عبدالرحمٰن ابن عبدالسلام

ترجمہ
علامہ محمد منشا تابش قصوری

زینت المحافل

ترجمہ

نزہت المجالس

تصنیف

امام عبد الرحمٰن بن عبد السلام

الصفوری الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ (۹۰۰ ھ)

ترجمہ

علامہ محمد منشا تابش القصوری الحنفی

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

خلیفہ محترم عبد اللہ طاہری

ناشر:- شبیر برادرز ◎ اردو بازار لاہور (پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب	زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس (جلد دوم)
مصنف	علامہ عبدالرحمٰن الشافعی الصفوری (رحمہ اللہ تعالیٰ)
مترجم	علامہ محمد منشاتابش الحنفی القصوری مدظلہ
مصحح	مولانا پیر سید ولایت حسین شاہ چشتی گولڑوی مرید کے
	مولانا الحاج قاری غلام عباس نقشبندی مجددی شرق پوری (نوشہرہ ورکاں) گوجرانوالہ
ناظر	حافظ محمد مسعود اشرف قصوری، دارالعلوم محمدیہ غوثیہ داتا نگر بادامی باغ لاہور
اشاعت اول	محرم الحرام ۱۴۱۹ھ / مئی ۱۹۹۸ء
ناشر	شبیر برادرز - اردو بازار لاہور (پاکستان)

قیمت : ۱۶۵/۰۰ روپے

ملنے کا پتہ

شبیر برادرز، اردو بازار لاہور (پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد بے حد مر خدائے پاک را

الحمد للہ تعالیٰ علیٰ مَنّہٖ و کَرَمِہٖ' زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس جلد دوم مکمل ہوا' پہلی جلد کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ ایک سال کی قلیل سی مدت میں اس کے دو ایڈیشن مارکیٹ میں آچکے ہیں۔ پاک و ہند سے اہل علم و قلم نے میری اس کاوش کو بنظر محبت دیکھا اور اپنے رشحات قلبی سے نوازا' ہالینڈ سے مبلغ اسلام حضرت علامہ الحاج بدرالقادری مدظلہ' کی بڑی روح پرور تحریر پہلی جلد کے دوسرے ایڈیشن کی زینت بن چکی ہے' بھارت سے علامہ محمد عبدالمبین نعمانی صاحب مدظلہ' جو پاک و ہند کے علمی حلقوں میں خوب جانے پہچانے جاتے ہیں۔ اپنے مکتوب گرامی کے ذریعہ یوں مژدہ بشارت سنایا کہ آپ کا یہ ترجمہ المجمع المصباحی محمد آباد' مبارک پور' اعظم گڑھ سے شائع کیا جارہا ہے' الجامعہ الاشرفیہ مبارک پور کے ناظم تعلیمات علامہ محمداحمد مصباحی مدظلہ نے بھی نہایت خوشی کا اظہار فرمایا' جبکہ پاکستان میں کثیر' علماء' خطباء' واعظین نے ہدیہ تبریک کے کلمات سے حوصلہ افزائی فرمائی۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے اساتذۂ کرام اور طلباء نے بے حد سراہا' ناشرین نے بھی خوب داد دی۔ علامہ اقبال احمد صاحب فاروقی بانی مکتبہ نبویہ اور مولانا صوفی محفوظ احمد صاحب قادری رضوی خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ نیز محترم المقام جناب پروفیسر بشیراحمد

صاحب صدیقی نقشبندی مجددی سابق صدر شعبہ اسلامیات پنجاب یونیورسٹی لاہور' شیخ المشائخ حضرت الحاج میاں جمیل احمد صاحب نقشبندی مجددی شرق پوری مدظلہ زیب سجادہ آستانہ عالیہ شرق پور شریف' بدر اشرفیت حضرت الحاج ڈاکٹر پیر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی دامت برکاتہم امیر حلقہ اشرفیہ پاکستان' بانی اشرفی ٹاؤن لاہور' مدیر اعلیٰ ماہنامہ آستانہ کراچی نے اس سلسلہ میں اپنی خصوصی دعاؤں سے شاد کام کیا' برادر گرامی علامہ قمر صاحب یزدانی مدظلہ نے اپنی منظوم تقریظ سے میری خوب عزت افزائی فرمائی۔

زینت المحافل جلد دوم میں مضامین کو بڑی شان سے اجاگر کیا گیا ہے' قارئین فہرست پر نگاہ ڈالتے ہی محسوس کریں گے کہ یہ نادر تحائف اسی کتاب کا خاصہ ہے۔ "نشان منزل" حصہ اول میں ترجمہ کے بارے بالوضاحت رقم کر چکا ہوں کہ میں نے ترجمانی کی ہے' لفظی ترجمہ سے عبارت میں حسن پیدا کرنا کارے دارد' اردو زبان و ادب کو ملحوظ رکھنا بھی ضروری تھا اور جہاں تک آداب کا تعلق ہے اس اہم معاملہ میں بڑی احتیاط سے کام لیا ہے کیونکہ ۔

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

یوں بھی۔

ذرا بے ادبی محبوباں دی گھ نہ چھوڑے گھر دا
اوہ بے ادب کمینہ' پاپی' کافر ہو کر مردا

جہاں تک میرے بس میں تھا ادب و احترام کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا ہے پھر بھی اگر کہیں جراثیم قارئین کرام کو نظر آئیں آگاہ فرمائیں' تاکہ اس پر محبت کا سپرے کرکے انہیں ختم کیا جائے' پہلی جلد کی طرح دوسری جلد میں بھی بعض ابواب کی تلخیص کو اپنایا ہے' نیز دور حاضر کے تقاضوں کے پیش نظر بعض نکات و کلمات کو اپنی طرف سے شامل کرکے کتاب کے وزن و قار میں اضافہ کیا ہے۔ بطور حاشیہ سمجھا جائے اگرچہ مروجہ طریقہ کے مطابق الگ

حاشیہ کی صورت نہیں دی گئی البتہ پہچان کے لئے میرے دستخط موجود ہیں۔

احتیاط کیجئے: خطباء و واعظین سے گزارش ہے کہ زینت المحافل کے واقعات و حکایات اور نکات وغیرہ سے استفادہ کریں تو اسی کا حوالہ دیں، محض نزہت المجالس کے حوالے پر اکتفا نہ کریں، کیونکہ یہ امانت و دیانت کا تقاضا ہے، بصورت دیگر اصل کی طرف رجوع کریں۔

آخر میں محترم جناب ملک شبیر احمد صاحب بانی ادارہ شبیر برادرز لاہور کا ممنون ہوں، جن کی تحریک پر یہ ترجمہ شروع ہوا اور انہوں نے شائع کرنے میں جمالیات کا حق ادا کردیا، اپنی بیسیوں خوبصورت اشاعت کردہ کتب کی طرح زینت المحافل کو پر کشش بنانے کی سعی بلیغ فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے انہیں اشاعت کتب دینیہ میں مزید کامیابیوں سے نوازے اور ناچیز کی قلمی خدمات کو شرف قبول عطا فرماتے ہوئے بہت عمدہ لکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم

محمد منشا تابش قصوری

ذوالحجہ المبارکہ ۱۴۱۸ھ / اپریل ۱۹۹۸ء

گنج معرفت کتاب معتبر

منظوم تقریظ

۱۹۹۸ء

از شاعر حقانی علامہ قمر صاحب یزدانی مدظلہ

پنوانہ (سیالکوٹ)

پسندیدہ عالم، بحر علم تالیف گرامی — محترم علامہ امام عبدالرحمٰن بن عبدالسلام صفوری

۱۴۱۸ھ — ۱۹۹۸ء

"آئینہ زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس — "برادر گرامی پاک نہاد مولانا تابش قصوری"

۱۹۹۸ء — ۱۹۹۸ء

☆

عبد رحماں تھے صفوری شافعی شیخ جلیل — مفتی دوراں، فقیہ عصر اور مرد عقیل

ان کی تالیف گرامی شہرۂ آفاق ہے — ہے مجالس کیلئے نزہت فزا بے قال و قیل

خامہ تابش نے بخشا جو نیا خلعت اسے — بالیقیں ہے انکے علم و فضل کی روشن دلیل

ہے شگفتہ اور رواں یہ فاضلانہ ترجمہ — ہے عبارت میں روانی مثل موج سلسبیل

ہے محافل کیلئے زینت کا ساماں یہ کتاب — حضرت تابش قصوری کی جو ہے سعی جمیل

ہاتف غیبی پکارا بر ملا کہہ دو قمر

اس کی تاریخ اشاعت "ارمغان بے عدیل"

۱۴۱۸ھ

مورخہ

۷/ذی الحج ۱۴۱۸ھ — "نتیجہ افکار سزاوار عنایت قمر یزدانی"

۵/اپریل ۱۹۹۸ء — ۱۹۹۸ء

زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس

پر

منظوم تاثرات

پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی ایم اے

مرے ہاتھوں میں دیکھو کیا گلستانِ حکایت ہے
یہ ہر مجلس کی نزہت ہے یہ ہر محفل کی زینت ہے

اسے فیضِ تصوف کی بہار دل نشیں، کہئے
یہ دستورِ شریعت ہے یہ منشورِ طریقت ہے

چنا ہے جن گلوں کو عبدِ رحمٰنِ صفوری نے
عیاں ان کی مہک سے ان کا اخلاص و مروت ہے

وہ اپنے دور کا روشن ترین مینار ایمانی
وہ اپنے عہد کی مضبوط دیوار عزیمت ہے

کیا ہے عام فیضانِ صفوری کو قصوری نے
یہ منشائے خدا ہے، تابشِ سرکارِ رافت ہے

جنہیں قمرِ ولایت نورِ ملت نے قلم بخشا
وہ جن پر حضرت احمد رضا خاں کی عنایت ہے

اسے دیکھو، یہ ہے انمول تحفہ اہل الفت کا
اسے چومو، یہ رنگیں مصحف وعظ و نصیحت ہے

کہیں ہیں باب رب العالمین کے ذکر وحدت کے
کہیں پہ رحمتہ للعالمین کی یاد رحمت ہے
کہیں صدق و صفا کے گوہر شب تاب ہیں ظاہر
کہیں مہر و وفا کی داستاں کا حرف عظمت ہے
خدا اور اس کے محبوب گرامی کی ثنا کرنا
مجھے پوچھو' یہی تو جان توحید و رسالت ہے
خدایا یہ حسیں کاوش جہاں میں عام ہو جائے
غلام زار کے دل میں یہ ارماں ہے یہ حسرت ہے

آئینہ

زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس (جلد دوم)

۱۹۹۸

باب ۲

باب الزراعت

باب ۳

اسباب خلقت

باب ٦

فضائل عدل و انصاف ۲۳۵

تمت بالخیر

نشانِ منزل

حضرت امام عبدالرحمٰن بن عبدالسلام الصفوری الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نویں صدی ہجری کے ان جلیل القدر علماء و مقررین، خطباء و واعظین میں شمار ہوتے ہیں، جن کے خطابات و بیانات کا عرب و عجم میں شہرہ رہا، آپ علوم و فنون اسلامیہ کے بحرِ بے کنار تھے، تفاسیر قرآن کریم، احادیث رسول عظیم، آثار صحابہ و بزرگان دین، سیر و تواریخ اولیاء کرام اور فقہ ائمہ اربعہ پر آپ کی گہری نظر تھی، وسیع مطالعہ کے مالک تھے، حکمت، فلسفہ اور طب میں ید طولیٰ رکھتے، نزہتہ المجالس میرے ان کلمات پر شاہد و عادل ہے۔:

آپ نے تمام علوم عربیہ عقلیہ و نقلیہ زیادہ تر اپنے والد ماجد حضرت علامہ شیخ عبدالسلام رحمہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کئے جو اپنے وقت کے ولی کامل تھے۔ علامہ عبدالرحمٰن الصفوری نزہتہ المجالس میں جگہ جگہ ان کا تذکرہ نہایت ولولہ انگیز الفاظ اور خوشگوار انداز میں فرماتے ہیں جن سے ان کے والد ماجد کے عظیم المرتبت ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔:

علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد ہونے کے ناطے سے اکابر شوافع میں شمار ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ اپنی اس عدیم المثال تصنیف میں مسائل فقہ شافعیہ کو بڑی قدرومنزلت لائے ہیں۔ پاک و ہند میں مسلمانوں کی اکثریت حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقلد ہے اس لئے علماء کرام خصوصاً خطباء و واعظین حنفیہ کو مسائل میں احناف و شوافع کے فرق

کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ راقم السطور سے جہاں تک ہو سکا فقہی اختلاف کی وضاحت کردی اور فقہ حنفیہ کے مطابق مسئلہ کا حل پیش کردیا ہے تاکہ اس ترجمہ سے استفادہ کرنے والے احناف و شوافع کے مسائل کو اپنے ذہن میں راسخ کرسکیں'

"نزہتہ المجالس" بڑی بابرکت تصنیف ہے جسے ہر صدی کے علماء نے حرز جان بنایا' خصوصاً واعظین کے لئے تو یہ نعمت عظمیٰ سے کم نہیں' مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اسے اہل علم و قلم بطور حوالہ پیش کرتے ہیں' تاہم اہل تحقیق کے نزدیک رطب و یابس سے خالی نہیں البتہ دامن فضائل میں ایسی باتیں سما سکتی ہیں !!

ترجمہ کے بارے میں یہی عرض کئے دیتا ہوں کہ راقم نے لفظی ترجمہ کی بجائے عبارت کے مفہوم و مطالب کو اولیت دی ہے' جہاں تک ممکن تھا نہایت آسان اور روح پرور الفاظ میں ترجمانی کی کوشش کی ہے' اہل علم و قلم اور ترجمہ کا ملکہ رکھنے والے بغور ملاحظہ فرمائیں اور جہاں کہیں ترجمانی میں سقم پائیں تو براہ کرم آگاہ کریں' ازالہ کیا جائے گا'

الحمد للہ تعالیٰ علیٰ منہ و کرمہ' نزہتہ المجالس جلد دوم کا ترجمہ مکمل ہوا' بعض ابواب کی تلخیص کو ہی مناسب سمجھا' اور اس ضخیم و عظیم کتاب کو "زینت المحافل" ترجمہ نزہتہ المجالس سے موسوم کیا جا رہا ہے۔ دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' میری اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور دوسری جلد کے ترجمہ کی توفیق مرحمت فرمائے' امین۔

محتاج دعا

محمد منشا تابش قصوری

خطیب جامع مسجد ظفریہ مریدکے ضلع شیخوپورہ پاکستان

۱۴۱۷ھ / ۱۹۹۶ء

مبلغ یورپ علامہ بدرالقادری فاضل ہند خطیب ہالینڈ کے
زینت المحافل پر گرانقدر کلمات

نویں صدی ہجری کے مشہور خطیب و صوفی شیخ عبدالرحمٰن بن عبدالسلام صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطبات و مواعظ کا مجموعہ نزہت المجالس' صدیوں سے مقررین و واعظین علماء کا مرجع ہے جس میں تفسیروفقہ کے رموزواسرار بھی ہیں اور تصوف اور اخلاق کے موتی بھی ---- اب اس کتاب کو اردوئے معلیٰ کا جامہ پہنا رہے ہیں ہمارے مخلص دوست ادیب شہیر حضرت مولانا محمد منشاء صاحب تابش قصوری دام ظلہ العالیٰ۔

اس مفید ترین ذخیرہ علمی کو اردو کا قالب بخشنے میں حضرت مولانا نے جن عرق ریزیوں کی راہ طے کی۔ وہ تو مترجمین ہی جانیں ----- اردو' دان طبقہ کسی کتاب کے ترجمہ کو پڑھنے میں اگر اسے ترجمہ کے بجائے دراصل اسی زبان کی تصنیف محسوس کرنے لگے تو میں اسے مترجم کی زباں دانی اور قدرت لسانی کا کمال خیال کرتا ہوں۔

اور واقعی زینت المحافل کا مطالعہ کرتے وقت قاری اس بات کو فراموش کر جاتا ہے کہ میں کوئی ترجمہ پڑھ رہا ہوں۔ اس کامیاب ترین کوشش پر میں حضرت مولانا قصوری مدظلہ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ اسی طرح شبیر برادرز کو اس خوبصورتی کے ساتھ پونے سات سو صفحات کی کتاب حسین اور دیدہ زیب گیٹ اپ کے ساتھ منظرعام تک لانے پر انہیں بھی مبارکباد دیتا ہوں۔ خدا کرے ہمارے اسلامی مذہبی اور سنی تمام وقیع لٹریچر دورحاضر کی اعلیٰ ترین طباعتی و اشاعتی خوبیوں سے مزین ہوکر شائقین کتب کو دعوت مطالعہ دیں اور حسن معنوی کے یہ خزینے حسن صوری کا حق بھی پالیں۔ آمین۔ امید ہے کہ زینت المحافل کی دوسری جلد بھی اس خوبی کے ساتھ طبع ہوگی۔
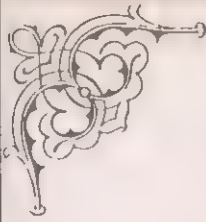
فقیربدرالقادری غفرلہ ہالینڈ 3 صفر1418ھ / 9 جولائی 1997ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
خُلِقتَ مُبرّأً مِن کُلِّ عَیبٍ
کأنّکَ قد خُلِقتَ کما تشاءُ
(حضرت حسان بن ثابت انصاری)
(آپ تو ہر عیب سے پاک پیدا کیے گئے ہیں بلکہ آپ نے جیسا چاہا ویسا ہی آپ کو تخلیق کیا گیا۔)
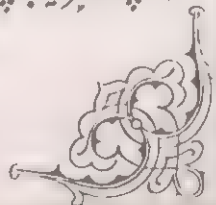
اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

نحمدہ و نصلّی و نسلّم علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب: حفظ امانت اور ترک خیانت

اللہ تعالیٰ جل و علیٰ نے فرمایا: ان اللّٰہ یاء مرکم ان تودوا الامانات الٰی اسلھا نیز فرمایا واوفوا بعھد اللّٰہ بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم فرماتا ہے اہل کو امانت کی ادا کرو' اور اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو'

حکایت: تکمیل عہد:

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ احیاء العلوم میں بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وعدہ کیا کہ میں فلاں مقام پر آپ کی خدمت میں حاضری دوں گا' مگر وہ دو دن بھول جانے کے باعث حاضر نہ ہو سکا جب وہ تیسرے دن وہاں پہنچا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہاں موجود پایا' آپ نے فرمایا! اے جوان تو نے مجھے مشقت میں ڈالے رکھا' میں تین دن سے یہاں تیرا انتظار کر رہا ہوں!!

بعض مفسرین نے انہ کان صادق الوعد' بیشک وہ وعدے کے سچے ہیں' کی تفسیر میں حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی حکایت بیان کی ہے کہ کسی آدمی نے آپ سے عرض کیا آپ یہی تشریف رکھیے میں ابھی حاضر ہوتا ہوں

وہ شخص ایک سال بعد آیا اور پھر کہنے لگا یہی ٹھہریے میں ابھی آیا آپ وہی منتظر رہے یہاں تک کہ وہ پھر سال بعد آیا اور وہ یہ کہتے ہوئے چلا گیا کہ آپ اسی مقام پر بیٹھیں میں حاضر ہوتا ہوں یہاں تک کہ پھر سال گزر گیا' اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی مدح میں فرمایا انہ کان صادق الوعد' بیشک وہ اپنے وعدے کے سچے ہیں۔

حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا' جب تمام نبی وعدے میں سچے ہیں تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ذکر خصوصیت سے کیوں فرمایا! انہوں نے جواباً" کہا! حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ بکثرت لوگوں نے وعدے کئے جن کو آپ نے ہمیشہ انہی کی شرائط کے مطابق پورا کیا کیونکہ آپ وفادار خاندان سے تھے اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وعدوں کی وفا پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا و ابراہیم الذی وفی' اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو بھی وعدہ کیا اسے پورا کیا۔

حکایت: انعام ایفائے عہد:

حضرت امام نووی علیہ الرحمتہ روض افکار میں رقمطراز ہیں کہ ایک یمنی آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ کی زیارت کے لئے یمن سے روانہ ہوا تو لوگوں نے اس سے کہا آپ کی بارگاہ اور حضرت سیدنا صدیق اکبر' سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ہمارے سلام پیش کرنا' وہ مدینہ طیبہ پہنچا' حاضری دی لیکن لوگوں کے سلام پیش کرنا بھول گیا' یہاں تک کہ وہ ایک قافلے کیساتھ مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہو گیا' راستے میں اسے یاد آیا تو وہ سلام پیش کرنے کے لئے واپس پلٹا! جب روضہ پاک پر آیا تو اسے نیند آ گئی' خواب میں نبی کریم علیہ التحیتہ والتسلیم حضرت ابوبکر صدیق اور

حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے بہرہ ور ہوا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بار گاہ مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثناء میں عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہی وہ آدمی ہے جس نے سلام پہنچانے کے لئے دوبارہ تکلیف اٹھائی، آپ نے فرمایا ہاں!

یمنی کہتا ہے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری طرف نگاہ رحمت کرتے ہوئے فرمایا!!

یا اباء الوفا قلت یا رسول اللّٰہ کنیتی ابوالعباس، فقال انت ابو الوفاء واخذ بیدی فرفعنی فانتبهت فرایتنی فی المسجد الحرام فا قمت بمکنه ثما نیته ایام حتٰی جاء الحجاج !! اے ابو وفاء میں نے عرض کیا!! یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری کنیت تو ابو العباس ہے آپ نے فرمایا، تو ابو الوفاء ہے پھر آپ نے میرے ہاتھ پکڑے اور مجھے اٹھایا تو میں نے اپنے آپ کو بیت اللہ شریف میں پایا جب کہ میرے قافلے والے آٹھ دن بعد مکہ مکرمہ پہنچے!!

حکایت: حضرت عبداللہ بن مبارک سے مجوسی کا عہد:

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میرا ایک جہاد میں ایک مجوسی سے مقابلہ ہو رہا تھا کہ نماز کا وقت آ پہنچا، میں نے مجوسی سے عہد کیا کہ جب تک میں نماز سے فارغ نہیں ہو جاتا تو مجھ پر حملہ نہیں کرے گا۔ چنانچہ اس نے وعدہ پر عمل کیا یہاں تک کہ میں نے نماز مکمل کی، جب سورج غروب ہونے لگا تو اس نے کہا اب تو بھی مجھے میری عبادت کا موقعہ دے یہاں تک کہ میں سورج کو سجدہ کر لوں، آپ نے عہد کر لیا مگر جب وہ سورج کہ سجدہ کرنے لگا تو آپ نے اسے شرک کرتے برداشت نہ کیا

اور اس پر حملہ آور ہونے لگے' ہاتف غیبی نے آواز دی اوفوا بالعقود' اپنے عہد کو پورا کرو' آپ یہ آواز سنتے ہی واپس پلٹے مجوسی نے فراغت کے بعد آپ سے پوچھا!!

عبداللہ بن مبارک آپ تو مجھ پر حملہ آور تھے پھر کس چیز نے تمہیں واپس پلٹنے پر مجبور کیا آپ نے فرمایا جب تو آفتاب کے سامنے سجدہ ریز ہوا تو میری غیرت نے گوارہ نہ کیا' میں تے تجھے قتل کرنا چاہا' معا" ہاتف غیبی نے پکارا' جب تم عہد کرو تو پورا کرو! یہ سن کر بولا' آپ کا رب کتنا اچھا ہے کہ اپنے دوست پر اپنے دشمن کے لئے تنبیہہ فرماتا ہے' یہ کہا اور پکارا اٹھا اشھد ان لا الہ اللّٰہ واشھد ان محمد رسول اللّٰہ' اور زمرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔

حکایت: حجاج اور عجیب ضامن:

حجاج نے ایک شخص کو قتل کرنا چاہا تو اس نے کہا میرے پاس لوگوں کی امانتیں ہیں مجھے اتنا موقعہ دیں تا کہ میں امانتیں واپس کر سکوں' حجاج نے ضامن، طلب کیا' وہ کسی شخص کی تلاش میں نکلا جو ضامن بن سکے' چنانچہ عبدالکریم نامی ایک شخص سے ملاقات ہوئی' نام دریافت کیا تو اس نے اپنا نام عبدالکریم بتایا' اس شخص نے کہا' اس بندے میں اپنے مولیٰ کے کرم کا ضرور اثر ہو گا اس نے اسے حجاج کے ساتھ آنے والے واقعہ سے آگاہ کیا تو عبدالکریم نے ضمانت کی حامی بھرلی' اور کہا میں اپنے بچاؤ کی خاطر اپنے نام کی نسبت کو خراب نہیں کر سکتا' چنانچہ وہ شخص لوگوں کی امانتیں ادا کرنے کے لئے چلا گیا' جب اس کے آنے میں دیر ہوئی تو حجاج نے ضامن کے قتل کا حکم نافذ کر دیا' ضامن نے دو رکعت نماز ادا کرنے کی مہلت طلب کی جب وہ پڑھ چکا تو جلاد نے چاہا کہ اس پر تلوار چلائے' ابھی تلوار کو بلند کیا ہی چاہتا تھا کہ وہ

شخص پہنچ گیا'

جلاد نے اس سے دریافت کیا جب تو اس ضامن کی وجہ سے اپنی جان بچا چکا تھا تو تجھے جان دینے کے لئے کس چیز نے آمادہ کیا' وہ کہنے لگا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اوفوا بالعقود اپنے وعدے پورے کرو' نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے تم میرے عہد کو پورا کرو میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا اسی بنا پر واپس آ گیا کیونکہ میں اس فانی زندگی کے لئے اپنے ایمان کو برباد نہیں کر سکتا' حجاج نے یہ بات سنتے ہی دونوں کو رہا کر دیا۔

حکایت: ایفائے عہد اور ہلاکت سے نجات:

ایک صالح شخص نے اللہ تعالیٰ جل و علیٰ سے عہد کیا کہ الٰہی تیرے سوا میں کسی سے مدد طلب نہیں کروں گا ایک مرتبہ وہ کنویں میں گر پڑا وہاں سے دو شخصوں کا گزر ہوا' انہوں نے سرراہ کنویں کو دیکھا اور مشورہ کیا اسے بند کر دیا جائے جبکہ اس شخص کےدل میں خیال پیدا ہوا' ان سے استمداد کی جائے مگر اسے اپنا عہد یاد آیا اور خاموشی اختیار کئے رکھی یہاں تک کہ وہ کنواں بند کر کے چل دیئے بعد میں ایک درندہ آیا اس نے مٹی کھودی اور اسے باہر نکال دیا' حیرانگی کے عالم میں اس نے ہاتف غیبی کی آواز سنی جو مشکلات و مصائب میں صرف مجھی سے التجا کرتا ہے اور ہمارے سوا کسی اور پر بھروسہ نہیں کرتا اور ایسے نازک مراحل میں بھی ہمیں یاد رکھتا ہے ہم اسے تباہی بربادی سے بچا لیتے ہیں

اذالم یکن بینی و بینک مرسل فریح الصبا منی الیک رسول

جب میرے اور تیرے درمیان کوئی پیغام رساں نہ ہو' تو باد صبا ہی تیری جانب میری مقصد ہوتی ہے

علامات منافق:

میں نے تفسیر علائی سورہ توبہ کے بیان میں دیکھا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا ہے جس میں تین خصلتیں ہوں گی وہ منافق ہے اگر ان میں سے ایک ہو تو 3-1 حصہ منافقت کا اس میں موجود ہو گا' وہ یہ ہیں اذا حدث کذب و اذا وعدا اخلف و اذا ائتمن خان' جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے' جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اسے امین بنایا جائے تو خیانت اختیار کرے

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم !! ہمارا گمان ہے کہ ان باتوں میں بکثرت ہم سے مبتلا ہوں گے' حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا ایسی باتوں سے تمہیں کیا سروکار میں نے تو ان خصلتوں کو منافقین کے ساتھ خاص فرمایا ہے' بہر حال میرے قول کے مطابق جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے اس سے اذا جانک المنافقون کی طرف اشارہ ہے !! کیا تم ایسے ہو؟ عرض گزار ہوئے نہیں! آپ نے فرمایا پھر یہ قول تم پر صادق نہیں آتا' اس سے تم لوگ مبرا ہو اور جو میں نے یہ کہا کہ جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اس سے ارشاد باری تعالیٰ ومنھم من عاھد اللہ لئن اتانا من فضلہ الی اخرہ کی طرف اشارہ ہے! کیا تم ایسے ہو عرض کیا نہیں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جو میں نے کہا جب امین بنایا جائے تو خیانت اختیار کرے اس سے اس آیت کی اشارہ ہے

ان عرضنا الا مانۃ علی السموت والارض والجبال (الایۃ) لہذا ہر ایماندار اپنے ایمان کا امین بنایا گیا ہے یہاں تک کہ ظاہرو باطن میں اگر اسے غسل جنابت کی حاجت بھی درپیش ہو تو وہ پاکیزگی اور طہارت کو اختیار کرتا ہے کیا تم ایسے نہیں ہو!! عرض کیا کیوں نہیں ہم پاکیزگی اور طہارت کی محبت

سے لبریز ہیں آپ نے فرمایا پھر تم منافقت سے ہمیشہ بچے رہو گے!!

حکایت: دعوت یوسفی اور ایفائے عہد؟

حضرت یوسف علیہ السلام نے قید سے رہائی کے لئے نذر مانی کہ جب رہا ہوں گے تو فقراء کی دعوت کی جائے گی لیکن جب رہائی ملی تو نذر کی ادائیگی کا خیال نہ رہا' حضرت جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور وعدہ یاد دلایا' آپ نے ایک مہینے بھر کے کھانے کا اہتمام فرمایا اور لوگوں کو دعوت دی! جبریل امین نے عرض کیا آپ کا مقصود اس وقت حاصل نہیں ہو گا جب تک اس بوڑھی خاتون کو جو کھجور کے جھونپڑے میں آنکھوں سے محروم پڑی اپنے زندگی کے دن گزار رہی ہے' آپ نے اس کی طرف قاصد بھیجا' تو اس نے کہا جب تک حضرت یوسف علیہ السلام از خود آ کر نہیں لے جاتے میں دعوت میں شامل نہیں ہو سکتی! بقولے شاعر اس وقت یوں پکاری

لا تبعثوا مع النسیم رسالة' انی اغار من النسیم علیکم

باد نسیم کے وسیلے سے پیغام مت بھیجئے! مجھے تو باد نسیم سے تیرے لئے غیرت آتی ہے قاصد نے واپس آ کر تمام کیفیت سے آگاہ کیا' آپ از خود وہاں تشریف لے گئے وقال اینها العجوزا حضری دعوتنا' اے بڑھیا آیئے ہماری دعوت میں آیئے!! فقالت این قولک یاسیدتی من قولک یا عجوز!! تمہارا وہ قول کہاں گیا جب آپ یا سیدتی اے ملکہ کہہ کر پکارا کرتے تھے اب اے بڑھیا کہہ رہے ہو؟ ایک مدت تک ہم آپ کو بڑے ناز و نعمت سے رکھا! تمہارے قدموں پر زر و جواہرات نثار کئے آپ نے حیرانگی کے عالم میں پوچھا' یہ شگفتہ انداز کلام کیسا؟ وہ بولیں! میں زلیخا ہوں! یہ سنتے ہی حضرت یوسف علیہ السلام پر رقت طاری ہوئی اور چشمان مبارک آبدیدہ ہو گئیں جب حضرت زلیخا مقام دعوت پر پہنچیں تو سبھی لوگ جا چکے تھے حضرت یوسف علیہ السلام نے (بحکم الٰہی) اپنے ہاتھوں اسے خلعت پہنائی' تو وہ پکاریں! کبھی ہم ان

چیزوں کے مالک تھے مجھے ان کی ضرورت نہیں جو میری طلب ہے اگر وہ عطا نہیں فرمائیں گے تو واپس چلی جاؤں گی! آپ نے دریافت فرمایا! وہ کیا ہے بولیں 1 میری بینائی بحال ہو جوانی لوٹ آئے اور آپ مجھے اپنے حبالہ عقد میں قبول فرمائیں'

اسی اثناء میں حضرت جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان پہنچایا ہم نے آپ کے باعث اس پر کرم فرمایا' اسے بینائی اور جوانی سے نواز دیا' لہٰذا آپ اس سے نکاح فرمالیجئے اور نظر مودت فرمایئے۔ چنانچہ آپ نے حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی وقت نکاح فرمالیا!! عربی عبارت ملاحظہ فرمایئے قال ماھو قالت بصری و شبابی ولان تکون زوجا لی منزل جبریل وقال قد اکرمنا ھا لا جلک بروبصرھا شبابھاکرمھا انت بالزواج فتروجھا فی الحال!

حکایت: زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون تھیں؟

کہتے ہیں کہ حضرت زلیخا بادشاہزادی تھیں ان کے والد مصر سے نصف مہینے کی مسافت پر رہتے تھے ایک بار حضرت زلیخا نے خواب میں حضرت یوسف علیہ السلام کی زیارت کی تو ان کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہو گئی جس کے باعث ان کی رنگت بدل گئی باپ نے سبب پوچھا تو کہنے لگیں مجھے خواب میں ایک ایسی حسین صورت نظر آئی ہے کہنے لگا اگر مجھے اس کا پتہ معلوم ہو تو تمہاری خاطر اسے تلاش کروں'

ایک سال بعد دوبارہ آپ کی زیارت سے مشرف ہوئی تو عرض کیا یوسف تجھے اسی کا واسطہ جس نے تجھے اتنی حسین صورت عطا فرمائی!! بتایئے آپ کون اور کہاں رہتے ہیں آپ نے فرمایا میں تیرے لئے ہوں میرے سوا کسی کو پسند نہ کریں اتنے میں بیدار ہوئی پھرہمہ وقت تصور یوسفی میں مگن رہنے لگیں'

رنگت میں تغیر ظاہر ہوا عقل و ہوش سے ہاتھ دھو بیٹھی باپ نے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں'

تیسرے سال پھر خواب میں حضرت یوسف علیہ السلام کی خواب میں زیارت ہوئی عرض کیا تجھے بنانے والے کی قسم مجھے بتایئے آپ کہاں رہتے ہیں فرمایا مصر میں!! بیدار ہوئی تو عقل و ہوش برقرار تھے باپ مطلع ہوا اور بیڑیاں اتار دیں' اور بادشاہ مصر کی طرف پیغام بھیجا' میرے ہاں ایک لڑکی ہے بادشاہوں کے پیغام میرے پاس آتے ہیں لیکن میری رغبت تمہاری طرف ہے اس نے جو کہا! اگر ایسی بات ہے تو ہم بھی راغب ہیں چنانچہ حضرت زلیخا کے باپ نے ایک ہزار کنیزیں ایک ہزار غلام ایک ہزار اونٹ' ایک ہزار گھوڑے اور بہت سا سازو سامان جہیز میں دیا اور نکاح کر دیا۔

جب حضرت زلیخا کی نگاہ شاہ مصر پر پڑی تو آپ نے چہرہ ڈھانپ لیا' اور اپنی کنیز سے کہا یہ تو وہ نہیں جسے خواب میں دیکھا تھا کنیز بولی! صبر کریں' جب شاہ مصر نے دیکھا تو آپ کی طرف راغب ہوا لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھئے اس کے ہاں زلیخا کی صورت میں ایک پری آ جاتی' اس طرح حضرت زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام کے نکاح میں آنے تک بالکل محفوظ رہیں' جیسے حضرت آسیہ بنت مزاحم کو اللہ تعالیٰ نے فرعون کی دست برد سے محفوظ رکھا!

فائدہ : یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ قول ثیبات و ابکارا کا کیا مفہوم ہو گا؟ کیونکہ ایک قول کے مطابق ثیبات سے حضرت آسیہ اور ابکار حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہمائیں!! اس کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ عورت اسی وقت سے ثیبت کہلانے لگتی ہے جب نکاح ہو جائے اگرچہ اسے خلوت خاص نہ بھی ہو اس پر شرعاً" ثیبت کے احکام ہی جاری ہوتے ہیں یعنی اس کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر عدت وفات واجب ہے'

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حضرت مریم کے ہاں پیدا ہونا ان کی بکارت کے منافی نہیں کیونکہ آپ ان کے ناف سے پیدا ہوئے تھے اور یہ تخلیق خداوندی میں عجیب و غریب کرشمہ ہے چنانچہ کہا جاتا ہے وہ کونسی عورت ہے جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا مگر اس پر غسل واجب نہ ہوا تو اس کا جواب ہے وہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعلم

فائدہ: گیارہ عورتوں کی عجیب باتیں:

بخاری شریف میں حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ گیارہ عورتوں نے باہم مجلس کی اور عہد کیا کہ ہم اپنے اپنے خاوند کی باتیں بتائیں اور ان کی کیفیت کو بالکل نہ چھپائیں چنانچہ پہلی عورت بولی! میرا خاوند تو ایسے ہے جیسے کمزور اونٹ کا گوشت کسی دلدل جیسے پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو' اور اس کی زمین نرم نہ ہو کہ کوئی اس پر چڑھ سکے نہ ایسا فربہ گوشت ہی ہو کہ کھسک آئے مراد یہ کہ وہ بڑا بخیل اور بد خلق ہے!! دوسری عورت نے کہا میں اپنے خاوند کی باتیں بتانا نہیں چاہتی ہاں بیان کرنے پر اتر آئی تو ایک ایک کر کے بڑی تفصیل سے بتاؤں گی مگر مجھے خوف ہے کہ میرا خاوند مجھے چھوڑ نہ دے' مقصد یہ ہے کہ وہ تو عیوب و نقائص کا مجسمہ ہے!! تیسری کہنے لگی میرا خاوند دراز قامت ہے اگر میں اس کے بارے کچھ بیان کروں تو وہ مجھے طلاق دے دے گا اور اگر خاموش رہوں تو وہ مجھے معلق کر رکھے گا ایسے جس کا کوئی خاوند نہ ہو!! چوتھی عورت اپنے خاوند کی اس طرح تعریف کرنے لگی میرا خاوند تہامہ کی رات ہے جس میں نہ گرمی نہ سردی' نہ خوف اور نہ ہی اس سے دل اکتاتا ہے وہ گویا کہ موسم بہار کی پر سکون شب' یعنی میرا خاوند عمدہ اوصاف کا مالک ہے اس سے دل مطمئن رہتا ہے اور کوئی ناخوش گوار بات اس میں نہیں پائی جاتی تہامہ کی کیفیت نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام کے باب میں آئے گی (انشاء اللہ العزیز)

پانچویں کہنے لگی میرا خاوند تو چیتے کی طرح آتا ہے یعنی نہایت خوش خو اور شیر کی طرح پلٹتا ہے یعنی بارعب ہے گھر میں جو چیز رکھ دیتا ہے اس کے بارے پھر پوچھتا تک نہیں یعنی وہ صاحب جود و سخا ہے نیز وہ بہت سوتا ہے چیتا زیادہ سونے والا جانور ہے شیر جیسے کام کرتا ہے'

چیتا ایک درندہ ہے اس کا گوشت مقوی بدن ہے عقل و فہم کو نہایت بڑھاتا ہے وھو حلال عند مالک رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ (واللّٰہ تعالیٰ و حبیبہ الا علیٰ اعلم)

چھٹی عورت کہنے لگی میرا خاوند کھانے پینے پر اتر آتا ہے تو بہت ہی زیادہ کھا پی جاتا ہے اگر کروٹ لیتا ہے تو چمٹ جاتا ہے نیز اپنا ہاتھ کپڑے کے نیچے نہیں کرتا تاکہ اس کے جسمانی عیب ظاہر نہ ہوں' یہ صحبت کی خوبی کی طرف اشارہ ہے بعض نے اس کے برعکس کہا ہے کہ وہ اپنے گھر کی خبر نہیں لیتا' ساتویں بولی! میرا خاوند نامرد ہے عنین کی طرح جس کے بارے علماء کرام کا فتویٰ ہے کہ عورت کو اس سے علیحدگی کا حق حاصل ہے وہ مفتیان عظام سے فتویٰ لے کر طلاق حاصل کر سکتی ہے'

عنین احمق سے احمق کو کہتے ہیں جسے اپنی قباحت کا پتہ ہو پھر بے موقع کام کرے علماء کرام فرماتے ہیں جو شخص نقصان دہ کام کرے بعض نے کچھ اور معانی بیان کئے ہیں امام نووی رحمتہ اللہ تعالیٰ روضہ میں بیان کرتے ہیں کہ جو لوگوں کے عیوب و نقائص کا جامع ہو' اسے کچھ محسوس نہیں ہو گا کہ کسی کا سر پھوڑے، یا ہڈیاں توڑے یا بھیجا نکال ڈالے تاہم کل داء دواء ہر مرض کا علاج موجود ہے'

آٹھویں بولی! میرا خاوند تو خرگوش کی طرح نرم و نازک ہے اس سے اسی

کی خوشبو آتی ہے۔
نویں کہنے لگی! میرا خاوند تو بلند و بالا عالی شان محل کی طرح ہے اس کی تلوار لمبی ہے دراز قد اور اس کے ہاں راکھ کا ڈھیر لگا رہتا ہے یعنی مہمان نواز ہے کھانے پلانے سے اسے رغبت ہے ضیافت کا دلدادہ ہے اس کا مہمان خانہ رہائش گاہ سے متصل ہے حدیث شریف میں ہے کہ ہر چیز پر زکوۃ مہمان خانہ ہے
دسویں کہنے لگی! میرا خاوند ایسا مالک ہے کہ اس سے بہتر تصور نہیں کیا جا سکتا ہے اس کے بکثرت اونٹ ہیں جو چراگاہ میں کم ہی جاتے ہیں جب انہیں مزا میر کی آواز سنائی دیتی ہے تو انہیں محسوس ہو جاتا ہے اب ہم مارے جائیں گے یعنی مہمانوں کے لیئے ہمارا ذبح ہونا یقینی ہے
گیارھویں خاتون نے کہا! میرا خاوند ابو ذرع ہے ابو ذرع کا کیا کہنا اس نے تو مجھے زیور سے لاد دیا ہے میرے کانوں کو بھر دیا ہے میرے بازو فربہ ہو چکے ہیں گویا کہ یہ چربی سے بنائے گئے ہیں مجھے اتنا خوش رکھتا ہے کہ خوشی سے پھولے نہیں سماتی چند بکریوں والے غریب گھر سے مجھے لایا تھا اور اب مجھے ایسے گھر کی مالکہ بنا دیا ہے جس میں اونٹ گھوڑے' گائیں اور کھیت ہیں اس کے سامنے مجھے کبھی کسی نے طعنہ نہیں دیا جب سونے پر آتی ہوں تو شام سے صبح کر دیتی ہوں جب پینے پر اترتی ہوں تو خوب جی بھر کر پیتی ہوں'
جہاں اس عورت کا مکان تھا وہاں پانی کی قلت تھی ہاں ابو زرع کی ماں کتنی اچھی ہے جس کے بدن میں موٹاپے کے باعث بل پڑ جاتے ہیں اس کا گھر وسیع و عریض ہے اس کا فرزند بہترین فرزند ہے کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی اس کی خواب گاہ ہے بکری کے بچے کی دستی سے پیٹ بھرتا ہے یعنی کم خوراک ہے ابوزرع کی بیٹی کیسی اچھی بیٹی ہے اپنے والدین کی خدمت گزار فرمانبردار اور خوب صورت پلی ہوئی موٹی تازی اپنے ہمسائیوں کو غصہ دلاتی

ہے یعنی ایسی حسین و جمیل کہ اسے دیکھ کر ہمسائے جلتے ہیں ابوزرع کی لونڈی کا کیا کہنا کیا خوب ہے ہماری باتیں راز میں رکھتی ہے گھریلو معاملات میں امانت دار ہے خیانت اس کے پاس تک نہیں آئی گھر صاف ستھرا رکھتی ہے کھانے پکانے کا خوب سلیقہ جانتی ہے عمدگی سے پکاتی ہے اور پاکیزگی سے کھلاتی ہے کوڑے کرکٹ سے اسے نفرت ہے بعض نے کہا اس کے ہاں بچے نہیں جس کے باعث صفائی و ستھرائی کا خوب اہتمام کرتی ہے'

حضرت علامہ المحب طبری رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ کھانے کی اشیاء کو کونوں میں نہیں چھپاتی تھی پھر اس عورت نے بیان کیا ایک روز ابوزرع کا کہیں جانا ہوا جبکہ دودھ کی مشکیں چھلکتی جاتی تھیں یعنی اس پر خواہشات نفسانیہ غالب تھیں کہ اسی اثناء میں اسے ایک عورت ملی جس کے پاس چیتے کی طرح دو بچے اس کے پہلو میں اس کے اناروں یعنی پستانوں سے کھیل رہے تھے اس سے ابوزرع نے نکاح کر لیا اور مجھے طلاق دے دی اس کے بعد ایک سردار سے میرا نکاح ہوا جو نہایت خوش رفتار گھوڑے پر سوار ہوا اور نیزہ لے کر چلا شام کو میرے پاس بکثرت اونٹ لایا اور ہر ایک قسم کی چیزوں کا جوڑا جوڑا مجھے دیا اور بولا اے ام ذرع کھاء اور اپنے رشتہ داروں کو کھلاؤ وہ پھر بولی اگر وہ تمام اشیاء جو اس نے دی تھیں انہیں ایک جگہ جمع کروں تو وہ ابو ذرع کے ایک چھوٹے سے برتن کو بھی نہیں پہنچ سکتیں حضرت امام رافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ یمن کی ایک چھوٹی سی بستی میں رہا کرتے تھے (مسلم ترمذی وغیرہما)

حکایت: عجیب نذر:

حضرت وھب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک جوان بیمار ہوا تو اس کی والدہ نے نذر مانی اگر میرے بیٹے کو

اللہ تعالیٰ شفا سے نوازے گا تو میں دنیا سے سات روز تک باہر رہوں گی اللہ تعالیٰ نے اس کے لڑکے کو شفا عطا فرمائی تو اس نے منت پوری کرنے کے لئے قبر تیار کروائی اور اپنے فرزند سے کہا مجھ پر مٹی ڈال دینا اور سات روز بعد نکالنا چنانچہ وہ قبر میں داخل ہوئی اور اس کے فرزند نے اسے دفن کر دیا اس نے قبر میں ایک طرف دروازہ کھلا ہوا دیکھا وہ اس سے باغ میں داخل ہوئی اور باغ میں چلتے چلتے اس نے دو عورتیں دیکھیں ایک کے سر پر ایک پرندہ اپنے پروں سے پنکھا چلا رہا ہے اور دوسری کے سر پر ایک پرندہ چونچیں مار رہا ہے'

اس عورت نے دونوں کا حال دریافت کیا پہلی نے کہا میں دنیا سے اس حال میں یہاں آئی ہوں کہ میرا خاوند مجھ پر راضی تھا دوسری بولی جب یہاں آئی ہوں تو میرا خاوند مجھ پر ناراض تھا جب تو واپس جائے تو میری طرف سے میرے خاوند سے معافی طلب کرنا'

سات روز بعد جب اس لڑکے نے اپنی والدہ کو قبر سے باہر نکالا' (تو وہ زندہ تھی) وہ اس عورت کے خاوند کے پاس گئی اور سارا ماجرا کہہ سنایا خاوند نے اپنی بیوی کی غلطیوں کو معاف کر دیا پھر اس عورت کو خواب میں دیکھا گیا جو کہہ رہی تھی اب مجھے عذاب سے نجات مل چکی ہے!!

حکایت: وفاداری کا ثمرہ:

بنی اسرائیل میں سے ایک شخص فوت ہو گیا جس نے اپنے پیچھے اپنی زوجہ اور تین بچوں کو چھوڑا جب عورت کی عدت پوری ہوئی تو اس نے نکاح کر لیا شب باشی سے ایک رات قبل اس نے اپنے مرحوم خاوند کو خواب میں نہایت پریشان دیکھا' عورت نے سبب دریافت کیا جب کہ وہ یہ کہہ رہی تھی میں تو تجھے ابھی تک نہیں بھولی' اس پر خاوند بولا اگر تو بھولی نہ ہوتی تو تو نے

نکاح کیوں کرتی؟

یہ سننا تھا کہ وہ بیدار ہوئی اور اس وقت کے نبی کی خدمت میں حاضر ہوئی اور تمام خواب کہ سنایا نیز عرض کیا میرے خاوند سے طلاق دلا دیجئے چنانچہ خاوند کو بلایا گیا اور طلاق حاصل کر لی بعدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس نبی کے پاس وحی آئی کہ آپ اس عورت سے فرما دیجئے جب تو نے اپنے مرحوم خاوند سے وفاداری کی یہ مثال قائم کی ہے تو ہماری بارگاہ سے باوجود کمی و کوتاہی کے اسے معافی دی جاتی ہے اور اسے مغفرت و بخشش سے نواز دیا گیا ہے نیز اسے ہر ہر بال کے بدلے ایک ایک کنیز خدمت کے لئے عطا کر دی ہے اور تجھے بھی جنت میں تمہارے خاوند کے پاس بھیجا جائے گا:

لطیفہ: آخری خاوند:

میں نے مجمع الاحباب میں دیکھا ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ محترمہ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں دعا کی الٰہی! ابودرداء نے دنیا میں میرے ساتھ نکاح کیا میری تجھ سے التجاء کہ جنت میں بھی مجھے ان کی رفاقت حاصل رہے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سنتے ہی گویا ہوئے اگر آپ چاہتی ہیں جنت میں تو میری رفیقہ رہے تو میرے وصال کے بعد کسی سے نکاح نہ کریں چنانچہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصال فرما گئے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے پیغام نکاح دیا موصوفہ فرمانے لگیں اب میرا نکاح جنت میں حضرت ابودرداء کے ساتھ ہی ہو گا حیات دنیوی میں کسی سے نکاح نہیں کروں گی'

اسی طرح حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ محترمہ سے فرمایا اگر تو جنت میں میری رفاقت کی طالب ہے تو میرے بعد کسی سے نکاح نہ کرنا کیونکہ دنیا میں عورت کا جو آخری خاوند ہو گا جنت میں اسی کو ملے گا

بشرطیکہ وہ جنتی ہوں!!

فائدہ: صاحب نکاح کی نماز !

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ صاحب نکاح کی نماز بلا نکاح والے کی نماز سے چالیس حصے زیادہ افضل ہے'

تنزو جوافان یوما التزوج خیر من عبادۃ الف عام' نکاح کروکیونکہ با نکاح ایک دن کی عبادت ایک ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے'

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کرام سے دریافت کیا کیا تمہارا نکاح ہو چکا ہے انہوں نے عرض کیا نہیں فرمایا کنیز رکھتے ہو عرض کیا گیا! نہیں! پھر آپ نے فرمایا کہ تمہارے پاس مال وغیرہ ہے انہوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو آپ نے فرمایا بلا نکاح مرد شیاطین کے بھائی ہیں اگر نصرانی ہوتا تو معاملہ اور تھا مسلمان کے لئے تو ہماری سنت کے مطابق نکاح کرنا چاہئے۔

وہ آدمی اچھے نہیں جو بلا نکاح زندگی بسر کرتے ہیں اور مرجاتے ہیں!! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو غربت کے پیش نظر نکاح ترک کرے وہ ہم میں سے نہیں نیز اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو اس کی پیشانی پر یہ لکھنے کا حکم فرمائے گا کہ سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ترک کرنے والے تجھے قلت رزق کی بشارت ہو (کتاب البرکت)

حضرت بشر حافی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارے کہا گیا ہے آپ کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں ما فعل اللّٰہ بک تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا!! آپ نے کہا میرا محل نکاح والوں کے محل سے بہت نیچے ہے' بعض علماء کرام نے فرمایا ہے یہ اولیاء کرام کے مراتب کے اعتبار ست ہے رہا معاملہ لوگوں کا تو ان کے اعتبار سے وہ اعلیٰ مقام پر فائز ہیں'

شفاء شریف میں ہے کہ اکثر علماء کرام فرماتے ہیں یہ عمل نہایت مکروہ ہے کہ کوئی شخص مجرد رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملے'

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی شخص سے دریافت فرمایا کیا تو صاحب نکاح ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا نہ جانے پھر تو کیسے عافیت میں ہے!!

مسائل نکاح:

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نکاح فرض کفایہ ہے اور حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک سنت یا واجب ہے نذر یا منت ماننے سے نکاح واجب نہیں ہوتا کیونکہ نذر انہی اشیاء میں صحیح ہوتی ہے جن میں مکلف مستقل ہو اور نکاح میں مستقل نہیں! کیونکہ نکاح تو عورت کی رضا مندی پر منحصر ہے اسی طرح فاسق کو ولایت سوا اس صورت میں کہ ولایت حاکم فاسق کی طرف منتقل ہو جائے جیسے حضرت امام غزالی کا فتوی ہے حضرت امام نووی نے روضہ میں اسے مستحسن کہا ہے اسی پر عمل کرنا مناسب ہے ایسے ہی ابن صلاح اور امام سبکی رحمہما اللہ تعالیٰ نے پسند کیا!!

فائدہ: سب سے اعلیٰ چیز:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایماندار کے لئے تقوی و پرہیز گاری کے بعد سب سے اعلیٰ چیز نیک سیرت بیوی ہے اگر اسے حکم کرے تو بجا لائے اگر اسے دیکھے تو خوش کرے اگر اس پر قسم کھائے تو پورا کر دکھائے اگر نظروں سے اوجھل ہو تو اپنے آپ کو غیر سے بچائے اور اپنے خاوند کے مال کی حفاظت کرے' (ابن ماجہ) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' دنیا نفع مند ہے اس کی نہایت نفع مند اشیاء میں سے نیک سیرت عورت ہے!! (مسلم شریف)

لطیفہ: فورا جنت ملے !

حضرت موسی علیہ السلام سے کسی شخص نے عرض کیا اے کلیم اللہ علیہ السلام!! اپنے رب سے دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ مجھے فورا جنت عطا فرمائے اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس وحی بھیجی کہ اسے بشارت دو کہ ہم نے تمہاری خواہش پوری کر دی وہ اس طرح کہ ہم نے اسے حسین و جمیل اور فرمانبردار عورت عطا فرمائی!!

تین شخص جن کی دعا قبول نہیں ہوتی

میں نے کتاب الذریعہ جن کے مولف حضرت محمد بن عماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں حدیث شریف دیکھی کہ نبی کریم ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تین شخصوں کی دعا قبول نہیں کی جاتی ایسا آدمی جس کی زوجہ بد خلق ہو اور پھر بھی اسے طلاق نہ دے دوسرا وہ شخص جو اپنے مال کو نااہل پر ضائع کرے تیسرا وہ شخص جو مقروض کو بلا جواز تنگ کرے

نکتہ:

حضرت مولف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کا یہ بھی مفہوم نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی دعا کو کسی اور کے حق میں قبول نہیں فرماتا کیونکہ وہ خود خلاف شرع چلتے ہیں اور اس گناہ کو انہوں نے از خود اپنے آپ پر مسلط کرلیا ہے۔

تفسیر سمرقندی رحمہ اللہ تعالیٰ میں نے دیکھا ہے کہ کسی شخص نے حضرت داؤد علیہ السلام سے نکاح کے بارے مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا میرے فرزند حضرت سلیمان علیہ السلام سے مشورہ کرو' وہ شخص تلاش کرتے کرتے کھیل کے میدان میں جا پہنچا جہاں حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے ہم عمر بچوں

کے ساتھ کھیل رہے تھے اس نے آپ سے مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا' سرخ سونا اختیار کرو' اور سفید چاندی اور گھوڑے سے بچاؤ کی کوشش کرنا کہیں مار نہ دے' وہ شخص ان باتوں کو سمجھ نہ سکا!!

حضرت داؤد علیہ السلام کی خدامت میں حاضر ہوا اور وضاحت طلب کی آپ نے فرمایا سرخ سونا سے مراد نوجوان کنواری عورت ہے سفید چاندی سے مراد اور گھوڑے سے بوڑھی عورت مراد ہے جو بے اولاد ہو:

مسئلہ: مرد عورت کا ایک دوسرے کو دیکھنا:

آدمی کو جب کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو اس کے لئے عورت کے چہرے اور انگلیوں کی کلائی تک دیکھنا جائز ہے بشرطیکہ وہ آزاد ہو اور اگر کنیز ہو تو اس کا ستر کے سوا باقی حصہ بدن دیکھ سکتا ہے اسی طرح عورت کے لئے بھی سنت ہے کہ وہ آدمی کے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھ لے!!

موعظت:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام میں سے کسی ایک کو فرمایا تم نکاح کر لو طلاق نہ دینا کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے مرد و عورت کو پسند نہیں فرماتا جو بن سنور کر نکلتے ہیں'

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میاں بیوی کے درمیان ایسی باتیں بنا کر علیحدگی کرا دے اس پر دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی زیارت حرام ہو گی (رواہ ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میاں بیوی میں جدائی ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ روز قیامت جنت سے اس کو دور کر دے گا۔ طلاق کبھی واجب کبھی مستحب کبھی مکروہ اور کبھی حرام ہوتی ہے تفصیل عنقریب باب خوف میں آئے گی

انشاء اللہ العزیز

حکایت' عورت کی مکاری:

حضرت امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی اسرائیل کے ایک صالح آدمی کی حسین و جمیل عورت تھی جس پر ایک جوان عاشق ہو گیا وہ عورت بھی اس پر فریفتہ تھی اس نے اپنے مکان کی چابی اسے تھما دی اور کہا جب تمہارا دل چاہے میرے پاس آ جایا کریں'

خاوند کو محسوس ہوا تو وہ اپنی بیوی سے ایک روز کہنے لگا مجھے تمہاری حالت اچھی معلوم نہیں ہوتی لہٰذا اپنی پاکدامنی کے لئے قسم دینا ہو گی اس نے کہا میں تیار ہوں جب خاوند جا چکا تھا تو وہ جوان اس کے پاس آیا عورت نے سارا ماجرا کہ سنایا' آدمی نے کہا پھر اس سے بچاؤ کی کیا صورت ہے وہ کہنے لگی گدھے کو کرایہ پر چلانے والوں کا حلیہ بنا لے اور شہر کے دروازے پر کھڑے ہو جاؤ!! چنانچہ وہ اسکیم کے مطابق گدھا لئے دروازہ شہر پر منتظر رہا ادھر خاوند آیا اور اس نے قسم کے لئے مقدس پہاڑ پر چلنے کا حکم دیا جہاں لوگ جا کر قسمیں اٹھایا کرتے تھے'

چنانچہ جب خاوند بیوی دروازہ شہر پر آئے تو کہنے لگی میں تو گدھے پر سوار ہو کر جاؤں گی خاوند نے اسے سوار کرایا جب پہاڑ پر گئے تو اس نے اپنے آپ کو گدھے سے اس طرح گرایا کہ اس کا بدن ننگا ہو گیا'

پھر اس انداز سے قسم کھانے لگے!! اللہ کی قسم مجھے تیرے سوا کسی نے نہیں دیکھا البتہ اس گدھے والے نے دیکھ لیا ہے اس جھوٹی قسم پر پہاڑ لرزنے لگا وان کان منکم مکرھم لتزول منه الجبال اور ان کی مکاریاں ایسی ہیں کہ جن سے پہاڑ بھی لرز جاتے ہیں'

موعظت: خائنہ پر عذاب !

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اپنے خاوند سے اپنی آبرو کے سلسلہ میں خیانت کرتی ہے امت کا آدھا عذاب تو اسی پر ہوگا'
نیز فرمایا حقوق اللہ ' عورت اس وقت تک ادا نہیں کر سکتی جب تک اپنے خاوند کے حقوق ادا نہیں کرتی'

ستر ہزار فرشتوں کی لعنت

حاوی القلوب الطاہرہ میں ہے کہ پہلے زمانہ میں ایک آدمی جب گھر پہنچا تو اپنی عورت کو گھر میں موجود نہ پایا' جب واپس آئی تو خاوند نے اسے طلاق دے دی اس نے دریافت کیا تو خاوند نے کہا حدیث شریف میں موجود ہے کہ جو عورت بلا اجازت خاوند گھر سے باہر چلی جائے اس پر ستر ہزار فرشتے لعنت بھیجتے ہیں اور جس پر اتنی زیادہ لعنتیں ہوں وہ میرے گھر میں رہنے کے لائق نہیں ہے تاکہ اس کی لعنتوں کے باعث میں بھی گرفت میں نہ آؤں ایک اور حدیث شریف میں ہے عورت کا گھر سے باہر جانا جب خاوند کو ناپسند ہوتا ہے تو آسمان کے تمام فرشتے اس عورت پر لعنت بھیجتے ہیں'
روضہ میں مرقوم ہے کہ اگر بیوی اپنے خاوند کی عدم موجودگی میں اپنے باپ کی تیمار داری کے لئے چلی جائے تو جائز ہے!! اس بناء پر مرد عورت کا نان و نفقہ بند نہیں کر سکتا بشرطیکہ وہ اسی مخاصمت و مخالفت کے باعث نہ گئی ہو:

لطیفہ: بیٹی ! زمین بن کر رہنا:

حضرت خارجہ فرازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جب اپنی بیٹی کا نکاح کیا تو مندرجہ ذیل نصائح سے نوازا
بیٹی!! اب تک تم جس آشیانہ میں محفوظ تھی وہاں سے نکلتی ہو!! اور ایسے

بستر پر جاتی ہو جسے تم پہچانتی نہیں ہو اور ایسے ہمدم کے پاس چلی ہو جسے تمہارے ساتھ کوئی الفت نہیں تھی اب تم اس کے سامنے زمین بن کر رہنا وہ تیرے لئے آسمان بن جائے گا تم اس کا بچھونا بن جانا وہ تمہارا سہارا ثابت ہو گا تم اس کی باندی بن جانا وہ تیرا غلام بن جائے گا تم ہمہ وقت اس کے ساتھ ساتھ نہ پھرنا ورنہ تم سے اسے عداوت ہو جائے گی اور اس سے دور بھی نہ بھاگنا ورنہ وہ تجھے بھول جائے گا جب وہ تمہارے پاس آئے تو اس کے قریب تر ہونا اور جب وہ تم سے علیحدہ رہنا چاہے تو اس سے الگ رہنا نیز اس کے ناک کان اور آنکھ کو بچائے رکھنا تاکہ سوا خوشبو کے اسے کچھ اور سونگھنے کا موقعہ نہ مل سکے تمہاری اچھی باتیں ہی اس کے کانوں تک پہنچیں اور جب تم پر نظر پڑے تو تیرے حسن و جمال کے سوا کچھ اور نہ دیکھ پائے یعنی اپنے آپ کو اپنے خاوند کے لئے خوبصورتی سے سجانا چاہیے!!

حکایت چکی خود چلتی رہی:

حضرت امام یافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الریاحین میں رقم فرماتے ہیں کہ ایک صالح شخص نے کسی عورت سے نکاح کرنا چاہا تو عورت نے اس شرط پر پیغام نکاح قبول کر لیا کہ میری خدمت کے لئے ایک کنیز بھی ہونی چاہیے اس صالح شخص کے اتنے وسائل نہیں تھے کہ خادمہ بھی رکھ لیتا'
شیخ کے ایک عقیدت مند نے عرض کیا حضرت یہ خدمت میں سرانجام دوں گا آپ اس خاتون سے فرمایئے کہ کنیز تو خدمت کے لئے رکھ لوں گا بشرطیکہ تو اس کبھی نہ دیکھے!!

عورت نے کہا مجھے تو خدمت سے تعلق ہے جب خدمت ہو گی تو مجھے دیکھنے کی چنداں ضرورت نہیں ہو گی چنانچہ نکاح ہوا وقت گزرتا رہا ایک دن عورت کی والدہ آئی اور کہنے لگی تیری خاوند کے ساتھ کیسی گزر رہی ہے؟

میری خدمت کے لئے اس نے ایک کنیز مقرر کر رکھی ہے البتہ میں نے آج تک کنیز کو دیکھا نہیں میرا خاوند ہر روز آدھی رات کے وقت عبادت کے لئے چلا جاتا ہے۔

ماں نے کہا!! یقیناً وہ لونڈی کے پاس جاتا ہو گا تیرے ساتھ تو محض عبادت کا بہانہ بناتا ہے چنانچہ حسب معمول وہ رات کو بیدار ہوا اور مقام عبادت پر مصروف عبادت ہو گیا خاتون دبے پاؤں اس کا جائزہ لینے وہاں پہنچی دیکھا وہ عبادت میں مصروف ہے پھر عورت کے دل میں خیال آیا چلیں کنیز کو بھی دیکھوں وہ کیا کر رہی ہے۔

شیخ کا وہ عقیدت مند بھی عبادت میں مصروف تھا چکی از خود چل رہی تھی جب قعدہ میں ہوتا تو چکی میں دانے ڈال دیتا!! یہ نظارہ دیکھتے ہی اس نے اپنی والدہ کی بات کو نسیا" منسیا کر دیا پھر وہ خاوند اور غلام کی خدمت کرنے لگی!!

حکایت: گستاخان انبیاء کا انجام !

حضرت علامہ عبدالرحمن صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے امام ثعلبی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب عرائس میں دیکھا حضرت شمعون نامی بھی نبی تھے انہوں نے اپنی قوم کو حق کی دعوت دی مگر وہ آمادہ قتال ہوئی حضرت ان پر غالب آئے اور جب کبھی گرفت میں آ جاتے تو لوہے کی بیڑیاں از خود ٹوٹ جاتیں اور آپ پھر تبلیغ میں مصروف ہو جاتے یہاں تک کہ قوم نے حضرت شمون علیہ السلام کی بیوی کو اپنے ساتھ ملا لیا انہوں نے مال و دولت کا لالچ دے کر آپ کو گرفتار کرنے کا عہد لیا'

پھر کہنے لگی آخر آپ کو کونسی چیز سے باندھا جا سکتا ہے آپ نے فرمایا وہ تو مرے بال ہیں جب آپ سوئے تو آپ کو بالوں سے باندھ کر اس نے قوم

کے حوالے کر دیا قوم نے آپ کے ناک کان کاٹ دیئے آنکھیں نکال دیں آپ نے صبرو استقامت کا دامن مضبوطی سے پکڑے رکھا یہاں تک کہ قوم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا زمین پھٹ گئی اور تمام لوگوں کو زمین میں دھنسا دیا اور اس خاتون پر بجلی گرادی جس سے وہ راکھ کا ڈھیر بن گئی :

بعدہ حضرت شمعون علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے صحت کاملہ سے نوازا ناک کان آنکھیں اسی طرح عود کر آئیں آپ نے ایک ہزار ماہ تک اپنی نافرمان قوم سے جہاد جاری رکھا سید عالم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر متعجب ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے سورہ القدر نازل فرما کر آپ کو مسرور فرما دیا (تبنہ) :۔ انبیاء کرام علیہ السلام بڑے بڑے امتحانات سے گزرے آگ میں ڈالے گئے آرے سے چرائے گئے دریائے نیل بہائے گئے یقتلون النبیین بغیر حق ناحق شہید ہوئے ہر آزمائش سے دو چار ہوئے مگر سب سے بڑا امتحان اس طرح بھی لیا گیا کہ بعض کی بیویاں کافرہ تھیں جو نبی ایسی بلند ترین ہستی کی خدمت میں حاضر ہونے کے باوجود دشمن بن کر رہی اور نبی اس نازک ترین امتحان میں بھی ثابت قدم رہے کبھی اللہ تعالیٰ کے حضور شکوہ و شکایت نہ کی' آخر اپنے انجام بد کو پہنچیں اسی طرح آج صالحین' عابدین' زاہدین' علماء کرام اولیاء عظام اور مشائخ مبتلاء ہیں بیویاں اور اولادیں نافرمان بے عمل بد کردار ہیں کیوں؟ تاکہ کوئی شخص بھی ایسے امتحان میں اپنی علمیت و مشیخیت کی زعم میں آکر انبیاء کرام علیہ السلام کی ذات والا برکات پر اپنے تقدس کا اظہار نہ کرے جب صاحبان عظمت کا یہ حال ہے تو عوام کالانعام کی بات کہاں تک پہنچتی ہے لہٰذا ہر وقت اپنی اصلاح اور انبیاء و اولیاء کے ادب و احترام اور تعظیم و تکریم کی طرف راغب رہنا چاہیے ان کے امتحان کو بطور استہزاء پیش نہیں کرنا چاہیے ورنہ اللہ تعالیٰ کی گرفت بڑی سخت ہے ان بطش ربک لشدید ہے

موعظمت: اپنا راز آؤٹ نہ کرو!

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تمہارا راز تمہاری قید میں ہے جب تم نے کہ دیا تو دوسرے کے قبضہ میں آ گیا' اب تم اسے کبھی واپس نہیں لے سکتے!!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اپنے راز کو محفوظ رکھنے میں اپنی ضروریات کا تعاون کرو!!

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :۔ دل رازوں کے برتن ہیں اور لب راز کے تالے زبان ان کی کنجیاں'

منشور الحکم میں ہے کہ عقلاء کے دل اسرار کے قلعے ہیں

حضرت امام ماوردی علیہ الرحمتہ کی ادب الدنیا میں مرقوم ہے کہ اسرار کا مخفی رکھنا کامیابی کا سب سے بڑا سبب ہے اور صحت و عافیت کا دائمی ذریعہ۔

زنا اور کفر!

حضرت نوح علیہ السلام کی عورت لوگوں کو آپ کی فرمانبرداری سے روکا کرتی تھی اسی طرح حضرت لوط علیہ السلام کی عورت کا معاملہ ہے!! تہذیب الاسماء والغات میں ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے ان کا سلسلہ نسب اس طرح ہے!!

لوش بن ہاران بن تارخ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارخ ہے حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کا نام واعلہ تھا جب اس نے آپ کے پاس بے ریش فرشتوں کو خوبصورت لڑکوں کی شکل میں دیکھا تو اس نے قوم کے لوگوں کو اطلاع کر دی جس سے حضرت لوط علیہ السلام بے حد پریشان ہوئے سوال یہ پیدا ہوتا ہے یہ کیونکر مناسب ہے کہ نبی کی بیوی کافرہ ہو!! لیکن زانیہ نہ ہو!! اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ انبیاء کرام کو اللہ تعالیٰ کفار کی طرف

اس لئے بھیجا تاکہ وہ شرک کی نیند سے بیدار ہو کر توحید و رسالت کی برکات کو حاصل کریں اور انبیاء کرام ایسے اوصاف سے متصف ہوں جن سے لوگ ان کی طرف رغبت کریں اور ایسے عیوب و نقائص سے انہیں دور رکھا جائے جن سے لوگوں میں نفرت پیدا ہوتی ہے' چنانچہ زنا سب سے نفرت انگیز چیز ہے' بخلاف کفر کے کیونکہ کفار کفر کو باعث عار نہیں سمجھتے جب زنا باعث عار سمجھتے ہیں!! لہٰذا یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ کسی بھی نبی کی بیوی زنا ایسے عیب سے منسوب ہو' جبکہ کفر کی بیماری میں چند ایک عورتیں مبتلاء ہوئیں!! جو آخر کار عذاب الٰہی کا شکار ہو کر عبرت کا نشان بنیں!!

حضرت علائی علیہ الرحمتہ نے سورہ ہود کی تفسیر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ حضرت لوط علیہ السلام کے پاس حضرت جبرائیل' حضرت میکائیل آئے حضرت کی زوجہ نے قوم کو اطلاع کر دی لوگ دوڑتے ہوئے آئے' حضرت لوط علیہ السلام پریشان ہوئے اور پکار اٹھے آج کا دن تو انتہائی سخت ہے' جبکہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو ارشاد فرما چکا تھا کہ اس قوم پر عذاب مسلط کر دینا البتہ جب تک چار مرتبہ حضرت لوط شہادت نہ دیں اس وقت تک توقف کرنا'

چنانچہ آپ نے فرشتوں کو کہا تمہیں اس بستی کے حالات کی خبر نہ پہنچی کہ یہاں کے لوگ ایسے ایسے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دریافت فرمایا باوجود کہ وہ جانتے تھے!!

حضرت لوط علیہ السلام نے فرمایا شہادت دیتا ہوں کہ روئے زمین پر اس بستی سے زیادہ برائی کہیں نہیں ہوتی یہ کلمات حضرت لوط علیہ السلام نے چار بار کہے حضرت جبریل امین اپنے رفقاء سے ہر بار کہتے گواہ رہو'

پھر حضرت لوط علیہ السلام نے قوم کے اوباش جوانوں کی کیفیت کو دیکھتے ہوئے فرمایا لوگو! یہ میری بیٹیاں موجود ہیں ان سے نکاح کر دیتا ہوں میرے مہمانوں کو غلط خیال سے مت دیکھو

بعض مفسرین فرماتے ہیں آپ نے بیٹیوں سے مراد قوم کی عورتیں لی تھی، یعنی میری قوم کی عورتیں میری ہی بیٹیاں ہیں ان سے تمہارے نکاح کر دیتا ہوں اس لئے کہ قوم کا نبی قوم کے لئے منزلہ باپ ہوتا ہے اور یہی صحیح ہے!!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! میں تمہارے لئے والد کی طرح ہوں!!

امام نووی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ بعض نے کہا ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفقت میں باپ کی طرح ہیں اور بعض نے کہا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! تمہیں جس چیز کی بھی ضرورت در پیش ہو مجھ سے بلا حیل و حجت ایسے طلب کر لیا کرو جیسے اپنے والد سے طلب کرتے ہو !

قوم لوط کی تباہی:

حضرت لوط علیہ السلام کے پاس جب فرشتے حاضر ہوئے تو دروازے پر کھڑے ہو کر کہنے لگے ہم آپ کے رب کا پیغام لائے ہیں آپ نے دروازہ کھولا تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیئے جس سے آپ کی آنکھیں بند ہو گئیں اور جب آپ کے جسم پر ہاتھ رکھا تو بے حس ہو گیا!! اور یہ کہتے ہوئے واپس ہوئے کہ اے اللہ کے نبی!! رات کے وقت اپنے اہل خانہ کو ساتھ لے کر نکل جایئے اور احتیاط کیجئے کہ کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے تمہاری عورت کے سوا کیونکہ جس عذاب میں قوم مبتلا ہوا چاہتی ہے اس میں وہ بھی شامل ہے ! ! حضرت لوط علیہ السلام نے دریافت کیا عذاب کتنی دیر تک نازل ہوگا ! ! کہا گیا صبح تک' جو بالکل قریب ہے۔ جب حضرت لوط علیہ السلام اپنے اہل خانہ کو لیکر باہر نکلے تو فرمایا کوئی بھی شخص پیچھے نہ دیکھے اور جب عذاب کی آواز سنائی دینے لگی تو آپ کی عورت نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور پکار اٹھی ہائے میری قوم ! ! یہ کہنا تھا کہ ساقط و جامد پتھر

بن گئی کہتے ہیں ہر ماہ اس پتھر سے حیض کی رنگت جیسا خون بر آمد ہوتا ہے
(واللّٰہ تعالٰی و جبیبہ الاعلٰی اعلم)

پھر اللہ تعالٰی کے حکم سے جبرائیل علیہ السلام نے ان بستیوں کو اٹھالیا یہاں تک فرشتوں نے صبح کے مرغوں کی بانگ کو سن لیا ! ! گدھوں کے چلانے کی آوازیں سماعت فرمائیں کوئی بھی سویا ہوا بیدار نہ ہوا برتنوں کی ٹوٹ پھوٹ نہ ہوئی یہاں تک کہ ان بستیوں کو تہ و بالا کر کے رکھ دیا پھران پر سجیل پتھروں کی بارش برسائی کہتے ہیں سجیل آسمان میں پہاڑ ہے بعض کہتے ہیں زمین و آسمان کے درمیان ایک دریا ہے بعض نے یہ بھی کہا کہ سجیل پختہ مٹی کو کہتے ہیں ممکن ہے اپنی سطح پر یہ ہر ایک کا نام ہو (تابش قصوری) کلمہ منفود سے مسلسل' پے در پے' ایک پر ایک' مراد ہے یعنی ان پر مسلسل' پے در پے' یا ایک پر ایک پتھر گرتا رہا:۔ مسومہ سے مراد یہ ہے کہ ان پر سرخ رنگ کے نشان لگا دیئے گئے چنانچہ آج کل بھی جہاں خطرہ ہوتا ہے سرخ بتی' سرخ لکیر' یا سرخ نشان دیا جاتا ہے
حضرت ابو صالح رحمہ اللہ تعالٰی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس ان پتھروں میں سے ایک پتھر دیکھا ہے اور وہ پتھر کفار و مشرکین مکہ سے دور نہیں ہیں۔

لطیفہ :۔ شہادت برائے سعادت :۔

حضرت علائی رحمہ اللہ تعالٰی سورہ عنکبوت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں یہ حکمت الہیہ ہے کہ دنیا و عقبٰی میں بلا شہادت کسی کی گرفت نہ کی جائے جیسے کہ حضرت لوط علیہ السلام کی شہادت عذاب کا سبب بنی اسی طرح امت محمدیہ علیہ التحیتہ والثناء کیلئے اللہ تعالٰی کی شہادت موجب سعادت ہو گی مثلاً التائبون

العابدون اور ان المسلمین والمسلمات سے ظاہر ہے :۔

موعظت :۔ عبرتناک واقعہ :۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کہیں سے گزر ہوا آپ نے ایک آدمی کو آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں دیکھا آپ نے پانی لیا اور آگ بجھانا چاہی تو وہ آگ ایک بے ریش لڑکا بن گئی اور آدمی آگ کی صورت ہو گیا اور اسی طرح وہ لڑکا آگ کے شعلوں میں جلنے گا آپ یہ کیفیت دیکھ کر تعجب کرنے لگے وہ آدمی بولا یا نبی اللہ ! ! میں نے اس لڑکے سے برائی کی اور اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آگیا اس وقت سے کبھی مجھے آگ بنا دیا جاتا ہے اور کبھی اسے اور باری باری ایک دوسرے کو شعلوں سے جلاتے رہتے ہیں اور یہ عذاب مسلسل قیامت تک رہے گا'

موعظت :۔ لواطت کی نحوست :۔

عیون المجالس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد میری نظر سے گزرا' آپ نے فرمایا اگر لوطی تمام سمندروں کے پانی سے بھی غسل کرے تب بھی پاک نہیں ہو گا قیامت میں بھی وہ نجس و پلید ہی اٹھے گا۔
نیز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب آدمی' آدمی کے اوپر آتا ہے' تو عرش الٰہی کانپنے لگتا ہے آسمان پکار اٹھتے ہیں الٰہی ہمیں اجازت دے تا کہ ہم ان پر پتھروں کی بارش برسائیں اور زمین کہتی الٰہی! مجھے اجازت عطا فرما تا کہ میں اسے نگل جاؤں ارشاد ہوتا ہے اسے رہنے دو یقیناً ایک دن ہمارے سامنے کھڑا ہو گا ! !

شیطان کا بھاگنا :۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب مرد مرد

کے ساتھ ملوث ہوتا ہے تو شیطان بھی مارے خوف کے بھاگ جاتا ہے کہیں
اللہ تعالیٰ کی لعنت اس پر بھی نہ پڑ جائے۔

لوطی، خنزیر بن جاتا ہے :۔

سید عالم مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ لواطت کے مرتکب کو قبر میں خنزیر بنا دیتا ہے اس کے نتھنوں میں آگ گھستی ہے اور پیچھے سے نکلتی رہتی ہے۔ (یعنی وہ ذلت کے عذاب میں مبتلا رہتا ہے)

لواطت، سب سے برا فعل :۔

حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام نے ایک بار عفریت جن سے فرمایا مجھے ابلیس کے بارے خبر دو وہ آپ کو اپنے ساتھ سمندر کی جانب لے چلا، یہاں تک کہ سطح آب پر ایک فرش کے اوپر اسے بیٹھے ہوئے پایا، آپ نے اس سے کہا تو یہ بتا! اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برا فعل کونسا ہے اور سب سے محبوب عمل کیا ہے؟

وہ کہنے لگا ! ! یا نبی اللہ ! ! اگر آپ یہاں تشریف نہ لاتے تو میں ہر گز نہ بتاتا اب آپ کا حکم ہے لہٰذا سنئے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برا فعل لواطت ہے اور اس سے بچنا سب سے محبوب عمل ہے ! !

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم لوط کا سا فعل کرے وہ لعنتی ہے نیز فرمایا جو کوئی قوم لوط جیسے فعل کا مرتکب ہو گا مرنے کے بعد وہ اپنی قبر میں ایک ساعت ہی رہے گا پھر اس پر ایک فرشتہ مسلط کر دیا جائے گا جو ابابیل کی سی صورت میں ہو گا وہ اس کی ٹانگوں سے پکڑ کر اسے قوم لوط کی بستیوں میں پھینک دے گا اور اس کی پیشانی پر لکھ دیا جائے گا یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم کر دیا گیا،

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ قیامت کے دن کچھ لڑکے

لائیں جائیں گے جن کے سر کٹے ہوئے ہوں گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا ہو گئی بتاؤ تم کون ہو! وہ کہیں گے ہمارے اباؤ اجداد میں کچھ ایسے بھی تھے جو اپنی عورتوں کو چھوڑ کر لڑکوں سے منہ کالا کرتے تھے اور ہمیں غلط جگہ ڈال دیا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا انہیں گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دو اور ان کی پیشانیوں پر نقش کر دو ! !کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ مجھے سب سے زیادہ ڈر اس بات کا ہے کہ میری امت کہیں قوم لوط کے افعال کی مرتکب نہ ہو جائے ! !

مسئلہ :۔ لواطت کی حد'

مثل زنا ہے' حضرت شیخ عزالدین بن عبدالسلام رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ خدانخواستہ ایک شخص عورت کے ساتھ زنا میں مبتلا ہے اور ایک شخص کسی لڑکے سے لواطت کر رہا ہے اور ہمیں چھوڑانے کی طاقت ہے تو فوری طور پر لڑکے کو چھوڑائیں گے حضرت امام رافعی فرماتے ہیں حد میں فاعل اور مفعول برابر ہیں (یہاں کئی نازک مسائل ہیں جنہیں صرف نظر کیا جاتا ہے ان کی تفصیل اصل میں دیکھئے (تابش قصوری)

روضہ میں ہے کہ خوبصورت بے ریش لڑکے کو فرائض کے سیکھنے کے لئے سفر سے باز رکھیں اس کی طرف بنظر شہوت دیکھنا اور چھونا حرام ہے امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اسے تو بنظر شہوت چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے' بعض علماء شافعیہ کے نزدیک بھی یہی فتوی ہے بعض نے تو ایسے بچے کی قرات سننے سے بھی روکا ہے'

شرح مہذب میں ہے کہ جب خوبصورت لڑکے کو دیکھنا حرام ہے پھر اس کے

ساتھ تنہائی میں رہنا تو بدرجہ اولی نا جائز ہو گا کیونکہ علیحدگی میں فحش و فساد کا زیادہ خطرہ ہے'

حضرت امام قزوینی کی کتاب مفید العلوم میں ہے کہ دو جانور لوطی ہیں ایک گدھا' دوسرا خنزیر گویا کہ جو اس فعل کا ارتکاب کرتے ہیں وہ گدھے اور خنزیر ہیں بل ھم اضل بلکہ ان سے بھی گئے گزرے کیونکہ جانور تو مکلف نہیں جبکہ انسان خصوصاً مکلف ہیں'

حضرت امام ولی اللہ تقی الدین الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب تنبیہہ السالک میں بعض علماء سے روایت بیان کی ہے کہ قوم لوط نے لواطت کا فعل گدھے اور خنزیر سے سیکھا'

حکایت :۔ غیرت مند کی مکارہ بیوی!

ایک نیک صالح آدمی نہایت خوبصورت بیوی رکھتا تھا سفر میں جانے لگا تو اس کے ہاں ایک درہ نامی جانور رہا جو آدمیوں کی طرح باتیں کر لیتا آدمی نے جانور سے کہا تم میری بیوی کی حرکات و سکنات اور معمولات کو بغور دیکھنا اور پھر مجھے واپسی پر بتا دینا'

وہ نیک مرد سفر پر روانہ ہوا بعدہ عورت کے کسی دوسرے شخص سے مراسم تھے اسے گھر پر بلا لیا کرتی'

جب وہ نیک آدمی واپس آیا تو اس پرندے نے تمام ماجرا کہ سنایا غیرت مند آدمی نے عورت کو خوب مارا' عورت سمجھ گئی کہ یہ سب اس پرندے کی کارستانی ہے اب اپنی صفائی کے لئے اس نے ایک چال چلی وہ یوں کہ اپنی لونڈی کو حکم دیا تو مکان کی چھت پر چکی پیسے اور درہ نامی پرندے کو پنجرے میں بند کر کے اوپر بوری ڈال دے تھوڑا سا پانی بھی چھڑک دینا اور آئینہ لے کر چراغ کے سامنے چمکاتی رہے اس نے ایسے ہی کیا اور آئینے کا عکس دیوار اور

پنجرے پر پڑتا رہا پرندے نے گمان کیا بارش ہوئی ہے اور چکی کو بجلی کی کڑک اور آئینہ کی شعاع کو بجلی کی چمک خیال کیا۔ جب دن نکلا تو وہ اپنے مالک سے کہنے لگا آج رات تو بڑی بارش ہوئی بجلی اور گرج چمک کا کیا کہنا وہ بولا یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ گرمی کے باعث ہمارا تو برا حال رہا'
عورت یہ باتیں سنکر خاوند سے کہنے لگی دیکھو یہ درہ نامی پرندہ جھوٹ بول رہا ہے اسی طرح مجھ پر بھی اس نے افتراء باندھا' خاوند نے جب یہ کیفیت دیکھی تو وہ عورت پر راضی ہو گیا اور دونوں خوشی خوشی رہنے لگے۔ مالک نے جانور کو لعن طعن کی اور کہا تو کیسا جھوٹ بولتا رہا ہے جانور یہ طعنہ برداشت نہ کر سکا اور چونچوں سے اپنے آپ کو لہو لہان کر ڈالا بعدہ مالک نے اسے فروخت کر دیا۔

حکایت :- پانچ شیطانی گدھے :-

حضرت امام علائی رحمہ اللہ تعالیٰ سورہ نمل کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شیطان لعین کو پانچ گدھے لے جاتے دیکھا' اور فرمایا کہاں لئے جا رہا ہے کہنے لگا فروخت کے لئے' آپ نے فرمایا یہ گدھے کیسے ہیں کہنے لگا ان کا نام جور' کبر' حسد' خیانت اور مکر ہے۔ اب ان میں سے جور یعنی ظلم کو تو بادشاہوں کے ہاں فروخت کروں گا' کبر یعنی تکبر اور غرور کو دیہات کے بڑے بڑے چودھریوں' جاگیرداروں میں' حسد کو قاریوں میں خیانت کو تاجروں میں اور مکر کو عورتوں کے ہاتھوں فروخت کروں گا۔
حضرت امام نیشا پوری رحمہ اللہ تعالیٰ سورہ بقر کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ دنیا پانچ چیزوں سے آراستہ باغ ہے علماء کے علم' امراء کے عدل' عابدین کی عبادت' تاجروں کی امانت، اور مخلوق کی آپس میں خیر خواہی سے مگر یہ بات ابلیس کو نہ بھائی تو اس نے ان کے سامنے پانچ پردے ڈال دیئے یعنی حسد کو

علم پر' ظلم کو عدل پر' ریا کو عبادت پر' خیانت کو امانت پر اور دھوکہ دہی کو خیر خواہی پر ڈال دیا۔

فائدہ :۔ خیر خواہی کیا ہے؟ ابو داؤد میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دین ہی خیر خواہی ہے دین ہی خیر خواہی ہے دین ہی خیر خواہی ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من غشنا فلیس منا جو دھوکہ باز ہے وہ ہم میں سے نہیں نیز فرمایا التاجر الصدوق الامین مع النبیین' والصدیقین والشہداء والصالحین سچا اور امین تاجر روز قیامت انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین کے ساتھ ہوگا ! ! نیز فرمایا التاجر الصدوق تحت ظل العرش یوم القیامۃ (رواہ اصبہانی) سچا تاجر عرش کے دن عرش کے سائے میں ہوگا (تفصیل باب العدل میں آرہی ہے)
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں سخت ترین عذاب میں ظالم بادشاہ ہوگا (طبری) نیز فرمایا بادشاہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا سایہ ہے ہر مظلوم اس کے ہاں پناہ تلاش کرتا ہے (ابن ماجہ)
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمانوں کا افسر ہو جب تک وہ عوام کے کام پورے نہیں کرتا اللہ اس کے مقاصد کو بھی پورا نہیں کرتا (طبری)

فائدہ :۔

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ کا اللہ تعالیٰ کے اس قول ان کید الشیطن کان ضعیفا بیشک شیطان کی مکاری کمزور ہے اولیاء کرام کی طرف مشیر ہے کہ جنہیں اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی مدد حاصل ہے ان پر شیطان کا مکر نہیں چل سکتا اس لئے کہ وہ جہاد فی سبیل اللہ میں مصروف رہتے ہیں اور دوسرے لوگ بے یارو مدد گار ہونے کے باعث اس کی گرفت میں آجاتے

ہیں۔

مکر:۔

عیاری، حیلہ بازی سے کسی بھی شخص کی تباہی و بربادی کا سامان پیدا کرنے کا نام ہے اور پھر قرآن پاک میں اس قول ماجزاء من ارادبا ھلک سوءالا ان یسبحن اور عذاب الیم سے لے کر ان کید کن عظیم تک، جو حضرت زلیخا کی طرف سے ذکر کیا گیا ہے۔
حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت یوسف علیہ السلام سے بے حد محبت تھی پھراس نے از خود کیوں قید کرنے یا تکلیف پہنچانے کا اشارہ دیا بیان کرتے ہیں کہ اس کا مقصد قیدی بنانا نہیں تھا قید کرانا تھا وہ دن یا دن کا کچھ حصہ بھی متصور کیا جا سکتا ہے نیز اس نے عذاب پر قید کو پہلے ذکر کیا، کیونکہ محب کو محبوب کی تکلیف قطعاً" گوارا نہیں ہوتی، (اور قید میں ضروری نہیں کہ سزا بھی دی جائے)
حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر یہ کہا جائے کہ مردوں کا مکر عورتوں سے زیادہ ہوتا ہے پھر عورتوں کے مکر کو عظیم کیوں قرار دیا گیا جواباً" کہتے ہیں کہ عورتوں کے مکر سے عار نمایاں ہوتی ہے جبکہ آدمیوں کے مکر سے عار کا ظہور کم ہوتا ہے،

حکایت:۔ حجاج بن یوسف کا خلیفہ وقت کو عار دلانا !

حجاج بن یوسف نے کسی عورت سے نکاح کیا مگر عورت کو اس سے کوئی رغبت پیدا نہ ہوئی اس نے خلیفہ کو پیغام بھیجا کہ حجاج سے مجھے طلاق دلوائیں اور اپنے ساتھ نکاح کر لیں نیز حجاج از خود میری پالکی میں تمہارے ہاں پہنچائے، چنانچہ ایسا ہی ہوا یہاں تک کہ ایک دن خلیفہ کے دستر خوان پر حجاج بھی موجود تھا اس نے ایک بوٹی اٹھائی اور اپنے منہ میں ڈال کر خلیفہ کو پیش کر

دی' خلیفہ نے اس انداز کو ناپسند کرتے ہوئے کیفیت معلوم کی تو حجاج نے کہا تجھے جھوٹا کھانا پسند ہے اس لئے میں نے یہ حرکت کی خلیفہ سمجھ گیا اور اس نے اسی وقت عورت کو طلاق دے دی یہ مثال مرد کی حیلہ سازی کی ہے۔

حکایت :- وفادار کتا:-

حارث نامی ایک شخص اپنے رفقاء کے ساتھ سیرو تفریح کے لئے روانہ ہوا' اس کے ساتھیوں میں سے ایک نے واپسی کی راہ لی حارث کا کتا بھی اس کے پیچھے پیچھے ہو لیا' یہاں تک کہ وہ شخص حارث کی بیوی کے پاس پہنچا اور زنا کا مرتکب ہوا کتا ان کی قبیح حرکات برداشت نہ کر سکا اور بڑی چا بکدستی سے حملہ آور ہوا اور دونوں کو ہلاک کر دیا حارث جب گھر پہنچا تو دونوں کو مردہ پایا اور پکار اٹھا

فیا عجبا للخل یھتک حرمتی
و یا عجبا للکلب کیف یصون

مجھے دوست پر تعجب ہے وہ میری عزت برباد کرتا ہے اور مجھے کتے پر حیرت ہے کہ وہ کیسے (غیرت مند بن کر) بچاتا ہے

دیکھا جو تیر کھا کے کمین گاہ کی طرف
اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی

بغداد شریف میں کسی شخص نے کتا پال رکھا تھا ایک دن اس کا کہیں جانا ہوا تو کتا بھی ساتھ ساتھ چلنے لگا' یہاں تک کہ اس شخص کا گزر اس کے دشمنوں کے پاس ہوا' انہوں نے پکڑ لیا اور ایک مکان میں لے جا کر قتل کرکے کنویں میں پھینک دیا' کتا ان کے دروازے پر پڑا رہا ان لوگوں میں سے ایک شخص باہر نکلا تو کتا اسے کاٹنے لگا' اس نے لوگوں کو مدد کے لئے پکارا بمشکل جان بچی' مگر اس واقعہ کی اطلاع خلیفہ کو بھی ہوئی تو خلیفہ نے اس شخص کو بلایا اور

پوچھا آخر کیا وجہ ہے کتا تیرے پیچھے کیوں پڑ گیا ہے مقتول کی ماں نے دیکھا تو
کہا میرے بیٹے کے دشمنوں میں یہ شخص بھی ہے کوئی تعجب کی بات نہیں یہ
بھی قاتلوں میں شامل ہو' چنانچہ اپنے خادموں کو حکم فرمایا اس شخص کے ساتھ
ساتھ چلو وہ سبھی جا رہے تھے کتا بھی ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ اس کنویں پر
پہنچے تو کتے نے زور زور سے بھوکنا شروع کر دیا یہ ماجرا دیکھتے ہی اس شخص
نے اقرار کر لیا کہ میں نے دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر اسے قتل کیا ہے'
چنانچہ خلیفہ نے قصاص میں تمام کو قتل کرا ڈالا'

حکایت :- حضرت نوح علیہ السلام کا کتا:-

حضرت نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے جب کشتی تیار کرنے لگے
تو رات کو لوگ آ کر کشتی کو خراب کر ڈالتے آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں
عرض کیا تو حکم ہوا کشتی کی حفاظت کے لئے ایک کتا رکھ لیں چنانچہ آپ نے
ایک حفاظتی کتا رکھ لیا رات کے وقت جب لوگ کشتی خراب کرنے آتے تو
کتا چلاتا' آپ بیدار ہو جاتے اور لوگ بھاگ جاتے بیان کرتے ہیں کہ سب
سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام نے ہی حفاظت کے کتے پالنے کا آغاز کیا'
علماء کرام فرماتے ہیں جس گھر میں کسی جانور کی تصویر یا کتا ہو وہاں فرشتوں
کے نہ آنے کا سبب یہ ہے کہ تصویر تو تخلیق الٰہی سے مشابہت رکھتی ہے اور
کتا نجس ہونے کے ساتھ ساتھ نجاست کھاتا ہے اور بدبودار ہوتا ہے اسی بناء
پر کتا شیطان کہلاتا ہے خصوصاً کالا کتا پس اس سے شکار جائز نہیں اور اگر
نمازی کے سامنے سے گزر جائے تو امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
نزدیک نماز باطل ہوگی البتہ حضرت خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حفاظتی اور
شکاری کتا' اور ایسی تصویر جس کی تذلیل کی جاتی ہو جیسے فرش کالین وغیرہ پر
جو پاؤں میں پڑی رہتی ہے وہ فرشتوں کے لئے مانع نہیں !! لیکن صحیح یہ

ہے کہ مطلقاً کتا یا تصویر مانع ہے'

حضرت امام عبدالرحمٰن صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس گھر میں کتا ہو' اس میں فرشتوں کے نہ آنے کا سبب یہ بھی ہے کہ کتا شیطان کے تھوک سے بنایا گیا ہے وہ اس طرح کہ حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر تیار کیا جا رہا تھا تو شیطان لعین نے اس پر تھوک دیا تھا فرشتوں نے اتنی مٹی نکال دی تھی وہی اولاد آدم کے لئے ناف کا مقام بن گیا' وہ مٹی جو فرشتوں نے پھینک دی تھی اسی سے کتے کو بنا دیا گیا' (کتاب الحقائق) اسی لئے فرشتے اور شیطان یکجا نہیں ہو سکتے' یعنی جہاں فرشتے ہوں گے وہاں شیطان نہیں ہوگا اور جہاں شیطان ہو گا وہاں فرشتے نہیں ہوں گے (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم) حضرت مولف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں جہاں جنبی ہوگا وہاں فرشتے داخل نہیں ہوں گے' جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس گھر میں کتا' تصویر' یا جنبی ہو وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے (رواہ ابوداؤد)

نیز فرمایا جس گھر میں ناچ گانے کا سامان ہوگا' اس میں فرشتے داخل نہیں ہو گے اور جو وہاں رہتے ہوئے کسی مجبوری کے باعث انہیں نکالنے پر قادر نہیں اسے یہ دعا مانگی چاہیے الٰہی جو کچھ لوگ کرتے ہیں میں ان سے بیزار ہوں' لہٰذا تو مجھے فرشتوں کی دعا و برکت سے محروم نہ کر (رواہ ابوداؤد) نیز جس جماعت میں کوئی جنبی ہوتا ہے وہ جماعت بھی رحمت کے فرشتوں سے محروم رہتی ہے ! !

لطیفہ :- سب سے زیادہ صاحب عزت کون ہے؟

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا ! ! الٰہی مجھے آگاہ فرمائیے تیرے نزدیک سب سے زیادہ مکرم و صاحب عزت کون ہے؟ ارشاد

ہوا وہ شخص جو میرے احکام پر ایسی تیزی سے عمل پیرا ہو جیسے چیتا اپنی خواہش تکمیل کے لئے تیزی دکھاتا ہے'
اور وہ جو میرے بندوں سے ایسے محبت رکھے جیسے بچہ لوگوں سے اور میری منع کروہ اشیاء میں سے کسی شخص کو مرتکب دیکھے تو اسے نفرت و حقارت سے دیکھے' اور اس پر اپنے غم و غصہ کا شدید اظہار کرے

فائدہ:-

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص شکاری اور حفاظتی کتے کے علاوہ کوئی کتا رکھتا ہے تو اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں(بخاری شریف) دوسری روایت میں ایک قیراط کی کمی بتائی گئی ہے (قیراط ایک پیمانہ ہے اور اس دور میں مستعمل تھا)'
مولف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں ان دونوں روایت میں یوں تطبیق دی جا سکتی ہے' کہ یہ کمی بیشی کتوں کی ایذاء رسانی کے مختلف ہونے کے باعث ہے' یعنی جو کتے زیادہ نقصان دہ ہوں گے ان کے رکھنے سے دو قیراط کمی واقع ہو گی اور جو کم ضرر رساں ہے نیز آبادی سے دور جنگل میں رہتے ہیں ان سے ایک قیراط ہی کہا تھا جب مزید تاکید فرمائی تو دو قیراط کا ارشاد فرمایا جس طرح برتن میں ایک یا زیادہ کتوں نے منہ ڈالا تو اسے کتوں کی تعداد کے مطابق نہیں دھوئیں گے بلکہ اسے پاک کرنے کے لئے صرف سات بار دھونا ہی کفایت کر دے گا'

مسئلہ

کتے نے برتن میں منہ ڈالا تو اس برتن کو پاک کرنے کے لئے سات بار دھوئیں البتہ ایک بار پاک مٹی سے دھونا شرط ہے بہتر ہے کہ پہلی مرتبہ مٹی سے دھوئے پھر چھ بار پانی سے صاف کرے ! !

عجیبہ :-

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک کتے کی کھال رنگنے سے پاک ہو جاتی ہے' اس کا گوشت مسلمان کے لئے کھانا حرام ہے !!
حضرت مولف رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کتے کے بارے تفصیلی معلومات "اختلاف الاعلام من الاحکام میں درج کی ہیں نیز عقد الفرید میں دیکھا ہے کہ جب بھیڑیا کتیا سے جفتی کرتا ہے تو اس سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ سلوقی کہلاتا ہے اور سلوقی کتوں کی اصل بھیڑیے سے ہے اس لئے سلوقی نر بیس برس اور مادہ بارہ سال تک زندہ رہ سکتی ہے۔
حضرت امام یافعی کی نزہتہ النفوس و الافکار میں ہے کہ سلوقی' یمن کے شہر سلوق کی نسبت ہے معروف ہے روض الریاحین میں کتے کی کچھ عمدہ خصلتیں ذکر کی گئی ہیں مثلاً صالحین کی طرح بھوکا رہتا ہے متوکلین کی طرح اس کا مکان نہیں محبین کی طرح وہ رات کو کم سوتا ہے اور جب مرتا ہے زاہدوں کی مانند' کوئی چیز اس کے پاس نہیں ہوتی' سچے مریدوں اور عقیدت مندوں کی طرح اپنے مالک سے وفاداری کرتا ہے کبھی چھوڑتا نہیں اگرچہ وہ کتنی ہی سختی برتے متواضعین کی طرح تھوڑی جگہ پر گزر بسر کر لیتا ہے'
طالبین رضا کی طرح جب لوگ اسے اپنے پاس نہیں رہنے دیتے تو وہ دوسری جگہ چلا جاتا ہے'
اگر اسے ماریں اور پھر اسے ٹکڑا ڈالیں تو خاشعین کی طرح فوراً قبول کر لیتا ہے دل میں کینہ نہیں رکھتا جب لوگوں کے سامنے کھانا آتا ہے تو یہ مساکین کی طرح دور بیٹھ جاتا ہے !!

حکایت :- مردہ کافر' مسلمان' اور مردہ مسلمہ کافرہ !

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں جا رہے تھے کہ اسحاق نامی ایک شخص کو

قبر پر روتے دیکھا' سبب پوچھا تو کہنے لگا یہ میری بیوی کی قبر ہے جو میرے چچا کی بیٹی تھی' مجھے اس سے بے حد محبت تھی' اب مجھے اس کی قبر سے جدا ہونے کی طاقت نہیں آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو میں بحکم الٰہی اسے زندہ کر سکتا ہوں اس نے کہا ضرور فرمایئے آپ نے فرمایا :۔ قبر والے' اللہ تعالٰی کے حکم سے زندہ ہو جایئے کیا دیکھتے ہیں کہ قبر سے ایک حبشی آگ کے شعلہ کی طرح تیزی سے لا الہ الا اللہ عیسی روح اللہ کہتا ہوا باہر نکلا'
وہ آدمی عرض گزار ہوا یہ قبرتو نہیں تھی میری عورت کی وہ قبر ہے حضرت عیسٰی علیہ السلام نے جب اسے بحکم خدا پکارا تو ہ خاتون زندہ ہو کر باہر نکل آئی' آدمی بڑا خوش ہوا' مگر ساری رات جاگنے کے باعث اسے نیند نے آ لیا' اسی اثناء میں ایک شہزادے کا ادھر سے گزر ہوا اس کی عورت پر نظر پڑی تو فریفتہ ہو گیا عورت بھی اسے دل دے بیٹھی شہزادے نے اپنے پیچھے سوار کیا اور چلتا بنا۔

جب اسحاق بیدار ہوا تو اس عورت کو نہ پایا' تلاش کرتا کرتا شہزادے کے پاس آیا تو عورت کو وہیں پایا اس نے شہزادے سے کہا یہ میری بیوی ہے عورت بولی تو جھوٹا ہے میں تو اس کی لونڈی ہوں ابھی تکرار کا یہ سلسلہ جاری تھا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا بھی ادھر سے گزر ہوا اس آدمی نے پکارا یا نبی اللہ یا روح اللہ ! ! میری مدد فرمایئے یہ وہی خاتون ہے جسے اللہ تعالٰی نے آپ کے کہنے پر زندہ کیا شہزادہ بولا' یہ تو میری لونڈی ہے حضرت عیسٰی علیہ السلام نے خاتون سے فرمایا کیا تو وہی عورت نہیں جسے میں نے بحکم الٰہی زندہ کیا' اس نے کہا قسم بخدا نہیں آپ نے فرمایا اچھا جو کچھ ہم نے تجھے دیا تھا واپس کر یہ کہنا تھا کہ اس پر موت مسلط ہو گئی

پھر حضرت عیسٰی نے فرمایا جو کوئی ایسے شخص کو دیکھنا چاہے کہ جب مرا تو کافر تھا اور پھر جب زندہ ہوا تو مومن بن کر مرا' وہ اس حبشی غلام کو دیکھے اور

جو چاہتا ہے ایسی عورت کو دیکھے مری تو ایماندار تھی جب اسے زندہ کیا تو پھر کافرہ ہو کر مری وہ اس عورت کو دیکھے'

لطیفہ :۔ صاحب جائیداد اور کم عمر خاتون

حضرت امام محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے کہا میں نے خواب میں ایک ایسی عورت کو پیغام نکاح دیا' جو بد صورت پست قد اور مالدار ہے آپ نے فرمایا جاؤ اس سے نکاح کر لو کیونکہ اس کا مال زیادہ اور عمر کم ہے چنانچہ اس نے نکاح کر لیا' اور وہ اسی رات فوت ہو گئی چنانچہ میراث سے اس شخص کو بہت سا مال ہاتھ لگا'

عورت سے نکاح کی چار صورتیں

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورت سے نکاح چار صورتوں میں کیا جاتا ہے! مال حسب و نسب' حسن و جمال اور دین' ہیں پس تم دیندار عورت سے نکاح کرو کامرانی حاصل ہوگی نیز عزت و وقار میں اضافہ ہوگا۔

حضرت ابن عماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ تونگری نصیب ہوگی بعض فرماتے ہیں دنیا و عقبیٰ میں نعمتوں سے مالامال ہوگا'

نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص کسی عورت سے محض دنیا داری اور دنیوی وجاہت کے لئے نکاح کرتا ہے اور اس کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ اسکی نظریں نیچی رہیں اور عفت محفوظ یا صلہ رحمی کے تحفظ کے لئے تو اللہ تعالیٰ طرفین میں برکت ڈال دیتا ہے' (رواہ طبرانی)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزید فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے حضور طاہر و طیب جانا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ دیندار عورتوں سے نکاح کرے (رواہ ابن ماجہ)

ہاں مال' حسب و نسب حسن و [illegible] ایسی چاروں اوصاف

ہے مرصع عورت سے نکاح ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کی بہت ہی بڑی عنایت ہو گی'
بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہد ہد نر کو اپنی مادہ سے یوں گفتگو کرتے پایا' نر' مادہ سے یوں کہ رہا تھا اگر تجھ سے ذکر خدا کرنے والا بچہ پیدا نہ ہونا ہوتا تو تجھے میں پسند نہ کرتا'

اولاد نرینہ کے لئے تعویز

سورہ آل عمران' زعفران سے لکھ کر ایسی عورت کے گلے میں تعویز بنا کر باندھیں جو اولاد کی طالب ہے تو بفضل خدا' حمل قرار پائے گا !!

فیملی پلاننگ یا منصوبہ بندی

حضرت ابن عماد اور ابن یونس رحمہ اللہ تعالیٰ نے فتویٰ دیا ہے کہ عورت کو مانع حمل ادویات استعمال کرنا جائز نہیں البتہ محب طبری اوائل الاحکام میں فرماتے ہیں چالس دن سے پہلے کی حرمت نہیں کیونکہ اس وقت کے نطفہ پر بچے کا حکم نہیں ہوتا' اور نہ ہی ان ایام میں اسقاط کا حکم لگتا ہے مگر بعض علماء اس کی بھی حرمت کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں نطفے کا رحم میں قرار پانے کے بعد (ادویات) سے نکالنا گرانے کے مترادف ہے جو ہر گز جائز نہیں اسے ابن ملقن اجالا میں رقم فرماتے ہیں حاوی نے شرح بخاری میں بیان کیا ہے کہ عزل انزال کے وقت الگ ہو جانا مکروہ نہیں بشرطیکہ میاں بیوی دونوں رضامند ہوں' ابن ماجہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرہ (آزاد) سے عزل کی ممانعت فرمائی ہے'

حکایت :- کیا عورت کی رائے قابل قبول ہے؟

بیان کرتے ہیں کہ شکاری کسی بادشاہ کی خدمت میں مچھلی لے کر حاضر ہوا' تو بادشاہ نے اسے چار ہزار درہم عطا کئے اس کی بیوی نے کہا تم نے

اسراف کیا ! ! وہ کہنے لگا اب واپس کیسے لیں ملکہ بولی اس سے پوچھو کیا یہ مچھلی نر ہے یا مادہ جو وہ کہے تو اس کے برعکس منگاؤ' چنانچہ بادشاہ نے شکاری سے پوچھا! شکاری نے کہا' یہ نہ نر ہے اور نہ ہی مادہ یہ تو خشکی ہے بادشاہ مسکرایا اور چار ہزار درہم مزید عطا کر دیئے' شکاری کے ہاتھ سے ایک درہم گر پڑا تو اس نے بڑی تیزی سے اٹھالیا ملکہ نے بادشاہ سے کہا یہ بڑا بخیل ہے یہ تو کچھ حاصل کرنے کا مستحق نہیں بادشاہ نے پوچھا تونے گرے ہوئے درہم کو تیزی سے کیوں اٹھالیا' کہنے لگا اس وجہ سے کہ اس پر آپ کانام نقش تھا' بادشاہ نے اس بات پر خوش ہوا اور اسے مزید چار ہزار درہم عنایت فرما دیئے اور پھر اعلان کرایا کہ کوئی شخص اپنی عورت کی رائے پر عمل پیرا نہ ہو ! !

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تم عورتوں کی رائے کے برعکس عمل کیا کرو برکت ہوگی ! !

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص اپنی عورت کی خواہشات کی تکمیل میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں ذلیل و خوار کرے گا ! !

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں عورتوں پر دھیان نہ دو' اور نہ ہی کسی اہم کام میں ان کی رائے لو' کیونکہ اگر ان پر ملکی تدابیر کو چھوڑ دیا جائے تو ملک تباہ ہو جائے گا ! ! اور وہ سربراہ کی نافرانی کریں گی' ہم نے دیکھا ہے کہ تنہائی میں ان کا کوئی دین نہیں رہتا' اور خواہشات نفسانیہ کی تکمیل کے لئے ان میں تقویٰ و پرہیز گاری مفقود ہو جاتی ہے انہیں لذت کی رغبت ہے اور ان میں حیرت بہت ہے اور جو عورتوں میں اصلاح پسند ہیں وہ بھی بے ہودگی سے مرصع ہیں' اور جو بدبخت ہیں وہ زنا کار ہیں ان میں یہودیوں کی تین خصلتیں پائی جاتی ہیں' خود ظلم کرتی ہیں اور پھر خود ہی فریادی بنتی ہیں قسمیں کھاتی ہیں لیکن جھوٹی ہوتی ہیں' رغبت ہوتے ہوئے بھی

انکاری ہوتی ہیں' بدکار اور شریر عورتوں سے خدا کی پناہ مانگو' نیک عورتیں بھی خطرہ سے خالی نہیں ان سے بھی پرہیز کرو۔

فائدہ :- عورتوں کی اقسام

حضرت مولف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے کسی مجموعہ میں دیکھا ہے عورتوں کی کئی قسمیں ہیں ان میں درج ذیل درندوں اور حیوانوں کے اوصاف پائے جاتے ہیں خنزیر' بندر' کتے' خچر' چوہے' بچھو' پرندے' لومڑی اور بکری وغیرہ کے ! ! اب ان کی تفصیل ملاحظہ ہو :-
ایسی عورت جو کھانے پینے کے سوا کچھ نہ جانتی ہو۔ وہ جو اپنے ہمسائیوں کے سامنے فخرو غرور کا اظہار کرنے کے لئے رنگین لباس کی دلدادہ ہو۔ وہ ہے جب اس کا خاوند صاحب مال ہو تو اس کا قرب تلاش کرے اور جب نادار ہو تو اس پر حملہ آور ہو اور اس کے سامنے خوب چلائے۔ جو ہر وقت لڑائی جھگڑے پر تیار رہے۔ جو ہمسائیوں کی چغلی کھائے۔ وہ جو چیونٹی کی طرح خاموشی سے کاٹے۔ جو مٹر گشت کرتی پھرے۔ جو اپنے خاوند کی عدم موجودگی میں اس کے مال و آبرو کی حفاظت نہ کرے۔ اور جب وہ اس کے پاس آئے تو یہ بیماری کا بہانہ بنائے۔ اور لڑائی جھگڑے کے لئے تیار ہو۔ یہ بڑی بدبخت ہے خوش خلق' نرم گفتار' صابرہ شاکرہ بڑی عزت و وقار والی ہے'

فائدہ :- سات قسم کی عورتیں جن سے نکاح نہیں کرنا چاہیے !

احیاء العلوم میں ہے کہ چھ عورتوں سے نکاح کرنا مناسب نہیں اور وہ یہ ہیں' حنانہ' منانہ' کنانہ' حداقہ' سداقہ' براقہ'۔
حنانہ :- جو شور مچائے ہائے وائے کرتی پھرے' منانہ :- جو اپنے جہیز وغیرہ کا خاوند پر احسان جتائے' حداقہ :- وہ ہے جس کی نظریں بھٹکتی پھریں' یعنی حیا دار نہ ہو' سداقہ :- جو خاوند کے سامنے بکواس کرے' براقہ :- جو زرق برق

کے لباس کی مشتاق رہے اور کنانہ :- جو اپنے باپ وغیرہ کی بڑائی کا اظہار کرتی رہے وہ ایسے تھے ویسے تھے'

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تمہاری عورتوں میں بہترین وہ خاتون ہے جو نرم رفتار ہو بڑے آرام سے قدم رکھے آہستہ آہستہ چلے اس کے قدموں کی آہٹ تک سنائی نہ دے' جو خاوند اور خاندان کے لئے باعث فخر ہوا اور گھر کو معمولات کی اشیاء سے بھر دے یعنی فضول خرچ نہ ہو'

اور تمہاری عورتوں میں وہ اچھی عورت نہیں جو مردوں پر دلیر' نیکی سے خالی اور پیٹو ہو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم اپنی عورتوں کے ساتھ نیکی سے پیش آؤ کیونکہ وہ تمہارے پاس بطور عاریت ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہاری امانت میں دیا اور کلمہ توحید کے باعث تم پر انہیں حلال ٹھہرایا ! ! حضرت مقداو بن محمد بکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطاب فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اپنی عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ اور عمدہ سلوک کرو'

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم عورتوں سے اچھا برتاؤ کرو اور سن لو کہ عورت ٹیڑھی پسلی سے بنائی گئی اور پسلیوں سے سب سے ٹیڑھی اوپر کی ہے' اور وہ ہے زبان (یعنی عورت زبان دراز ہو تو اس کی زبان درازی پر صبر کرو) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حسینہ عقمیہ کو چھوڑو اور کالی بچہ دینے والی عورت سے نکاح کرو' کیونکہ قیامت میں اور امتوں پر تمہاری کثرت سے میں فخر کروں گا۔

نیز حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص شرعی طریقہ سے عمل کرتے ہوئے کسی عورت کا اچھے آدمی سے نکاح کرائے تو اسے اس نیک عمل کے بدلے جنت میں ایک ہزار حوریں ملیں گی اور ہر ایک دودھیا رنگت کے جنتی محل میں قیام پذیر ہوں گی اور اسے اس سلسلہ میں ایک ایک قدم پر ایک ایک بات ہر حرف کے بدلے ایک سال کی عبادت' سال بھر کے روزے اور شب بیداری کا ثواب عطا ہوگا:۔

حکایت:۔

تفسیر قرطبی میں ہے کہ ایک مرتبہ بارگاہ رسالت ماب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں خواتین نے عرض کیا اللہ تعالیٰ عورتوں کو چھوڑ کر آدمیوں کا ذکر فرماتا ہے کیا عورتوں میں کوئی بھلائی نہیں؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ان المسلمین والمسلمات(الا یۃ) اور صلاح الا رواح میں ہم نے ذکر کیا ہے کہ نمازی اور روزہ دار عورتیں حور عین سے ایسے مرتبہ رکھتی ہیں جیسے ریشم کو ٹاٹ پر فضیلت حاصل ہے'

حضرت امام ابن جوزی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں میں چالیس چالیس ابدال مقرر فرما رکھے ہیں جب کوئی ان میں سے وصال کر جاتا ہے تو اس کی جگہ اور بنا دیا جاتا ہے

حدیث شریف ملاحظہ ہو:۔ ان اللّٰہ اتخذ اربعین بدلا من الرجال ومن النساء کذلک کلما مات واحد قام مقامہ آخر' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ہیں میں نے الفردوس میں یہ حدیث شریف دیکھی ہے کہ عن انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم الابدال اربعون رجلا واربعون امراۃ کلمّامات رجل ابدل اللّٰہ

مکانہ رجل و کلماماتت امراۃ ابدل اللّٰہ مکانہا امراۃ" اللہ تعالیٰ نے چالیس ابدل آدمیوں سے اور چالیس ابدال عورتوں سے بنائے ہیں اگر کوئی ابدال آدمیوں سے فوت ہو جائے تو اس کے قائم مقام کوئی مرد ابدال بنا دیا جاتا ہے اور جب عورتوں سے کوئی ابدال فوت ہو جائے تو اس کے قائم مقام عورتوں سے ابدال بنا دیا جاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان دار کے لئے سب سے فائدہ مند تقویٰ و پرہیز گاری کے بعد نیک اور صالحہ بیوی ہے کلمات حدیث ملاحظہ ہوں' ما استفاد المومن بعد تقوی اللّٰہ تعالٰی خیر الہ من زوجۃ صالحۃ ان امرھا اطاعنہ وان نظر الیھا سر حہ جب اسے حکم دے اس کی اطاعت کرے اور جب اسے دیکھے تو سرور آئے'

وان اقسم علیھا ابر تہ وان غاب عنھا حفظتہ فی مالہ و نفسہ اور جب اس پر قسم ڈالے تو پوری کرے اور جب باہر جائے تو اس کی عدم موجودگی میں اس کے مال اور آبرو کی حفاظت کرے'

الا ان لکم علی نسائکم حقا ولنسائکم علیکم حقا فحقکم علیھن ان لا یوطئن فرشکم من تکرھون ولا یاذن فی بیوتکم عن تکرھون' الا وحقھن علیکم ان تحسنوا الیھن فی کسوتھن وطعامھن:- آگاہ ہو جایئے بیشک جیسے تمہیں عورتوں پر حق حاصل ہے ایسے ہی عورتوں کو تم پر حق حاصل ہے تمہارے حقوق میں سے یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی اور کو نہ پھٹکنے دیں جس کو تم برداشت نہیں کر سکتے اور جس کا گھر آنا تمہیں ناگوار ہو اسے گھر نہ آنے دیں اور ان کے حقوق میں سے یہ ہے کہ تم طعام و لباس کے معاملہ میں اچھی طرح پیش آؤ'

مسئلہ :-

قیدی عورت کا نان و نفقہ واجب نہیں اگرچہ ظلماً" ہی کیوں نہ قید ہوئی

ہو اسی طرح جو عورت دوران عدت وفات پا جائے اگرچہ حاملہ ہو اس کا بھی نان و نفقہ دینا واجب نہیں اور جس حاملہ کو طلاق بائن دی جا چکی ہوں اس کا نان و نفقہ واجب نہیں نفقہ کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ یومیہ دے اگر کسی روز زیادہ دے دیا تو وہ اس کی ملکیت ہو جائے گا' پھر اگر وہ مر جائے یا طلاق خلع لے لے یا تین طلاقیں دے دی جائیں تو زائد نفقہ واپس لے سکتا ہے لیکن روزہ کا نفقہ واپس نہیں لے سکتا

فائدہ: خاوند کی خدمت کا صلہ :-

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورت جب اپنے خاوند کا لباس صاف کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دو ہزار نیکیاں لکھنے کا حکم فرماتا ہے اور اس کے دو ہزار گناہ معاف فرما دیتا ہے وہ جن اشیاء پر سورج طلوع کرتا ہے سبھی اس خاتون کے لئے دعا مغفرت کرتی ہیں نیز اس کے دو ہزار درجے بڑھا دیئے جاتے ہیں۔

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں چرخے کی آواز تکبیر کہنے کے برابر ہے اور اللہ رب العالمین کی رضا و خوشنودی کے لئے تکبیر کہنا زمین و آسمان کے وزن سے بھی گراں ہے جو عورت اپنے ہاتھ سے تیار شدہ سوت سے خاوند کے لئے لباس تیار کر کے پہناتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہر دھاگے کے عوض لاکھ لاکھ نیکیاں عطا فرماتا ہے'

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عورت کے چرخے کی آواز اور قرآن کی تلاوت اللہ تعالیٰ کے نزدیک برابر ہے اور خواتین کا جہاد چرخہ کاتنا ہے'

حضرت ابواللیث سمرقندی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو عورت اپنی نماز میں

خاوند کے لئے دعا نہیں مانگتی وہ قبولیت کے شرف کو نہیں پا سکتی'
نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا میزان میں سب سے پہلے وہ نان و نفقہ رکھا جائے گا جو خاوند اپنی بیوی کو دیتا رہا نیز فرمایا جو شخص اپنے اہل و عیال کے لئے سودا سلف خرید کر از خود گھر لاتا ہے اس کے ستر سالہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بازار سے کوئی چیز لی اور از خود اٹھا کر گھر لا رہے تھے کہ سرراہ کسی صحابی نے آپ سے لینا چاہی تو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جس کا بوجھ ہے وہی اٹھا کر چلنے کا زیادہ مستحق ہے

مسئلہ :-

امیر آدمی جب بخل اختیار کرتے ہوئے بازار سے خود وزن اٹھا کر گھر لائے حالانکہ اسے مزدور میسر تھا تو اس کی شہادت قابل قبول نہیں کیونکہ اس نے غریب مزدور کی حق تلفی کی اور بخیلی کا مظاہرہ کیا' ہاں اگر اس نے عاجزی و انکساری کو ملحوظ رکھتے ہوئے صالحین کے طریقہ کی پیروی کی تو عدالت و شہادت ساقط نہیں ہو گی'

فائدہ :-

جو شخص بازار سے سودا سلف خرید کر عورتوں کی تکلیف کو رفع کرتا ہے اللہ تعالٰی اس پر نظر رحمت فرماتا ہے جس پر اللہ تعالٰی کی نظر رحمت ہو گی وہ عذاب کا کبھی مستحق نہیں ہوگا۔
حدیث شریف میں ہے اپنی عورت کو خوش رکھنا ایسے ہے جیسے خوف خدا سے رونا اور جو خوف خدا سے روئے اللہ تعالٰی اس کے جسم کو دوزخ پر حرام کر دیتا ہے'
حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص

عورت کو خوشحال رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے حزن و ملال میں مبتلاء نہیں کرے گا بلکہ وہ اس دن خوش و خرم ہو گا۔

فائدہ :۔ لڑکیاں باعث رحمت ہیں :۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں لڑکیاں ہوتی ہیں اس پر روزانہ آسمان سے بارہ رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور اس گھر کی فرشتے زیارت کرتے رہتے ہیں نیز ان کے والدین کے حق میں ہر ایک شب و روز کے بدلے سال بھر کی عبادت لکھی جاتی ہے۔

حکایت :۔

حضرت ابو جعفر فرغانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے ایک صوفی دوست کے یہاں دینور میں تھا ان کے پاس کچھ کردی لوگ آئے تاکہ وہ سامان خریدنے میں ان کے ساتھ بازار چلیں پھر وہ کردی ان سے کہنے لگے اگر آپ کو معلوم ہوتا کہ سامان کس کے لئے خرید رہے ہیں تو آپ بڑی جلدی کرتے انہوں نے کہا بتایئے معاملہ کیا ہے کردیوں نے مفصل واقعہ کچھ اس طرح بیان کیا :۔

یہ ہماری قوم کا سردار ہے اس کی بیوی سے متعدد لڑکیاں پیدا ہوئیں اور جب وہ پھر حاملہ ہوئی تو اس نے کہا اگر اب لڑکی ہوئی تو تجھے طلاق دے دوں گا' سردی کا موسم تھا ہم مراغہ کی طرف جا رہے تھے راستے میں اس عورت کو دروزہ شروع ہوا وہ راستہ سے الگ ہو کر پانی کے قریب جا بیٹھی لوگوں نے سمجھا وضو کے لئے گئی ہے وہی اسے لڑکی پیدا ہوئی وہ لڑکی کو کپڑے میں لپیٹ کر ایک غار میں چھوڑ آئی اور پھر شوہر سے کہنے لگی اس مرتبہ میرے شکم میں حمل نہیں بلکہ یونہی ہوا کی وجہ سے شکم ابھرا ہوا تھا اور اب افاقہ ہے'

پھر ہم وہاں سے چلے آئے اور مسلسل چھ ماہ گزار کر پھر اسی جگہ پہنچے تو

عورت پانی کا برتن ہاتھ میں لئے پہاڑ کی اسی غار کی جانب چلی گئی جہاں اس نے اپنی بچی چھوڑی تھی' اس نے بڑا عجیب منظر دیکھا کہ ایک ہرنی اس بچی کو اپنا دودھ پلا رہی ہے عورت کی آہٹ پا کر ہرنی الگ ہو گئی اور بچی رونے لگی جب اس کی ماں تھوڑی دیر بعد اس بچی سے الگ ہوئی تو بچی نے پھر رونا شروع کر دیا ماں تھوڑی سی دوری پر جا کھڑی ہوئی اور ہرنی نے آکر دودھ پلانا شروع کردیا تو بچی رونے سے بند ہو گئی عورت لوٹ کر قافلے میں آئی اور تمام ماجرا کہہ سنایا' سبھی لوگ غار کی طرف لپکے اور بچشم خود وہی کچھ دیکھا جیسے عورت نے اطلاع دی تھی پھر ہم لوگوں نے بچی کو اٹھایا تووہ زارو قطار رونے لگی اور ہرنی دور کھڑی رہی تاہم رفتہ رفتہ بچی آدمیوں سے مانوس ہو گئی

اب وہ بالغہ ہے' اس کے باپ نے ایک نیک آدمی سے رشتہ طے کیا ہے ہم لوگ اس کے لئے سامان جہیز و نکاح خریدنے آئے ہیں (روض الریاحین الامام یافعی رحمہ اللہ تعالیٰ)

مسئلہ :۔

کوئی آدمی اپنی زوجہ سے کہے اگر تیرے ہاں لڑکاہوا تو تجھے ایک طلاق اور لڑکی ہوئی تو تین طلاقیں پھر اسے لڑکا اور لڑکی دونوں اکھٹے پیدا ہوئے تو کوئی بھی طلاق واقع نہیں ہوگی اس کی نظیر کچھ اس طرح سے ہے کہ کسی مریض آدمی نے اپنی زوجہ سے کہا اگر تجھے لڑکی ہوئی تو سو روپے کی وصیت کرتا ہوں اور اگر لڑکا ہوا تو دو سو کی پھر بیک وقت دونوں پیدا ہوئے تو وصیت باطل ہو گی

موعظت' دو عورتوں کے ساتھ عدل و انصاف کا معاملہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے ہاں دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے ساتھ عدل اختیار نہیں کرتا تو قیامت میں وہ اس طرح

آئے گا کہ اس کا نصف بدن مفلوج ہو گا!!

جس کے پاس دو یا چار بیویاں ہوں وہ ان کی مخصوص خدمت کے لئے باری مقرر کرے جب ایک کے پاس رات گزارے تو اسی شب دوسری کے پاس نہ جائے البتہ دن کے وقت کھانے پینے اور ان کے ساتھ بیٹھنے اٹھنے میں مضائقہ نہیں'

مسلم شریف میں ہے عدل و انصاف کو بروئے عمل لانے والے قیامت کے دن میزان پر اللہ تعالیٰ کی دائیں جانب ہوں گے جب کہ اللہ تعالیٰ کی کیفیت ہمیشہ دائیں ہی ہے

عقل مند عورت نے بادشاہ کو زیادتی کرنے سے محفوظ رکھا

کوئی بادشاہ شکار کے لئے نکلا' اسے پیاس محسوس ہوئی قریبی گاؤں میں گیا اس کی نگاہ ایک خوبصورت عورت پر جا پڑی اور اپنے پاس بلا لیا' اس نے برائی کا ارادہ کیا تو جلدی سے عورت نے ایک کتاب پیش کر دی جس میں زنا کی سزا درج تھی یہ دیکھتے ہی بادشاہ نے اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ڈرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا' جب عورت کا خاوند آیا تو اس نے تمام قصہ کہہ سنایا' خاوند نے ڈر کے مارے عورت کو اس کے والدین کے پاس بھیج دیا مبادا کہ باشادہ کو اس سے کوئی غرض ہو وہ لوگ اس بادشاہ کے دربار میں فریادی بن کر گئے فلاں شخص نے ہم سے کرایہ پر زمین لی تھی مگر نہ خود کاشت کرتا ہے اور نہ ہی چھوڑتا ہے بادشاہ نے اسے طلب کیا اور دریافت کیا کس چیز نے تجھے اپنی زمین میں کاشت سے روک رکھا ہے ' اس نے جواباً" کہا میں نے سنا ہے اس میں شیر گھس آیا ہے اور مجھے ادھر جانے سے ڈر لگتا ہے۔

بادشاہ بات کی تہ تک پہنچ گیا اور اس نے کہا تیری زمین عمدہ اور بہت اچھی ہے جاؤ کاشت کرو' اللہ تعالیٰ اس سے برکت عطا فرمائے گا اور اب شیر

اس طرف نہیں جائے گا'

حضرت یزید بن میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' بدکار عورت ایک ہزار بدکار آدمیوں کے برابر ہے اور نیک بخت خاتون کے نامہ اعمال میں ایک سو صادقین کے اعمال کے برابر ثواب لکھا جاتا ہے'

حکایت :- ایثار اور پردہ پوشی

بغداد شریف میں کسی شخص نے اپنی چچا زاد لڑکی سے اس عہد پر نکاح کیا کہ وہ اس کے ہوتے ہوئے اور نکاح نہیں کرے گا' وقت گزرتا رہا ایک دن اس کی دکان پر ایک عورت آئی اور اس نے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا آدمی نے جو چچا زاد لڑکی سے عہد کیا تھا اس سے آگاہ کیا تاہم وہ آتی رہی یہاں تک کہ وہ ہر ہفتہ میں ایک روز پر رضا مند ہوئی چنانچہ اس عہد پر نکاح ہو گیا اور وہ شخص ہفتے میں ایک دن اس کے پاس جاتا رہا پہلی بیوی کو محسوس ہوا تو اس نے اپنی لونڈی کو کھوج لگانے کے لئے کہا لونڈی نے پتہ چلا لیا اور آکر تمام واقعہ بیان کیا'

اس نیک بخت خاتون نے لونڈی کو تاکید کی کہ کسی اور کو یہ نہ بتائے وقت گزرتا گیا یہاں تک کہ وہ شخص فوت ہو گیا پھر اس خاتون نے پانچ سو اشرفیاں اپنی لونڈی کے ہاتھوں اس عورت کے پاس یہ کہہ کر بھیج دیں کہ یہ فلاں شخص کی وراثت سے ہیں وہ آٹھ ہزار اشرفیاں چھوڑ کر فوت ہوا تھا سات ہزار اس کے بیٹے کی ہیں ایک ہزار میں ہم دونوں شریک ہیں جب لونڈی اس کے ہاں پہنچی اور اشرفیاں پیش کیں'

تو اس ایثار و قربانی کو دیکھتی ہوئی حیران رہ گئی اور اشرفیاں واپس کرتے ہوئے لکھا کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں۔

فائدہ :- بغداد شریف کے بارے مختلف نظریات

حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ بغداد شریف کے مقابلہ میں دنیا ایک جنگل ہے اور اس جنگل میں شہر تو بغداد شریف ہی ہے نیز آپ نے اپنے بعض رفقاء سے دریافت کیا کیا تم نے بغداد شریف دیکھا ہے وہ کہنے لگے نہیں تو آپ نے فرمایا پھر تو تم لوگوں نے کچھ دیکھا ہی نہیں حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بغداد شریف میں سکونت اختیار کی تو لوگوں کو فرمایا اس کی سکونت اختیار کرنے میں میری پیروی نہ کرو'

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بغداد ظالموں کا مسکن رہا ہے حضرت امام نووی تہذیب الاسماء واللغات میں فرماتے ہیں بغ' باغ کا نام ہے اور داد ایک شخص کا نام تھا ایک شخص نے کہا کہ بغ فارس میں ایک بت نام تھا اور داد کا معنی دیا' یعنی بت کو دیا'

حضرت علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بغداد شریف کے ساتھ مجھے دلی محبت ہے کیونکہ یہاں سادات کرام کے مزارات ہیں خصوصاً حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار پر انوار ہے بغداد شریف دارالسلام کے نام سے بھی معروف ہے یہاں سے ستر ہزار فقہاء کرام نے فتاویٰ جاری کئے'

حضرت مولف علیہ الرحمتہ کے تتبع میں راقم السطور محمد منشاء تابش قصوری مترجم کتاب ھذا عرض گزار ہے کہ بغداد شریف عالم اسلام کا مرکز ہے یہاں پر علوم و فنون کے دریا بہ رہے ہیں اس سر زمین کو صحابہ نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرمایا تابعین نے اس کی عظمت بڑھائی' سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے تلامذہ نے اس کے علمی حسن کو دو بالا کیا بڑے بڑے اولیاء کرام' صلحاء' اصفیاء' اتقیاء عرفاء' علماء' بغداد شریف کی مقدس زمین میں مدفون ہیں اکابر اسلام کے مزارات سے یہ شہر انوار و تجلیات اور فیضان روحانی کا ناپیدا کنار سمندر ہے

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اسی سرزمین میں پیدا ہوئے جبکہ اس وقت اس شہر کا نام ار تھا تفصیل کے لئے دیکھئے مترجم غفرلہ کی کتاب "انوار امام اعظم" ناشر رضا اکیڈمی لاہور

حضرت مولف علیہ الرحمتہ نے اپنی عقیدت و محبت کا جن والہانہ انداز میں اظہار فرمایا ہے راقم السطور بھی ایسی ہی کیفیت سے سرشار ہے جس کا اظہار غائبانہ طور پر زمانہ طالبعلمی سے کرتا آ رہا ہے' چنانچہ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منقبت لکھی تو یوں عرض گزار ہوا

در پر مجھے بلانا یا شاہ غوث اعظم'
جلوہ مجھے دکھانا یا شاہ غوث اعظم'
روح حسن کا صدقہ بہر شہید اعظم'
بغداد میں بلانا یا شاہ غوث اعظم
تابش کی ہے یہ منشا دیکھے تمہارا روضہ'
بغداد میں بلانا یا شاہ غوث اعظم
(رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا)

حکایت :- حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے اشعار

حضرت مولف رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے شرح مہذب میں دیکھا حضرت عبداللہ رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ایک کنیز کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کی زوجہ محترمہ نے برداشت نہ کیا اور آپ پر چھری سے حملہ آور ہوئی تو آپ نے فرمایا ٹھہرو' میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی اس نے کہا قرآن سنایئے آپ نے فرمایا کیا حالت جنب میں قرآن کریم پڑھنا اللہ تعالیٰ نے منع نہیں فرمایا' وہ بولیں کیوں نہیں!!

تحفۃ العروس میں ہے کہ آپ نے قرآن کریم کی تلاوت کی بجائے یہ اشعار

پڑھے'

وفینا رسول اللّٰہ یتلوا کتابه
اذا اشق معروف من الفجر ساطع
ارانا الهدی بعد العمی فقلوبنا
به موقنات ان ما قال واقع
یبیت یجافی فی جنبه عن فراشه
اذا القیت بالمشرکین مضاجع

اور ہم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طلوع فجر کے وقت کتاب پڑھتے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری گمراہی سے ہدایت کی طرف رہنمائی فرمائی اور ہمارااس پر پختہ ایمان ہے کہ جو کچھ آپ نے فرمایا وہ ہو کر رہے گا ہم تو رات بھر اپنے پہلو بستر پر نہیں لگاتے جب کہ مشرکین اپنے بستروں پر مست پڑے رہتے ہیں

مسئلہ:۔

حضرت امام مالک اور دیگر۔فقہاء مدینہ کا فتویٰ ہے کہ اگر بیوی غیرت میں اپنے خاوند پر الزام لگائے تو اس پر حد نافذ نہیں ہو گی۔

حکایت:۔ حضرت ذوالنون مصری رونے لگے؟

حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک جنگ میں جانا ہوا وہاں ایک عورت کو دیکھا تو میں نے اسے سلام کہا وہ کہنے لگی کہاں سے آئے ہو میں نے کہا ایک ایسے حکیم کے پاس سے آیا ہوں جس کی مثال ممکن نہیں اس پر وہ چلائی اور کہنے لگی تجھ پر بڑا افسوس ہے جب وہ انیس الغرباء ہے تو پھر اس سے تو جدا کیسے ہوا اس کے رونے کے باعث میرے بھی آنسو چھلک پڑے وہ کہنے لگی تم کیوں رو رہے ہو میں نے کہا زخم

پر مرہم لگ چکی ہے اس لئے جلد صحت یابی حاصل ہوگی وہ کہنے لگی اگر تم سچے ہو تو پھر کیوں رو رہے ہو میں نے کہا کیا سچے رویا نہیں کرتے؟ وہ بولی! نہیں میں نے کہا کیوں اس نے کہا رونا بھی سکون قلب کا باعث ہے اس لئے اہل محبت کے نزدیک نقص ہے'

میں نے جب اس کی ایسی باتیں سنیں تو عرض کیا مجھے کچھ مزید نصیحت کریں اس نے کہا اپنے مالک کی خدمت میں مصروف رہیے کیونکہ اس نے ایک عطا کا دن مقرر کر رکھا ہے جس میں وہ اپنے دوستوں کے لئے جلوہ نمائی فرمائے گا اور دنیا میں اس نے انہیں ایسا جام پلا دیا ہے کہ پھر بھی تنگی محسوس نہیں ہوئی اور فرط محبت میں پکار اٹھی

اذا کان داء العبد حب ملیکه
فمن دونه یرجو طبیبا مداویا

جب غلام کو اپنے آقا کی محبت کا مرض لاحق ہو جائے تو پھر اس کے لئے اس کے مرض کا وہی طبیب ہے!! کسی اور سے اسے کیا امید کہ جو اس کی بیماری کا مداوا کر سکے

حکایت :۔ ابھی تو تم عورت کے مقام کو بھی نہیں پہنچ پائے

حضرت شیخ عبداللہ اسکونوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ اس خواہش کے ساتھ جنگل کی طرف گیا کہ شاید مجھے وہاں کوئی مرد یا عورت نظر آئے پھر مجھے ایک کنیز نظر آئی میں نے دل ہی دل میں کہا کیا ہی اچھا ہوتا کسی مرد سے ملاقات ہوتی تو وہ بولی!! عبداللہ!! تم مردوں کی ملاقات کے طالب تو ہو مگر ابھی تک تو تم عورتوں کے مقام تک بھی نہیں پہنچ پائے' میں نے کہا تمہارا تو دعوی بہت بڑا ہے وہ کہنے لگی دعوی بلا دلیل باطل ہوتا ہے میں نے کہا پھر دلیل لاؤ تو کہنے لگی!! وہ میرے لئے ایسا ہی ہے جیسا میں

چاہتی ہوں اور میں اس کے لئے ایسی ہی ہوں جیسے وہ مجھے چاہتا ہے'

پھر وہ کہنے لگی اس وقت تمہاری کیا خواہش ہے میں نے کہا روسٹ کی ہوئی مچھلی!! وہ بولی یہ چاہت تو تیرے کمزور یقین اور شوق کی کمی پر دلالت کرتی ہے تو نے باز کو کیوں طلب نہ کیا' تاکہ تو میری طرح محو پرواز ہوتا یہ کہا اور خلا میں پرواز کر گئی میں اس کے پیچھے دوڑا اور کہا تجھے حق کی قسم جس نے اتنی نعمتوں سے نوازا ہے میرے لئے دعا کر کے احسان فرمایئے' وہ کہنے لگی جاؤ تم تو سوا مردوں کے کسی اور کی چاہت ہی نہیں رکھتے تھے!!

حکایت :- زاہد اور عارف میں فرق؟

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بیت المقدس کی طرف جا رہا تھا کہ راستہ بھول گیا اسی اثنا میں ایک عورت ملی میں نے اس سے پوچھا اے بیچاری کیا تو گم کردہ راہ ہے؟ وہ کہنے لگی جو اس کی معرفت رکھتا ہے وہ بیچارہ کیسے ہو سکتا ہے اور جو اس کی محبت میں مبتلاء ہو وہ کیسے گمراہ ہو گا!!

پھر اس نے از خود کہا میری لاٹھی کا سرا پکڑو اور چلے آؤ ابھی تھوڑی سی دور چلے ہوں گے کہ بیت المقدس آ گیا میں نے حیرانگی کے عالم میں کہا یہ کیا ماجرا' وہ کہنے لگی تمہاری زاہدوں کی سی چال تھی اور یہ عارفوں کی چال ہے زاہد تو چلتے ہیں مگر عارف پرواز کرتے ہیں پھر بھلا چلنے والے پرواز کرنے والوں کو کہاں پا سکتے ہیں یہ کہا اور میری نظروں سے اوجھل ہو گئی

(فردوس العارفین)

حکایت :- الٰہی! مجھے غیر کی نیاز مندی سے بے نیاز کر دے!

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں بیت اللہ

شریف کا طواف کر رہا تھا کہ ایک عورت کو یوں دعا مانگتے ہوئے پایا الٰہی میں نہایت دشوار گزار سفر کر کے تیرے احسان و کرم کی امیدوار بن کر یہاں حاضر ہوئی ہوں پس اپنے عظیم احسانات میں سے کچھ مجھ ناتواں پر بھی احسان فرما تا کہ غیر کی نیاز مندی سے بے نیاز ہوں اے وہ ذات کریم تیری احسان مندی مشہور ہے'

میں نے حضرت ایوب سجستانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو اس کی اطلاع دی پھر ہم دونوں اس کی قیام گاہ پر گئے اسے سلام کیا پھر حضرت ایوب سجستانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اگر تو کسی شخص سے نکاح کر لیتی تو تیرے کاموں میں معاون و مدد گار ثابت ہوتا'

وہ کہنے لگی بات تو درست ہے مگر وہ مالک بن دینار یا ایوب سجستانی ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں!! میں نے کہا میں مالک بن دینار ہوں اور یہ ایوب سجستانی ہیں۔ وہ پکاری چلو یہاں سے میں تو سمجھتی تھی کہ تم ذکر خدا میں اتنے محو ہو چکے ہو کہ تجھے عورتوں کی گفت و شنید سے کوئی سروکار نہیں ہو گا یہ کہا اور پھر وہ نماز کے لئے کھڑی ہو گئی۔

حکایت :۔ اور وہ غش کھا کر گر پڑی

ایک زاہد کا بیان ہے کہ اس نے زہرہ نامی عورت سے نکاح کیا ایک روز وہ دریافت کرنے لگی کیا جنت میں عورتیں زیورات سے آراستہ ہوں گی میں نے کہا ضرور ہوں گی یہ سنتے ہی وہ غش کھا کر گر پڑی' جب ہوش میں آئی تو میں نے دریافت کیا یہ کیا معاملہ تھا' اس نے اپنی سابقہ زندگی میں ناز و نعم اور آرائش کا ذکر کیا پھر کہا ایسا نہ ہو کہ مجھے آخرت کی بجائے دنیا میں ہی وہ حصہ عطا کر دیا گیا ہو

پھر اس پر غنودگی طاری ہو گئی تو اس نے خواب میں خوبصورت خیمے استادہ

دیکھے اس نے دریافت کیا یہ خیمے کن لوگوں کے لئے ہیں جواب ملا تہجد گزاروں کے لئے بعدہ وہ رات کو کم ہی سوتی اور عموما یہ شعر پڑھا کرتی

اما الخیام فانها کخیـ مهم
واری نساء الحی غیر نسائها

بہر حال یہ خیمے انہیں خیموں کی طرح ہیں' لیکن خاندان کی عورتیں دکھائی نہیں دیتیں

حکایت :- عورت نے خاوند کو غسل دیا

بیان کرتے ہیں کہ ایک زاہد نے ایک عابدہ خاتون سے نکاح کیا' وقت گزرتا گیا اور پھر وہ بیمار ہو گیا احباء رفقاء تیمارداری کے لئے آتے رہے اور دروازہ پر انتظار کرتے کرتے بیٹھ گئے' اسی اثناء میں وہ فوت ہو گیا اس خاتون نے جلدی سے غسل دیا' کفن پہنایا اور خود دروازہ کھول کر پردے کی اوٹ میں چلی گئی احباب اٹھا کر قبرستان دفن کے لئے لے گئے' اور اس خاتون نے نہایت صبرو استقامت کا ·· کرتے ہوئے دروازہ بند کیا اور پھر مصروف عبادت ہو گئی'

حلفت یمینا لا الفت بغیر کم
وان فوادی لا یحبب سوا کم
سقانی الھوای کا سا من الحب مترغا
فیا لیته لما سقانی سقا کم
ویالیت ذاک الحب یقسم بیننا
و داعی الھوی لما دعانی دعا کم
فنحیا جمیعا تحت ظل و دادکم
وتعطی ایمنی منکم و تعطوا مناکم

وانی لاتی ارضکم لا لحاجة
سعو اراکم اواری من یراکم

میں نے قسم کھائی کہ تمہارے بغیر کسی سے محبت نہیں کروں گا
اور پھر میرا دل تیری ذات کے سوا کسی اور کی محبت میں کیوں مبتلاء ہو مجھے
عشق نے محبت کے بھرپور پیالے پلا دیئے ہیں
اے کاش جب مجھے اس نے جام محبت سے سیراب کیا تجھے بھی کر دیتا کیا ہی
اچھا ہوتا کہ یہ محبت طرفین میں تقسیم ہوتی
عشق کے بلانے والے نے جب مجھے بلایا تھا تو تجھے بھی ساتھ ہی بلا لیتا پھر ہم
سبھی تمہارے سایہ محبت میں زندگی بسر کرتے اور ہماری آرزوئیں تم سے اور
تمہاری تمنائیں ہم سے پوری ہوتی اور میں تمہاری بستی میں سے کبھی کسی
حاجت کے لئے نہیں گزروں گا البتہ اس امید پر کہ دیکھوں اور اپنی آنکھیں
ٹھنڈی کر سکوں جو تمہارئی کی لذت سے بہرہ مند ہو چکا ہے گویا کہ

جناں اکھیاں دلبر ڈٹھا اوہ اکھیاں تک لیاں
تو ملیوں تے سجن ملیا ہن آساں لگ پیاں

حکایت :۔ تو کب تک سوتا رہے گا؟

حضرت رابعہ عدویہ بصری رضی اللہ عنہا کی خادمہ کا بیان ہے کہ آپ
ساری رات نوافل میں مشغول رہتیں طلوع فجر کے قریب مصلّی پر بیٹھی بیٹھی
اونگھ سی لے لیتیں یہاں تک کہ صبح نمودار ہو جاتی تو گھبرا کر پکار اٹھتیں اے
نفس تو کب تک سوتا رہے گا! جاگ! عنقریب وہ وقت آنے والا ہے تو ایسا
سوئے گا کہ ہنگامہ محشر تک تجھے کوئی نہیں جگائے گا!

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سائے تلے
حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سائے تلے

وصال کے وقت تک حضرت رابعہ کا یہی معمول رہا آپ کی ان گنت کرامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ سو رہی تھیں چور آیا اور آپ کے کپڑے اٹھا کر چلتا بنا مگر اسے گھر سے باہر نکلنے کے لئے دروازہ دکھائی نہ دیا وہ اسی شش و پنج میں تھا کہ غیب سے آواز آئی کیا ہوا اگر محب سو رہا ہے محبوب تو جاگتا ہے انسان بن کر کپڑے رکھ دو اور یہاں سے چلے جاؤ'

حضرت رابعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جب وصال تو کسی صالحہ نے خواب میں دریافت کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سوک فرمایا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بخشش و کرم سے نوازا اور جس جبہ کا تم نے مجھے کفن دیا تھا اسے عرش کا پرچم بنا دیا گیا ہے اور فرشتے اس سے برکت حاصل کرتے ہیں

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

حضرت رابعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قدس شریف میں 135 ہجری کو وصال ہوا وہی ان مزار انور ہے

حکایت:۔ ثواب کی لذت نے درد کی شدت سے بے خبر کر دیا

طبریہ میں زینب نامی ایک عابدہ خاتون رہتی تھیں ایک رات اس پر نیند کا غلبہ ہوا تو وہ سو گئی پھر اسے کسی کہنے والے کی آواز سنائی دی صلوتک نور والعبادۃ نور فقومی فصلی والعباد رقود تمہاری نماز نور ہے اور عبادت از خود نور ہے پس جاگو اور نماز پڑھو جب کہ لوگ سو رہے ہیں'

اس کا کہیں جانا ہوا تو کسی طرح اس کی انگلی کٹ گئی بہت سے مرد اور عورتیں عیادت کے لئے آئیں تو ان کے پوچھنے پر آپ بولیں ثواب کی لذت نے درد کی شدت سے مجھے بے خبر کر دیا ہے اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں اپنی رضا و خوشنودی عطا فرمائے اٹھو ہم اس کے کام میں مصروف ہو جائیں جس کے پاس

اسی راہ سے جانا ہے'

حکایت :- جب شنید میں یہ لذت ہے تو دیدار کا کیا عالم ہو گا؟

لوامع انوار القلوب میں میں نے دیکھا ہے کہ کسی شخص نے کنیز خرید کی اور جب وہ گھر لایا تو کہنے لگی اے میرے آقا کیا آپ قرآن کریم پڑھ سکتے ہیں اس نے کہا ہاں میں پڑھ سکتا ہوں وہ بولی پھر سنایئے میں نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم اس پر وہ کہنے لگی اے میرے آقا جب اس کے کلام کی شنید میں یہ لذت ہے تو اس کے دیدار کا کیا عالم ہو گا ^

جب رات سر پر آئی تو میں نے اپنا بستر بنایا اور سونے لگا تو وہ پکار اٹھی اے میرے آقا کیا آپ کو اپنے مالک و مولیٰ سے جو کبھی نہیں سوتا تجھے شرم نہیں آتی' یہ کہا اور نوافل ادا کرنے لگی جب سجدے میں گئی تو میں نے سنا! وہ یوں کہ رہی تھی الٰہی تجھے جو میرے ساتھ محبت ہے اس کے صدقہ میں مجھے عذاب سے محفوظ رکھ مجھ سے نہ رہا گیا اور اسے کہا یوں کہو الٰہی! جو تجھ سے محبت ہے اس کے صدقہ میں مجھے بچا! وہ کہنے لگی ہمارے ساتھ اس کی محبت تو ہماری محبت سے بہت زیادہ ہے جو ہمیں اس سے ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنی محبت کا اظہار لوگوں کی محبت سے پہلے فرمایا یحبھم و یحبونہ وہ ان سے محبت فرماتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں'

حضرت بایزید بسطامی اللہ تعالیٰ سے اس محبت کی بابت دریافت کیا جو بندے کو خدا سے ہے اور جو خدا کو بندے سے ہے کہا ان دونوں میں عجیب کونسی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی محبت بندے کی محبت سے اس لئے عجیب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تو اس کی قطعاً" حاجت نہیں مگر بندے کو اللہ تعالیٰ سے محبت اس لئے عجیب ہے کہ وہ بن دیکھے محبت کرتا ہے۔

حکایت :- مستجاب الدعوات' عورت !

رملہ میں آمنہ نامی ایک نہایت عابدہ صالحہ خاتون رہتی تھیں اسے معلوم ہوا کہ حضرت حافی رحمہ اللہ تعالیٰ بیمار ہیں تو وہ آپ کی عیادت کے لئے ان کے پاس بغداد شریف حاضر ہوئی اس وقت آپ کے ہاں حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرما تھے' انہوں نے آپ سے پوچھا یہ خاتون کون ہے؟ آپ نے فرمایا یہ آمنہ رملیہ ہماری عیادت کے لئے آئی ہے حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اسے کہے ہمارے لئے دعا کرے وہ یوں دعا کرنے لگی الٰہی! حضرت حافی اور احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوزخ سے تیری پناہ کے طالب ہیں حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اسی شب میں نے خواب میں کاغذ پر یہ لکھا ہوا دیکھا' بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ تو ہم نے کر دیا لیکن ہماری عطا اس سے بھی زیادہ ہے!!

حکایت :- ہر سوال کا جواب قرآن کریم سے

حضرت عبداللہ واسطی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میدان عرفات میں ایک مریم نامی خاتون کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا جسے اللہ تعالیٰ ہدایت سے سرفراز فرمائے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ بے راہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا' پس میں نے محسوس کیا کہ یہ راستہ بھول چکی ہے تاہم میں نے پوچھا!!

اے نیک بخت تیرا کہاں سے آنا ہوا وہ کہنے لگی سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجدالحرام الی المسجد الاقصیٰ میں سمجھ گیا یہ بیت المقدس سے آئی ہے پھر میں نے پوچھا تو کیوں آئی ہے للہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلاً میں نے کہا تمہارا خاوند کہاں ہے کہنے لگی ولا تقف مالیس لک بہ علم جس کا تمہیں علم نہیں اس کی جستجو نہ

کرو میں نے کہا کیا اونٹ پر سوار ہونا پسند کرو گی وہ بولی' وما تفعلوا من خیر یعلمه اللّٰہ اور بھلائی کا کوئی ایسا کام نہیں جو تم کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے جب اس نے سوار ہونے کا قصد کیا تو کہنے لگی قل للمومنین یغضوا من ابصارھم میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم !! ایماندار کو فرما دیجئے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں یہ سنتے ہی میں نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا جب سوار ہو چکی تو میں نے اس کا نام پوچھا وہ کہنے لگی واذکر فی الکتاب مریم کتاب سے حضرت مریم کا ذکر کریں پھر میں نے اس کی اولاد کے بارے سوال کیا تو بولی! ووصّٰی بھا ابراھیم بنیه اور حضرت ابراھیم اپنے بیٹوں کو اس طرح وصیت کی میں سمجھ گیا کہ یہ صاحب اولاد ہے پھر میں نے اس کی اولاد کے نام دریافت کئے تو ان آیات کو اس نے پڑھ دیا کلم اللّٰہ موسیٰ تکلیما واتخذ اللّٰہ ابراھیم خلیلا یا داؤدُانا جعلناک خلیفة میں سمجھ گیا کہ اس کے لڑکوں کا نام ابراھیم موسیٰ اور داؤد ہے میں نے پوچھا وہ کہاں ہیں تاکہ میں تلاش کر سکوں تو اس نے یہ آیت تلاوت کر ڈالی وعلامات و بالنجم ھم یھتدون' وہ علامتوں اور ستاروں سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں'

میں نے کہا' اے مریم!! کیا تو کچھ کھائے گی تو وہ کہنے لگی انی نذرت للرحمٰن صوماً، میں نے اللّٰہ تعالیٰ رحمٰن ورحیم کے لئے روزے رکھنے کی نذر پوری کر رہی ہوں مجھے معلوم ہوا کہ یہ روزہ سے ہے جب ہم ان کے لڑکوں کے پاس پہنچے تو وہ دیکھ کر رونے لگے اور پکار اٹھے یہ تو ہماری والدہ ماجدہ ہے یہ تین دن سے گم تھی اور اس نے عہد کر رکھا ہے کہ قرآن پاک کے علاوہ کسی بھی زبان میں بات نہیں کرے گی بعدہ وہ کہنے لگی ابعثوا احدکم بورقکم ھذا الی المدینة تم اپنے کسی ساتھی کو یہ چاندی دے کر شہر بھیجو اس کے بعد میں نے دیکھا اس کے بیٹے رو رہے تھے میں نے رونے کا سبب

پوچھا تو وہ کہنے لگے ہماری والدہ حالت نزع میں ہے میں قریب گیا اور کیفیت دریافت کی تو اس نے جواب دیا وجاءت سکرۃ الموت بالحق اور موت اپنی پوری تیاری کے ساتھ بالیقین آ پہنچی اور پھر اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اسی شب میں نے خواب میں دیکھا اور پوچھا اب تو کہاں ہے اس نے جواباً" کہا ونهر فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر متقین باغوں اور نہروں کی سعادت سے بہرہ مند اپنے مقتدر کے ہاں مسند صدق پر جلوہ افروز ہیں اللہ تعالیٰ ایسی صالحات و عارفات پر رضا مند ہے اللہ تعالیٰ کی ایسی بہت نیک بخت عورتیں ہیں میں نے حصول برکات کی غرض سے ذکر کیا ہے اور ایسی ہی دلپذیر داستان لوامع انوار القلوب جوامع اسرار المحبوب میں میری نظروں سے گزری ہے'

حضرت اصمعی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں میں نے ایک مجنون کو قرآن کریم کی آیات کے ذریعہ ہی محو گفتگو دیکھا ہے میں نے اس سے سوال کیا! تم کون ہو اس نے جواباً" کہا ان کل من فی السموات والارض الا اتی الرحمٰن عبدا زمین و آسمانوں میں ایسی کوئی بھی نہیں جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عبد بن کر حاضر ہونے والا نہ ہو میں کہا کہاں سے آنا ہوا اور کس طرف جانے کا ارادہ ہے وہ بولا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون بیشک ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر ہم نے کہا تیرے ساتھ کون ہے وہ بولا! وھو معکم اینما کنتم ہمیشہ وہی (خدا) تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی تم جاؤ میں نے کہا کیا تمہیں زاد راہ کی ضرورت ہے؟ اس نے کہا وفی السماء رزقکم وما توعدون!! آخر کار میں نے کہا مجھے کوئی نصیحت فرمائیے تو اس نے یہ آیت تلاوت فرما دی واتقوا اللّٰہ حق تقاتہ اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جیسا کہا سے ڈرنے کا حق ہے۔

امانت میں خیانت کی عجیب و غریب سزا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت میں ایک ایسا آدمی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لایا جائے گا جو خائن تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے فلاں فلاں کی امانت واپس کی وہ کہے گا الٰہی میں نہیں کر سکا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب کر دو وہ عرض گزار ہو گا الٰہی یہ دنیا تو نہیں یہاں تو میرے پاس کچھ بھی نہیں ارشاد ہو گا تجھے وہ امانتیں دکھا دی جاتی ہیں وہاں سے اٹھا لاؤ اور حق داروں کو ادا کر دو چنانچہ فرشتے بحکم خدا اسے پکڑ کر دوزخ میں لے جا کر ان امانتوں کو دکھائیں گے پھر اسے حکم ہو گا تم اس کو نکال لاؤ' وہ جہنم میں داخل ہو گا وہ نیچے گرتا چلا جائے گا یہاں تک کہ وہ ستر برس تک وہاں پہنچے گا جب امانتیں اٹھا کر جہنم کے کنارہ تک آئے گا تو اچانک وہ امانتیں اس کے ہاتھوں سے گر پڑیں گی وہ پھر لائے گا کنارے پر پہنچتے ہی وہ پھر گر پڑیں گی القصہ وہ اسی عذاب میں اس وقت تک گرفتار رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا'

حفظ امانت کی برکت

کسی مالدار نے ایک امین شخص کے پاس بہت سا سامان بطور امانت رکھا اور سفر پر نکل گیا واپسی پر اسے معلوم ہوا کہ وہ امین شخص فوت ہو چکا ہے اور اس کے عیاش لڑکے نے باپ کا مال برباد کر دیا ہے صاحب مال کو اپنے مال کی بربادی کا خطرہ لاحق ہوا تاہم وہ اس کے پاس گیا دریافت کرنے پر لڑکے نے کہا تمہارا مال بالکل محفوظ ہے صاحب مال نے حیرانگی سے پوچھا وہ کیسے محفوظ رہا نوجوان کہنے لگا میں نے سوچا میرا دین تو ضائع ہوا کم از کم امانت تو برباد نہ کروں اسی بناء پر صاحب مال نے پانچ ہزار درہم بطور انعام دیئے' جب نوجوان نے اس عنایت کو دیکھا تو فوری طور پر گناہوں سے تائب ہو گیا سبحان اللہ دیکھئے اللہ تعالیٰ امانت کی حفاظت کی برکت سے اسے کتنا نیک بخت بنا دیا (حضور سید

عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب له گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسے شخص کی طرح پاک ہو جاتا ہے جس نے کوئی گناہ نہیں کیا ہوتا)

مسئلہ :-

جس شخص کے پاس امانتیں ہوں اس پر لازم ہے کہ وہ کسی معتمد کو وصیت کرے اگر اس کے علاوہ کسی اور کو علم نہ ہو نیز قرض کی ادائیگی اور جو ظلماً" مال وغیرہ حاصل کر چکا ہو اس کی واپسی کی وصیت کرنا بھی واجب ہے!! بشرطیکہ وہ اپنی زندگی میں ادا کرنے سے قاصر ہو ورنہ جتنی جلد ممکن ہو اسے از خود ادا کرنا ہی واجب ہے۔

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو وصیت پر فوت ہوتا ہے وہ راہ صواب پر فوت ہوتا ہے تقویٰ و پرہیز گاری اور شہادت کی موت مرتا ہے گویا کہ وہ مغفرت پر فوت ہوتا ہے (ابن ماجہ)

ہاں اپنے مال کی ایسی وصیت نہیں کرنا چاہیے کہ ورثاء کے لئے کچھ بھی نہ بچے حضرت ابن ابو حمزہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی شرح بخاری میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہیں تہائی مال صدقہ میں عطا فرمایا ہے بوقت وصال اسی کی وصیت ہی کیا کرو!!

حکایت :- حضرت جابر بن عبداللہ کا عجیب وغریب خواب !

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنا ایک خواب بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا بڑی بڑی گائیں چھوٹی چھوٹی گائیوں کو دوھ رہی ہے اور منبروں پر بت پڑے ہیں جن کے منہ سے آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں نیز خشک نہر پر سر سبز شاداب باغ لہلہا رہے ہیں اور دیکھا ہے کہ بیمار تندرستوں کی تیمارداری میں

مصروف ہیں اور دوسروں والا گھوڑا دیکھا جو کھاتا ہے مگر لید نہیں کرتا نیز آسمان و زمین کے درمیان ایک کپڑا لٹکتا ہوا دیکھا جس کے ساتھ مرد لٹک رہے ہیں پھر دو پرندے دیکھے جو اپنے گھونسلے سے نکل کر اڑ گئے۔
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعبیر بیان کرتے ہوئے فرمانے لگے یہ جو تم نے دیکھا ہے کہ بڑی گائیں چھوٹی گائیوں کو دوھ رہی ہیں اس سے مراد امرا ہیں اور غرباء پر ظلم کرتے ہیں اور ان کا مال ہڑپ کرتے رہتے ہیں منبروں پر بتوں کا منظر دیکھا یہ وہ لوگ ہیں جو اہل نہیں اور ان پر بلا علم و عمل بیٹھ جاتے ہیں خشک نہر پر سب سبز باغ ست مراد علماء ہیں جو ظاہر علم سے آراستہ ہیں لیکن باطنی طور پر عمل سے عاری ہیں جو خشکی پر دال ہے مریض تندرست کی تیمارداری کر رہے ہیں اس مراد وہ فقراء ہیں جو امراء کے ہاں جا کر دریوزہ گری کرتے ہیں دوسرا والا گھوڑا وہ شخص ہے جو نعمتیں کھاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتا زمین آسمان کے درمیان جو پردہ لٹک رہا ہے وہ دین اسلام ہے اور جو دو پرندے ہیں ایفائے عہد اور امانت ہیں جو انسان سے دونوں نکل جاتے ہیں تو پھر کبھی واپس نہیں آ سکتے!! علامہ ابن جوزی علیہ الرحمتہ کا بیان ہے کہ میں نے کہیں دیکھا ہے کہ اسی قسم کا خواب ایک نصرانی کو بھی آیا جس میں قدرے اضافہ ہے اس نے دیکھا کہ محلات آسمان سے زمین کی طرف آ رہے ہیں اور ان کے اطراف میں بندر اور خنزیر ہیں نیز کچھ پرندے آسمان سے زمین پر اتر رہے ہیں اور پھر بغیر سروں کے واپس پرواز کر گئے'
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی یوں تعبیر دی محل تو ظالم بادشاہ ہے بندر اور خنزیر اس کے وزیر اور مشیر ہیں پرندے سے مراد اسلام ہے قرب قیامت اس کا نام ہی نام ہو گا اور شریعت آسمان کی طرف پرواز کر جائے گی۔

حکایت:۔ صدقہ کی قبولیت کا عجیب نسخہ:۔

مکہ مکرمہ میں ایک فقیر رہتا تھا اس کی بیوی بڑی نیک اور صالحہ تھی وہ کہنے لگی ہمارے پاس کھانے پینے کو کچھ نہیں ہے حرم شریف میں جایئے ممکن ہے کوئی چیز دستیاب ہو وہ حرم شریف میں حاضر ہوا تو اس نے ایک ہزار اشرفیوں کی تھیلی پائی وہ خوشی خوشی گھر آیا اور تھیلی اپنی بیوی کے سامنے رکھی وہ بولی یہ لقطہ ہے (یعنی وہ چیز جو گری پڑی ملے تو اسے لقطہ کہتے ہیں) للذا اس کے بارے اعلان کرنا ضروری ہے چنانچہ وہ اعلان کرنے کیلئے نکلا تو کوئی شخص پکار رہا تھا کہ ایک ہزار اشرفیوں کی تھیلی کس نے پائی ہو تو وہ واپس کر دے' وہ درویش آدمی کہنے لگا ہاں میں نے پائی ہے یہ لے لو اعلان کرنے والے نے کہا تم اپنے پاس رکھو یہ تمہاری ہی ہے اور مزید نو ہزار اشرفیاں یہ کہ کر سپرد کی تھیں کہ ان میں سے ایک ہزار اشرفی حرم میں پھینک دینا اور پھر پکارا جو وہ ایک ہزار اشرفیوں کی تھیلی واپس کرے باقی نو ہزار اشرفیاں بھی اسی کو دے دینا کیونکہ وہ امین ہے اور جو امین ہوتا ہے وہ خود بھی کھاتا ہے اور دوسروں کو بھی کھلاتا رہتا ہے اس طرح امانت دار کے وسیلے سے ہمارا یہ نذرانہ بھی قبول ہو جائے گا۔

مسئلہ :۔

اگر دوران حج مقام منیٰ میں قربانی کا جانور ملے تو ان دنوں میں مالک کے ملنے کا انتظار کرے اور اعلان بھی کرتا رہے اگر وقت ختم ہو جانے کا خدشہ ہو تو ذبح کر ڈالے یا حاکم کو مطلع کرے تاکہ وہ اپنے اختیار کا حکم دے کسی شخص نے گری پڑی چیز دیکھی اور دوسرے شخص نے کہا یہ مجھے اٹھا دو تو اگر اٹھانے والا اسے نہ دے تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ صرف دیکھنے سے اس کی ملک نہیں ہو گا' لقطہ کا اٹھانا مسنون ہے اور اعلان کرنا واجب ہے ہاں جو معمولی سا مال ہو اور اس کے گم ہونے پر مالک کو بھی افسوس وغیرہ نہیں ہو گا نیز وہ زیادہ

دیر تک تلاش بھی نہیں کی جائے گی تو اس کا اعلان ایک سال تک کافی ہے اور جس مال کا سال تک رکھنا ممکن نہیں اور مالک بھی سال تک اس کی تلاش نہیں کرے گا تو اس کا اعلان مناسب مدت تک کرنا واجب ہے'
اسی طرح گندم یا انگور کے دانے ملے تو اس کے اعلان کی قطعاً" ضرورت نہیں' اگر مالک ہے تو دیا جائے البتہ جسے چیز دستیاب ہوئی وہ اس وقت تک اس کی ملکیت میں نہیں آئے گی جب تک وہ یہ نہ کہے کہ اب میں اس کا مالک ہوں بعدہ کسی بھی وقت اس کا اصل مالک مل جائے تو وہ چیز اسے لوٹانی پڑے گی' جیسے کسی کا بچہ ملا تو اب اس نے اس کی پرورش کی ہے لیکن پرورش وغیرہ کا خرچہ نہیں لے سکتا اسی طرح اگر کوئی شخص اپنے کمزور اونٹ کو از خود راستہ میں چھوڑ کر چلتا بنا دوسرے شخص نے علاج معالجہ کرایا اب اونٹ کا مالک واپس آکر مطالبہ کرتا ہے تو مالک کو واپس کرنا ہوگا مگر امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں اسے واپسی کی چنداں ضرورت نہیں لیکن حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں وہ شخص اصل مالک کو واپس کرے نیز علاج معالجہ وغیرہ کا خرچہ بھی طلب نہیں کر سکتا۔

لطیفہ :- چار خائن پرندے

بعض مفسرین نے اللہ تعالٰی کے ارشاد اربعۃ من الطیر' کے متعلق فرمایا ہے وہ چار پرندے یہ تھے مرغ کوا' مور' بطخ ان کی تخصیص کا سبب یہ ہے کہ ان چاروں سے خیانت ہوئی تھی'
مور نے حضرت آدم علیہ السلام سے خیانت کی جب اس نے سانپ کو شیطان کے پاس جانے کے لئے کہا وہ جنت کے دروازے پر موجود تھا اس نے اپنے منہ میں بٹھایا اور جنت میں پہنچا دیا بطخ نے حضرت یونس علیہ السلام سے خیانت اختیار کی' وہ اس طرح کہ کدو کی بیل کو کاٹ کھایا' مرغ نے حضرت الیاس

علیہ السلام سے خیانت کو روا رکھا کہ آپ کے کپڑے اٹھا لئے' کوے نے نوح سے خیانت برتی کہ وہ مردہ خوری میں مبتلاء ہو گیا جبکہ آپ نے اسے یہ دیکھنے کے لئے بھیجا کوئی مقام پانی سے خالی تو نہیں رہا۔

(واللہ تعالیٰ اعلم) (یہ باتیں ثقاہت سے خالی ہیں) (تابش قصوری)

لطیفہ :۔

حضرت ابراھیم علیہ السلام کو پرندے ذبح کرنے کا اس لئے ارشاد ہوا کہ پرندہ اوپر کی طرف پرواز کرتا ہے اور آپ بھی منزل اعلیٰ کی طرف محو پرواز تھے لہٰذا آپ کی ہمت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپ کو پرندے زندہ کرنے کا معجزہ مرحمت فرمایا!! علامہ ابن عماد رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ پرندہ کے چار ہونے کا سبب یہ ہے کہ عناصر بھی چار ہی ہیں۔

فائدہ :۔ دارالبقا کا خریدار؟

اللہ تعالیٰ نے جب جنت کو بنایا' تو ارشاد ہوا دارلبقاء کا کون خریدار ہے فرشتوں نے عرض کیا اس کی قیمت کیا ہے؟ ارشاد ہوا بار امانت کا اٹھانا وہ بولے ہم تو اس کے متحمل نہیں ہیں حضرت آدم علیہ السلام عرض گزار ہوئے اس کا میں خریدار ہوں آپ سے کہا گیا کیا آپ اس کا بوجھ برداشت کر لیں گے' آپ نے عرض کیا ہاں! آپ کی معرفت کے باعث اگر عاجز رہا تو تیری مشیت میں پناہ حاصل کروں گا کیونکہ الٰہی تو ہی پناہ دینے والا ہے!

ارشاد ہوا' تو نے سچ کہا' جو میری پناہ طلب کرتا ہے' اسے ہم پناہ عطا فرماتے ہیں' پھر جب آپ سے لغزش واقع ہوئی' تو آپ نے عرض کیا الٰہی تو نے فرمایا تھا جو میری پناہ کا طالب ہو گا میں اسے پناہ دوں گا' لہٰذا میں تیری پناہ کا خواستگار ہوں' میری گزارش قبول فرمایئے' اس پر جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو جنت کی خوشخبری سے شاد کام کیا

حکایت - اسم اعظم کا طالب اور ایک چوہا

بیان کرتے ہیں کہ حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کوئی شخص اسم اعظم سیکھنے کے لئے حاضر ہوا ڈیڑھ سال تک آپ کی خدمت میں رہا' مگر بات نہ بنی آخر کار اس نے آپ کو قسم دلائی' کہ مجھے اسم اعظم عطا فرما دیجئے' آپ نے اسے ایک برتن دیا جس پر ایک ڈھکنا رکھ دیا اور فرمایا اسے بغیر دیکھے اسی طرح فلاں شخص کے پاس لے جاؤ' اس نے برتن اٹھایا اور لے چلا' سرراہ اس کے دل میں خیال آیا' دیکھئے تو سہی برتن میں کیا چیز ہے پھر جیسے ہی اس نے ڈھکنا اٹھایا برتن سے چوہا اچھلا اور بھاگ گیا' وہ حضرت پر بڑا غضبناک ہوا اور دل ہی دل میں کہنے لگا' آپ نے مجھ سے کتنا عجیب مذاق کیا ہے' وہ واپس پلٹا اور آپ سے کہنے ' حضرت آپ نے تو مجھ سے استہزاء کیا ہے' آپ نے فرمایا !! ہم تجھے ایک چوہے پر امین بنایا تھا تو نے اسی میں خیانت اختیار کی' پھر خود ہی سوچئے' اسم اعظم پر تجھے کیسے امین بنایا جا سکتا ہے !!

حکایت - بار امانت؟

بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے امانت کو ایک بھاری پتھر کی صورت پر بنایا' پھر اسے آسمانوں اور زمین کو اٹھانے کا اختیار دیا' وہ ڈرے' حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اگر ارشاد ہو تو میں اٹھاؤں چنانچہ آپ نے دونوں گھٹنوں تک اٹھایا اور رکھ دیا' دوبارہ سینے تک اٹھا سکے پھر کندھوں تک' جب رکھنا چاہا تو حکم ہوا' اسے اسی مقام پر اٹھائے رکھو' اب آپ اور آپ کی اولاد

کی گردن میں یہ بوجھ قیامت تک پڑا رہے گا' کیونکہ آپ نے اسے خود اٹھانے کی خواہش کا اظہار کیا تھا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' اس مراد سے نماز' زکوۃ' حج' ناپ تول ہے بعض نے کہا طہارت و پاکیزگی بھی اس میں شامل ہے' (یعنی غسل جنابت) کیونکہ اللہ تعالیٰ سے پردہ ناممکن ہے جبکہ غیر اللہ سے پردے میں رہنا ہر چیز میں ممکن ہے' بعض نے کہا امانت سے شرمگاہ کی حفاظت ہے' کیونکہ انسان کی تخلیق میں اسے پہلے بنایا گیا'

اور فرمایا' زبان بھی ایک امانت ہے' پیٹ بھی'

حکایت - اونٹنی واپس آ گئی۔

حضرت نیشا پوری رحمہ اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ کرام سے مروی ہے مسجد نبوی شریف میں ایک اعرابی آیا اس نے اپنی اونٹنی کو باہر کھڑا کیا اور نماز ادا کی' خوب دعا مانگی جب باہر نکلا تو اونٹنی کو نہ پایا' پریشان ہونے کی بجائے بڑے اطمینان سے عرض گزار ہوا الٰہی! میں نے تیری امانت کو ادا کیا تو میری امانت ادا فرما دے' ابھی وہ یہ کلمات ادا ہی کر رہا تھا کہ ایک ہاتھ کٹا ہوا شخص اونٹنی کی مہار تھامے حاضر ہوا' اور اس کے سپرد کر دی' ہم بڑے متعجب ہوئے !!

اسی طرح حضرت علائی علیہ الرحمتہ حضرت طاؤس یمانی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ انہوں نے مسجد حرام کے باہر اپنی اونٹنی اللہ تعالیٰ کی سپردگی سے چھوڑی اور خود حرم کعبہ میں آئے' جب عبادت سے فراغت کے بعد باہر نکلے تو اونٹنی کو نہ پایا' اور بارگاہ الٰہی میں یوں عرض گزار ہوئے !! الٰہی میں نے تو اسے تیری ضمان میں دیا تھا' اگر چوری ہوئی ہے تو تیرے پاس سے؟ آپ ابھی یہ کلمات ہی کہنے پائے تھے کہ کوہ ابو قبیس کی طرف سے ایک ہاتھ کٹا ہوا شخص دوسرے ہاتھ سے اونٹنی پکڑے چلا آ رہا تھا'

حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم نے اس سے دریافت کیا یہ کیا ماجرا ہے اس نے کہا اس اونٹنی کو لئے جا رہا تھا کہ ایک شخص تیز رفتار گھوڑے پر آیا اور اس نے جلدی سے حملہ کر کے میرا ہاتھ کاٹ دیا اور حکم دیا ہے اس اونٹنی کو واپس چھوڑو !!

احیاء العلوم میں ہے کہ جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے تو گناہوں سے پاک پیدا ہوا ہے' اور اگر وہ دنیا سے امین بن کر رہتا ہے تو مرنے کے بعد جب قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے جب تو اپنی ماں کے پیٹ سے باہر نکلا تھا تو گناہوں سے پاک تھا اب تو دنیا سے نکل کر یہاں آیا ہے تو امانت داری کی حفاظت کے باعث تو وہاں سے طاہر نکلا ہے؟

حکایت - چور طالب علم؟

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب الحاجات میں رقم فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک اور طالب علم تھا' دونوں اپنے استاد صاحب کے ساتھ ایک شخص کے مکان کی دیوار کے سائے میں بیٹھ کر سبق پڑھا کرتے' طالب علم نے اس گھر کے مالک کی کنجی اڑا لی اور موقعہ پا کر سامان چرایا اور چلتا بنا'

مالک مکان حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر چڑھ گیا اور تہمت لگائی کہ تو ہی میرا چور ہے' آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا الٰہی تو نے فرمایا ہے کہ جب گواہ بلائے جائیں گے تو انکار نہیں کریں گے' یہاں تو تیرے سوا میرا کوئی شاہد نہیں' اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ وہ طالب علم چلاتا ہوا آیا اور کہہ رہا تھا حضرت سفیان کو چھوڑ دو' جرم میرا ہے' مال اور کنجی میرے پاس ہے' اس سے اعتراف جرم کا سبب پوچھا گیا تو کہنے لگا' میں جا رہا تھا کہ اچانک غائب سے آواز سنائی دی' جلدی واپس جاؤ اور کنجی وغیرہ واپس کرو' حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رہا کراؤ ورنہ ہلاک

ہو جاؤ گے‘

سوال کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے بار امانت کیوں قبول کیا‘ جسے زمین و آسمان اٹھانے سے معذرت کر چکے تھے‘ اس کا علماء کرام جواب دیتے ہیں کہ آپ جنت کی لذت سے آشنا ہو چکے تھے‘ اسی کے اشتیاق نے بار امانت اٹھانے پر آمادہ کیا تاکہ پھر جنت میں جانے کا باعث ہو‘ بعض نے کہا آپ نے بار امانت اس لئے اٹھالیا کہ اس وقت آپ میں قوت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کار فرما تھی (سبحان اللہ)

لطائف عجیبہ۔

1۔ ایماندار نے بار امانت کو قبول کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر آتش دوزخ حرام ٹھہرا دی‘ جیسے گدھے ایسے جانور دنیا میں ان کا ذبح کرنا حرام قرار دیا اس لئے کہ وہ ایماندار کے مال و اسباب کا بوجھ اپنی پیٹھ پر اٹھاتا ہے‘ اسی بنا پر وہ بھی دوزخ میں نہیں ڈالا جائے گا مگر جب کافر بار امانت کے اٹھانے سے انکاری ہوا تو دنیا میں اس کے ساتھ مقاتلہ اور آخرت میں اس پر جہنم مسلط کر دیا جائے گا‘ جیسے کہ حمار وحشی‘ جنگلی گائے کو حمار وحشی کہتے ہیں جب وہ مومن کے مال و اسباب اٹھانے سے انکاری ہوا تو دنیا میں اس کے ساتھ مقاتلہ اور آخرت میں اس پر جہنم مسلط کر دیا جائے گا‘ جیسے کہ حمار وحشی جنگلی گائے جب وہ مومن کے مال و اسباب اٹھانے سے بھاگا تو اس کے ذبح کا حکم دیا گیا اور اس کا کھانا جائز ٹھہرایا‘

گھریلو گدھے کے خواص میں سے ہے کہ اگر سیاہ رنگت کا ہو تو اس کے سم کی گھر میں دھونی دی جائے تو سانپ مرجاتے ہیں‘ اور کھانسی کے لئے اس کی مادہ کا دودھ بطور دواء استعمال کرایا جائے تو مفید ہے‘ نیز تمام جسم کے اندرونی امراض‘ فرج مثانہ‘ مجاری بول اور زحیر کے لئے فائدہ مند ہے‘ بشرطیکہ ایک اوقیہ استعمال کیا جائے‘ اور جنگلی گدھے کے خواص میں سے یہ

ہے کہ اس کے پتہ کا سرمہ بنا کر آنکھ میں لگایا جائے تو مقوی بصر ہے نیز آنکھ کے اندھراتے کو دور کرتا ہے اس کا گوشت وجع مفاصل اور گیس ٹربل کے لئے فائدہ مند ہے' اس کے ناموں میں یحمور بھی ہے' کہتے ہیں یہ سو سال سے بھی زائد عرصہ تک زندہ رہتا ہے !!

2 - کسی شخص نے قسم کھائی کہ وہ گدھے پر سوار نہیں ہو گا پھر وہ جنگلی گدھے پر بیٹھ گیا کیا اسے کفارہ دینا پڑے گا یا نہیں؟

اسے پر دو رائے ہیں' روضہ میں بلا کسی قول کے کہا گیا ہے کہ حانث ہو گا لیکن ظاہر ہے کہ وہ حانث نہیں ہو گا' البتہ کسی نے قسم کھائی کہ وہ گائے کا گوشت نہیں کھائے گا پھر اس نے نیل گائے کا گوشت کھالیا تو وہ حانث ہو گا' یعنی اس پر کفارہ لازم ہے۔

3 - جب لونڈی کو اپنے مالک کا حمل ٹھہر جائے تو اس کا فروخت کرنا اسے جائز نہیں بلکہ اس کی آزادی لازمی ہو جاتی ہے' اسی طرح جب ایماندار بار امانت کا متحمل ہوا تو فضل و احسان کے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر عذاب ختم کر دیا جاتا ہے۔

اسی طرح جب لونڈی اپنے مالک سے حاملہ ہو تو اس کا رہن رکھنا اور ہبہ کرنا حرام ہے البتہ اس سے اجرت پر کام کرانا اور بلا اذن اس کا نکاح کرنا جائز ہو گا' اگر مالک سے حاملہ ہونے سے پہلے کسی اور سے نکاح کر دیا تو جو اس لونڈی سے اولاد ہو گی وہ مالک کی ملک ہو گی' اور اس کا بیچنا جائز ہو گا'

4 - جب حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی نے اپنی حفاظت میں لے لیا تو اس مچھلی کے نر نے اس کی قربت کا ارادہ کیا تو وہ بولی مجھ سے دور رہو میرے پاس امانت ہے میں شہوت کی خاطر اسے ضائع نہیں کر سکتی اسی لئے "حوت" مادہ مچھلی کو کہتے ہیں جیسے نمل (چیونٹی) حضرت سلیمان علیہ السلام سے عرض گزار ہوئی حضرت امام اعظم سے جب دریافت کیا گیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام

سے جس چیونٹی نے گفتگو کی وہ نر تھی یا مادہ تو آپ نے فرمایا مادہ تھی کیونکہ قرآن کریم میں یوں آیا ہے قالت نملة جو کہ واحد مونث غائب کا صیغہ ہے اور نمل سے خود مونث ہے (ورنہ قال النمل آتا) (تابش قصوری)

5 - کتاب الحقائق میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوقات کی صورتیں حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے اس لئے پیش کیں کہ یہ کسی سے مانوس ہوں مگر آپ ان کی طرف بالکل رغبت نہ کی' یہاں تک کہ آپ سو گئے جب بیدار ہوئے تو اپنے پاس حضرت حواء کو پایا' آپ نے ان کی طرف راغب ہوئے کیونکہ پہلے والی تمام مخلوق غیر جنس تھی اور حضرت حواء انہیں کی جنس سے تھیں' لہذا آپ نے رغبت فرمائی' اسی بناء پر نکاح سے قبل حرہ کا چہرہ اور ہاتھ دیکھنے جائز ہیں'

بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت آدم علیہ السلام سے تخلیق فرمایا تو انہیں ایک ہزار حوروں کے حسن و جمال سے آراستہ فرمایا' اور انہیں ایک تخت پر بٹھایا' چار ہزار حوریں آپ کی خدمت کے لئے کمربستہ حاضر رہتیں' وہ اتنی حسن و جمال سے پیراستہ تھیں کہ اگر ایک کی نگاہ دنیا پر پڑ جاتی تو آفتاب و مہتاب کی چنداں ضرورت نہ ہوتی لیکن ان تمام کی مجموعی طور پر حضرت حواء کے سامنے ایسی کیفیت تھی جیسے چراغ' سورج کے سامنے پھر حضرت آدم علیہ السلام کو ان کے پاس جانے کا خیال دامنگیر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا' جب تک مہر ادا نہیں کرو گے ان کے پاس نہیں جا سکتے'

حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی !! جو کچھ جنت میں تو نے مجھے عطا فرمایا سبھی میں نے حق مہر میں دیا' ارشاد ہوا جو ان نعمتوں سے بھی بڑھ کر ہے وہ ان کا حق مہر ہو گا !! عرض کیا الٰہی' ان نعمتوں سے بڑھ کر اور کیا چیز ہو سکتی ہے؟

ارشاد ہوا' وہ درود شریف ہے' لہٰذا میرے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دس بار درود شریف پڑھئے تمہارا حق مہر ادا ہو جائے گا!!
عبارت ملاحظہ ہو' قال ان تصلی علی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عشر صلوٰت اس سے زیادہ بیان جمعتہ المبارک کی فضیلت میں گزر چکا ہے' حضرت قرطبی علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں جو یہ قول ہے کہ کہیں تمہیں شیطان جنت سے نکلوا نہ دے اور پھر تم مشقت میں مبتلاء ہو جاء' تو وہ یہی مشقت ہے جو شب و روز انسان کو کھانے پینے کے لئے اٹھانی پڑتی ہے' کہتے ہیں یہ ارشاد حضرت آدم کو ہوا تھا' اس لئے مرد کو اپنی بیوی کے لئے طعام و قیام اور لباس مہیا کرنا لازمی ہے'

منیٰ' عرفات' مزدلفہ کی وجہ تسمیہ۔

امام ثعلبی علیہ الرحمہ کا بیان ہے حضرت آدم اور حضرت حوا' سو سال تک ایک دوسرے سے جدا رہے لیکن دونوں ایک دوسرے کی تلاش میں پھرتے پھراتے' مقام مزدلفہ کے قریب پہنچ گئے اسی قربت کی بنا پر اس جگہ کا نام مزدلفہ پڑا' جو مقام عرفات میں دونوں کی از سر نو معرفت و پہچان ہوئی تو اس کا نام عرفات ہو گیا' مقام منیٰ پر دونوں نے ایک دوسرے کی خبر گیری کی تمنا کی تھی لہٰذا اسی تمنا کے باعث اس کو منیٰ کے نام سے یاد کیا جانے لگا۔

فائدہ۔

آدمی کو عورت سے (ڈبل) دو گنا ملنے کا باعث کیا ہے؟ حضرت علامہ ابن عبدالسلام فرماتے ہیں چونکہ میراث بقدر حاجت ملا کرتی ہے اور یہ بات متحقق ہے کہ آدمی کو دو ضرورتیں لاحق ہیں' ایک اپنے لئے اور ایک اپنی زوجہ کے لئے' اور عورت کو صرف ایک ہی ضرورت ہے' لیکن مال شریک بھائیوں میں اس قیاس پر عمل نہیں ہو گا' کیونکہ ان میں مرد اور عورت' سبھی تہائی مال میں شریک ہیں'

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت حوا نے اس شجرہ
سے تین دانے لئے' ایک خود کھایا' اور ایک محفوظ رکھا اور ایک حضرت آدم
علیہ السلام کو پیش کیا' پس اپنا حصہ انہوں نے حضرت آدم علیہ السلام کے برابر
ٹھہرایا مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے برعکس فرمایا' للذکر مثل خط انثیین ان
کی لڑکیوں کو لڑکوں سے نصف دینے کا اصول بنا دیا'

حضرت امام رازی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں' اسی لئے آدمی' عورت سے افضل و
اشرف ہے 'اور اس کا ظہور اس کی خواہشات کاملہ سے ہے بناء علیہ مردوں کو
کثرت سے موصوف فرمایا جیسا کہ قرآن کریم میں ہے' منھما رجالاً کثیراً
و نساء واتقوا اللہ (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الا علیٰ اعلم)

باب الزراعت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خلقتم من سبع ورزقتم من سبع' تمہاری تخلیق سات چیزوں سے ہوئی اور سات چیزوں کو ہی تمہارے رزق کے لئے مرکزی حیثیت دی

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما من مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا فیا کل منہ طیر اوانسان او بھیمۃ الا نعام لہ صدقۃ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی بھی ایسا مسلمان نہیں جو باغ لگائے یا کھیتی باڑی کرے پھر اس سے کوئی پرندہ' انسان یا جانور کچھ کھا لے تو وہ اس کے لئے صدقہ دینے کے مترادف ہو گا

عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' من غرس غرسا اعطاہ اللہ من الاجر بعدد مایخرج من ثمر ذلک الغرس' حضرت ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے باغ لگایاتو اسے اللہ تعالیٰ ان درختوں کے پھلوں کے مطابق ثواب عطا فرمائے گا (رواہ احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

وفی رویۃ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما من مسنم یغرس غرسا الاکان ما اکل منہ لہ صدصۃ و ما سرق منہ لہ صدقۃ حضرت جابر

بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جو درخت لگائے اور اس سے کوئی کھائے یا چرائے' درخت لگانے والے کے نامہ اعمال میں صدقہ کا ثواب لکھا جائے گا۔

فائدہ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص بروز بدھ یہ کلمات پڑھتے ہوئے درخت لگائے سبحان الباعث الوارث تو وہ درخت یقیناً بار آور ہو گا عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' اطلبوا الرزق فی خبایا الارض' زمین کی پوشیدہ اشیاء سے اپنا رزق حاصل کرو'

قال القرطبی رضی اللہ تعالی عنہ یعنی بالحراثة والغرس'

یعنی کھیتی باڑی کر کے اور درخت لگا کر اپنا رزق حاصل کرو'

نیز فرماتے ہیں میں نے ثقہ علماء کرام سے سنا ہے جو شخص زراعت کے وقت یا درخت لگاتے ہوئے اس آیت کو پڑھے افرایتم ماتحرثون ۶ انتم تزرعونہ ام نحن الزارعون لوگو! کیا تم نے اپنی کھیتی کو دیکھا! کیا (یہ پھل پھول اور پودے) تم پیدا کرتے ہو یا ہم انہیں سرسبز و شاداب نکالتے ہیں!!

اور اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وارزقنا ثمرہ وادفع عنا ضررہ واجعلنا لنعمتک من الشاکرین پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی فصلوں کو ہر قسم کے نقصانات اور آفات سے محفوظ کر دیتا ہے حضرت قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید تحریر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا تم یہ نہ کہو یہ کھیتی میں نے پیدا کی بلکہ یہ کہو کہ میں نے اس کھیت کو بویا اور اللہ تعالیٰ نے اس میں زراعت پیدا فرما دی'

امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح الاسماء الحسنیٰ میں فرماتے ہیں لایقال اللہ تعالیٰ یازارع یا خالق القردة والخنازیر ای لمافی ذلک الاستخفاف والحقارة' اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کو کاشت کار اور بندروں اور

خنازیر کا پیدا کرنے والا نہ کہو کیونکہ اس میں ایک قسم کی تحقیر و اہانت پائی جاتی ہے

حکایت :- جو آتے ہیں کام دوسروں کے !!

بیان کرتے ہیں ایک نہایت بوڑھے آدمی پر بادشاہ کا گزر ہوا' جو درخت لگا رہا تھا' بادشاہ نے اس سے دریافت کیا' تجھے امید ہے کہ ان کے بار آور ہونے تک زندہ رہے گا؟ اور ان سے پھل کھائے گا؟ اس پر اس عقلمند بوڑھے نے جواب دیا' پہلے لوگوں نے ہمارے لئے درخت لگائے تو ہم نے پھل کھایا' اب ہم آنے والوں کے لئے لگا رہے ہیں تاکہ وہ پھل پائیں' بادشاہ یہ سنتے ہی خوش ہوا اور اس نے ہزار درہم عنایت کئے' وہ بوڑھا شخص مسکرا دیا' بادشاہ نے ہنسنے کا سبب پوچھا! وہ کہنے لگا میرے ان درختوں نے بہت جلد پھل دیئے' کہ تجھ سے انعام حاصل کیا' یہ سنتے ہی بادشاہ کو مزید تعجب ہوا اور ایک ہزار درہم اور عطا کر دیئے' بوڑھا پھر ہنسا' بادشاہ بولا' اب ہنسنے کا سبب کیا ہے؟ وہ کہنے لگا' دوسروں کے لئے درخت تو سال میں ایک بار ہی پھل دیتے ہیں' میرے درختوں نے دوبار پھل دیا' اس ادا پر بادشاہ نے ایک ہزار درہم اور مرحمت فرما دیئے' اور چلتا بنا !!

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں درخت لگانا' نہ چھوڑو اگرچہ دجال کا بھی ظہور کیوں نہ ہو یعنی قیامت کی بڑی بڑی نشانیاں بھی ظہور پزیر ہونے لگیں تب بھی درخت لگانے سے نہ رکو'

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمر رسیدہ ہونے کے باوجود درخت لگایا کرتے' آپ سے دریافت کیا گیا کہ اس ضعیف العمری میں بھی درخت لگاتے رہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا' میں چاہتا ہوں کہ روز قیامت میرا حشر نیک بختوں میں ہو اور میں اس حالت میں نہ اٹھوں کہ میرا معاملہ تباہ کاریوں کے ساتھ ہو !! یعنی جو لوگ درخت لگاتے ہیں روز قیامت ان کا ساتھ

نیک بختوں میں ہو گا!!

مسئلہ :- اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ فلاں مال متوکلین کو دیا جائے تو اسے چاہیے وہ مال کاشت کاروں پر صرف کرے اور اگر کوئی ہل اور بیج اس شرط پر دے کہ زراعت میں تہائی حصہ اس کا ہو گا تو یہ شرط باطل ہو گی اور غلہ کاشت کرنے والے کا ہی ہو گا' البتہ اس شخص کو اس کی مثل اجر ملے گا!! حضرت علامہ ابو حامد صفدری علیہ الرحمہ کا یہی فتویٰ ہے' (واللہ تعالیٰ اعلم)

فوائد نافعہ :- نمبر1 حضرت علائی رحمہ اللہ تعالیٰ تفسیر سورہ یوسف میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب کاشت کار زمین میں غلہ ڈالتا ہے تو اس کھیت میں برکت ڈالنے کے لئے اللہ تعالیٰ ایک ہزار فرشتے بھیج دیتا ہے اور جب بالیاں نکلنے لگتی ہیں تو تین ہزار فرشتے اتارتا ہے جوان بالیوں میں برکت ڈالتے ہیں پھر وہ ایک ایک دانے سے تین تین یا اس سے بھی زیادہ ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں' جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے صنوان و غیر صنوان'

صنوان' اس درخت کو کہتے ہیں جس کی ابتداء زیادہ شاخیں نکلیں' اور جب فصل کے کاٹنے کا وقت آتا ہے تو اللہ تعالیٰ چھ ہزار فرشتوں کو بھیجتا ہے' جو اس فصل کے ایک ایک دانے میں برکت ڈالتے ہیں'

سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا زمین میں سب سے زیادہ پیدا ہونے والی فصل گندم ہے کیونکہ اس کی نشوونما کے لئے زمین و آسمان کی مخلوق کو لگا رکھا ہے :-

(نمبر 2) اللہ تعالیٰ نے صاحب زبور حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا میں ہی تمام چیزوں کا خالق و مالک ہوں' دنیا اور اہل دنیا کو میں نے ہی تخلیق فرمایا' انہیں برقرار رکھنے کے لئے گندم اور جو کو بنایا' زراعت میں ان دونوں سے مجھے اور کوئی چیز زیادہ محبوب نہیں' جو کوئی انہیں تلف کرنے کی کوشش کرے

گا میں اس سے بیزار ہوں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گندم اور جو کو پیدا فرمایا اور انہیں ہی زراعت میں برکت کی بنیاد قرار دیا' اور ان دونوں کے سبب زمین کو استحکام بخشا' نیز آسمان میں برکات کو مسخر فرمایا' روٹی کی عزت کرو اور اس پر برتن وغیرہ نہ کرو کیونکہ یہ کھانے کی بے عزتی ہے اور جو کھانے کی عزت نہیں کرتا اس پر بھوک مسلط کر دی جاتی ہے' اور جو شخص دستر خوان سے گرے ہوئے لقمے یا ذرات کو اٹھا لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے مغفرت و بخشش سے نوازتا ہے' نیز گندم اور جو کی اس طرح بھی عزت و تکریم کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ اگر روٹی آ جائے تو سالن کا انتظار مناسب نہیں'

حکایت :۔ ایک لقمہ آزادی کا سبب بن گیا!!

بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے غلام کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ اس نے ایک گرا ہوا دانہ اٹھایا اور کھا لیا' حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دیکھتے ہی اسے آزاد کر دیا۔ جب آزاد کرنے کا سبب دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا
کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص گرے ہوئے دانے کو اٹھائے اور پھر اسے صاف ستھرا کر کے کھا لے اسے اللہ تعالیٰ اسی عمل کے پیش نظر پیٹ میں جانے سے قبل مغفرت و بخشش سے نواز دیتا ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا' مجھے یہ بات مناسب معلوم نہ ہوئی کہ جسے اللہ تعالیٰ نے بخشش سے بہرہ مند فرما دیا ہے میں اسے غلامی سے آزاد نہ کروں' (رواہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

فالج سے آرام

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں دستر

خوان سے گرے ہوئے ذرے اٹھا رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا' تیرے لئے برکت ہو' تجھ میں برکت ہو اور تجھ پر برکت ہو میں نے عرض کیا !! یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم !! وہ شخص جو اسی طرح عمل پیرا ہو' آپ نے فرمایا اور اس کے لئے بھی یہی کچھ ہے' نیز جو شخص ایسا عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جذام' برص اور فالج جیسے موذی امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔

بارش نہیں ہوگی:۔

بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سید ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا میں نے گندم اور جو کو پیدا فرمایا اور ان کو منافع سے بھر دیا' پس جو لوگ اس کی قدر و منزلت نہیں کرتے انہیں ڈر سنایئے کیونکہ اس کی بے توقیری کے باعث میں باران رحمت کو روک رکھتا ہوں !!

سب سے پہلی صنعت !! گندم اور جو کی حقیقت؟

بیان کرتے ہیں روئے زمین پر جو سب سے پہلی صنعت ظہور پذیر ہوئی وہ کاشتکاری ہے' حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے سب سے پہلے زمین کاشت کی' سارا دن ہل چلاتے چلاتے تھک گئے' تو حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا جو کسر رہ گئی ہے اسے آپ پورا کر دیں' چنانچہ جو بیج حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ڈالے وہ جو بن گئے۔

حضرت آدم علیہ السلام تعجب کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا چونکہ اس نے دشمن کا مشورہ تسلیم کر لیا تھا اس لئے ہم نے ان کے بوئے ہوئے کو جو کی شکل دے دی'

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت گندم کے دانے کا حجم شتر مرغ کے انڈے کے برابر تھا' (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم)

خمیری روٹی کے فائدے

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں' میں نے عجائب المخلوقات میں دیکھا ہے کہ خمیری روٹی کھانا بہت سی بیماریوں کا علاج ہے جبکہ بلا خمیر روٹی کا استعمال بکثرت مرضوں کا سبب ہے' اگر بلا خمیری روٹی کھائی جائے تو اس پر سونٹھ یا لہسن کا استعمال مفید ہے'

زراعت پہلے یا درخت؟

علماء کرام کا اس معاملہ میں اختلاف ہے کہ غلہ پہلے اگایا جائے یا درخت' بعض اس طرف گئے ہیں کہ غلہ کی کاشت مقدم ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وانزلنا من المعصرات ماء ثجاجا لنخرج به حبا و نباتا اور ہم نے بارش برسائی تاکہ اس سے ہم دانے اور پودے نکالیں'
لیکن بعض مفسرین اللہ تعالیٰ کے اس فرمان فانبتنا به جنات و حب الحصید' پھر ہم نے اس سے باغات اور دانے پیدا فرمائے' اس سے درخت لگانا مقدم قرار دیتے ہیں

انگور کے فوائد

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وجنات الفافا' اور باغات جو ایک دوسرے پر لپٹے ہیں' جیسے انگور (کیلا) حضرت ابو نعیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھلوں میں انگور' بہت پسند فرماتے انگور بدن میں قوت پیدا کرتا ہے' اور تازہ انگور سے دو دن پہلے توڑا ہوا زیادہ نفع بخش ہوتا ہے' اسی طرح سفید' سیاہ انگور سے زیادہ مقوی اور نافع ہے'

علوم کا جوہر

بیان کرتے ہیں کہ کسی شخص نے کہا میں نے خواب میں سفید انگور کے علاوہ ہر قسم کے پھل کھائے' تو معبر نے تعبیر دیتے ہوئے کہا تجھے بکثرت علوم

حاصل ہوئے سوائے علم الفرائض کے' کیونکہ سفید انگور' تمام انگوروں کا جوہر ہوتا ہے اور اسی طرح علم الفرائض تمام علوم کا جوہر ہے'

انگور کے خواص

نزھتہ النفوس والاذکار میں غلہ جڑی بوٹیوں اور درختوں کے خواص بیان کئے گئے ہیں پھلوں میں جنہیں بادشاہ کہا گیا ہے وہ تین ہیں انگور' انجیر اور تازہ کھجور' انگور کی چٹنی طبیعت کو سکون بخشتی ہے' قے کو بند کرتی ہے اور صفرا کو روکتی ہے' گرمی سے بخار کو نافع ہے' البتہ قدرے قابض ہے' پیاس کو ختم کرنے میں معاون ہے'

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انگور عمدہ غذا ہے' پٹھوں کو مضبوط اور مرض کو دور کرتے ہیں' غصہ ٹھنڈا اور بلغم ختم' رنگت صاف اور منہ کی خوشبو کو پاکیزگی بخشتا ہے' ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' منقہ کھانا معمول بنالو' کیونکہ یہ پت کو زائل کر کے رنگت کو نکھارتا ہے' منہ سے عمدہ خوشبو آتی ہے' غم و فکر کو ختم کرنے میں معاون ہے'

کتاب شرع الاسلام میں ہے کہ شیطان' انگور اور منقے کو بیک وقت کھانے سے طیش میں آ جاتا ہے' اسی طرح سبز اخروٹ' سبز بادام' خشک اخروٹ اور بادام سے کھانے پر بھی شیطان جلتا ہے'

کتاب زاد المسافر میں ہے کہ مویز منقہ جگر کی تمام بیماریوں کا علاج ہے' نیز مفردات ابن بیطار میں مرقوم ہے کہ مویز منقے کو چنے کی گھنگنیوں (باقلا) یا اس کے آٹے کو زیرہ کے ساتھ پیس کر اشنین کے ورم پر لگایا جائے تو درد فوراً دور ہو جاتا ہے' کمزور جسم والے کو فربہ بناتا ہے'

اسی طرح نزھتہ النفوس والافکار میں ہے کہ مویز منقہ مع بیج کا استعمال' جگر' معدہ' طحال کے لئے مفید تر ہے' نیز حافظہ کو بڑھاتا ہے'

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو اکیس عدد سرخ منقے کھایا کرے گا وہ اپنے بدن میں کسی قسم کی بیماری نہیں دیکھے گا!!

شہد اور کھجور

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں' نفاس والی عورت کے لئے تازہ کھجور سے بڑھ کر اور کوئی چیز مفید نہیں' اور شہد سے بڑھ کر مریض کے لئے اور کوئی باعث شفاء نہیں نیز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اپنی عورتوں کو حالت نفاس میں چھوہارے کھلایا کرو کیونکہ عورت کی غذا حالت نفاس ہے چھوہاروں سے بڑھ کر اور کوئی نہیں ہے' اس کے استعمال سے بچے بردبار اور حوصلہ مند ہوتے ہیں' اس لئے کہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو ان کی یہی غذا تھی' اگر اللہ کریم کے علم میں اس سے بہتر کوئی اور غذا ہوتی تو وہ عطا فرماتا'

نیز آپ نے فرمایا' چھوہارے' قولنج کے لئے مفید ہیں' بعض حکماء نے یہ بھی نسخہ تجویز کیا ہے جسے قولنج ہو وہ یومیہ ایک درہم کی مقدار صابن کھائے قولنج سے شفاء پائے گا ابن طرخان رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی عورتوں کو لبان کھلایئے اگر اس کے بطن میں لڑکا ہو گا تو وہ ہونہار اور لڑکی ہو گی تو خوش خصال ہو گی'

حضرت امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر حاملہ عورت کرفس' کھائے گی تو اللہ اس کے ہاں جو بچہ پیدا کرے گا وہ ضعیف العقل ہو گا' بعض حکماء فرماتے ہیں کرفس کا استعمال جنون اور جذام کو دور کرتا ہے البتہ خارش لگاتا ہے' اور دماغ قوت پکڑتا ہے کتاب شرف المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہے جو شخص کرفس استعمال کرتا ہے وہ دانت' داڑھ کے درد سے محفوظ رہتا ہے'

نزھتہ النفوس میں ہے کہ کرفس کا شربت معدہ کے لئے مفید ہے' نیز جسے

پیشاب تکلیف سے آتا ہے (عنبر البول) وہ دس درہم تخم کرفس لے اور ایک
سو پچاس درہم پانی میں جوش دلائے یہاں تک کہ پانی 1/3 حصہ باقی بچے' اس
میں پانی سے تین حصے زیادہ چینی ڈال لے پھر پکائے یہاں تک کہ قوام سے تیار
ہو جائے اور اتارے' (پھر استعمال میں لاتا رہے) اس کے بکثرت فائدے ہیں'
جنہیں فضائل امت کے بیان میں انشاء اللہ تفصیلا" لایا جائے گا!!

انجیر کے فوائد

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دو طشت کسی
صحابی نے انجیر ہدیہ پیش کیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تناول فرمانے لگے
اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے بھی فرمایا آیئے' کھایئے'
اور فرمانے لگے' جنت سے اگر بغیر گٹھلی کوئی میوہ اتارا گیا ہے تو وہ یہی میوہ
انجیر ہے' اسے کھایا کریں' کیونکہ یہ بواسیر کو دور کرتی ہے' (رواہ ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ)

اور نقرس کو نافع ہے' کتاب العجائب میں مرقوم ہے کہ نہار منہ خشک انجیر کھانا
بہت نفع بخش ہے'

سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' تم بلس کھایا کرو' یہ
عروق جذام کو کاٹنے والی ہے آگاہ ہو جائیے وہ انجیر ہے'

ابن طرخان رحمہ اللہ تعالیٰ' طب نبوی میں رقم فرماتے ہیں کہ پکی انجیر چھیل کر
پان کے ساتھ کھانے سے غلیظ بلغم دور ہو جاتی ہے' اور بدن کو عمدہ غذا مہیا
کرتی ہے'

نزھتہ النفوس والافکار میں ہے کہ سفید انجیر نہایت عمدہ ہے' اور اس کی جلد
نیلی رنگت میں ہوتی ہے' اس کا مستقل استعمال رنگت کو نکھارتا ہے'

حضرت آدم علیہ السلام کا پہلا لباس

حضرت امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ سورہ اعراف کی تفسیر میں بیان کرتے

ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام شجر ممنوعہ سے کچھ کھالیا تو فوراً آپ کا ستر ظاہر ہو گیا' انہوں نے درختوں کے پتوں سے اپنے ستر کو چھپانا چاہا تو انجیر کے علاوہ سبھی درخت بھاگ کھڑے ہوئے انجیر نے اپنے پتے پیش کر دیے' اس پر اللہ تعالیٰ نے اسے یہ ثمرہ عطا فرمایا کہ اس کے ظاہر و باطن کو شیریں بنا دیا' سال میں دو بار' بار آور فرمایا' کتاب البرکہ میں مرقوم ہے کہ انجیر کے دانے پر بسم اللہ القوی' نقش ہے'

زیتون کے فوائد

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ مبارک درخت (زیتون) کے تیل کا استعمال اپنے لئے لازم کر لو' اسے بطور دوا بنا لو' کیونکہ یہ بواسیر کو دور کرتا ہے'

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا زیتون کھایئے اور اس کا تیل لگایئے کیونکہ یہ ستر بیماریوں کے لئے شفاء ہے' ان میں سے ایک جذام کی بیماری ہے' امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہی زیتون کا تیل لگانا بالوں اور بدن کو قوت بخشتا ہے' نیز بڑھاپا جلد نہیں آتا' اور اس کو پینا زہر کے لئے تریاق ہے بعض فرماتے ہیں فقراء کے لئے تریاق ہے'

عرائس البیان میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو درد کی شدت کا سامنا کرنا پڑا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس زیتون کا درخت لائے' اور کہا اس کے پھل کا جوس نکال کر پیجیئے' کیونکہ یہ سوائے موت کے ہر مرض' کی شفاء ہے'

فوائد بہی دانہ

حضرت ابو نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ طب نبوی میں رقم فرماتے ہیں کہ نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہی دانہ عطا فرمایا اور کہا اسے کھاؤ یہ دل کی تقویت کا باعث ہے' منہ کو خوشبو دار بناتا ہے' دل میں نرمی پیدا کرتا ہے'

امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ طب نبوی میں فرماتے ہیں سیدنا رحمت مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بہی دانہ کھایا کرو کیونکہ یہ قلب کو پاکیزہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام انبیاء و رسل کو جنت سے بہی دانہ سے نوازا' اس کا شربت' اسہال کو مفید' معدہ اور جگر کو تقویت بخشتا ہے اور صفراوی مادے کو ختم ہے'

ترکیب استعمال :- بہی دانے کو کچل کر عرق نکالیں 'جوش دلا کر صاف کریں' پھر تین حصے اس قوام سے زیادہ چینی ڈال کر دوبارہ پکائیں' اور استعمال میں لائیں' معدے اور جگر کو تقویت حاصل ہو گی سیب کا سونگھنا' کھانا' مقوی معدہ اور قلب ہے نیز اس کے پھول سونگھنا دماغ کی قوت و کشادگی کا باعث ہے کما مر فی فضائل بسم اللہ!!

فصل :- اسباب خلقت

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم · خلقتم من سبع' تمہاری تخلیق سات اشیاء سے ہے' یعنی نطفہ سے' جو باپ کی پیٹھ سے نکلتا ہے' جو منی سے ودیعت کیا گیا تھا' یعنی جس مٹی سے مخلوق کو وجود بخشا گیا' جیسے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام' جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا " ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا علقة مغضة) پھر ہم نے بنایا نطفہ سے لوتھڑا اور پھر لوتھڑے سے گوشت بنایا' تفصیل قدرے یوں بیان کی جاتی ہے ہم نے نطفہ کو خون بستہ بنایا' پھر جمے ہوئے خون کو لوتھڑے سے گوشت بنایا' یعنی سفید نطفے کو سرخی مائل کیا' پھر اسے گوشت کا بڑا ٹکڑا بنایا' جسے کھانے والا اگر چاہے تو کھا سکے' پھر نطفے کو ہڈی 'پٹھوں' رگوں اور گوشت میں تقسیم کر دیا'

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں جب نطفہ ماں کے پیٹ میں چالیس دن قرار پکڑتا ہے تو ایک فرشتہ اسے بارگاہ رب العزت میں لے جاتا ہے اور عرض کرتا ہے یا یا احسن الخالقین' اخلق !! الٰہی اسے تخلیق فرما !! اللہ جیسے چاہتا ہے حکم فرماتا ہے' پھر فرشتے کو فرمایا جاتا ہے اسے لے جا!!

فرشتہ عرض کرتا ہے الٰہی یہ ضائع جائے گا یا مکمل ہو گا' اسے جیسے ہونا ہوتا ہے بتا دیا جاتا ہے' پھر عرض کرتا ہے الٰہی !! یہ لڑکا بنے گا یا لڑکی؟ یہ سعید ہو گا یا شقی اس کی عمر دراز ہو گی یا کم' اسے بتا دیا جاتا ہے پھر عرض کرتا ہے الٰہی اس کا رزق مقرر فرما دے' لہٰذا اس کی زندگی کی تکمیل تک اس کا رزق مقرر کر دیا جاتا ہے'

پھر اسے اس کی ماں کے پیٹ میں لوٹا دیا جاتا ہے' پھر چھ دن بعد ایک چھوٹا سا نقطہ ظاہر ہوتا ہے جو دراصل قلب ہوتا ہے' حکماء فرماتے ہیں سب سے پہلے قلب ہی کو بنایا جاتا ہے'

حکمت قلب !!

اس میں کونسی حکمت ہے کہ انسان کے باقی اعضاء کی تخلیق سے پہلے قلب کو بنایا گیا' جواب دیا گیا ہے کہ جسم میں سب سے افضل و اشرف قلب ہی ہے اسی لئے اسے خلقت میں اولیت دی گئی نیز اگر کہا جائے اس میں کون سی حکمت ہے کہ دل ایک ہی ہے جبکہ دوسرے اعضاء جوڑا جوڑا ہیں مثلاً دو آنکھیں' دو کان' دو ہاتھ' دو پاؤں وغیرہ جواباً کہتے ہیں کہ دونوں آنکھیں دونوں ہاتھ' پاؤں وغیرہ میں ہر ایک کی منفعت محسوسات و مشاہدات میں بطور معاون ہے اور اجتہاد قلب سے ہی ہوتا ہے' اگر دل دو ہوتے تو اجتہاد میں اختلاف ظہور پذیر ہوتا' ایک دل دوسرے کے خلاف رائے دیتا تو باہم تناقض پیدا ہوتا۔ (جب قلب ایک ہی ٹھہرا تو تناقض کا سوال ہی ختم) بعض کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سب اعضاء سے قبل دماغ کو تخلیق فرمایا' بعض نے جگر اور بعض نے ناف سے متعلق بھی اپنی رائے کا اظہار کیا ہے'

تخلیق اعضاء کی قدرے تفصیل یوں ہے' پہلے ناف' پھر اس کے بعد' دماغ' پھر دائیں بائیں دونوں ہاتھ' پھر نقطے علیحدہ علیحدہ ظہور پذیر ہونے لگتے ہیں' بارہ روز بعد تین اعضاء تخلیق ہوتے ہیں' دل' جگر' دماغ'

جو باہم ایک دوسرے سے ممتاز ہوتے ہیں' یہ تمام ستائیس دن میں بنتے ہیں' پھر کندھوں سے سر افضل ہے' پھر ہاتھ اور پسلیوں سے' پھر پیٹ اور پہلوؤں سے ممتاز ہوتے جاتے ہیں' اور یہ عمل مزید نو دن میں پورا ہوتا ہے' پھر مزید چار دن بعد بچہ واضح طور پر پہچان میں آنے لگتا ہے' اس طرح یہ کل چالیس دن ہوئے' اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایسے ہی ارشاد ہے کہ تمہاری تخلیق ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک مکمل ہو جاتی ہے'

حضرت امام رافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' بچہ بطن مادر میں پاؤں کے بل بیٹھتا ہے' اس کی رانیں اس کے سینے سے لپٹی رہتی ہیں' سر میں یہ دونوں ہتھیلیاں رکھے ہوتا ہے' اور سر گھٹنوں پر' دونوں آنکھیں دونوں ہاتھوں کی پشت پر' ناک دونوں گھٹنوں کے درمیان اور بچے کا چہرہ ماں کی پشت کی جانب ہوتا ہے' گویا کہ دنیا میں آنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکم کا منتظر رہتا ہے:-

مسئلہ :- کتابیہ جو کسی مسلمان کے نکاح میں آئے اور حاملہ ہونے کے بعد فوت ہو جائے تو اسے مسلمانوں کے قبرستان میں ایسے دفن کیا جائے کہ اس کی پیٹھ قبلہ کی طرف کر دی جائے اس لئے کہ جو اس کی پیٹھ میں مسلمان کا بچہ ہے اس کا منہ از خود قبلہ کی جانب ہوگا' اس کی نظیر وہ مسئلہ ہے کہ جب مسلمانوں اور کفار کی لاشیں آپس میں مل جائیں اور تمیز نہ رہے تو ان تمام کو کفن وغیرہ دینا لازمی ہے' ان کی نماز جنازہ پڑھنا بھی ضروری ہے' امام احمد بن حنبل اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی مذہب ہے' مگر امام اعظم رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب کفار دوگنا ہوں اور مسلمان کم تو نہ کفن دیا جائے گا اور نہ ہی ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی'
حضرت امام ماوردی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان تمام کو مسلمانوں اور کفار کے قبرستان کے درمیان دفنایا جائے گا'

مسلمان بچے کو غیر مسلمہ نے دودھ پلایا؟

بیان کرتے ہیں کہ جب کسی مسلمان نے اپنے بچے کو کسی غیر مسلمہ (یہودیہ عورت) سے دودھ پلایا' اور اس کے ہاں ساتھ ہی یہودی سے بھی بچہ ہے' دونوں بچے یہودن کے دودھ سے پلتے رہے یہاں تک کہ مسلمان باہر چلا گیا جب واپس آیا تو وہ عورت مر چکی تھی' مسلمان اپنے بچے کو پہچان نہ سکے اور پھر ان دونوں میں سے ایک لڑکا مر جائے تو فرماتے ہیں۔ اسے غسل اور کفن دینا جائز ہے اور اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی' اور دونوں= قبرستانوں کے درمیاں اسے دفن کیا جائے گا۔ ہاں اگر بالغ ہو کر مرا تو اسے کفن دینا اور اس پر نماز پڑھنا جائز نہیں' کیونکہ یا وہ یہودی ہو گا یا مرتد !! اور ان دونوں پر احکام اسلام کا نفاذ اس وقت تک درست نہیں ہوگا جب تک ان کی مکمل دینی کیفیت کا پتہ نہ چل سکے :-
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب نطفے کو چالیس دن گزرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو اسے صورت دینے کے لئے بھیجتا ہے' وہ صورت بناتا ہے نیز فرمایا تمہاری خلقت کی تکمیل بطن مادر سے اس انداز سے ہوتی ہے' چالیس روز نطفہ' چالیس روز خون بستہ' اور چالیس دن کے بعد گوشت کا لوتھڑا بنتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ اس میں روح پھونکنے کے لئے فرشتہ بھیجتا ہے'
امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ سورہ حج کی تفسیر میں فرماتے ہیں' یہ چار ماہ ہوئے اور پانچویں ماہ کے پہلے دس دنوں میں روح پھونکی جاتی ہے' چنانچہ بغیر کسی اختلاف

کے اتنی ہی عورت کی عدت قرار دی گئی ہے جب اس کا خاوند فوت ہو جاتا ہے'

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' پٹھے' ہڈی اور قوت مرد کے نطفہ سے بنتے ہیں' خون' گوشت اور بال' عورت کے پانی سے نشوونما پاتے ہیں'

حضرت قاضی ابوبکر ابن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے' اگر مرد کا پانی پہلے نکلے اور زیادہ ہو تو لڑکا ہو گا اور سبقت کے باعث اپنے پدری رشتہ داروں کی مشابہت اختیار کر لے گا' اور اگر عورت کا مادہ پہلے نکلے اور مرد کے پانی سے زیادہ ہو تو سبقت کی وجہ سے لڑکی ہو گی اور زیادہ ہونے کے سبب مادری قرابت داروں کے مشابہ ہو گی' البتہ عورت کا مادہ منویہ پہلے نکلے لیکن مرد کا زیادہ ہو تو وہ لڑکا ہوگا لیکن پہلے نکلنے کے باعث اس کی مشابہت عورت کے رشتہ داروں سے ہو گی' بصورت دیگر اس کے برعکس اسی مدت میں اللہ تعالیٰ اس کی پرورش فرماتا ہے پیٹ کے اندھیروں میں اس کے کام کی تدبیر کرتا ہے' پیٹ میں تین تاریکیاں ہیں' ایک پیٹ کی ایک رحم کی اور ایک جھلی کی جس سے بچہ محفوظ رہتا ہے'

لڑکی باعث برکت ہے !!

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عورت کی برکات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ پہلے اس کے ہاں لڑکی پیدا ہو'

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب لڑکی پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے زرد رنگ کے موتیوں اور یاقوت کے تاج سے مرصع آتے ہیں' ایک اس کے سر پر اور دوسرا اس کے پاؤں پر ہاتھ رکھتا ہے' پھر دونوں پڑھتے ہیں بسم اللہ ربی و ربک اللہ ضیعیفة خلقت من ضعیف المنفق علیک معان الی یوم لقیامة اللہ

تعالیٰ کے نام سے جو میرا اور تیرا پالنے والا ہے' ایک ضعیفہ' دوسری ضعیفہ سے پیدا کی گئی' اور تجھ پر خرچ کرنے والا قیامت تک معاونت حاصل کرتا رہے گا'

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے امتیوں میں سے جس کے ہاں لڑکی پیدا ہو اور وہ غم و رنج کا اظہار نہ کرے (بلکہ خوشی محسوس کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کے ہاں دو سبز بازوؤں والا فرشتہ یاقوت کا تاج پہنے بھیجتا ہے جو اسے برکات سے مالا مال کر دیتا ہے' پھر اس کی پیشانی اور جسم پر اپنا ہاتھ پھیرتا ہوا یہ کلمات ادا کرتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ربی و ربک اللہ' ضعیفة خرجت من ضعیف والقیم عیک معان الی یوم القیامة اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' میرا اور تیرا پالنے والا' اللہ جل جلالہ ہے تو کمزور اور کمزور سے پیدا ہوئی اور تیری تربیت کرنے والا قیامت تک مدد پاتا رہے گا'

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فرمان " والباقیات الصالحات" سے لڑکیاں مراد ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو دیکھا جسے دوزخ میں جانے کا حکم دیا گیا تو اس کی بیٹیاں اس سے چمٹ گئیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں فریاد کرنے لگیں یا اللہ' دنیا میں یہ ہم پر شفقت کرتا تھا' تو اس پر احسان فرما' تو ان کی فریاد کو سنکر اللہ تعالیٰ نے اسے بخشش سے نواز دیا۔

لڑکا ہو گا یا لڑکی؟

حضرت عبدالرحمن صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' میں نے ایک مسلمان طبیب کے پاس ایک کتاب دیکھی جس میں تحریر تھا کہ جب حاملہ کا رنگ نکھر آئے اور اس کی خوبصورتی میں اضافہ نظر آئے تو سمجھ لیجئے اس کے ہاں لڑکا پیدا ہو گا۔ اور یہ بھی مرقوم ہے کہ اگر عورت اپنے دائیں جانب گرانی

محسوس کرے اور اس کے دائیں پستان کی نوک قدرے بڑی محسوس ہو تو یہ بھی اس کے ہاں لڑکا ہونے کی علامت ہے' یونہی اگر دودھ گاڑھا نکلے تو لڑکے کی بشارت پر دال ہے اور اگر لڑکا ہے یا لڑکی' معلوم کرنے میں دقت ہو تو عورت کے دودھ کا ایک قطرہ آرام سے آئینہ پر ٹپکائیں اور آئینے کو دھوپ میں رکھ دیں' اگر دودھ پھیل جائے تو سمجھئے لڑکی بصورت دیگر لڑکا ہونے کی علامت ہے' (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم)

حکمت ربانی

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں سے یہ عجیب حکمت ہے کہ اس قادر کریم اور خالق و صانع نے کمزور نطفہ سے ہڈیوں کو بنیاد بنایا' پھر انہیں مضبوط اور ٹھوس کیا' چھوٹی اور لمبی' نرم اور سفید بنائیں چونکہ جاندار کو حرکت کی ضرورت تھی اس لئے تمام ہڈیوں کو ایک دوسری سے الگ الگ رکھا ان تمام کو جوڑ کر ایک نہیں کیا' چھوٹی' موٹی تمام ہڈیاں دو سو اڑتالیس ہیں' سوا انگلیوں کی ہڈیوں کے!!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں' مختلف اقسام کی پچپن ہڈیاں تو صرف سر میں ہیں' اور انہیں اس ڈھب سے جوڑا گیا ہے کہ سر گول ہو گیا' چھ سر کی گولائی میں' چار اوپر کے جبڑے میں' اور دو نیچے کے جبڑے میں' باقی بیس دانت ہیں جو کھانے پینے کے چوڑائی میں اور کاٹنے کے لئے تیز ہیں' داڑھیں ان کے علاوہ ہیں'

اللہ تعالیٰ کی حکمت میں یہ بھی عجیب حکمت ہے کہ گردن میں سات خول اور گول مہرے رکھے اور ان میں ایسے دباؤ ابھار ہیں جو ایک دوسرے پر بالکل فٹ بیٹھتے ہیں یہاں تک کہ سر کے نیچے کرسی' کی صورت نمودار ہو جاتی ہے' اور گردن کو پشت کے ساتھ جوڑ دیا ہے' گردن کی جڑ سے سرین کی ہڈی تک چوبیس مہرے پشت میں فٹ ہیں'

حضرت جوہری فرماتے ہیں گردن کے پچھلے حصہ کو قفا (گدی) کہا جاتا ہے' انسان میں پانچ سو بیس حصے ہیں گوشت' پٹھے اور جھلیوں سے مربوط کیۓ گیۓ ہیں'

اللہ تعالیٰ کی حکمت عجیبہ میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے مقام سماعت کے لئے سر کی ہڈیوں کے درمیان ایک شگاف رکھا' اور سر سے الگ نکلے ہوئے نرم سے گوشت سے اس شگاف کی حفاظت فرمائی جسے کان کہتے ہیں' اور اس کی بناوٹ کچھ اس طریقہ سے کی کہ جلدی سے کوئی کیڑا وغیرہ گھسنے نہ پائے' بلکہ اگر ایسی صورت پیدا ہو بھی جائے تو کیڑے وغیرہ کے مقام سماعت تک پہنچنے سے پہلے ہی انسان خبردار ہو جائے' اور سماعت کی حفاظت کے لئے اسی میں کڑوی سی رطوبت تخلیق فرمائی کان آنکھ سے شرف رکھتے ہیں' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو بہرا نہیں کیا' جب حضرت شعیب علیہ السلام کی بینائی مفقود تھی' اسی بنا پر ان کی قوم کہتی ہم آپ کو اپنے سے کمزور پاتے ہیں' حالانکہ آپ خطیب الانبیاء کے لقب سے ممتاز ہوئے کیونکہ آپ اپنی قوم سے نہایت شیریں گفتگو فرمایا کرتے تھے'

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں سے آنکھ کی حکمت بھی بڑی عجیب ہے' اللہ تعالیٰ نے آنکھ کو سات پردوں میں مزین کیا ہے' اگر ان میں سے ایک پردہ بھی زائل ہو جائے تو آنکھ دیکھنے سے معذور ہو جائے' اور اس میں چوبیس حصے پیدا کئے' اور آنکھ کے تل میں تمام آسمانوں اور زمین کی صورت باوجود اس قدر وسعت اور طول و عرض کے اس میں ظاہر فرمائی' نیز پلکوں سے آراستہ فرمایا' تاکہ اس کی حفاظت اور صفائی ہوتی رہے' مکھی اپنی آنکھوں کو اپنے ہاتھوں سے صاف کرتی ہے' کیونکہ اس کی پلکیں نہیں' نیز پلکوں کے بال اس لئے سفید پیدا نہیں کئے تاکہ رؤیت میں کمزوری نہ رہے'

لطیفہ :۔ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حاملہ

سے صحبت کرنے کے باعث بچہ کی سماعت و بصارت میں اضافہ ہوتا ہے'

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں سے یہ بھی عجیب حکمت بیان کی گئی ہے کہ اس ذات کریم نے ناک کو چہرہ کے درمیان بلند رکھا' اس کی صورت حسین بنائی' اس میں سونگھنے کی قوت پیدا فرمائی تاکہ غذا قلب کو پہنچائے اور وہ ہوا ہے' نیز غذائے بدن کا ادراک کرے' جو کھانوں کی خوشبو ہے'

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں' منہ کا بنانا بھی عجیب حکمت ہے' جسے دانتوں سے آراستہ کیا گیا' اور نہائت صنعت گری سے ان کی صف بندی کی گئی' اور سفید رنگت بخشی' اس نے زبان کو قوت گویائی سے نوازا اور دل کی باتوں کو بیان کرنے کی طاقت عطا فرمائی' کھانے اور کلام کی حفاظت کے لئے اس نے نرم و نازک ہونٹ بنائے' پھر تنگی اور کشادگی' لمبائی اور چوڑائی' تری اور خشکی' کے اعتبار سے مختلف اقسام کے حنجرے (گلے) تخلیق فرمائے' جس کی وجہ سے آوازیں مختلف ہوتی ہیں چنانچہ ایک کی آواز دوسرے سے نہیں ملتی' لوگ اندھیرے میں ایک دوسرے کو آواز سے ہی پہچان سکتے ہیں'

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں سے ہاتھوں کا بنانا بھی بڑی عجیب حکمت ہے کہ اس نے انسان کے جسم سے لمبے لمبے ہاتھ ظاہر کر دیئے' تاکہ اپنی مطلوب اشیاء کی طرف بڑھا سکیں' چوڑی ہتھیلیاں اور ہر ہاتھ کی پانچ پانچ انگلیاں بنائیں' ہر انگلی میں تین تین پورے رکھے' پھر چار انگلیوں کے ایک طرف انگوٹھا لگایا' تاکہ ہر ایک کی طرف گھوم سکے' جب انسان اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تو وہ ایک طشت سی بن جاتا ہے' جو چاہے اس پر رکھے اور جب چاہے سمیٹ لے' اور ہاتھ مارنے کا ایک آلہ بھی بن جاتا ہے' اور ایک خاص انداز سے ملائے تو یہ چمچہ کا کام دیتا ہے' اگر اسے پھیلائیں اور انگلیاں ملائیں تو یہ بیلچے کا نمونہ ہوتا ہے' پھر کھجلانے اور باریک چیز اٹھانے کے لئے پورے کام نہ دیں تو ناخن اٹھانے میں مد ہوتے ہیں' اور یہ ناخن ہاتھوں کا حسن ہیں' ہر انگلی میں

پانچ ہڈیاں' ہتھیلی میں دس اور کلائی میں دو دو ہوتی ہیں' اسی طرح ہر عضوان سے آراستہ ہے ہر ہاتھ میں پانچ پانچ رگیں ہیں' اور ہر ایک سے چار چار رگیں پھوٹتی ہیں'

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں میں سے پیٹ بھی عجیب حکمت پر مبنی ہے' کہ اسے کھانے پینے کے تمام توازمات و آلات سے آراستہ کیا' جیسے آنتیں' جگر' معدہ' طحال پتہ' گردہ' مثانہ'

معدہ کھانا پکنے کے لئے' جگر خون بنانے' طحال' سودا کو جذب کرنے' پتہ صفرا کو' گردے پانی کی ماحیت کو' جذب کر کے مثانہ تک پہنچانے کے لئے' مثانہ' پیشاب کو جمع رکھنے کا مقام ہے' اور جب کھانا خالص خون کی شکل اختیار کر لیتا ہے تو اسے رگیں سنبھال لیتی ہیں' جو تین سو ساٹھ ہیں بڑی رگ کو نیاط کہا جاتا ہے' اور اسے بدن کی نہر سے موسوم کرتے ہیں' جس کے ذریعہ تمام بدن میں خون پہنچتا رہتا ہے' پھر اعضاء میں ہر ایک کے لئے فرشتہ مقرر ہے جو اس کی تدبیر کرتا اور بدن کے تمام امور کو درست فرماتا ہے' جیسے گندم بغیر کسی کاریگر کے آٹا' خمیر اور روٹی نہیں بنتی' اے انسان وہ فرشتے ہیں جو تیرے بطن میں غذا کی درستی میں مصروف رہتے ہیں' اور تو بڑی غفلت میں پڑا ہوا ہے' انہیں آسمانی فرشتوں سے معاونت حاصل رہتی ہے' آسمانی فرشتوں کو حاملین عرش سے تعبیر کرتے ہیں' حاملین عرش کو براہ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایات ملتی رہتی ہیں' پشت کی ہڈیوں کو سینہ کی ہڈیوں سے شانہ کی ہڈیوں کو سرین کی ہڈیوں سے جوڑ دیا جاتا ہے:-

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں سے یہ بھی عجیب حکمت ہے' کہ اس نے دو پنڈلیوں کو قائم فرمایا' ہر پنڈلی میں سے پچیس رگیں ہیں' اور دو قدم فٹ کئے' ہر ایک پاؤں میں بیالیس ہڈیاں بنائیں' جنہیں پنڈلی کی ہڈی سے جوڑا کیا گیا' نیز ہر پنڈلی کے اوپر جوڑ بنایا' اسی طرح رانیں اور گھٹنے تخلیق فرمائے' ان میں بھی دو

رگیں اور دو ہڈیاں سیٹ کیں' پھر ماں کے پیٹ میں بچے کی غذا حیض کے خون سے بنتی ہے اور کچھ خون الگ جمع ہوتا رہتا ہے جو بوقتِ ولادت' بچے کے ساتھ بہہ نکلتا ہے' اسے نفاس کہا گیا ہے ایک تہائی فم معدہ تک بدن میں اوپر کی طرف چڑھتا محسوس ہوتا ہے' جس کے باعث حاملہ کو نئی نئی چیزیں کھانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے' تو بچے کے لئے ماں کے پیٹ سے باہر آنے راستہ آسان بنا دیا جاتا ہے' پھر اسے ماں کے دودھ کی غذا عطا کی جاتی ہے' جو موسم گرما میں ٹھنڈا اور موسم سرما میں ذرا گرم نکلتا ہے' بچے کو غذا مہیا کرنے کے لئے پستان بنانے انہیں چوسنے کی' اللہ تعالیٰ نے صلاحیت عطا کی' پستان کے سرے کو بچے کے منہ کے مطابق سنوارا نیز پستان کے سرے سے ایسے تنگ سوراخ تخلیق فرمائے کہ چوسے بغیر دودھ نہ نکلے پھر جب بچہ دو سال کا ہوتا ہے تو اس کے لئے ماں کا دودھ مفید نہیں رہتا بلکہ ضرر کا باعث بن سکتا ہے اسی لئے بچے کو کھانے پینے کی چیزوں کا راغب بنا دیا جاتا ہے' اب کھانے پینے کی چیزوں کو کاٹنے چبانے اور پینے کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے اس کے منہ میں سولہ داڑھیں نکلتی ہیں' ہر جانب آٹھ آٹھ' چار نوکیدار دانت' چار کچلیاں' چار رباعیات' یعنی درمیانی اور نیچے کے دانت چار رضوامک (درمیانی سے متصل' چونکہ چبانے میں پانی کی بھی ضرورت پڑتی ہے' اس لئے زبان کے نیچے دو رگیں بنائیں جن سے تھوک نکلتا رہتا ہے' جو پانی کے مترادف ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ثم انشا ناہ خلقا آخرا پھر ہم نے اسے دوسری تخلیق سے سنوارا یہ قول انہی امور کی طرف مشیر ہے

پھر بچے کو عقل و تمیز سے بہرہ مند کیا یہاں تک کہ وہ کامل ہو گیا' اور بلوغت کے قریب پہنچتا ہے' پھر جوان ہوا' ادھیڑ عمر بنا آخر کار بڑھاپے نے آ دبوچا تب اس حالت میں وہ شکر گزار ہوا یا ناشکرا؟

حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ روضہ میں بیان کرتے ہیں کہ جوان' لڑکا

اور نوجوان' وہ ہے جو زیادہ عمر کو نہ پہنچے' ادھیڑ عمر وہ ہے جو تیس سے چالیس سال تک پہنچے' بوڑھا وہ ہے جو چالیس سال سے متجاوز عمر کا ہو بعض فرماتے ہیں' جوان یا نوجوان سن بلوغت سے تیس سال والے کو کہتے ہیں حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ طفل' اسے کہتے ہیں جسے تمیز نہ ہو' صبی اور غلام اسے کہتے ہیں جو سن بلوغت تک نہ پہنچے' شاب و فتی (جوان اور نوجوان) وہ ہے جو بلوغت سے تیس سال تک کا ہو' ادھیڑ عمر تیس سے پچاس برس والا' جبکہ شیخ یا شیخ فانی' پچاس سے ستر برس یا اس سے زائد عمر والے کو کہتے ہیں'

لطائف عجیبہ :-

نمبر1 حکماء بیان کرتے ہیں کہ لڑکا سات برس تک پھول' نو برس تک خادم' پندرہ سال تک وزیر' رہتا ہے اس کے بعد دوست یا دشمن کے روپ میں ظہور پذیر ہو گا'

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی نے لڑکے کی بشارت دی' آپ نے فرمایا وہ ایسا پھول ہے جسے قریب سے سونگھا جاتا ہے' پھر وہ فرمانبردار ہو گا یا نقصان دہ !!

نمبر2 -- خیال رہے کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ہوا' پانی' آگ اور مٹی سے تخلیق فرمایا پھریوں سمجھئے کہ آنکھ آگ ہے' قوت سماعت ہوا ہے' سونگھنے کی طاقت پانی اور چکھنے کی قوت مٹی ہے'

اور اس میں برجوں کی تعداد کے برابر بارہ برج بنائے گئے ہیں' جن میں سات سر میں' ایک منہ' دو نتھنے' دو آنکھیں' دو کان' اور پانچ باقی بدن میں' دو چھاتیاں' ناف' پیشاب اور پاخانہ کا مقام'

اللہ تعالیٰ سات آسمان بنائے' ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے مرد میں سات اعضاء تخلیق فرمائے انہیں پر ہی سجدہ صحیح ہوتا ہے' ان میں سے ایک پیشانی ہے'

پیشانی کی گولائی میں چھ ہڈیاں ہیں ان میں سے ایک ہڈی ایسی ہے جس میں دو رگیں ہیں جو اسے سیراب کرتی ہیں دو ہاتھ' دو گھٹنے' صدو قدم ان سات اعضاء پر سجدے کو درست ٹھہرایا گیا ہے !!

نمبر3 -- اللہ تعالیٰ نے آسمان میں سات ممتاز سیارے تخلیق فرمائے ہیں ایسے ہی مرد میں سات خواص پیدا کئے قوت سامعہ' قوت باصرہ' قوت ناطقہ' قوت ذائقہ' قوت شامہ' قوت لامسہ' قوت دافعہ' اور بعض نے عقل و شعور کو ایک قوت قرار دیا ہے۔ فقہاء شافعیہ بیان کرتے ہیں کہ مسوس کا وضو نہیں ٹوٹتا مثلاً کسی شخص نے کسی دوسرے شخص کے ستر کو مس کر لیا اور وہ دونوں باوضو تھے تو جس نے مس کیا اس کا وضو ٹوٹ جائے گا مگر جس کو مس کیا گیااس کا وضو نہیں ٹوٹے گا لیکن بعض اوقات لامس اور ملموس دونوں کا وضو ٹوٹ جائے گا' مس شرمگاہ چھونے کو کہتے ہیں جب کہ لمس جسم کے کسی بھی حصے کو ٹچ کرنے کا نام ہے

نمبر4 -- بچے کی حرکات ستاروں کی حرکتوں جیسی ہیں' اس کا پیدا ہونا گویا کہ ستارے کا طلوع ہونا ہے' اس کا مرنا' ستارے کا غروب ہونا ہے' اور یہ باعتبار عالم علوی ہے' لیکن عالم سفلی کے اعتبار سے اس کا بدن زمین کی طرح ہے اس کی ہڈیاں پہاڑیوں کی مثال ہیں' اور بچے کی ہڈیوں میں مغز معدنیات سے تعبیر کرتے ہیں' رگوں کو نہروں سے تشبیہ دی گئی ہے' اور گوشت' خاک کی مثل ہے' بچے کے بال نباتات کی مثال رکھتے ہیں' چہرہ طلوع آفتاب کی جگہ اور اس کی پشت آفتاب غروب ہونے کا مقام گویا کہ چہرہ مشرق اور پشت مغرب ہے بچے کی دائیں دانب شمائل اور بائیں طرف جنوب سے عبارت ہے' اس کی سانس ہوا' کلام رعد' ہنسی برق اور رونا بارش کی مثال ہیں بچے کا غصہ' بادل' اس کا پسینہ سیلاب' اس کا سونا' موت اور اس کی بیداری' زندگی کی مثل ہے'

بچے کا بچپن موسم بہار' جوانی گرما' کہولت' خزاں ضعیفی موسم سرما کی طرح ہے'
نمبر5 -- اللہ تعالیٰ نے سورج کو چمک' چاند کو روشنی' شب کو تاریکی' ہوا کی
لطافت پہاڑوں کو کثافت' پانی کو رقت عطا فرمائی' پھر نور ملا کہ کا حصہ چمک دار
روشنی کو حوروں کا گہنا' تاریکی کو جہنم کے دربانوں کا تحفہ' اور رقت کو شیاطین
کا حصہ بنایا' لطافت جنوں کو ودیعت کی گئی تو کثافت چوپایوں کے حصہ میں آئی'
اور ان تمام اوصاف کو حضرت انسان میں رکھ دیا' نور کو دونوں آنکھوں' چمک
دار روشنی کو' چہرہ' تاریکی کو بالوں' لطافت کو روح کثافت کو ہڈیوں' رقت کو
دماغ کا مرکز بنایا' چونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہی صورت میں ان تمام ضدوں کو
جمع کر دیا تو اعلان فرمایا فتبارک اللّٰہ احسن الخالقین' پس اللہ تعالیٰ ہی
احسن الخالقین ہے جو برکات سے نوازنے والا ہے'

فوائد نافعہ -- برائے جسمانی علاج --

رحمت عالم' محسن اعظم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! عباد اللّٰہ
"تداووا فان اللّٰہ تعالٰی لم یضع داء الا وضع لہ دواء و شفاء الاداء
واحداً اللہ کے بندو! دوا استعمال کرو! کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسی کوئی بیماری نہیں
بنائی جس کی دوا اور اس میں شفاء نہ رکھی ہو' سوا ایک بیماری کے!!
عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ کیا بیماری ہے فرمایا "الھرم
"بڑھاپا ہے' (ترمذی شریف) حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
لوگوں کو دو قسم سے انسانوں سے لازماً رجوع کرنا ہو گا' ان سے کوئی بے نیاز
نہیں رہ سکتا!! ایک علماء دین اور دوسرے حکماء وقت'
بعض علماء کرام فرماتے ہیں۔ علم طب کے بانی حضرت شیث علیہ السلام ہیں'
لیکن بعض کے نزدیک حضرت ادریس علیہ السلام نے علم طب اور صنعت
گری کو رواج دیا ہے'
حضرت امام ابن جوزی علیہ الرحمتہ کہتے ہیں کہ علم طب الہام اور وحی الٰہی سے

ہے' بعض نے کہا بکثرت ایسی باتیں ہیں جنہیں حیوانات سے استفادہ کیا گیا ہے' اور اس کی دلیل یہ ہے کہ بھیڑیا جب بیمار پڑتا ہے تو اس کے دل میں دو جانور کھانے کا خیال پیدا کر دیا جاتا ہے چنانچہ وہ اس عمل سے صحت یاب ہو جاتا ہے' سانپ جب موسم گرما کے آغاز میں زمین پر رینگنا شروع کرتا ہے تو اندھا ہوتا ہے' جب وہ کلونجی آنکھ میں لگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی بینائی بحال کر دیتا ہے' بلی جب کوئی زہریلی چیز کھالیتی ہے تو پھر وہ زیتون کی تلاش میں سرگردان رہتی ہے' اگرچہ چراغ میں ہی کیوں نہ ہو پھر جب اسے استعمال کر لیتی ہے تو زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے اس طرح اسے صحت حاصل ہو جاتی ہے'

جب اونٹ بیمار ہوتا ہے تو شاہ بلوط کے شجرہ کو کھانے سے تندرست ہو جاتا ہے خنزیر کی بیماری کیکڑے کھانے سے ختم ہو جاتی ہے -- فتبارک اللہ رب العالمین لہٰذا اللہ کی ذات والا برکات ہی تمام جہانوں کی پالنے والی ہے'

فوائد جمیلہ - نمبر1

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' بد خلق انسان اپنے آپ کو ہمیشہ عذاب میں مبتلاء رکھتا ہے اور جو شخص زیادہ متفکر رہتا ہے وہ اپنے بدن کو بیماری سے دوچار کرتا ہے' جھگڑالو کی عظمت و بزرگی خاک میں مل جاتی ہے' اس سے انسانیت اور مروت کا تصور نہیں کیا جا سکتا'

بعض فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ فکر کو تخلیق فرمایا تو اس نے عرض کیا الٰہی ! میرا کون سا ٹھکانہ ہے ارشاد ہوا میرے مومن بندے کا دل' حضرت نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ' آیت کریمہ والضحیٰ والیل اذا سجیٰ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ چاشت کی قسم فرمائی جو دن میں ایک مخصوص ساعت ہے' بعدہ تمام رات کی قسم ارشاد فرمائی' تاکہ معلوم ہو کہ افکار دنیا بکثرت ہیں

اور ان کا سرور بہت زیادہ ہے' کیونکہ دن خوشی کے ظہور کا نمایاں حصہ ہے' پس اس کے ایک حصہ خاص یعنی چاشت کی قسم فرمائی' اور رات اندھیری ہوتی ہے جسے افکار سے تعبیر کیا گیا بناء علیہ تمام رات کی قسم فرمائی'
کہتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے عرش کے بائیں طرف ایک بادل پیدا کیا جس سے تین سو سال تک غم و الم کی بارش برستی رہی' (ممکن ہے انسان کے زیادہ تر ایام زندگی' غم و الم اور حزن و ملال میں بسر ہونے کا یہی باعث ہو)

نمبر2 سر درد اور اس کا علاج

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سر اقدس میں درد محسوس ہوا تو آپ نے سر اقدس میں سنگیاں لگوائیں' نیز بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک میں جب کبھی درد ہوا تو آپ مہندی لگا لیا کرتے' اس کی تفصیل باب العدل میں ملاحظہ کریں
درد سر کے لئے اسبغول کو سرکے میں ملا کر لگائیں' ایسے ہی خشک و تر گلاب کو سونگھنے نیز کھیرے اور ککڑی کھانے سے بھی درد سر سے نجات مل جاتی ہے' خربوزے کی خوشبو بھی مفید ہے بیری کے پتوں کا باندھنا اور سرکے' کا لگانا بھی باعث شفا ہے' سرکہ میں زیرہ ملا کر سونگھنے سے زکام ختم ہو جاتا ہے' بھوسہ (توڑی) کو ابال کر گرم پتھر پر رکھیں اور اس پر سرکہ کو چھڑک کر دھونی لی جائے تو درد سر سے فوری آرام ہو گا!! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا معراج کی شب فرشتوں کی جس جماعت پر بھی میرا گزر ہوا انہوں نے مجھے عرض کیا اپنی امت کو پچھنے لگانے کا حکم دیں' آپ کی خدمت میں جس کسی نے درد کی شکایت کی تو آپ نے سنگھیاں (پچھنے) لگوانے کا حکم دیا!!

نیز پاؤں کے درد کے لئے آپ نے مہندی لگانے کا حکم فرمایا' نیز درد سر کے لئے حی عالم کا عصارہ (نچوڑ) گلاب کے تیل میں ملا کر لگانے سے نفع ہوتا ہے' نیز اس کے عصارہ (نچوڑ) آنکھ میں لگانے سے آشوب چشم حار کو مفید ہے زادالمسافر میں ہے کہ انیسون کی دھونی درد سر کو سکون بخشتی ہے' اگر اس کی دھونی ناک سے لیں تو زکام کو آرام میں تبدیل کر دیتی ہے'

خبردار!! صحت بدن' سر کی صحت سے معلق ہے' کیونکہ وہ چار طبائع پر تقسیم ہے دائیں جانب صفرا' بائیں طرف سودا' پیچھے کی جانب بلغم اور سامنے کی طرف خون پس اگر داہنی جانب درد ہو تو صداع صفراوی ہوگی' اس کی علامت' پیاس' زبان کا خشک ہونا اور نیند کا نہ آنا ہے' اس کا علاج یہ ہے کہ روغن بنفشہ میں نمک ڈال کر پاؤں میں ملا جائے' یا بغیر نمک' سر پر مالش کریں'

اور اگر بائیں طرف ہو تو صداع سوداوی ہے اس کا علاج روغن کدو یا پھر روغن بادام تلخ ہے' اور اگر درد سر پیچھے کی طرف ہے تو صداع بلغمی ہو گی اس کا علاج یہ ہے مولی یا شہد استعمال کر کے قے کرائیں' اگر سر کا درد بند نہ ہوتا ہو تو پھر صداع دمدی ہے اس کا علاج فصد کرانا ہے' بشرطیکہ بخار یا ضعف نہ ہو نیز نہ زیادہ سردی اور نہ ہی زیادہ گرمی کا موسم ہو اگر گرمی یا سردی کا موسم ہے تو ٹخنہ سے چار انچ اوپر پنڈلیوں پر پچھنے لگوائے' اگر صداع غلیظ حار ہے تو فم معدہ میں مجتمع ہو چکا ہے' جس کی علامت کرب' غشی' بے چینی' اور چبھن سی ہے اس کا علاج مریض کو قے کرانا ہے' یا مسہلات کا استعمال کرنا ہے' نیز مریض کے سینہ پر گلاب اور روغن کی مالش کرنی چاہئے' غار برگ سداب پانی اور سرکہ میں پکا کر ضماد کرنے سے درد شقیقہ کو نافع ہے' اور بفضلہ تعالیٰ فوراً صحت ہو گی !!

(نمبر 3) کان کے درد کا علاج

کان کے درد کے لئے عصارہ (نچوڑ) برگ سداب' پوست انار کے ساتھ آگ پر پکائیں اور کان میں ٹپکائیں' بہت مفید ہے' اسی طرح کان کے درد کے لئے' روغن بادام تلخ' شہد کے ساتھ عصارہ نعناع ٹپکانا فائدہ دیتا ہے' نیز ان کے علاوہ سرکہ کے ساتھ کچھ اور دوائیں ملا کر کان میں ڈالنے سے درد' دور ہو جاتا ہے' جسے مناقب حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باب میں درج کیا جائے گا انشاء اللہ العزیز زادالمسافر میں مرقوم ہے کہ کان دروازۂ عقل ہے' جس کی سماعت ختم ہو جاتی ہے اس کی عقل بھی کم ہو جاتی ہے' اگر کان میں کوئی چیز چلی جائے اور اس کا نکالنا دشوار ہو تو مولی کا عرق' روغن بادام شرین کے ہمراہ آگ پر نیم گرم کر کے ڈالیں' چیز ختم ہو جائے گی اور سماعت میں اضافہ ہو گا'

اسی طرح آب گندنا' روغن گل کے ہمراہ عورت کے دودھ میں ملا کر کانوں میں ڈالیں۔ درد کان کے لئے بہت نافع ہے۔ اگر کان میں کوئی چیز چلی جائے تو سلائی کے ساتھ سریش یا گوند لگا کر کان میں آہستہ آہستہ چلائیں وہ چیز اس سے چمٹ کر باہر نکل آئے گی نہ نکلے تو ناک میں مرچیں ڈال کر نتھنے بند کر لیں اس طریقے سے چھینک آئے گی اور بفضل خدا وہ چیز باہر نکل پڑے گی' اگر کان میں زخم یا پیپ وغیرہ سے درد ہے تو اس کا علاج کچھ اس طرح سے کیا جاتا ہے' ایک قیراط افیون اور دو دانے گندم کے برابر موم پگھلا کر تھوڑے سے روغن گل میں ملا کر اس کا فتیلہ (بتی) بنا کر اس میں ڈبوئیں اور کان میں رکھ لیں' بہت جلد آرام ہو گا!!

نمبر4۔ آنکھ کی تکالیف کا علاج

حکماء بیان کرتے ہیں کہ آشوب چشم کے علاوہ اگر کوئی مرض آنکھ میں ہو تو عورت کے دودھ میں زعفران ملا کر آنکھ میں لگانے سے وہ بیماری دور ہو جاتی ہے' نیز عمدہ پکے زرد خربوزوں یا اخروٹ کے چھلکے پیس لیں اور پھر خشک

کر کے پیشانی پر لگا دیں، تاریکی دور ہو گی اور آنکھ کی خارش ختم کرنے کے لئے منفل دراز ایک درم، زعفران ایک درم، نبل الطیب نصف درہم مازو تین درہم، فلفل ربع درہم، کافور نصف درہم، نوشادر نصف درہم لے کر ان تمام چیزوں کو خوب باریک پیس لیں، پھر پانی میں ملا کر آنکھ کے اندر اور باہر استعمال کریں نہایت مفید ہے خیال رہے درہم ساڑھے تین ماشے کا ہوتا ہے، بعض نے ساڑھے چار ماشے قرار دیا ہے (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم)

سداب کا استعمال مقوی بصر ہے، اور اس کا عصارہ عورت کے دودھ کے ساتھ آنکھ میں لگانے سے آنکھ کی بینائی مزید روشن ہوتی ہے اور تاریکی دور،

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، آنکھ کا بہترین علاج یہ ہے کہ اسے ملنا چھوڑ دیا جائے

نبی کریم رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں آشوب چشم کا علاج ٹھنڈا پانی ہے، اور یہ نہایت مجرب علاج ہے،

اسی طرح روغن سداب بھی مفید ہے، اور یہ پیٹھ کے درد کے لئے بھی تریاق ہے زاد المسافر میں ہے کہ نمک اور پانی میں بکری کی کلیجی کو پکایا جائے، جس کی آنکھوں میں اندھیرا چھا جاتا ہو وہ اس کی دھونی لے اس کے لئے بہت نافع ہے!! نیز کلیجی بھوننے پر جو اس سے رطوبت نکلتی ہے اسے آنکھ میں لگانا مفید تر ہے، حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میرا ایک غلام تھا جس کی بینائی بہت کمزور تھی میں نے بکری کی کلیجی سے نکلنی والی رطوبت لے کر اس کی آنکھ میں لگائی تو اس کی بصارت میں اضافہ ہو گیا، اور تکلیف کی شکایت جاتی رہی، اسی طرح کسی حکیم نے بیان کیا ہے کہ عصارہ سو نیز آنکھ میں لگانے پر مداومت کی جائے بصارت تیز ہوتی ہے اور ظلمت دور، اور یہ آنکھ کی صحت کا محافظ ہے،

نزھتہ النفوس والافکار میں ہے کہ آب کماء (کھمبی) کا پانی آنکھ کے مرض کے لئے بہت مفید ترین ادویہ میں سے ہے'

حکایت

مترجم کتاب ھذا محمد منشا تابش قصوری عرض گزار ہے کہ جب میں دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیرپور شریف ضلع اوکاڑہ میں حضرت فقیہ اعظم مولانا علامہ الحاج الوالخیر محمد نور اللہ النعیمی القادری الاشرفی رحمہ اللہ تعالیٰ سے مشکوۃ شریف کا درس لے رہا تھا ہم متعدد جماعتی تھے جن میں حضرت مولانا الحاج الحافظ نذیر احمد نوری مدظلہ' خصوصیت سے قابل ذکر ہیں'

دوران سبق حدیث شریف پڑھی جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ آنکھ کی تکلیف کے لئے کھمبی کا پانی بہت مفید ہے' جب ہم سبق سے فارغ ہوئے تو میں نے مولانا حافظ نذیر احمد صاحب مدظلہ سے کہا آیئے باہر چلیں کھمبیوں کا موسم ہے تلاش کریں ممکن ہے ہمیں کھمبیاں دستیاب ہوں اور ہم ان کا پانی نکال کر آنکھوں میں لگائیں' چنانچہ ہم باہر نکلے کھمبیاں تلاش کرنے پر مل گئیں' دارالعلوم میں آئے' ان سے پانی نچوڑا' پیالی میں رکھا' سلائی لی اور فقیہ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا اور عرض گزار ہوئے! حضور! آج مشکوۃ شریف میں کھمبیوں کے پانی کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی ہے اور ہم اسی ذوق میں کھمبیاں تلاش کر کے لائے ہیں' یہ پانی آپ کی خدمت میں اپنی آنکھوں کو لگانے سے پہلے تبرک بنانے کے لئے پیش کرتے ہیں لہذا آپ پہلے استعمال میں لائیں'

حضرت قبلہ فقیہ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہماری سبق سے محبت پر شاباش دی مگر ساتھ ہی فرمایا میری آنکھیں بحمدہ تعالیٰ صحیح و درست ہیں' اس لئے میں نہیں لگاتا کیونکہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ یہ

بیمار آنکھوں کے لئے مفید ہے ! صحیح بات تو یہ ہے کہ اگر ہم یہ محنت نہ کرتے تو عین ممکن تھا ہمیں وہ معنیٰ سمجھ نہ آتا جو پریکٹیکل عمل سے واضح ہوا چنانچہ پھر ہم نے بھی اس پانی کو استعمال نہ کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ رحمت سے ہماری آنکھیں بھی صحیح سلامت تھیں' اور ہیں'

آج بھی راقم السطور لکھائی پڑھائی عینک لگائے بغیر کرتا ہے کیونکہ میری قریب کی نظر بحمد اللہ تعالیٰ بالکل محفوظ ہے' ہاں البتہ دور کی نظر کمزور ہے تاہم آنکھیں اندرونی و بیرونی مرض سے محفوظ ہیں اور انشاء اللہ العزیز رہیں گی کیونکہ ان آنکھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں متعدد بار حاضری دی مقدس جالیوں کو دیکھا' گنبد خضرا کو اپنے اندر سمویا' مسجد نبوی کا نقشہ سجایا بیت اللہ شریف اور المسجد الحرام نیز مقامات مقدسہ کی زیارت سے بہرہ مند ہوئیں' مجھے یقین ہے کہ مرتے دم تک میری آنکھیں روشن اور کارگر رہیں گی بلکہ یہ تو بعد از وصال بھی کھلی رہیں گی جیسے کسی عاشق صادق نے جذبات کے عالم میں یہاں تک کہہ دیا تھا

مرنے کے بعد بھی میری آنکھیں کھلی رہیں
عادت جو پڑ چکی تھی تیرے انتظار کی
تابش قصوری

حکایت ۔ آنکھیں درست ہو گئیں

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' جس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تازہ کماۃ (کھمبی) کو اپنے لئے لازم کر لو' کیونکہ یہ من (خدائی کھانا) ہے' اور اس کا پانی شفا ہے' تو میں نے پانچ سات کھمبیاں لیں اور انہیں نچوڑا اور ایک چندی آنکھوں والی کنیز کی آنکھوں میں لگایا تو وہ بحکم خدا فوراً صحت یاب ہو گئی'

کحل ملا کہ' لگانا نہایت نافع ہے' اور اس کی کہانی کچھ اس طرح ہے ایک شخص کو آشوب چشم لاحق ہوا جس کے علاج سے طبیب عاجز ہوئے' اس مریض نے خواب میں فرشتوں کی ایک جماعت دیکھی اس جماعت نے اس شخص کے لئے ایک سرمہ تجویز کیا' چنانچہ جب وہ سرمہ اس شخص نے اپنی آنکھوں کو لگایا تو فوراً درست ہو گئیں' اسی بنا پر اس سرمے کا نام کحل ملا کہ مشہور ہو گیا'

کحل ملا کہ - فرشتوں کا سرمہ' درج ذیل اشیاء سے تیار کیا جا سکتا ہے۔

انزروت پروردہ' دس درہم' نبات سفید تین درہم' شیشم ایک مثقال' ان تمام کو خوب پیس لیں۔ سرمہ تیار!! آشوب چشم کے لئے نہایت نافع اور بینائی کی پختگی کے لئے عام طور پر لگایا جا سکتا ہے' (تابش قصوری)

نمبر5 - خوبصورتی کا راز

گائے کا تازہ دوہا ہوا گرما گرم دودھ دو تین پیالے یومیہ پینے سے چہرہ کی زردی دور ہو جاتی ہے اور رنگت نکھر آتی ہے' نزھتہ النفوس والافکار میں ہے کہ چہرے کو کرسنہ کے آٹے سے دھویا جائے تو رنگ عمدہ نکلتا ہے' شہد کو کرسنہ کے آٹے میں ملا کر چہرے پر ملا جائے تو داغ دھبے اور چھائیاں ختم ہو جاتی ہیں'

نمبر6 - بالوں کی لمبائی اور خوبصورتی

شہد کے استعمال سے بال لمبے ہوتے ہیں اور ان کی رنگت میں حسن نمایاں ہوتا ہے کزبرۃ البیر جسے پرسیاو شان بھی کہتے ہیں یہ سایہ دار جگہوں اور سیم زدہ دیواروں میں ہوتا ہے اگر اس کی راکھ زیتون اور سرکہ میں ملا کر گنجے سر پر لگائی جائے تو بال اگنے شروع ہو جاتے ہیں اور داء الثعلب پر لگانا بھی مفید ہے'

نمبر7 - داڑھ کا درد ختم

زیتون کا گوند داڑھ میں لگانے سے درد ختم ہو جاتا ہے' اسی طرح سیاہ نمک یا سیاہ مرچ بھی داڑھ کی تکلیف کو رفع کرتی ہے!!

حضرت مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں داڑھ کے درد کے لئے میرا تجربہ ہے کہ لہسن چھیل کر آگ پر رکھا جائے اور پھر گرم گرم داڑھ میں دبا لیا جائے تو درد فوراً دور ہو جاتا ہے اور پوست سنگ پشت سوختہ' دانت کی پیپ' غلاظت کو دور کرتا ہے'

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار میری داڑھ میں درد ہوا' میں نے بارگاہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا' آپ نے فرمایا آیئے میرے قریب میں تمہارے لئے ایسی دعا سے دم کروں گا اگر کوئی بھی میرا امتی اسے پڑھ کر دم دعا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے باعث درد کو کافور فرما دے گا اور اسے سکون و اطمینان نصیب ہو گا' پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے رخسار پر دست رحمت رکھ کر یہ پڑھا !!

اللهم اذهب عنه ما يجدفكشفه بدعوة محمد صلى الله عليه وسلم الٰہی اسے جس تکلیف نے بے سکون کر رکھا ہے اپنے محبوب کریم کی دعا سے آرام نصیب فرما! پس آپ کا یہ پڑھنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دوسرے ہی لمحے شفا سے نواز دیا۔

نیز فرماتے ہیں۔ جو چھینکنے والے پر الحمد کہنے میں پہل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو داڑھ کے درد سے محفوظ رکھتا ہے۔

نمبر8 ۔ چار چیزوں کو برا نہ سمجھو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزوں کو چار چیزوں کے باعث برا نہ کہو' آشوب چشم کو برا نہ سمجھو کیونکہ یہ نابینا ہونے سے انسان کو بچاتی ہے' زکام کو برا نہ کیونکہ یہ جذام کی جڑ کاٹتا ہے' کھانسی کو بھی' کیونکہ یہ فالج سے بچاتی

ہے' اور دمل کو قطعاً برا نہ سمجھو کیونکہ یہ مرض کی بنیاد کو کھود دیتی ہے'
حکماء کا بیان ہے معدہ میں جو چیز تکلیف کا باعث ہو وہ قے سے دور ہوتی ہے'
اور شکم میں تکلیف دہ چیز کا علاج ہچکی ہے' آنکھ میں کوئی چیز پڑ جائے تو وہ
آنکھ کی میل کے ساتھ باہر نکل پڑتی ہے' کان میں جو چیز پڑ جاتی ہے وہ کان کی
میل صاف کرنے سے صاف ہو جاتی ہے' دماغ میں تکلیف دہ چیز ناک کی
رطوبت کے بہنے سے رفع ہو جاتی ہے۔ دل اور پھیپھڑے کی تکلیف سانس
لینے سے جاتی ہے' سینہ کی تکلیف کھانسی دفع کرتی ہے' جگر کی تکلیف پیشاب
کرنے سے دور ہوتی ہے' پشت اور دیگر اعضاء بدن میں تکلیف دہ چیز' مادہ
منویہ کے خروج سے خارج ہو جاتی ہے' جلد اور گوشت میں تکلیف دہ چیز
پسینہ کے ساتھ نکل جاتی ہے' حلق اور گلے میں تکلیف دہ شی تھوک کے
نکلنے سے خارج ہوتی رہتی ہے' (سبحان اللہ) ہر ایک اعضائ کا علاج آٹو میٹک
ہر لحہ ہوتا رہتا ہے ورنہ نہ جانے انسان کی حالت و کیفیت کیا سے کیا ہو جائے
(تابش قصوری)

نیند کے وقت منہ سے لعاب نکلنے کا حکم

فقہاء فرماتے ہیں' لعاب اگر معدہ سے نکل کر آئے تو پلید ہے' اس کی
پہچان یہ ہے کہ اس سے بدبو آئے گی' اور اگر کس کو بکثرت اس سے سابقہ
پڑتا ہے تو وہ معذور کے حکم میں ہونے کے باعث مستحق معافی ہے'

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' جو بال ناک اور کان میں ہوتے ہیں
وہ جذام کے دافع ہیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ناک
کے بال مت اکھاڑو' کیونکہ ان کے اکھاڑنے سے ناک میں زخم نمودار ہو جاتا
ہے' البتہ کاٹنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

نمبر 9 - میخ' کیل یا لوہے کی کوئی بھی چیز گرم کر کے دودھ میں اسے ٹھنڈا کیا
جائے اور کھانسی والے کو وہ پلا دیا جائے تو کھانسی کو جڑ سے اکھاڑ ڈالتا ہے' یہ

نسخہ پرانی کھانسی اور غلیظ ریاح اور زہریلے جانوروں کی زہر کے لئے تریاق ہے' طریقہ کار یہ ہے کہ ایک اوقیہ لہسن کو دو اوقیہ گائے کے گھی میں آگ پر پکایا جائے پھر ایک چمچہ شہد ڈال کر نرم سی آنچ پر تیار کریں یہاں تک کہ گاڑھا ہو جائے' پھر استعمال کریں' بہت مفید ہے۔

ملوخیہ اور بندق کا استعمال اور مصطبگی کا پینا یا تین عدد نیم ابلے ہوئے انڈے' کھانے سے کھانسی ختم ہو جاتی ہے' لبان ایک درہم سے حصہ پیس کر انڈے میں ملائیں کمون کو شہد کے ساتھ چٹائیں بچوں کی کھانسی زائل ہو جائے گی۔

نمبر10 - استسقاء کے لئے انجیر کو میٹھے تیل میں ملائیں اور ایک دن رات اسے تر کریں' پھر حنظل (تُمّے) کے بیج یا پتوں میں ملا کر حسب ضرورت بیمار کو کھلائیں۔ بہت نافع ہے۔ کبوتر کی بیٹ' سرکہ میں ملا کر جسے استسقاء کا مرض لاحق ہے اس کے بدن پر مالش کریں' بہت جلد صحت ہو گی۔

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کمر اور گردے کی رگ میں جب جنبش کی تکلیف ظہور پذیر ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ پانی میں شہد ملا کر ہلکی سے آنچ دے کر پی لے' تکلیف رفع ہو جائے گی۔

نمبر11 - پیچس کی بیماری کا علاج یہ ہے کہ لیموں خشک کے چھلکے استعمال کریں' نیز لیموں کا استعمال فالج وغیرہ کے لئے مفید تر ہے' اور لیموں بہت زیادہ نافع ہے'

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم سناء اور کمون کو لازم پکڑو' کیونکہ یہ دونوں موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں' پودینہ کو اللہ تعالیٰ نے قوت گویائی سے نوازا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے لیجئے' کیونکہ مجھے اسی ذات حق کی قسم جس نے آپ کو نبی بنایا' اس نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری

جس کی دوا مجھ میں نہ ہو'
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میتھی سے شفا حاصل کیا کریں' کیونکہ میتھی میں جو منافع رکھے ہیں اگر میری امت ان پر مطلع ہو جائے تو سونے کے برابر قیمت دے کر بھی حاصل کرے (پنجاب میں قصوری میتھی تو لوگوں کے لئے سوغات سے کم نہیں' الگ بطور ساگ کے بھی پکائی جاتی ہے' عموماً دیگر سبزیوں نیز گوشت میں بھی ڈال لیتے ہیں' ذائقہ کے ساتھ ساتھ سالن خوشبو دار بن جاتا ہے) (تابش قصوری)
حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کالے دانے میں موت کے سوا ہر بیماری کا علاج پنہاں ہے!!
نمبر12 - زیرہ' نعناع اور زیرہ رومی کا استعمال نفخ معدہ کو دور کرتا ہے نیز معدہ کی سوزش ختم ہوتی ہے۔
کشنیز سبز' بے نمک تازہ پنیر یا زیرہ رومی کے ساتھ استعمال کریں فائدہ مند ہے بشرطیکہ ترش نہ ہو'
معدہ کی برودت کو ابلا ہوا گندنا اور کراویا کا استعمال فائدہ دیتا ہے' معدہ کی تکلیف کے لئے لیموں کا استعمال مفید تر ہے' کیونکہ وہ معدہ کی اصلاح کرتا ہے' اور زہریلے مواد کو ختم کرتا ہے۔ بشرطیکہ دوا کے طور پر استعمال کیا جائے' زیادہ کھانا' مفید نہیں' لیموں کے ساتھ نمک شور زیادہ نافع ہے' نیز یہ گردے کے سدوں کو نفع بخش ہے۔
نمبر13 - سرکہ' ورم طحال کو مفید ہے۔ زعفران یا چقندر کا عصارہ یا مصطگی کا چینا کرفس یا آب رشاد کا شہد کے ساتھ استعمال بھی طحال کو نافع ہے۔
نمبر14 - قلوب (سرخ کھجور) کھانا قلب (دل) کے لئے مفید ہے' آج کل "ہارٹ اٹیک" بڑا مسئلہ بن چکا ہے۔ جو اس بیماری میں مبتلا ہے اسے کھجور عمدہ سرخ کا استعمال نفع بخش ہے (تابش قصوری)

بہی دانہ بھی قلب کو مضبوط کرتا ہے۔ نیز انڈے کی سفیدی اور مصطگی کا استعمال بھی مقوی قلب ہے۔

حضرت منصف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ تقویٰ و پرہیز گاری کا شعار' دل کی تقویت کا باعث ہے۔ بطور دلیل یہ روایت لائے ہیں۔ کہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بخاری شریف میں مذکور ہے۔ یہودیوں کے دل سخت ہو جاتے ہیں وہ جذبہ نہیں دیتے اور یہ دل سخت اسی وقت ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کے نشانات عظیمہ کی بے حرمتی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ گناہوں کی کثرت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ قلب (دل) تمام اعضاء بدن کا بادشاہ ہے۔ اور اعضاء لشکر ہیں۔ جب قلب پاکیزہ ہو گا تو اعضاء بھی پاکیزہ ہوں گے (یعنی جب قلب صحت مند' اعضاء تندرست) نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا لوگو سن لو! بدن میں ایک چھوٹا سا لوتھڑا ہے۔ جب وہ درست ہوتا ہے تمام اعضاء درست رہتے ہیں جب وہ بیمار ہوتا ہے تو تمام اعضاء بیمار پڑ جاتے ہیں۔ سنیے! وہ کیا ہے! آگاہ ہو جائیے وہ قلب ہے!!

نمبر 15 ۔ خفقان صفراوی کا علاج ترش انار کا استعمال ہے۔ اور انار میں بکثرت منافع پائے جاتے ہیں اگر خفقان سوداء کے باعث ہو تو ہلیلہ کابلی کا کھانا مفید ہے۔ حاوی "قلوب الطاہرہ میں ذکر کیا گیا ہے خلط صفرا گرم و خشک ہے۔ اور گرم و خشک مزاج والے آدمی کو اس کا استعمال مفید ہے خلط سوداء سرد اور خشک ہے اس سے ہڈیوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہڈیوں کو سرد اور خشک بنایا ہے۔ اور اس میں مغز یعنی گودے کو گرم تر اگر گودے میں گرمی اور تری نہ ہوتی تو ہڈیوں کی خشکی اور سردی کو نقصان پہنچتا اور ہڈیوں میں خشکی اور سردی نہ ہوتی تو گودا اپنی گرمی اور تری کے باعث خراب ہو جاتا۔

بلغم بدن تر رکھتی ہے۔ خون اصلی اور غذا حقیقی تمام بدن کے لئے مفید ہے۔ باقی اخلاط خون کی اصلاح کے لئے ہیں۔ خون کی دو قسمیں ہیں خون لطیف اور

خون کثیف خون لطیف قلب کا خون ہے اور خون کثیف جگر کا باعتبار بدن خون کی کیفیت ایسی ہے جیسے بادشاہ اور رعایا کی۔ اس کے سکون اور بربادی کا باعث عوام ہی ہے۔ جب بادشاہ کے مزاج میں تیزی آتی ہے تو وہ رعیت کی ہلاکت کا باعث ہوتا ہے اسی طرح یہاں خون سے مراد بادشاہ اور اعضاء سے مراد رعیت ہے۔ خون میں تیزی اعضاء کی تکلیف کا باعث (آجکل کی جمہوریت میں بھی عوام کی طاقت کو تسلیم کیا گیا ہے اگر عوام کی تکالیف کا سربراہ ازالہ نہیں کرتا تو اسے کرسی اقتدار بادل نخواستہ چھوڑنی پڑتی ہے) اور پاکستان میں تو یہ عمل باربار دہرایا جاتا ہے (تابش قصوری)

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے بعض فرماتے ہیں انسان کی آنکھیں اس کی رہنما کان ظرف ہیں زبان ترجمان اور اس کے ہاتھ باڈی گارڈز ہیں۔ جگر رحت اور پھیپھڑے سکون بخش طحال ہنسی اور گردے سوچ و فکر کی حیثیت رکھتے ہیں جبکہ پاؤں قاصد ہیں۔

نمبر 16 - ہریسہ کا استعمال پشت کی مضبوطی کا باعث ہے۔ انڈے ابال کر اس کی زردی لیں پھر کسی برتن میں پکا کر روغن نکالیں بعدہ اس روغن کو شیشی میں ڈال لیں اور پشت کی درد اور وجع المناصل کے لئے اس کی مالش نہایت نافع ہے۔ تذکرہ سویدی جو علم طب میں بڑی مفید کتاب ہے۔ اس میں درج ہے کہ پشت کی درد کے لئے کلونجی مقشر دو درہم زیرہ سفید دو درہم اور شہد خالص ایک اوقیہ ملا کر کھانے سے تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ انجیر کا مغز بادام کے ساتھ کھانا درد پشت کے لئے نہایت مفید ہے۔ پوست نار رنج زاد تیل کے ساتھ کسی بوتل میں اکیس روز تک دھوپ میں رکھیں اور اس کے بعد مالش کریں تکلیف ختم!! روغن سداب کا "غیمہ درد پشت' برودت گردہ اور قولنج کے لئے بہت نفع بخش ہے۔

نمبر 17 - کدو خشک جلا کر اس کی راکھ پیس لیں' اور تیز سرکہ میں ملا کر برص

پر لگائے فوری آرام۔ کلونجی اگر پیس کر سرکہ میں ملا کر چھائیاں' داغ دھبوں پر لگائیں تو نفع پائیں گے۔ بھیڑ کا خون بوقت ذبح لیں اور داغ دھبوں پر لگائیں رنگت میں نکھار اور خوبصورتی میں اضافہ ہو گا۔

نمبر 18 - انگور خشک یعنی میوے کو چنے کے آٹے اور زیرے میں پیس کر خصیتین کے زخموں پر لگائیں ورم دور ہو جائے گی اسی طرح کشیز سبز کا عصارہ پینے سے بول کی سختی ختم ہو جاتی ہے۔

نمبر 19 - بہی دانہ یا سیب ترش آٹے میں بند کر کے کیری (بھوبل) میں پکائیں اور کھائیں مفید تر ہے۔ اسی طرح کشنیز خشک بھون کر کھانا اور ساتھ ہی بکری کا تھوڑا سا دودھ استعمال کرنا نیز نیم ابلے ہوئے انڈے کا کھانا اسہال کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔ اگر اسہال خونی ہوں نیز کفتار کی چربی زانو کے درد کو رفع کرتی ہے۔

(واللہ تعالیٰ و حبیبیہ الاعلیٰ اعلم)

باب 4

خوف وخشیت خداوندی؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا فاللّٰہ احق ان تخشوہ'اللہ تعالیٰ ہی اس شان کے لائق ہے کہ اس کی گرفت سے بہت زیادہ خوف کھائیں' بعض مفسرین نے اس کلام خداوندی مرج البحرین یلتقیان کے بارے میں تفسیر کرتے ہوئے فرمایا اس جگہ بحرین سے خوف و رجا کے دو سمندر ہیں جو قلب مومن میں جا کر مل جاتے ہیں۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' لا یلج النار احد بکی من خشیۃ اللّٰہ "حتٰی یعود اللبن فی الضرع'جو بھی کوئی شخص خوف خدا سے رویا وہ ہرگز دوزخ میں نہیں جائے گا یہاں تک کہ دودھ' تھنوں میں واپس جائے' یعنی تھن سے نکلا ہوا دودھ جیسے واپس نہیں جا سکتا ہے ایسی ہی یقین کر لیں جو شخص خوف خدا سے اپنے آنسو بہائے وہ دوزخ میں نہیں ڈالا جائے گا!

مخبر صادق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دمعۃ العاصی تطفئی غضب الرب گنہگار کے آنسو اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خشت الٰہی سے جس کی

آنکھوں میں آنسو چھلک پڑتے ہیں' میزان میں اس کا ایک ایک آنسو کا وزن احد پہاڑ کے برابر ہو گا۔ اور اسے ہر ہر قطرہ کے بدلے جنت میں چشمہ دیا جائے گا۔ جن کے دونوں کناروں پر محلات کے شہر آباد ہوں گے ایسے حسین و جمیل کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھے نہ کسی کان نے سنے اور نہ ہی ان کی خوبصورتی کا گمان کسی دل میں پیدا ہوا۔

اگر کہا جائے کہ یوں تو شیطان بھی بہت رویا تھا اسے کیا فائدہ حاصل ہوا حالانکہ ارشاد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے کہ گنہگار کے آنسو اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتے ہیں۔ جواباً" کہا گیا ہے کہ آپ کا فرمان برحق کیونکہ آپ نے گنہگار کے آنسوؤں کے بارے میں فرمایا نہ کہ کافر کے آنسوؤں کی بابت کہا۔ اس لئے کہ گناہ زہر ہے اور آنسو اس کا تریاق :-

حکایت - عجیب و غریب جانور

بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا جانور پیدا کیا ہے جس کی خوراک سانپ ہے وہ اپنی غذا کی تلاش کرتا ہوا جب سانپ کے سوراخ پر جاتا ہے تو بل سے اسے نکال کر کھا جاتا ہے۔ جب زہر اثر انداز ہوتی ہے تو تکلیف کے باعث رونے لگتا ہے اس کے آنسو بہ نکلتے ہیں۔ اور فوراً شفا حاصل ہو جاتی ہے گویا کہ وہ زہر آنسوؤں کے ذریعہ سے خارج ہو جاتا ہے!!

جب آنسو گرتے ہیں تو جم کر تریاق بن جاتے ہیں۔

رحمت عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی آنکھ سے خوف الٰہی کے باعث مکھی کے سر جتنا بھی آنسو رخسار پر بہ نکلے اللہ اس پر آتش دوزخ کو حرام قرار دیتا ہے۔ (ابن ماجہ)

لطیفہ ۔ تقویٰ بصورت پیکر حسن و جمال

بیان کرتے ہیں کہ کسی اللہ کے بندے نے خواب میں ایک پیکر حسن و جمال نوجوان کو دیکھا تو اس سے پوچھا تم کون ہو؟ وہ بولا! میں تقویٰ ہوں۔

نے کہا تو کہاں رہتا ہے؟ بولا - ہر پریشان دل اور رونے والی آنکھ میں نیز اس نے بتایا میں نے ایک کالی سیاہ عورت دیکھی پوچھا تو کون؟ کہنے لگی ہنسی مذاق ہوں۔ پوچھا تو رہتی کہاں ہے؟ بولی ہر خوش دل میں

وسیلہ 'ذریعہ قرب !!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعض امتی ایسے ہیں جو رحمت خداوندی کی باریابی کے باعث بظاہر مسکراتے رہتے ہیں لیکن جب وہ اکیلے ہوتے ہیں تو خوف الٰہی سے ان کا رونا بند نہیں ہوتا' جسمانی طور پر وہ زندگی میں بستے ہیں اور روحانی طور پر ان کا مقام آسمانوں سے بھی بلند تر ہے' ان کی ارواح دنیا میں اور ان کا دل عرش بریں پر' وہ بڑے تحمل مزاج اور سکون و وقار کے پیکر ہوتے ہیں۔

فائدہ - غم کفارۂ گناہ ہے

حضرت ام المومنین سید عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں' محسن کائنات حضرت رسالت ماب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' جب آدمی سے کثیر گناہ سرزد ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے غم و حزن میں مبتلا کردیتا ہے' وہی غم اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے کسی نیک بندے نے خواب میں دیکھا کہ غمزدہ اور پریشان لوگوں سے بڑھ کر کسی اور کا مرتبہ نہیں ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ پریشان دل والوں سے محبت فرماتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا میرے حبیب! غم و حزن سے خوف نہ کیجئے' کیونکہ میرے پیاروں تو ان سے ہی واسطہ ہوتا ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی غم و حزن کے باعث چلی گئی تھی' ان

نعمتوں سے تو کافر ہی گھبراہٹ محسوس کرتا ہے۔

خوف اور غم میں کیا فرق ہے؟

خوف اور غم میں یہ فرق ہے کہ خوف ایسی چیز سے ہوتا ہے جو ابھی واقع نہ ہوئی ہو' اور غم اس چیز سے جو واقع ہو چکی ہو۔

نزہتہ الناظرین میں ہے کہ مومن کے اعمال نامہ میں اکثر نیکیاں تو غم کی بدولت ہی ہوں گی' ہر چیز سے زکوٰۃ ہے اور عقل کی زکوٰۃ غم کا لاحق ہونا ہے۔

اللہ تعالیٰ جس کسی شخص سے محبت کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے دل کو غم کا مخزن بنا دیتا ہے اور جب کسی پر ناراضگی کا اظہار فرمانا چاہتا ہے تو اسے لہوولعب اور عیش و عشرت کی بانسری پکڑا دیتا ہے۔

فائدہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان کلمات کا ورد کرتا رہتا ہے وہ ہر قسم کے غم و فکر سے محفوظ رہتا ہے۔ لا الہ الا اللہ قبل کل شئی لا الہ الا اللہ بعد کل شئی لا الہ الا اللہ یبقٰی ربنا ویفنٰی کل شئی تفسیر قرطبی میں درج ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ لَیْسَ لھا مِنْ دُوْنِ اللہ کاشفة فمن ھذا الْحَدِیْث تعْجبُوْنَ وتَضْحَکُوْن وَلَا تبکُوْن وانتمْ سَامِدُوْنَ (طبرانی) کیا تمہیں کلام الٰہی سے تعجب ہے تم ہنستے ہو روتے نہیں اور غفلت کا شکار ہو!! اس کے بعد سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی نہ ہنسے ہاں البتہ کبھی کبھی مسکرا دیا کرتے' اصحاب صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس پر خوب روئے' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کی گرفت کے خوف سے روئے گا وہ کبھی دوزخ میں نہیں جائیگا اور گناہوں پر ہمیشگی کرنے والا جنت سے محروم رہے گا۔

حکایت۔ رحمت حق بہانہ می جوید؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ذوالکفل نامی اسرائیل کا ایک عام آدمی زنا کا دلدادہ تھا' اس کے پاس ایک عورت آئی اور ساٹھ اشرفیوں کے لالچ میں زنا پر آمادہ ہوئی' جب وہ اس کے قریب ہونے لگا تو عورت لرزنے اور رونے لگی۔

اس نے دریافت کیا تیری یہ حالت کیوں ہوئی' وہ کہنے لگی آج تک مجھ سے ایسا برا فعل سرزد نہیں ہوا' اور اس وقت اللہ تعالیٰ کی گرفت اور خوف سے رو رہی ہوں' مجھے مجبوری نہ ہوتی تو کبھی اس فعل کا تصور بھی نہ کرتی' ذوالکفل نے جب یہ کیفیت ملاحظہ کی تو کہنے لگا' میں اس بات کے زیادہ لائق ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ڈروں' جا میں نے جو کچھ تمہیں دیا وہ بھی واپس نہیں لوں گا' اور اللہ تعالیٰ کے حضور اس برے فعل سے توبہ کرتا ہوں اور آیندہ کبھی زنا کے قریب نہیں پھٹکوں گا!! چنانچہ بیان کرتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو قلم قدرت سے اس کے دروازے پر نقش تھا!! ذوالکفل کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا!! قرطبی نے سورۂ انبیاء کی تفسیر میں درج کیا جبکہ دیگر علمائے کرام کہتے ہیں یہ واقعہ اس طرح سے نہیں ہے' (شاید اس خیال سے کہتے ہوں کہ "ذوالکفل" ایک نبی کا بھی اسم گرامی ہے' تاہم اتنی سی بات سے واقعہ کا انکار مناسب نہیں' کیونکہ بکثرت عام آدمیوں کے نام انبیاء کرام علیہم السلام کے ناموں پر رکھے گئے اور رکھے جاتے ہیں) (تابش قصوری)

حکایت ۔ اس کی بخشش کا میں ضامن ہوں

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اسرائیلی کافر بادشاہ کے ہاں ذوالکفل نامی ایک صالح مبلغ کا گزر ہوا' اس نے بادشاہ کو حق کی تبلیغ فرمائی اور کہا میں اس شہر سے اس وقت تک ہرگز نہیں نکلوں گا جب تک بادشاہ اسلام قبول نہ کرے۔

بادشاہ نے کہا میری بخشش کا ضامن کون ہوگا' وہ کہنے لگے تیری بخشش کی

ضمانت میں دیتا ہوں تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لاؤ چنانچہ بادشاہ نے حق قبول کیا' ایمان لایا اور چند روز بعد فوت ہوگیا جب اسے دفنایا گیا تو اچانک قبر سے ایک ہاتھ باہر نکلا جس میں سبز رنگ کا ایک رقعہ تھا بخط نور اس پر تحریر تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے مغفرت و جنت سے نواز دیا' کیونکہ میں فلاں صالح کی ذمہ داری میں تھا' یہ منظر دیکھتے ہی لوگ اس نیک بخت کی خدمت میں حاضر ہوکر اس کی ضمانت پر مسلمان ہوگئے۔ اسی بناء پر اس کا نام ذوالکفل معروف ہوا۔

حکایت۔ پلکوں کے بال وسیلہ بخشش ہوں گے

زہرالریاض میں حضرت امام نقی رحمہ اللہ تعالیٰ رقم فرماتے ہیں' روز قیامت ایک خطاکار کو دوزخ میں لے جانے کا حکم ہوگا تو اس کی پلک کا ایک بال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزر ہوگا!! الٰہی! تیرے محبوب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کاارشاد ہے جو شخص خوف خدا سے روئے گا۔ اللہ تعالیٰ پر دوزخ کی آگ حرام فرما دے گا۔ الٰہی یہ شخص جس کی آنکھ کا میں ایک بال ہوں' عرض کرتا ہوں کہ یہ ایک روز تیرے خوف سے رویا اور ایک قطرۂ آنسو' مجھ پر لٹک گیا' الٰہی اس بات کو تو خوب جانتا ہے! اگر تو اس کو عذاب دینا چاہتا ہے تو پھر مجھے اس آنکھ سے اکھاڑ دے!

ارشاد ہوگا تو ایسا کہنے کی بجائے اس کی مغفرت' طلب کیوں نہیں کرتا! عرض کرے گا الٰہی اب بھی تیرا خوف غالب ہے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا تیری سفارش پر ہم نے اسے بخش دیا! اور حضرت جرائیل علیہ السلام کو ندا کرنے کا حکم ہوگا وہ منادی کریں گے لوگو اس فلاں شخص کو اس کی آنکھ کے ایک بال کے باعث مغفرت سے نوازا گیا ہے : :

حکایت۔ آگ کے دریا اور ایک آنسو

حضرت امام قرطبی علیہ رحمہ سورۂ نجم کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جرائیل علیہ السلام حاضر

ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک صحابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا رو رہا ہے' دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا یہ جبرائیل ہیں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض گزار ہے یارسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' ہم بنی آدم کے ہر فعل و عمل کو دیکھتے ہیں سوا رونے کے' کیونکہ اللہ تعالیٰ خشیت الٰہی سے رونے والے کے ایک ایک آنسو سے آگ کے دریا ٹھنڈے کر دیتا ہے۔

اسی طرح بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک بار خطبہ ارشاد فرمارہے تھے' کہ ایک صحابی رونے لگا' آپ نے فرمایا آج اگر تمام گنہگار اس محفل میں ہوتے جن کے گناہ پہاڑوں کی مثل ہوں' تب بھی اس کے رونے کے باعث ان تمام کی بخشش ہوجاتی' کیونکہ فرشتے دعا کرتے ہیں الٰہی رونے والوں کی بدولت دوسری لوگوں کی بھی بخشش فرمادے جنہیں رونا نہیں آتا۔

حضرت ابو سلیمان درانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' جس دل میں خوف نہیں' وہ خرابی کا لوتھڑا ہے' یعنی جب انسان کے دل سے خوف نکل جاتا ہے تو وہ تباہ و برباد ہوجاتا ہے۔

حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس نے خوف اپنا لیا' ہر نیکی پر اس کا قبضہ ہوگیا نیز فرماتے ہیں اگر کوئی تم سے دریافت کرے! کیا تم اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ڈرتے ہو تو جواب نہ دو بلکہ خاموش رہو کیونکہ اگر حقیقتاً تم نہ ڈرتے ہوگے تو ہاں کہنے کے باعث جھوٹ بولو گے اور انکار کرو گے تو یہ بات کفر ہوگی۔

لطیفہ ۔ چار عارف اور شہد کا پیالہ

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں چار عارف حاضر ہوئے تو آپ نے ان کی مہمان نوازی کرتے ہوئے ایک پیالہ شہد پیش کیا'

جس میں ایک بال پڑا نظر آیا' اس پر وہ گفتگو کرنے لگے' ایک بولا! عقل پیالے سے زیادہ شفاف ہے اور علم شہد سے زیادہ شیریں ہے' سچائی بال سے زیادہ باریک ہے!

دوسرا کہنے لگا!

جنت پیالے سے زیادہ شفاف ہے' اس کی نعمتیں شہد سے زیادہ لذیذ ہیں' اور پل صراط' بال سے زیادہ باریک ہے۔

تیسرا کہنے لگا' ۔ قلب مومن پیالے سے زیادہ شفاف ہے اور قرآن کریم کی لذت شہد سے زیادہ شیریں ہے اور حقانیت' بال سے زیادہ باریک ہے۔

چوتھا کہنے لگا! اسلام پیالے سے زیادہ صاف ہے اور عبادت کا گوشہ شہد سے زیادہ پر لذت ہے اور تقویٰ بال سے زیادہ بریک ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ فرمانے لگے' معرفت خداوندی' پیالے سے زیادہ شفاف ہے اور محبت الٰہی کی لذت شہد سے زیادہ شیریں ہے اور خشیت خداوندی بال سے بھی زیادہ باریک ہے۔

حکایت ۔ شربت دیدار ! !

حضرت شعیب علیہ السلام کی روتے روتے بینائی ختم ہوگئی' اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی' اگر تم جہنم کے خوف سے روتے ہو تو سنئے ! میں نے تجھے اس سے محفوظ کردیا ہے اور اگر جنت کے حصول کی خاطر رو رہے ہو تو آگاہ ہوجائیے میں نے تجھے جنت عطا فرمائی' آپ نے عرض کیا الٰہی! نہ تو میں جہنم کے خوف سے روتا ہوں اور نہ ہی جنت کا طالب ہوں' میرا رونا تو تیرے لئے ہے' میری آنکھیں تیرے دیدار کے شربت کی پیاسی ہیں ان کا علاج بجز شربت دیدار اور کچھ نہیں! ندا آئی بس پھر روتے رہیے' کیونکہ عشاقان دید کا بس صرف ایک یہی علاج ہے۔

حکایت ۔ فرشتے رونے لگے

بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام نے لوح محفوظ میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ اسی ہزار سال تک عبادت کرے گا مگر اس کی تمام عبادت رد کردی جائے گی!! یہ دیکھتے ہی اسرافیل علیہ السلام رونے لگے اس خیال سے کہ کہیں وہ بندہ خدا میں ہی تو نہیں؟

فرشتوں نے اسرافیل کے رونے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے لوح محفوظ کی کیفیت سے آگاہ کیا سبھی فرشتے رونے لگے اور ہر ایک یہی گمان کرنے لگا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بندہ خدا میں ہی نہ ہو جاؤں!

عزرائیل نے یوں دعا کی الٰہی! تو ان پر رحم کر ان پر ناراضگی نہ فرما! مگر اپنے آپ کو دعا میں بھول گئے' کیونکہ انہوں نے یوں دعا نہیں کی تھی۔

الٰہی! ہم پر کرم کر' ہم پر رحم فرما!!

بعض نے کہا ہے کہ ابلیس نے دروازہ جنت پر مکتوب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا بندہ جو بظاہر قرب کی دولت سے سرفراز ہے۔ اسے ایک حکم دیا جاتا ہے مگر وہ نافرمانی کا ارتکاب کرتا ہے! شیطان نے جب یہ دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا الٰہی! مجھے اجازت ہو تو میں اس پر لعنت بھیجوں' چنانچہ ایک ہزار سال تک وہ اپنے آپ پر ازخود لعنتیں بھیجتا رہا جبکہ پہلے آسمان پر اس کا نام عابد تھا' دوسرے پر راکع' تیسرے پر ساجد' چوتھے پر خاشع پانچویں پر امین چھٹے پر مجتہد ساتویں پر زاہد' بعدہ' اس کا نام ابلیس پڑ گیا کیونکہ وہ رحمت ایزدی سے مایوس ہو چکا تھا' تفسیر قرطبی میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ میں رحمت و عفو درگزر کی وصف نہ ہوتی تو کوئی عیش و آرام نہ کرپاتا اور اگر اس میں عقاب' عتاب' وعید اور عذاب دینے کی صفت نہ ہوتی تو تم محض اسی پر بھروسہ کرنے کے باعث نیکی کی طرف مائل نہ ہوتے!!

حکایت ۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کی طلب !

بیان کرتے ہیں کہ ابلیس نے بارگاہ رب العزت میں عرض کیا الٰہی تو نے مجھے جنت سے نکال دیا' اور اب مجھے یقین ہے کہ میں حضرت آدم اور ان کی اولاد پر تسلط قائم نہیں کرسکوں گا! اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تجھے ان پر غلبہ کا اختیار دیتا ہوں وہ اس طرح کہ جیسے انسان پیادے اور سوار ہیں' ان پر اپنے سوار اور پیادے مسلط کردے' یعنی جو چلتے پھرتے ان پر اپنے حواری مسلط کر اور ان کے مالوں میں شریک ہوجا' تاکہ وہ اپنے مال برائی اور بے حیائی میں خرچ کریں' ان کی اولاد میں شامل ہو وہ ایسے کہ جو شخص اپنی بیوی سے بوقت صحبت بسم اللہ نہیں پڑھے گا اس میں گویا کہ تو شریک ہوگا! بعض شہوانی لذت کی تکمیل کیلئے صحبت کرنے والے سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے انہیں ولدالشیطان اسی بناء پر کہا گیا ہے' اور ایسے لوگوں کے دل تیری آرامگاہ ہوں گے۔

حضرت آدم علیہ السلام! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے' الٰہی تو نے مجھ پر اور میری اولاد پر شیطان کو مسلط کردیا ہے' اب تیری کرم نوازی اور رحمت کے سوا ہم اس سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' تمہاری ایسی کوئی اولاد پیدا نہیں ہوگی جس کی حفاظت کیلئے ہم محافظ مقرر نہ کریں!! عرض کیا کچھ اور عنایت فرمائیے! فرمایا ہر ایک نیکی پر دس گنا اجر عطا کروں گا! مزید طلب کیلئے پھر عرض کیا تو حکم ہوا' جب تک ان کے جسم میں جان رہے گی توبہ کا دروازہ کھلا رہے گا' اور انہیں اسی بناء پر مغفرت و بخشش سے نوازوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! آدم علیہ السلام کچھ اور مانگ لے! عرض کیا الٰہی' تیری ان عنائیات پر بے حد شکر گزار ہوں! میں اسی پر اکتفاء کرتا ہوں!!

ابلیس نے بارگاہ رب العزت میں عرض کیا! الٰہی تو نے اپنی توحید کے پرچار کیلئے نبی اور رسول بنائے' ان پر کتابیں نازل فرمائیں اور قرآن کریم کی نعمت سے نوازا' ان کے مقابل مجھے تو نے کیا دیا! جبکہ لوگوں کو اپنی طرف

بلانے کیلئے اذان عطا کی!! اللہ تعالیٰ نے فرمایا! تیرا پیغام پہنچانے والے' کاہن' جادوگر اور مکار لوگ ہیں' جھوٹے شعر پر مبنی تیری کتابیں ہیں اور جھوٹ تیرا کلام اور آلات لہو و لعب تیری بانگ ہے!

الٰہی تیرا گھر تو مسجد ہے میرا گھر کونسا ہوگا! فرمایا تیرا گھر بازار اور حمام (سوئمنگ پول) ہیں الٰہی میری خوراک کیا ہے! فرمایا جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے گی وہ تیری خوراک ہوگی اور پیاس بجھانے کیلئے میرا مشروب کیا ہوگا! فرمایا نشہ آور اشیاء تیرا مشروب ہے! اور میرا شکار کیا ہے! فرمایا تیرا شکار اورجال عورتیں ہیں!!

پندو نصائح

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن ابلیس سے پوچھا!! تیرا ہم خواب کون ہے؟ بولا' جو نشے سے سرمست ہو! فرمایا' تیرا رفیق کون ہے؟ کہنے لگا جو نماز وقت پر ادا نہیں کرتا پوچھا تیرا مہمان کون ہے؟ کہنے لگا' ڈاکو' چور' پھر فرمایا! تیرا محبوب کون ہے؟ بولا! غلط گو شاعر پوچھا تیرا قاصد کون ہے؟ بولا! کاہن' جادوگر' پھر فرمایا تیرا پیارا کون ہے! کہا جو طلاق پر قسم کھائے اور انکار کرے! فرمایا تیرا حبیب کون ہے؟ کہنے لگا بے نمازی! فرمایا تجھے عزیز ترین کون ہے؟ شیطان بولا! حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان میں بکواس کرنے والا؟

تنبیہ - بارش نہیں ہوگی !

طلاق دینے کے بعد انکار کرکے بیوی کو گھر پر رکھے گا تو اس سے جو اولاد ہوگی ولدالزنا ہوگی' ولدالزنا کی اولاد جنت میں نہیں جائے گی!! اور سات پشت تک اس کی برائی کا اثر برقرار رہے گا!

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ جب ولدالزنا کی کثرت

ہو جائے تو بارش نہیں ہوتی' قحط پڑ جاتا ہے۔

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں' یہ تو ولدالزنا کی سزا ہے اور خود زنا کار کی سزا کا کیا عالم ہو گا!

اگر اپنی عورت سے اجنبیہ سمجھ کر صحبت کرے تو وہ شخص زانی کی طرح گناہ گار ہو گا! اور اس کے لئے تعزیز ہے بعض نے کہا' اس سے بچے کو منسوب نہیں کیا جائے گا البتہ امام بغوی علیہ الرحمتہ ہیں بچہ اسی کا ہو گا اور حقیقتاً یہی صحیح ہے! ہاں زانی ولدالزنا کی میراث کا حق دار نہیں ہے اور نہ ہی ولدالزنا زانی کی میراث پاسکتا ہے!!

حکایت - اب انسانیت ختم ہو گئی

حضرت عبداللہ بن ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون سے نکاح کیا' اور ان کی آپس میں خوب الفت پیدا ہو گئی لیکن کسی شرعی سبب سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسے طلاق دے دو تو انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی' لیکن پھر اس کی الفت و فرقت میں یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنے گئے!!

فلم ارمثلی طلق الیوم مثلها
ولا مثلها فی غیرجرم لمطلق
لها خلق زجل و حلم و منصب
وخلق سوی فی الحیوۃ ومصدق

میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا' جس نے اپنی ایسی عورت کو طلاق دی ہو' اور سچی بات تو یہ ہے کہ ایسی بے گناہ اور بے جرم عورت کو بلاوجہ طلاق دی گئی ہے' جب کہ وہ خلق' حلم اور منصب و مرتبہ اور شان و شوکت میں پسندیدہ اور زندگی بھر نباہ کرنے والی نیز سچائی کا پیکر تھی۔

جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مذکورہ بالا اشعار سماعت

فرمائے تو رجوع کا حکم فرمایا چنانچہ جب حضرت عبداللہ بن ابوبکر صدیق وصال فرما گئے تو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ نے اجازت دیدی چنانچہ وہ خاتون مسجد پہنچی' اور آپ بھی اندھیرے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسی مقام پر جا پہنچے اور خاموشی سے اس نیک بخت پر اپنا ہاتھ رکھ دیا' وہ مسجد سے جلد ہی گھر واپس لوٹ آئی جبکہ آپ اس سے پہلے ہی گھر پہنچ چکے تھے آپ نے اس کے جلد لوٹ آنے کا سبب دریافت فرمایا تو اس نے کہا جب ہم مسجد میں پہلے جایا کرتے تھے تو اس وقت لوگ انسان تھے اب تو ان میں انسانیت مفقود ہو گئی ہے؟

حکایت - دونوں ہاتھ خشک ہو گئے

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں' میرے ہاں ایک کنیز میری خادمہ تھی ایک شب میں پانی پینے کے لئے اٹھی تو کوزہ خالی تھا' میں نے خادمہ سے دریافت کیا' رات کو تو کوزے میں پانی تھا اب کہاں گیا' وہ کہنے لگی میں نے خواب دیکھا قیامت قائم ہے اور میرا باپ شدت تشنگی سے فریاد کر رہا ہے' اس نے مجھ سے پانی طلب کیا میں نے کوزہ اس کے سامنے رکھا اور ایک گھونٹ پانی پلا دیا' اسی اثناء میں' منادی کہہ رہا تھا جس کسی نے شرابی کو پانی پلایا اس کے دونوں ہاتھ ناکارہ ہو جائیں گے' چنانچہ یہ سنتے ہی میری آنکھ کھلی کیا دیکھتی ہوں میرے دونوں ہاتھ خشک ہو چکے ہیں۔

چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوتی

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص شراب پیتا ہے اس کی چالیس روز کی نمازیں برباد ہو جاتی ہیں' ہاں البتہ توبہ ہی ان کی قبولیت کا واحد ذریعہ ہے! اگر بالفرض وہ پھر شراب پی لے تو پھر بھی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی سوا توبہ کے! اور اگر پھر شراب پینے کا مرتکب ہوتا ہے تو پھر اس کی

توبہ بھی قابل قبول نہیں' وجہ یہ ہے کہ وہ دلی طور پر توبہ کرتا ہی نہیں ورنہ اگر وہ صدق دل سے توبہ کرتا تو دوبارہ شراب کے قرب تک نہ پھٹکتا!!

(رواہ ترمذی' حاکم نے کہا یہ روایت ثقہ ہے)

تمام پر لعنت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ' نفس شراب' پینے اور پلانے' تیار کرنے اور کروانے' خریدوفروخت کرنے اس کے اٹھانے اور لانے والوں پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے!

حکایت - دس شرابی زمین میں دھنس گئے

روض الافکار میں کسی نیک بخت کا بیان ہے کہ میں نے چاندنی رات میں دس آدمیوں کو شراب پیتے دیکھا' جب وہ چلتے چلتے مسجد کے قریب پہنچے تو کہنے لگے آئیں نماز ادا کرلیں ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر اپنی دائیں طرف والوں سے کہا قریب ہوجاؤ' اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت نہ فرمائے۔ بائیں طرف والوں سے مخاطب ہوا' جاؤ! اللہ تعالیٰ تم پر راضی نہ ہو! پھر نماز کی نیت باندھ کر نماز ادا کرنے لگے' بعد از فاتحہ یہ آیت تلاوت کی گئی قل ارایتم ان اھلکنی اللہ ومن معی' میرے حبیب ان لوگوں کو فرما دیجئے اگر اللہ تعالیٰ میری نافرمانی کے باعث تمہیں ہلاک کردے تو تم کیا کرسکو گے؟ پھر وہ نیک بخت کہنے لگا لقد رایت الارض مساخت بھم حتٰی لم یبق لھم اثر- میں نے دیکھا زمین پھٹ گئی اور وہ زمین کے اندر دھنس گئے یہاں تک کہ ان کا نشان تک باقی نہ رہا۔

شرابی سے نکاح نہ کرو

حضرت ام المومنین سیدہ عاشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں'

شرابی سے نکاح نہ کرو' اگر بیمار ہو تو اس کی عیادت نہ کرو' شرابی از روئے قرآن' تورات' زبور' انجیل ملعون ہے۔

اور جو شخص شرابی کی ضروریات کو پورا کرتا ہے وہ اسلام کی بنیاد کو گراتا ہے اور جو شرابی کو ایک لقمہ کھلائے گا اللہ تعالیٰ اس پر سانپ اور بچھو مسلط کردے گا اور جو شرابی کا رفیق ہوگا بروز قیامت اسے اندھا اٹھایا جائے گا! اور اس کا کوئی عذر قابل ہوگا نہیں ہوگا۔

شرابا" طهورا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آخرت میں شراب طہور سے شاد کام ہونا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ وہ دنیا میں شراب سے نفرت کرے۔ (طبرانی)

نشہ آور پانی

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نشہ آور شراب کے تصور میں اگر کوئی پانی بھی پیتا ہے تو یہ بھی حرام ہے نیز فرمایا جو یہاں شراب پئے گا اللہ تعالیٰ آخرت میں اسے جہنم کا پانی پلائے گا۔ (رواہ بزاز)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جہاں شراب پی جاتی ہے فرشتے اس محفل کو نفرت سے چھوڑ جاتے ہیں اور شیاطین شامل ہوجاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شراب کا دلدادہ' مشرک کی طرح ہے کیونکہ شراب ہر برائی کی جڑ ہے۔ (رواہ حاکم)

مسئلہ ـ جو شخص شراب سے سرمست ہو اس پر قصاص اور نماز واجب ہے' اور ایسی حالت میں اگر اپنی بیوی کو طلاق دے گا تو واقع ہوجائے گی' اسی طرح اس کا ہر قول و فعل خرید و فروخت خواہ اسے مفید ہو یا غیرنافع' سبھی پر

درست ہونے کا حکم لگایا جائے گا۔ اسی صورت میں ہے جب وہ اپنے اختیار سے حرام سمجھنے کے باوجود استعمال کرتا ہے اور اگر کسی دوسرے شخص نے اسے بے ہوش کرنے کے لئے دھوکے سے شراب پلائی اور اپنا مطلب نکالنا چاہا تو پھر اس پر حکم نافذ نہیں ہوگا۔

اسی طرح اگر کسی شخص کے حلق میں لقمہ پھنس جائے اور اسے نیچے اتارنے کے لئے کوئی اور مشروب وغیرہ موجود نہیں تو اس کی جان بچانے کے لئے اس کے گلے میں شراب ڈالنا جائز ہوگا اتنی کہ اس کا لقمہ حلق سے اتر جائے۔

بعض کے نزدیک شراب کے سوا اگر کسی بیماری کی دوا نہ ہو سکے تو اس کی حرمت واجب کی حد تک نہیں ہوگی' تاہم اس کے استعمال سے شراب کی حرمت اسی طرح برقرار رہے گی۔

شرابی کی حد حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اسی کوڑے ہیں اور ان سے زائد تعزیز میں شامل ہیں اور اگر کسی نے تہمت لگائی تو اس تہمت لگانے والے کو شرابی سے بھی زیادہ سزا دینی چاہئے۔

حکایت - شرابی سے طلاق کا حکم

حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص عرض گزار ہوا۔ میں نے شراب پی لی تھی اور مجھے نہیں معلوم کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی یا نہیں! اب میری زوجہ کے بارے کیا حکم ہے! آپ نے فرمایا جب تک بالکل واضح نہیں ہوجاتا کہ تم نے طلاق دی وہ مطلقہ نہیں!

پھر وہی شخص حضرت امام سفیان بن ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہی مسئلہ دریافت کیا انہوں نے فرمایا تم رجوع کرلو! اگر طلاق دی ہوگی تب بھی درست اور اگر نہیں دی تھی پھر تو تمہاری پہلے سے ہی بیوی ہے۔

پھر وہ حضرت امام شریک بن ابی عزہ کی خدمت میں یہی مسئلہ لایا انہوں نے فرمایا رجعی طلاق دے کر رجوع کرلو آخر میں حضرت امام زخر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ فرمایا اصح وہی ہے اور اس پر یہ مثال دی' کہ ایک شخص کا نجاست پر گزر ہوا' اسے معلوم نہیں کہ نجاست لگی ہے یا نہیں تو اس کا کپڑا پاک رہے گا۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے پاک کرنے کا حکم لگایا ہے' گویا کہ انہوں نے کپڑے کی طہارت کو بڑھا دیا اور حضرت شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا اسے پلید سمجھ کر دھویا جائے!!

حکایت۔ حضرت آدم علیہ السلام اور انگور؟

بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے انگور کا درخت لگایا' ابلیس نے اس پر مور کو ذبح کردیا جب انگور کی بیل بڑھی اور پتے نکلے تو اس نے اس پر بندر کو ذبح کرڈالا' جب پھل لگا تو شیر کو ذبح کیا' اور جب پھل پکنے لگا تو اس پر خنزیر کا خون بہایا' اسی بناء پر شرابی کا رنگ ابتدا مور جیسا' پھر نشہ کی حالت طاری ہوتی ہے تو بندر کی طرح ہاتھ مارتا ہے جب نشہ مزید غالب ہوتا ہے تو شیر کی طرح غصہ کھاتا ہے اور آخیر میں بے حس ہو کر خنزیر کی طرح سو جاتا ہے۔

بعض نے کہا کہ انگور حضرت نوح علیہ السلام نے لگایا تو وہ خشک ہوگیا آپ نے پریشانی کا اظہار کیا' ابلیس نے حاضر ہو کر کہا کہ آپ بے فکر رہیں اس کی دیکھ بھال میں کروں گا' چنانچہ اس نے انگور کی بیل' شیر' ریچھ' چیتے' نیولے' کتے' لومڑی اور مرغ کو کاٹ کر خون دینا شروع کیا' انگور کی بیل ہری ہوگئی یہی وجہ ہے کہ شراب پینے والا' شیر کی طرح دھاڑتا ہے' ریچھ کی طرح حملہ آور ہوتا ہے' چیتے کی طرح غیض و غضب کا اظہار کرتا ہے نیولے کی

طرح گرمی جھاڑتا ہے لومڑی کی طرح مکاری کرتا ہے اور مرغ کی طرح چیختا ہے بناء علیہ حضرت نوح علیہ السلام پر شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا۔

حضرت نوح علیہ السلام کا وصفی نام عبدالجبار ہے

بیان کرتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کا اسم مبارک عبدالجبار ہے' بعض کہتے ہیں آپ کا وصفی نام مسکن بھی ہے کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد لوگوں کو آپ کی خدمت میں حاضر سے بڑا سکون حاصل ہوتا تھا' بعض نے آپ کا نام یشکر بھی لکھا ہے' نو ح کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے علماء کرام فرماتے ہیں' چونکہ آپ اپنی قوم کے گناہوں کے باعث بکثرت روتے رہتے تھے جس کے باعث آپ کا نام کا نوح مشہور ہوگیا جو علم کی جگہ قرآن کریم میں بھی باربار آیا ہے!

سب سے خوفناک بیماری

عالمی شہرت یافتہ حکیم بقراط بیان کرتے ہیں کہ شراب' دماغ' معدہ اور حافظے کو شدید نقصان دیتی ہے جو شخص بکثرت شراب پیتا ہے وہ نہایت خطرناک امراض میں مبتلا ہوجاتا ہے' نیز فالج کا سبب اور عقل کو ختم کرکے رکھ دیتی ہے' ہارٹ اٹیک کے واقع ہونے کے لئے تو مشہور ہے اور نہار منہ پینے سے تو ناقابل بیان مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور کھانے کے بعد جس کے مزاج میں حدت ہوتی ہے اس کے لئے تو بے حد نقصان دہ ہے!!

پندونصائح

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نشہ آور اور کاہلی کا باعث بننے والی اشیاء کے استعمال سے روکا ہے (رواہ ابوداؤد' احمد)

نزہتہ النفوس میں ہے کہ جب بھنگ معدہ میں قرار پکڑتی ہے تو اس سے گیس ٹربل کا شدید دباؤ پڑتا ہے' جو انوار عقلیہ کو سلب کردیتا ہے' پھروہی گیس

رگوں سے ہوتی ہوئی بدن کے اوپر والے حصہ میں جاتی ہے یہاں تک کہ دونوں آنکھوں میں اس کے اثرات تیزی سے ظہور پذیر ہونے شروع ہوجاتے ہیں۔ آنکھیں سرخ ہوجاتی ہیں اور شرابی اس کے پینے سے قلاش ہوجاتا ہے' رزق کی کشادگی ختم ہوجاتی ہے اور غربت میں پھنس کر رہ جاتا ہے' اس کے تمام احباء و رفقاء ایسی حالت میں اپنی ذات پر اسے بوجھ سمجھتے لگتے' صحت و تندرستی کے بعد تنگی میں جاگرتا ہے۔ صحت کے عہد علالت میں دب جاتا ہے' اور عیادت سے محروم ہوجاتا ہے شرابی کی تیمارداری سے لوگوں پرہیز کرتے ہیں۔

مالللحشیشته فضل عند آکلها
لکنه غیر مهدی الی رشیده
صفراء فی وجهه خضراء فی فمه

بھنگی کو اس کے کھانے سے کوئی فضیلت حاصل نہیں ہوتی
بلک وہ راہ ہدایت گم کربیٹھتا ہے
اس کی کیفیت ایسی ہوجاتی ہے کہ چہرا زرد' منہ پر سبزکائی جمی ہوئی اور آنکھوں میں ہروقت شراب کی سرخی' اور جگر صفراء سے پر رہتا ہے!!

حکایت۔ غار میں ابلیس کا رونا

حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے دوران سفر ایک غار میں ابلیس کو روتے پایا جبکہ غار کے چشمے سے پانی ابل رہا تھا البتہ اس کا رنگ بدلا ہوا تھا' میں نے ابلیس سے رونے کا سبب پوچھا تو وہ بولا' میرے علاوہ کسی اور کو بھی رونے کا حق حاصل ہے! کیونکہ میں تو مقربین الیہ میں تھا اور اب راندہ درگاہ ہوں۔ میں نے سوال کیا مجھے یہ بتایئے تمہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے حکم عدولی کی جرات کیسے ہوئی؟ بولا' میرے حکم چلانے میں عنایات الٰہی شامل حال نہیں تھی' پھر اس نے یہ آیت پڑھی۔ بدالھم من اللہ مالم

یکونوایحنسبون۔ ان کے لئے ظاہر ہوا جس کا وہ گمان بھی نہیں رکھتے تھے اور ابلیس یہ اشعار پڑھنے لگا۔

ولی کبد مقروحۃ من یبیعنی
بھا کبدًلیسث بذات قروح
ابا ھاعلی الناس ان یشترونھا
ومن یشتری ذاعلۃ بصحیح

میرا دل جگر زخمی ہے' پھر ایسے زخمی دل کون فروخت کرتا ہے' اور ایسا جگر نہیں جو مجروح نہ ہو' لوگوں نے اس کے خریدنے سے انکار کیا' کیونکہ صحیح و عمدہ کے بدلے بیمار کو کون خریدتا ہے؟

حکایت ۔ شیطان کا رونا

بیان کرتے ہیں کہ حضرت یحیٰ علیہ السلام نے کسی وادی میں شیطان کو زاروقطار روتے دیکھا' آپ نے رونے کا سبب دریافت کیا' تو کہنے لگا جس نے عرصہ دراز تک رب العالمین کی عبادت کی ہو اور پھر وہ اکارت جائے تو وہ کیوں نہ روئے' آپ نے فرمایا پھر تو مخلوق خدا کو بہکانے سے باز آ' وہ کہنے لگا! یا نبی اللہ! آپ یہ بتایئے میں تو مخلوق خدا کو گمراہ کرتا ہوں! مجھے کس نے گمراہ کیا' آپ نے فرمایا پھر تو اپنے رب کی طرف رجوع کر! وہ بولا' بہت اچھا ذرا اپنے رب کے حضور میری سفارش تو فرما دیجئے' چنانچہ حضرت یحیٰ علیہ السلام اپنے عبادت خانہ میں نہایت گریہ زاری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے' الٰہی! مجھے اس مردود کی تمام کارروائی کا علم ہے اب وہ نادم ہو کر تیرے دروازے پر حاضر ہے' کیا اس کے لئے معافی کی کوئی صورت بن سکتی ہے؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا! اور کہا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے آپ اپنے کام سے کام رکھئے بصورت دیگر یہ

تیرے لئے بھی نقصان کا باعث بن سکتا ہے' اور معاملہ بگڑ سکتا ہے' چنانچہ وقت گزرتا گیا یہاں تک کہ آپ نے پھر اسے روتے دیکھا دریافت کرنے پر کہنے لگا ایک لاکھ برس اس کے در پر کھڑا رہا مگر جواب ملا! تیرے لئے معافی کی کوئی صورت نہیں! تو توفیق ایزدی سے محروم ہو چکا ہے۔

حضرت یحیٰی علیہ السلام عرض گزار ہوئے الٰہی! کیا سبب ہے! اس کی درخواست کو تو نے قبول کیوں نہ فرمایا۔ حضرت جبرائیل حاضر ہوئے اور کہا! اس کا رونا منافقانہ ہے' موافقانہ نہیں۔ اسے آپ حضرت آدم علیہ السلام کی قبر پر سجدہ کا حکم دیں' آپ نے ابلیس سے فرمایا اگر معافی کا خواستگار ہے تو حضرت آدم علیہ السلام کی قبر شریف پر سجدہ کر لو! وہ استہزاء" ہنسا اور کہنے لگا میں نے ان کی زندگی میں سجدہ تو کیا نہیں اب کیسے کر سکتا ہوں!

ابلیس نے چار کفر کئے

بیان کرتے ہیں کہ ابلیس نے چار طرح کا کفر کیا' (1) پہلی بات تو یہ ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف ظلم کی نسبت کی چنانچہ کہا میں انسان سے اعلیٰ ہوں' تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے خاک سے' (2) اس نے اللہ تعالیٰ کے نبی کی توہین کی اور جو نبی کی توہین و تحقیر کا مرتکب ہوتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ (3) اس نے اجماع (ملائکہ) کی مخالفت کی اور جو اجماع امت کی مخالفت کرتا ہے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے۔ (4) نص کی موجودگی میں قیاس پر اڑا رہا۔ کیونکہ اسے تو بالصراحت سجدے کا حکم فرمایا جا رہا ہے مگر وہ اپنے غلط قیاس میں پھنسا رہا اور کفر پر ہٹ دھرمی دکھائی' لہٰذا نص کے مقابل قیاس پر عمل کفر ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں سب سے پہلے محض قیاس پر عمل کرنے والا ابلیس ہے کیونکہ اسی نے کہا آگ خاک سے بہتر ہے' حالانکہ آگ کے مقابل خاک چار اعتبار سے افضل ہے' اس لئے کہ خاک کے جواہر میں' متانت' تحمل و وقار' حلم' صبر' حیا' تواضع ہے' اور یہی

اوصاف حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی توبہ کا باعث بنے اور آگ میں تیزی' سبکی' بلندی اور اضطراب ایسے جوہر ہیں' اور یہی ابلیس کے ترک سجدہ کے سبب بنے نیز تکبر اور توبہ سے انکار کا ذریعہ ٹھہرے!!

حدیث شریف میں ہے کہ جنت کی مٹی خوشبو دار ہوگی اور وہاں آگ کا گزر تک نہ ہوگا! اور یہ بھی کہ آگ عذاب کا سبب ہے جبکہ مٹی باعث عذاب نہیں' نیز خاک آگ سے بے نیاز ہے مگر آگ تو کسی نہ کسی جگہ کی محتاج ہوگی لہٰذا خاک برتر ہے' آگ خاک کی محتاج ہے' امام قرطبی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں آگ پر خاک کی فضیلت یوں بھی نمایاں ہے کہ خاک سے مساجد بنی ہیں اور طہارت کا سبب ہے جبکہ آگ میں خوف اور عذاب ہے!!

حضرت آدم اور حضرت حوا کے آنسو !

بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کے آنسو خشکی میں لونگ اور تری میں لولو' مرجان بن گئے کیونکہ آپ صحرا و دریا میں روتے رہے' اس لئے کہ آپ باب التوبہ سے اترے تھے! اور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا باب الرحمتہ سے زمین پر اتریں تھیں ان کے آنسو خشکی پر مہندی اور تری میں موتی بن گئے' سانپ خشکی اور تری میں رویا' اس لئے خشکی پر اس کے آنسو بچھو اور تری میں کیکڑا یا مگرمچھ بنے' اس لئے کہ وہ باب الغضب سے اترا تھا مور خشکی و تری میں رویا تو اس کے آنسو خشکی پر کھمل اور تری میں جونکیں' بن گئے اور وہ بھی باب الغضب سے ہی اترا' ابلیس خشکی اور تری میں رویا اس کے آنسو خشکی میں کانٹے اور تری میں گھڑیال!! کیونکہ وہ باب اللعنتہ سے زمیں پر اترا۔

بعض کا بیان ہے کہ اگر تمام دنیا اور حضرت داؤد علیہ السلام کے رونے کو یکجا کیا جائے تو حضرت نوح علیہ السلام کا رونا بڑھ جائے گا اسی طرح اگر تمام دنیا' حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے رونے کو جمع کیا

جائے تو حضرت آدم علیہ السلام کا رونا زیادہ ہوگا!

حکایت۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟

بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب پشت آدم سے ارواح ذریت آدم کو نکال کر فرمایا الست بربکم؟ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو سب سے پہلے روح ارواح مخلوقات رسالت ماب نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عرض کیا! کیوں نہیں! یقیناً الٰہی تو ہمارا پروردگار ہے!

عجیب واقعہ۔ بلی اور خدا؟

بیان کرتے ہیں کہ اصحاب کہف کی ہدایت و رہنمائی کا باعث ایک بلی بنی' وہ اس طرح کہ یہ لوگ اپنے بادشاہ دقیانوس کے سرہانے کھڑے تھے کہ ایک بلی کودی اور دقیانوس جو اپنے آپ کو خدائی منصب پر فائز سمجھتا تھا ڈر گیا' اور مارے خوف سے اس پر گھبراہٹ طاری ہوگئی' اصحاب کہف نے جب یہ منظر دیکھا تو آپس میں کہنے لگے یہ خدا کیسے ہوسکتا ہے جو ایک معمولی سی بلی سے ڈر گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان واقعات کی اطلاع اپنے محبوب' حبیب اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو فرما دی تاکہ لوگ ایسے مصنوعی خداؤں کی نسبت خدا ہونے کا اعتقاد نہ کر بیٹھیں۔

حکایت۔ حضرت عمر ابن عبدالعزیز اور ان کی کنیز !

حضرت ابن جوزی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر ابن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کی کنیز نے خواب میں دوزخ پر پل صراط سے عبدالملک بن مروان کو گرتے ہوئے دیکھا' پھر اس کے بیٹے سلیمان بن عبدالملک کو لایا گیا اور وہ بھی پل صراط پر ابھی تھوڑی سی دوری پر گیا تھا کہ نیچے گر پڑا' پھر منادی نے ندا دی عمر بن عبدالعزیز کو لایا جائے' یہ سنتے ہی حضرت عمر بن عبدالعزیز بے ہوش ہوکر گر پڑے کنیز آپ کے کانوں میں کہتی رہی ہوش کیجئے اور سنئے تو سہی' میں نے پھر آپ کو دیکھا آپ نے پل صراط کو

عبور کرلیا اور نجات سے بہرہ مند ہوئے' حضرت کی کرامات کا مزید ذکر عنقریب آئے گا!

حکایت - باپ کی دعا ! الٰہی میرے بیٹوں کو موت عطا فرما دے !

محدث ابن جوزی علیہ الرحمتہ' روح الارواح میں درج فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ دو بھائی آپس میں باتیں کرتے کرتے ایک دوسرے کو اپنی خطاؤں سے آگاہ کرنے لگے' ایک نے کہا مجھے تو اپنا ایک گناہ یوں یاد آرہا ہے کہ ایک بار میں اپنے کھیتوں کے درمیان سے گزر رہا تھا ایک بالی سرراہ گری پڑی تھی میں نے اٹھا کر ایک اور کھیت میں پھینک دی' اب مجھے یوں محسوس ہورہا ہے کہ وہ دوسرے کھیت کی تھی اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سوال فرما لیا کہ تو نے ایک کھیت کی بالی دوسرے کھیت میں کیوں پھینکی تو میں کیا جواب دوں گا؟

اسی طرح دوسرا بھائی کہنے لگا میں نے بکثرت نوافل نمازیں ادا کیں! لیکن مجھے معلوم نہیں کہ میں دائیں پاؤں پر زیادہ کھڑا رہا یا بائیں پر! اور میں اپنی اسی غفلت سے ڈر رہا ہوں اگر اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں سوال فرمایا تو میں کیا جواب دوں گا؟

ان کے والد صاحب یہ باتیں خاموشی سے سن رہے تھے' جب وہ خاموش ہوگئے تو باپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کی الٰہی! اگر یہ میرے دونوں فرزند اپنی اپنی بات میں سچے ہیں تو ان کو موت عطا فرما دے تاکہ وہ زندہ رہنے کے باعث کسی گناہ کے مرتکب نہ ہوجائیں!! اور تیری نافرمانی نہ کرسکیں!! چنانچہ اسی وقت وہ دونوں بھائی فوت ہوگئے

جب ان کے انتقال کی خبر ان کی والدہ ماجدہ کو ہوئی تو وہ اپنے خاوند سے کہنے لگی تجھے لوگوں کے سامنے اپنی دعا کی قبولیت پر ناز اور فخر ہے!!

اس کے بعد اس نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور یوں عرض گزار ہوئی!!

الٰہی ان رازوں کی طفیل جو میرے اور تیرے درمیان ہیں' میں تیرے حضور گزارش کرتی ہوں' مجھے میرے بیٹے اسی طرح عطا فرما دے جیسے تو نے مجھ پر پہلے کرم فرمایا تھا' کہتے ہیں ابھی اس نے دعا سے ہاتھ نیچے نہیں کئے تھے کہ دونوں بیٹے دوبارہ زندہ ہوگئے!! سبحان اللہ!!

حکایت۔گوشت اور انسان

بیان کرتے ہیں کہ حضرت رابعہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں ایک شخص آیا جس کے پاس بھنا ہوا گوشت تھا آپ نے اس گوشت پر نگاہ ڈالی اور رونا شروع کردیا' وہ شخص عرض گزار ہوا' گر آپ کا ذوق ہو تو اسے تناول فرمایئے۔

حضرت رابعہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمانے لگیں!! اے اللہ کے بندے! مجھے اس کے کھانے کی طلب نہیں میں تو اس لئے رو رہی ہوں کہ حیوانات کو تو ذبح کرنے کے بعد جب ان میں جان نہیں رہتی آگ میں ڈالا جاتا ہے مگر انسان کو تو زندہ آگ میں داخل ہوگا!! (ہم سے تو وہ حیوان ہی اچھے ہیں جنہیں آگ کی تکلیف محض گوشت ہونا بے جان ہونے باعث محسوس ہی نہیں ہوتی)

مسئلہ ۔ قنوت نازلہ

طبقات ابن سبکی علیہ الرحمتہ میں ہے کہ محمد بن عبدالملک (م532ھ) نماز صبح میں قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے' (خیال رہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز فجر میں دعائے قنوت پڑھنی جائز ہے) اور انہیں کا ارشاد ہے جب کسی کے سامنے صحیح حدیث آئے تو اسی پر عمل کریں میرا مذہب بھی وہی ہوگا اور محمد بن عبدالملک کہتے ہیں میرا مسلک و مذہب صحیح و درست ہے اسی لئے میں نے نماز فجر میں قنوت کو ترک کردیا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص معاملہ میں قنوت کا آغاز فرمایا تھا جب وہ تکلیف رفع ہوگئی

تو آپ نے نماز فجر میں قنوت کو ترک فرمایا دیا۔

وہ کہتے ہیں میں نے ابواسحاق شیرازی رحمہ اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا اور انہیں سلام عرض کرنے کا قصد کیاتو انہوں نے منہ پھیرلیا' میں نے اعراض کا سبب دریافت کیا تو وہ کہنے لگے تم نے قنوت پڑھنی کیوں چھوڑ دی' میں نے حدیث بیان کی تو انہوں نے مسکراتے ہوئے میری طرف منہ کرلیا۔ حضرت ابن سبکی علیہ الرحمتہ کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس قنوت کا پڑھنا ترک فرما دیا تھا' جو قبیلہ زحل اور ذکوان کی مذمت کیلئے پڑھا کرتے تھے۔

حکایت ۔ قیامت کی ہولناکی کا تصور

بیان کرتے ہیں کہ حضرت مالک بن دینار بعد نماز عشاء کسی ضرورت کے باعث باہر نکلے تو کیا دیکھتے ہیں ان کے دائیں بائیں آسمان سے برف کے ٹکڑے گر رہے ہیں ان کے تصور میں نامہ اعمال کے اڑ اڑ کر ہر ایک کے پاس پہنچنے کا نقشہ سامنے آگیا' اسی سوچ میں انہوں نے ساری رات گزار دی اور اپنی ضرورت کا خیال تک نہ رہا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت کیا! کیا قیامت میں لوگ اپنے اپنے اہل و عیال کو یاد رکھیں گے آپ نے فرمایا تین مقام ایسے ہوں گے کہ انسان اپنے اہل و عیال کو بھی بھول جائے گا۔ نامہ اعمال کے پہنچتے وقت' میزان قائم ہونے کے وقت' پل صراط پر گزرنے کے وقت

تعبیر خواب ۔ خواب میں برف دیکھنا

جو شخص دیکھے کہ وہ خواب میں برف کھا رہا ہے تو اس کی تعبیر اس کی روزی سے ہے! اور اگر بہت زیادہ برف دیکھتا ہے تو وہ تکلیف میں مبتلا ہوگا! کیونکہ برف بھی اللہ تعالیٰ کی ان نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے' جو

بنی اسرائیل پر نازل ہوئیں اور جس پر خواب میں برف گری وہ غم و الم اور تفکرات میں مبتلا ہوگا۔

حکایت۔ لڑکا اور تختی؟

حضرت مولف علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عطرالالباب میں کسی سعادت مند انسان کے ایک لڑکے کو مدرسے کے دروازے پر روتے دیکھا! میں نے سبب دریافت کیا تو وہ کہنے لگا میرے استاد صاحب نے میری تختی پر ایک سطر تحریر فرمائی ہے۔ میں نے کہا وہ کون سے کلمات ہیں اس نے بعد از تسمیہ پڑھنا شروع کیا الھکم التکاثر اور کلا سوف تعلمون۔ تک پڑھتا گیا' جس کا مفہوم یہ ہے کہ تم کثرت و زیادتی کے خیال میں بند ہوکر ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے ہوئے غفلت میں پڑچکے ہو' یہاں تک کہ تم نے قبروں کو جا دیکھا' جاؤ الگ ہوجاؤ تمہیں عنقریب پتہ چل جائے گا۔ الغرض اس نے چند آیات بڑے درد و سوز سے سنائیں اور کہا دیکھے اللہ تعالیٰ کس طرح عذاب و عقاب سے آگاہ کررہا ہے۔

وہ شخص نیک بخت لڑکے سے کہنے لگا ابھی تو ابتدائی آیات ہی تم نے لکھی ہیں آگے تو زیادہ سختی سے آگاہ کیا گیا ہے ایسے کہ تم اسی طرح روتے روتے کل جب یہ پڑھو گے لترون الجحیم الایہ۔ تو ایسے محسوس ہوگا جیسے کہ تم نے دوزخ کو دیکھ لیا' پھر تمہیں اچھی طرح یقین ہوجائے گا اور جب اللہ تعالیٰ نعمتوں کا حساب لے گا تو پھر کیا حالت ہوگی؟

لڑکا تفصیل سنتے ہی بڑی بے چینی سے گرا اور ٹھنڈا ہوگیا' استاد صاحب نے جب یہ منظر دیکھا تو اس صالح کو پکڑ کر قاضی کے پاس لے گیا کہ اس نے فلاں لڑکے کو قتل کردیا ہے' نیک بخت نے تمام ماجرا کہہ سنایا قاضی نے فیصلہ دیا اسے جانے دو اس نے تو بہترین صلاحیتوں کے مالک بچے کو جلد سعادت مندوں کے مراتب پر پہنچا دیا۔

حکایت۔ شہید عشق حقیقی

حضرت منصور بن عماد رحمتہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ میں نے ایک نوجوان کو خائفین ایسی نماز پڑھتے دیکھا' جب وہ فارغ ہوا تو میں نے اسے کہا جہنم میں ایک مقام ہے جس کا نام نظی ہے اور اس کی شدت اتنی سخت ہے کہ دماغ کا بھیجا نکال باہر کرے گی' اور بعض کہتے ہیں کہ چہرے کے حسن و ملاحت کو ختم کردیتی ہے یہ سنتے ہی نوجوان بے ہوش ہوکر گر پڑا جب اس نے ہوش سنبھالا تو کہنے لگا کچھ اور بھی بتایئے گا میں نے یہ آیت پڑھ دی۔
یاایھاالذین امنواقواانفسکم واھلیکم نارا وقودھاالناس والحجارۃ۔
ایمان والوں اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے!

یہ سنتے ہی وہ گرا اور فوت ہوگیا۔ میں نے اس کے سینہ پر نظر ڈالی تو یہ کلمات قلم قدرت سے لکھے ہوئے پائے فی عیشۃ راضیۃ فی جنۃ عالیتہ وہ نہایت عمدہ اور پسندیدہ باغات میں جنت المعلیٰ میں ہیں۔

بعدہ میں نے خواب میں دیکھا وہ ایک نہایت خوبصورت تخت پر تاج سجائے بیٹھا ہوا ہے' کہنے لگا اللہ تعالیٰ نے مجھے شہداء بدر جیسا ثواب عطا فرمایا ہے بلکہ کچھ قدرے زیادہ ہی عنایت سے نوازا۔ اس لئے کہ وہ تو کفار کی تلوار کے شہید ہیں' جب کہ میں اللہ تعالیٰ کے عشق کی تلوار کا مقتول ہوں۔

حکایت۔ سب سے بڑا سفارشی

حضرت مولف علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے "نزجس القلوب" میں دیکھا گزشتہ زمانہ میں کوئی آدمی تھا جس نے نافرمانی کی حد کردی تھی' سرکشی اور دین سے بغاوت میں اس وقت اس کا کوئی ثانی نہ تھا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے توبہ کی راہ سجھائی' تو اس نے اپنی بیوی سے مشورہ کیا اور کہا میرا کوئی ایسا دوست ہے جو میرے لئے سفارش کرے' وہ کہنے

گی تیرا کوئی بھی سفارشی نہیں بن سکے' وہ کہنے لگا اچھا میں توبہ کرتا ہوں مگر تجھے تاکیداً کہتا ہوں میری توبہ کا کسی کے سامنے اظہار نہ کرنا' وہ بولی اس کا تو نام تک نہ لے کیونکہ تو نے نافرمانی کے باعث اپنے اور خدا کے درمیان معاملہ قطع کرلیا ہے' اس طعنہ پر وہ جنگل کی طرف بھاگ کھڑا ہوا' اور آسمان کی طرف منہ کر کے کہنے لگا تو ہی میرا سفارشی بن جا پھر زمین سے مخاطب ہوا اے زمین تو ہی میرے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور معافی کی سفارش کردے' وہ کچھ اس انداز میں درد و سوز سے پکارتا رہا یہاں تک کہ خوف خدا سے بے ہوش ہو کر گر پڑا۔

اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور ایک فرشتہ بھیجا جس نے اسے اٹھایا اور اس کے چہرے پر ہاتھ ملا' اس کے ہوش و حواس بحال ہوگئے' فرشتے نے قبولیت توبہ کی بشارت دی۔ اس شخص نے عرض کیا میری توبہ کس وجہ سے قبول کی گئی۔ فرشتے نے کہا فقط خوف خدا کے باعث۔

حکایت - چرواہے کا روزہ !

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہیں سفر پر جارہے تھے کہ کسی مقام پر دسترخوان بچھا کر کھانا کھانے لگے' وہیں سے ایک چرواہے کا گزر ہوا آپ نے اسے کھانے کی دعوت دی وہ کہنے لگا میں روزے سے ہوں! آپ نے فرمایا اتنی شدت کی گرمی میں روزہ؟ اور پھر تو بکریاں بھی چرا رہا ہے وہ بولا میں اپنی کوتاہیوں کی تلافی کر رہا ہوں' (ممکن ہے قضا کا روزہ ہو) آپ نے فرمایا کچھ بکریاں ہمارے ہاتھ فروخت کردو! وہ بولا اور کہنے لگا یہ تو میرے مالک کی ہیں۔ آپ نے بطور امتحان فرمایا اپنے مالک سے کہنا انہیں بھیڑیے نے شکار کرلیا ہے' یہ سنتے ہی چرواہا الٹے پاؤں یہ کہتے ہوئے بھاگ کھڑا ہوا' خدا کہاں ہے یعنی میری کیفیت کو اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے جو حقیقی مالک ہے تو پھر مجازی مالک کے سامنے جھوٹ بولنے سے کیا فائدہ۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہما مدینہ منورہ آئے اس چرواہے کے مالک کو تلاش کیا اور اس غلام کو خرید لیا نیز کچھ بکریاں حاصل کیں۔ پھر اس کو بکریاں دیتے ہوئے آپ نے آزاد کردیا۔ نیز فرمایا تیری سچائی اور مالک سے امانت و وفاداری نے دنیوی آزادی دلائی' مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بروز قیامت بھی تجھے رہائی سے نوازے گا!

حکایت۔ حضرت فضیل بن عیاض کی توبہ

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں میں نے علائی کی تفسیر سورۂ یوسف میں دیکھا ہے کہ حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ راہزنی میں بڑے معروف تھے۔ ایک شب اپنے غلام کی گود میں سر رکھے آرام کررہے تھے کہ ایک قافلہ آتا دکھائی دیا۔ جب قافلہ قریب آیا تو وہ کہہ رہے تھے ہم کیا کریں ادھر تو فضیل ڈاکو رہتا ہے کہیں ہم پر حملہ آور ہی نہ ہو۔ قافلے میں قرآن کریم کے تین قاری تھے وہ کہنے لگے ہم ان کی طرف تین تیر چلاتے ہیں اگر ہمارے تیر نشانے پر لگے تو بہتر ورنہ ہم واپس پلٹ جائیں گے!!

چنانچہ ایک قاری صاحب نے یہ آیت باآواز بلند تلاوت فرمائی۔ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ آمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ۔ کیا ایمانداروں کے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف میلان کریں' یہ سنتے ہی حضرت فضیل کی چیخ نکل گئی' اور کہنے لگے میرے تو دل میں کوئی تیر پیوست ہوگیا ہے غلام نے تیر تلاش کیا مگر نہ پایا! آپ بولے یہ ظاہری تیر نہیں یہ خدائی تیر ہے' اسی اثناء میں دوسرے قاری نے یہ آیت تلاوت کی۔ ففروا الی اللہ انی لکم نذیر مبین۔ پس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے میں جلدی کرو' بے شک میں تمہارے لئے اس کی گرفت سے واضح طور پر ڈر سنانے والا ہوں فضیل پھر چلائے اور کہا مجھے ایک اور تیر لگ گیا ہے' پھر تیسرے قاری کی آواز

گونجی۔ وانیبواالی ربکم واسلمواله من قبل ان یاتیکم العذاب ثم لا تنصرون۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو اور اس کی بارگاہ عالیہ میں سر تسلیم خم کر دو' اس سے پہلے کہ تم پر اس کا عذاب نازل ہو ورنہ تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔

حضرت فضیل تیسری بار بے حد چلائے اور کہا اے میرے غلام ایک اور خدائی تیر کا نشانہ بن گیا ہوں یہ کہا اور فرمایا آیئے یہاں سے لوٹ چلیں' میں یہاں ، نہایت نادم و پشیمان ہوں' پھر وہی سے مکہ مکرمہ کا سفر اختیار کیا۔ وہاں انہیں ہارون الرشید نے دیکھا اور کہا فضیل میں نے خواب میں دیکھا ہے کوئی کہہ رہا ہے فضیل کے دل میں اپنے رب کا خوف طاری ہوچکا ہے اور اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف صحیح رجوع کرلیا ہے! یہ سنتے ہی فضیل کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے اور رو رو کر عرض کرنے لگے۔

الٰہی! چالیس سال سے بھاگا ہوا تیرا غلام تیرے دروازے پر حاضر ہوگیا ہے' اسے محروم نہ فرمایئے گا چنانچہ ان کی توبہ ایسی قبول ہوئی کہ ان کا اسم گرامی اولیاء جہاں کی جماعت میں آفتاب و مہتاب کی طرح چمک رہا ہے۔

حضرت فضیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار شریف مکہ مکرمہ میں ہے آپ کا وصال 187ھ میں ہوا' ان کا مزار مبارک مشہور ہے حضرت مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔ 884 ہجری کو جب مجھے مکہ مکرمہ جانا نصیب ہوا تو آپ کے مزار اقدس پر بھی شب و روز حاضری دی۔ (افسوس کہ سعودی حکومت نے صحابہ کرام' اولیاء عظام اور اکابر ملت اسلامیہ کے تمام مزارات منہدم کردیئے ہیں اب سوائے نام کے قبروں کے نشانات تک نہیں رہے بس ارواح مقدسہ کے ایصال ثواب کیلئے حجاج کرام بڑی محبت و عقیدت سے حاضری دیتے ہیں اور ان نشانات پر بھی عقیدت کے پھول کے نچھاور کرتے رہتے ہیں بے شک نجدی حکومت نے ظاہراً مزارت مٹادیئے مگر عشاق کے دل تو پیاروں کے

مسکن بنے ہوئے ہیں۔) (تابش قصوری)

فائدہ - الایمان بین الخوف والرجا !

حضرت امام یحییٰ بن معاذ رازی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں جو ایماندار نیکی اور بدی کا ارتکاب کرتا ہے اور پھر وہ نیکی کی قبولیت اور برائی کی گرفت پر یقین رکھتا ہے تو اس کی بدی امید و بیم کے درمیان ایسے گھر جاتی جیسے دو شیروں کے درمیان لومڑی!!

مسئلہ - روٹی افضل یا پانی؟

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر کوئی سائل سوال کرے کہ امید و بیم میں افضل کون ہے؟ تو ہم کہیں گے یہ بے ہودہ سوال ہے' جیسے کوئی دریافت کرنے لگے روٹی افضل ہے یا پانی؟ تو آسان ترین یہی جواب ہوگا بھوکے کے لئے روٹی اور پیاسے کے لئے پانی افضل ہے۔ اگر بھوک اور پیاس دونوں کا غلبہ ہوتو فضیلت میں مساوی اگر ان میں سے جس کی طرف زیادہ میلان ہوگا اسے افضل قرار دیا جائے۔

یہی بات امید و بیم کے افضل و برتر ہونے میں ہے یعنی اگر بندے پر امن و سکون غالب ہوتو خشیت و خوف الٰہی کو افضل قرار دیں گے اور اگر رحمت الٰہی سے ناامیدی کا غلبہ ہوتو امید کو افضل ٹھہرایا جائے گا۔

حضرت صالح بن عبدالکریم فرماتے ہیں امید و بیم دو نور ہیں ان سے سوال کیا گیا دونوں میں روشن تر کونسا نور ہے جواباً" فرماتے ہیں امید!! جب یہ رپورٹ حضرت ابوسلیمان درانی نے سنی تو وہ کہنے لگے تعجب ہے نماز' روزہ اور تمام اعمال صالحہ خوف کے شعبہ جات ہیں اور مزید فرمایا کہ خوف بے ادبی کی طرف لے جاتا ہے جب کہ امید اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹاتی ہے۔

حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں امید کی فضیلت پر خوف سے زیادہ احادیث وارد ہوئی ہیں' حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں محبت خوف سے افضل ہے کیا یہ تمہارا تجربہ نہیں جب کہ تمہارے دو غلام ہوں ایک محبت کرے اور دوسرا تم سے ڈرتا رہے جسے محبت ہوگی وہ تمہاری خدمت میں لگا رہے گا اور جس پر تمہارا خوف ہوگا وہ موجودگی میں خیر خواہی کا اظہار کرے گا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں ایک فرشتے نے حاضری دی اور کہا اللہ تعالیٰ آپ سے سلام فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے جو بھی تمہاری حاجت ہو کہئے ہم پوری کریں گے۔ آپ نے کہا میری پھر یہی حاجت و تمنا ہے کہ وہ اپنی محبت اور خشیت کی دولت ابدی سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنے عزوجلال کی قسم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایسا ملک عطا کروں گا کہ آپ کے بعد ایسی سطوت و شان رکھنے والا کوئی شہنشاہ نہیں ہوگا۔

حکایت۔ ہر لحہ' ہر قدم پر امتحاں ہے !

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جرائیل علیہ السلام سے فرمایا میرے قریب آیئے۔ وہ قریب ہوئے تو تھوڑی سی دیر کے بعد ادھر ادھر ہوگئے' ارشاد ہوا' میرے قریب ہوجایئے' پھر قریب ہوئے اور چند لمحوں بعد کھسک گئے تیسری بار پھر ارشاد ہوا قریب ہوجائیے جب قریب ہوئے تو جلد ہی پھر ادھر ادھر ہوگئے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم ہر بار کھسک جاتے ہو کیا میں نے تمہیں اپنی حفاظت میں نہیں رکھا؟

کیا میں نے تجھے اپنا رسول نہیں بنایا۔ عرض کیا الٰہی یہ سب کچھ بجا ہے! لیکن خدایا مجھے تیری عزت و عظمت کی قسم تیری خفیہ تدبیر سے میں خوف کھاتا ہوں! حکم ہوا پھر اسی طرح ہی رہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میں نے جرائیل علیہ السلام کو دیکھا غلاف کعبہ تھامے عرض گزار ہیں الٰہی میرا نام نہ بدلیں' میرا جسم برباد نہ ہونے پائے کیونکہ بعد از وصال' فراق نہایت دشوار گزار اور قرب

، کے بعد' جدائی نہایت تکلیف دہ ہے۔

جدائی کی بھی اک لذت شگفتہ
وصل کے ساتھ فرقت کا گماں ہے
(تابش قصوری)

حکایت۔ نہ چھوڑوں گا کبھی میں احمد مختار کا دامن !

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں عربی قبائل میں سے کچھ لوگ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس حاضر ہوئے' ان میں ایک نوجواں کہنے لگا آپ لوگ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جایئے' سازوسامان کی میں حفاظت کرتا ہوں' پھر جب وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرط محبت سے آپ کے ساتھ لپٹ گیا اور کہنے لگا مجھے اس ذات اقدس کی قسم جس نے آپ کو حق سے سرفراز فرماکر مبعوث فرمایا' میں آپ کو ہرگز نہیں چھوڑں گا جب تک آپ مجھے مغفرت و بخشش کی سند سے نہیں نوازیں گے۔

اس کی بے پایاں محبت کا ثمرہ ظہور پذیر ہوا' اور جبرائیل علیہ السلام سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم پہنچایا! میرے حبیب اس نوجوان کو آگاہ فرمایئے کہ ہم نے اسے بخشش و مغفرت اور کرم سے بہرہ ور کیا۔

حکایت۔ بلعم بعور اور برصیصا

بیان کرتے ہیں کہ بلعم باعور' چار سو سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہا پھر اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر نے اسے آلیا اور سورج کی پرستش کرکے گمراہ ہوگیا۔

اسی طرح برصیصا راہب عبادت و ریاضت میں بڑا مشہور ہوا نیز وہ مستجاب الدعوات تھا' شہنشاہ وقت کی لڑکی اس کی خدمت میں دعا کیلئے حاضر

ہوئی' ابلیس نے اسے رات تک اپنے پاس ٹھہرانے کا خیال پیدا کردیا' جب رات ہوئی تو شیطان نے وسوسہ میں ڈال دیا۔ یہاں تک کہ برصیصا زنا کا مرتب ہوگیا پھر اپنی عزت و آبرو کی بربادی کے خطرہ سے اس نے لڑکی کو ہلاک کردیا' ابلیس نے یہ خبر بادشاہ تک پہنچا دی' برصیصا پکڑا گیا اور بادشاہ نے سولی کا حکم دیا' ابلیس عین اس وقت جب سولی کا پھند اس کے گلے میں ڈالا جارہا تھا' جا پہنچا اور پوچھنے لگا یہ سب معاملہ تیرے ساتھ کس نے کیا وہ بولا تو نے! ابلیس کہنے لگا پھر رہائی بھی دے سکتا ہوں وہ اس طرح کہ اس وقت تو مجھے سجدہ کر' اس نے اشارہ سے سجدہ کیا اور حالت کفر میں تختہ دار پر لٹک گیا۔ (العیاذ باللہ)

حضرت ابونصر سمرقندی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے خواب دیکھا اس کے ہاتھ میں سورۂ اخلاص لکھی ہوئی ہے اور وہ اپنی زبان سے چاٹ رہا ہے پھر کسی معبر سے اس نے تعبیر دریافت کی تو انہوں نے کہا تو اپنے دین کی حفاظت کر' پھر وہ جہاد پر روانہ ہوا' دشمنوں نے گرفتار کرلیا اور اس کے پاس ایک خوبصورت لڑکی کو بھیج دیا' جس کے باعث وہ اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھا' (استغفراللہ' والعیاذباللہ)۔

کریم عطا فرما کر واپس نہیں لیتا !

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ثقہ راوی سے سنا ہے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوا' حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ میری سفارش فرمائیے اللہ مجھے ایمان واسلام پر فوت کرے۔ آپ نے بنظر تعجب دیکھا اور فرمایا کیا کریم جب کوئی چیز عطا فرماتا ہے تو وہ واپس لے لیتا ہے؟ آپ نے یہ جملہ تین بار فرمایا؟ یعنی جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایمان و اسلام کی دولت سے نوازا ہے تو وہ اسے واپس نہیں لے گا کیونکہ وہ تو سب سے بڑا کریم ہے۔

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں' میں خواب میں رب العزت کی زیارت سے باریاب ہوا اور عرض کیاالٰہی! میں زوال ایمان سے پریشان ہوں' ارشاد ہوا' فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان یہ کلمات پڑھ لیا کرو۔ تمہارا ایمان مضبوط رہے گا۔ یاحی یاقیوم یاذ االجلال والاکرام' اسئلک ان تجئی قلبی بنورمعرفتک یااللّٰہ یااللّٰہ یااللّٰہ' یامحی الموتٰی۔

باب التوبہ ۔ توبہ کی فضیلت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یاایھاالذین امنوا توبواالی اللّٰہ توبۃ نصوحا۔
حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں توبہ نصوح' خلوص قلب سے انسان کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نادم ہوکر استغفار کرنا اور جو بھی ہاتھ' پاؤں وغیرہ سے کوئی غلط فعل سرزد ہوا ہے اسے کلی طور پر چھوڑ دینے اور آئندہ اس کے قریب نہ آنے پر پختہ عہد کرنے کا نام توبہ نصوح ہے!
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پیاسے کا ٹھنڈے پانی کو جیسے خوشی و محبت سے پینا آسان ہے توبہ کرنے والے کو مرجانا اس سے بھی آسان ہے!!
رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب بندہ گناہ سے توبہ اختیار کرلیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کراماً" کاتبین کو حکم فرماتا ہے اس کے گناہوں کو مٹادو! تاکہ قیامت میں یہ بندہ مجھے نہایت پاکیزہ حالت میں ملے یہاں تک کہ اس کے گناہ کا گواہ تک نہ رہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ گناہ پر ندامت کرنے والے کو مغفرت سے نواز دیتا ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ توبہ کرے۔ (رواہ الحاکم) کیونکہ الندامۃ توبۃ اوکما قال صلی اللّٰہ علیہ وسلم (تابش قصوری)
اللہ تعالیٰ نے موت' قیامت اور توبہ کے اوقات کو پوشیدہ کیوں رکھا؟ علمائے کرام جواب دیتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کے اوقات سے آگاہ فرمادیتا تو لوگ

اس وقت تک گناہ میں مبتلا رہتے جب تک وہ وقت پہنچ نہ جاتا! گویا کہ انہیں گناہ کی رغبت رہتی جو قطعاً جائز نہیں!! اسے حضرت علائی علیہ الرحمتہ نے سورہَ طٰہ کی تفسیر میں ذکر کیا ہے!

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حضور جب گناہ گار توبہ کیلئے حاضر ہو کر پکارتا ہے یااللہ! تو اس آواز سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی اور پیاری آواز نہیں' اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مامن صوت احب الی اللہ تعالٰی من عبد مذنب یقول یارب فیقول لبیک عبدی' اشهد کم یاملانکتی انی قدغفرت له' لبیک میرے بندے' میرے فرشتو! تم اس بات پر شاید بن جاؤ' بے شک ضرور میں نے اپنے بندے کو بخشش دیا۔

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چار ہزار سال قبل عرش پر یہ مکتوب تھا انی لغفار لمن تاب ومن عمل صالحا ثم اهتدٰی۔ بے شک میں ہی حقیقی مغفرت سے نوازنے والا ہوں اسے جس نے گناہوں سے توبہ کی اور ایمان لایا پھر اس نے صالح عمل اختیار کئے نیز وہ ہدایت پر ثابت قدم رہا۔

فائدہ ۔ حضرت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب بندہ نیکی کرتے ہوئے یہ عرض کرتا ہے الٰہی یہ تو نے ہی مجھے توفیق عطا فرمائی تیری ہی عنایت اور کرم نوازی سے یہ نیک عمل کرسکا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے توفیق تو واقعی اطاعت گزار ہے لہٰذا میں نے تجھے اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائی۔

اور جب کوئی بندہ نیکی کرتے ہوئے کہتا ہے یہ نیک عمل میں نے کیا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے توفیق تو میں نے ہی دی تھی اور پھر اس سے اعراض فرمالیتا ہے!

اور جب کسی بندے سے برائی سرزد ہوتی ہے تو کہہ دیتا ہے میرے مقدر ہی میں یہ برائی تھی تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوتا ہے اور فرماتا ہے تو

نے حکم عدولی کی اور برائی کا ازخود ارتکاب کیا اگر عرض کرتا ہے الٰہی میں نے اپنے آپ پر ظلم کر کے برا کیا' ارشاد ہوتا ہے یہ میں نے ہی مقدر کیا تھا۔ میں نے حکم دیا' اب میں ہی بخششوں گا اور پردہ پوشی کروں گا۔

رحمت پر بھروسہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا الٰہی! جب کوئی اطاعت گزار تجھے پکارتا ہے یااللہ! تو اس کے جواب میں کیا فرماتا ہے؟ کہا لبیک' پھر عرض کیا اگر زاہد کہے یااللہ! تو اس کے جواب میں کیا فرماتا ہے! ارشاد ہوا لبیک نیز آپ عرض گزار ہوئے جب گنہگار بندہ تجھے پکارتا ہے۔ یااللہ! تو پھر کیا فرماتا ہے' کہا لبیک لبیک لبیک۔

اور ارشاد ہوا۔ کلیم اللہ! سنئے! اطاعت گزار اور زاہد کو تو اپنی اطاعت و زہد پر بھروسہ تھا مگر گنہگار تو صرف میری رحمت ہی درکار تھی' میں اپنے دروازے سے کسی کو مایوس نہیں لوٹاتا! اس لئے کہ وہ تو مجھی پر بھروسہ کرتا ہے اور میرا ارشاد ہے' جو مجھ پر بھروسہ کرتا ہے' اسے میں ہی کفایت کروں گا۔

سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ اور فرشتے ان لوگوں پر درود و سلام بھیجتے ہیں جو اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے نادم ہوئے ہیں۔

حکایت ۔ تقدیر کے بارے معتزلی لاجواب

حضرت امام ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے استاد ابوعلی جبائی کو اس لئے چھوڑ دیا اور ان سے نفرت اختیار کرلی کہ وہ معتزلی ہوگیا تھا' ایک مرتبہ ابوعلی جبائی وعظ میں مصروف تھا کہ حضرت ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ تعالیٰ نے علیحدگی میں بیٹھ کر ایک عورت کو تیار کیا کہ وہ جبائی سے یہ سوال دریافت کرے "ایک شخص کے تین بیٹے تھے ایک صالح' ایک فاسق اور ایک نابالغ' وہ سبھی فوت ہوگئے"۔

اے خطیب! تم یہ بتاؤ ان کی عاقبت کیسی ہوگی؟ وہ بولا' صالح' جنتی ہوگا'

فاسق دوزخی اور نابالغ مسلمانوں میں شمار کیاجائے گا' حضرت اشعری نے اس خاتون سے پوچھا گیا تو جبائی نے جواباً کہا وہ نہیں جاسکے گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرے بھائی اطاعت کی اور جنت پائی تو نے تو کوئی نیک عمل کیا ہی نہیں تھا! اس سے سوال کیا گیا! اگر نابالغ کہے یااللہ مجھ سے گناہ بھی تو کوئی سرزد نہیں ہوا اور تو نے مجھے نابالغی میں ہی موت دیدی اگر مجھے زندہ رہنے دیتا تو میں بھی صالح اعمال کر کے جنت پالیتا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر میں تیرے بارے ایسا جانتا تو یقیناً زندہ رکھتا مگر مجھے تو علم تھا اگر تو زندہ رہتا تو کفر اختیار کرتا اور مستحق نار ہوتا اسی مصلحت کے پیش نظر تجھے موت سے ہمکنار کیا۔ پھر سوال کیا اگر اس کا فاسق بھائی دوزخ سے سر اٹھا کر کہے الٰہی مصلحتاً میرے ساتھ رعایت فرما دیتا تو میں دوزخ میں تو نہ پڑتا! کیا ہی اچھا ہوتا مجھے بھی نابالغی میں یہ موت دے دیتا۔ ابوعلی اس پر خاموش ہوگیا اور اس سے کوئی جواب نہ بن پڑا' پھر جب اس نے حاضرین کی طرف بغور دیکھا تو اس نے حضرت ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا اور کہنے لگا یہ سوالات تو اسی کے ہیں پھر تھوڑی مدت بعد دنیا سے چلتا بنا۔

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت اشعری علیہ الرحمتہ کے سوالات کا معتزلہ کے پاس کوئی جواب نہیں جبکہ اہلسنّت و جماعت کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے کون پوچھنے والا ہے' کہ تو نے ایسا کیا ویسا کیا اور ایسے کیوں نہ کیا یہ کس کی مجال ہے وہ اپنی چاہت میں خودمختار ہے وہ مالک ہے اپنی ملک میں جیسے چاہے تصرف فرمائے ہاں بندوں سے جو اس کے ملوک ہیں ان سے یقیناً باز پرس ہوگی!!

حکایت۔ عطائے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بعض صالحین میں سے ایک صالح کا بیان ہے' میں دریائے دجلہ کے کنارے کنارے جارہا تھا کہ کھجور کے دو درخت دیکھے ایک کھجور سے بھرا ہوا

اور دوسرا خشک تھا' کیا دیکھتا ہوں پھلدار کھجور سے ایک پرندہ تازہ کھجوریں نوچتا ہے اور خشک درخت کی طرف لے آتا ہے' مجھے تعجب ہوا اور میں درخت پر چڑھ گیا' کیا دیکھتا ہوں ایک اندھا سانپ ہے جسے پرندہ تازہ کھجوریں لاکر کھلا رہا ہے' میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا۔ الٰہی تیرے حبیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو سانپ کے مارنے کا حکم دیا ہے اور تو اسے روزی پہنچا رہا ہے' میں گواہی دیتا ہوں کہ تیری ذات وحدہٗ لاشریک ہے میں صراط مستقیم سے بھٹک چکا ہوں تو ہی میری رہنمائی فرما! ہاتف غیبی پکارا' جو ہماری طرف حاضری کا قصد کرتا ہے ہمارے دروازے اس کے لئے کھلے ہوئے ہیں' میں نے فوری طور پر توبہ و استغفار کی اور اپنے رفقاء کی طرف واپس لوٹ آیا' میری حالت کی تبدیلی پر دریافت کرنے لگے' تو مردود تھا' منظور کیسے ہوا؟ میں نے عرض کیا اب ہماری صلح ہوگئی ہے وہ کہنے لگے ہم بھی تمہاری طرف اپنے خدا سے مصالحت اختیار کرتے ہیں' پھر میں نے اپنے ناپاک کپڑے اتار دیئے' اور مکہ مکرمہ کی راہ لی۔

چلتے چلتے ہم ایک ایسے گاؤں میں جانکلے جہاں ایک خاتون ہمارا انتظار کررہی تھی' جب اس کے قریب پہنچے تو پکار اٹھی کیا تم لوگوں میں کوئی کردی جوان بھی ہے' میں آگے بڑھا اور کہا میں کردی ہوں' وہ بولی یہ میرے بیٹے کے کپڑے ہیں جو اس کے ایصال ثواب کیلئے خیرات کے قصد سے لئے ہیں میں نے انہیں خیرات کرنا چاہا تو نبی کریم علیہ التحیتہ والتسلیم نے خواب میں اپنی زیارت سے بہرہ ور فرمایا اور حکما" فرمایا یہ کپڑے فلاں کردی کو دینا' انی رایت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی المنام فقال اعطی ھذہ النساب لفلان الکردی فاخذتھا وقسمتھا بین اصحابی۔ پس میں نے وہ کپڑے لے لئے اور اپنے رفقاء میں تقسیم کردیئے۔

اسے عارفان حقیقت و صاحبان طریقت یوں بیان کرتے ہیں۔

مابال قلبک عن هوانا نازح
هل انت فی دعوٰی المجته مازح
کم ذانحن لغیر نا ولحسبنا
فی کل عضو منک نورلائح
فارفع حجاب البعدعنک وعدلنا
ودع البعادوخلنانتصاح
واسمع بنفسک ان اردت وصالنا
ولئن خطیت بنافانک رابح
واذا خشیت اساءۃ قدمتھا
زرنا فانا للمسئی نسامع

تیرے دل کو کیا ہوا' ہماری چھت سے علیحدگی اختیار کر رہا ہے' کیا دعویٰ محبت محض دل لگی تھی؟
تو غیر کے عشق میں کب تک گرفتار رہے گا حالانکہ تیرے ہر ہر عضو میں ہمارے ہی حسن و جمال کی چمک دمک ہے
اب جدائی کے پردے ہٹا دے اور ہم سے وعدہ وصل کر' فراق چھوڑ اور قربت کی راہ اپنا
اچھی طرح سن لے اگر تو ہمارے وصل کا طالب ہے تو اپنے آپ پر رحم کر اور اگر تو ہماری قربت کی لذت سے شاد کام ہونا چاہتا ہے تو یقیناً تو اپنے ارادے میں کامیاب ہوگا۔
اور جب تجھے اپنی کوتاہیوں پر ندامت محسوس ہو تو پھر بھی ہماری طرف آ' کیونکہ ہمارا تو شیوہ ہی یہی ہے کہ خطاروں پر رحم کریں

حکایت ---ندامت اور صداقت

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل

میں سے ایک نوجوان دروازہ مسجد پر آکر کھڑا ہوگیا اور بصد حسرت و ندامت کہنے لگا! میں اس قابل نہیں ہوں کہ ان نیک بندوں کی صف میں کھڑا ہو سکوں کیونکہ میں گناہوں کے باعث بہت ناپاک ہوچکا ہوں' جو فلاں فلاں گناہ مجھ سے سرزد ہوئے ہیں۔

اس کے نادم ہونے پر اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے نبی علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ اس شخص کی ندامت ہم نے قبول کیا آپ اسے بشارت دیجئے کہ اس کا نام ہم نے صدیقین میں درج فرما دیا ہے۔

حکایت - تیرے باہجوں میرا کوئی ہورنا ہیں ! !

بیان کرتے ہیں' ایک گنہگار بندہ اپنے گھروالوں سے کہنے لگا! مجھے یہ بتایئے کیا کوئی ایسا برگزیدہ انسان ہے جو مجھے ایسے خطاکار کا' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارشی ہو! انہوں نے کہا! بالکل نہیں! وہ گھبرا کر جنگل کی طرف نکل کھڑا ہوا' زاروقطار روتے روتے زمین پر گر پڑا' اور پکارنے لگا! الٰہی میری بیماری اور اس کے علاج کو تو جانتا ہے! آپ کی بارگاہ میں ایک نہایت خطاکار' خانہ برباد' اعمال صالحہ سے دور بھاگنے والا! آج نادم ہو کر تیری رحمت میں پناہ لینے حاضر ہوا ہے' میں ہر دروازے پر گیا مگر تیری جناب میں میرا کوئی سفارشی نہیں بنا اور نہ ہی تیری بارگاہ کے سوا میری کوئی پناہ گاہ ہے!

الٰہی! میری ندامت' قبول فرما اور اپنے کرم کے شایان شان بہرہ مند کیجئے' ندا آئی جو کریم و رحیم کے دروازے پر آکر کھڑا ہوجاتا ہے اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جاتا ہے' سنئے! نہ صرف تیرے گناہ معاف کئے بلکہ تیری برائیوں کو بھی ہم نے نیکیوں میں بدل دیا ہے! تیرے مدارج بلند کردیئے ہیں' ہاں سنئے' جب کوئی بندہ توبہ کرتا ہے تو زمین و آسمان کے درمیان ستر قندیلوں سے ہم چراغاں کراتے ہیں اور منادی ندا کرتا ہے لوگو! سن لو اس بندے نے اپنے خالق و مالک سے صلح کرلی ہے۔

اسی طرح بیان کرتے ہیں کہ کسی صالح انسان کا ایک چرواہے کے پاس سے گزر ہوا' کیا دیکھتا ہے کہ بھیڑ' بکریاں اور بھیڑیئے اکٹھے چر رہے ہیں وہ کہنے لگا! بڑے تعجب کی بات ہے! تم یہ بتاؤ! بکریوں اور بھیڑیوں نے آپس میں کب سے دوستی اختیار کرلی ہے۔ فقال متی اصلح الذائب مع الغنم؟ قال لما اصلح الداعی مع اللہ تعالیٰ۔ کہا جب سے چرواہے نے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرلیا ہے (ان میں بھی دوستی پیدا ہوگئی ہے)

فائدہ - دعائے مستجاب' ہر مشکل آسان!

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ منظور ہونے کا وقت آیا تو آپ نے سات بار طواف کعبہ کیا اور اس وقت بیت اللہ شریف سرخ ٹیلے کی مانند نظر آتا تھا' آپ وہی دو رکعت نماز نفل پڑھ کر یوں دعا مانگنے لگے۔ اللھم انک تعلم سری وعلانیتی فاقبل معذرتی وتعلم حاجتی فاعطنی سولی وتعلم مافی نفسی فاغفرلی ذنوبی۔ اللھم انی اسئلک ایمانا یباشرقلبی ویقیناً صادقاحتی اعلم انه لن یصیبنی الا ماکتبت لی وَ رَضِینِیْ بماقَسَّمْتَ لِی۔

الٰہی!! میں تجھ سے ایسا ایمان طلب کرتا ہوں جو میرے دل میں جگہ پائے' اور یقین صادق کا طالب ہوں یہاں تک کہ مجھے معلوم ہوجائے کہ جو چیز تو نے میرے لئے مقدر کی ہے اس کے سوا مجھے کچھ اور حاصل نہیں ہوگا! پھر جو کچھ تو نے میرے مقدر فرمایا ہے اس پر مجھے شادمانی سے قائم رکھ' اور اسی پر تو مجھ پر راضی رہو!

حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور بشارت سے نوازا کہ تمہارے تمام گناہ معاف فرمادیئے گئے اور جو بھی کوئی تیری اولاد سے تیری طرح دعا مانگے گا میں اس کے بھی تمام گناہ معاف فرمادوں گا پھر اس کی بے نیازی کا یہ

عالم ہوگا کہ اگر دنیا بھی اس کے قدموں میں سمٹ کر آجائے تب بھی وہ اسے پرکاہ کی بھی حیثیت نہیں دے گا! اس کے گناہ معاف، رنج و فکر اور غم و آلام کو محو کرڈالوں گا! وہ کبھی فقروغربت نہیں دیکھے گا دنیا اس کے پاس آئے گی حالانکہ وہ اس کا طالب بھی نہیں ہوگا۔

حضرت نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام قبول توبہ کے بعد زمین پر اترے، قلنااھبطوامنھا جمیعا کا حکم دو بار فرمایا گیا، اس لئے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا رضی اللہ عنہا نے شجرہ ممنوعہ سے کھالیا تھا تو حکم ہوا۔ اھبطوابعضکم بعض عدو۔ یہاں سے چلے جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہوچکے ہو، اور جب دونوں نے توبہ اختیار فرمائی تو ان کے دل میں یہ ظن غالب ہوا کہ توبہ کرنے کے باعث وہاں سے نکل جانے کا حکم باقی نہیں رہا! تو انہیں فرمایا گیا، توبہ تو قبول ہے مگر جنت سے زمین پر اترنے کا حکم برقرار ہے لہٰذا تم یہاں سے کچھ مدت تک زمین پر چلے جاؤ اس لئے کہ انی جاعل فی الارض خلیفہ کا وعدہ پایہ تکمیل کو پہنچے۔

لطیفہ ۔ مومن اور کافر کی روحوں کا قرب؟

بیان کرتے ہیں کہ ایماندار سے گناہ اس لئے سرزد ہوجاتے ہیں کہ اس کی روح پشت آدم میں کافر کی روح کے قریب تھی اور بسااوقات کافر سے بھی اچھے کام ہوجاتے ہیں کہ اس کی روح ایماندار کی روح کے قریب رہی، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جب بساط حکمت بچھائے گا اور اس پر تمام انسانوں کے اعمال رکھے جائیں گے، پھر ایک ایسی ہوا چلے گی ہر عمل اپنی اپنی جنس کی طرف پرواز کرجائے گا، مومن کے گناہ کافر کی طرف اور کافر کی نیکیاں مومن کے کھاتے میں آپڑیں گی، پھر مومن اور کافر ہر ایک دوسرے کے مقام کا مالک ہوگا، جنت اور دوزخ میں بھی ہر ایک کے مقام کو ایک دوسرے کے کھاتے

میں ڈال دیا جائے گا' یعنی برائی کے باعث جو دوزخ میں مومن کا ٹھکانہ ہونا تھا وہ کافر کا مقام بنا دیا جائے گا اور اس کی نیکیوں کے باعث جنت میں جو حصہ کافر کیلئے بنا تھا اس کا وارث مومن ہوگا گویا کہ ہر ایک کے دو دو مقام ہوں گے' ایک ایک اپنا اور ایک ایک دوسرے کا اس کیلئے بنا دیا جائے گا!! اسے نسفی نے بیان کیا۔

حضرت ابن عماد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کافر کے ساتھ بھی دو فرشتے مقرر ہیں' اس کی برائیاں اور اچھائیاں نوٹ کرتے رہتے ہیں' اگر کوئی کہے کہ کافر سے تو کوئی نیکی ہوتی ہی نہیں پھر دائیں طرف کے فرشتے کو مقرر کیوں فرمایا؟ اس کا جواب یہ ہے ممکن ہے کہ وہ ایمان لائے' اور یہ بھی کہ قیامت کے دن اس کی نیکیاں دکھائی جائیں گی اور پھر ان کا ثواب اسے کفر کے باعث نہیں دیا جائے گا پھر بڑی حسرت سے دیکھے گا محافظ فرشتے اس کے معائنہ کے گواہ ہوں گے اور معتبر گواہ چشم دید ہی ہوا کرتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یعلمون ما تفعلون' وہ فرشتے جانتے ہیں جو کچھ تم عمل کرتے ہو۔

گناہ کبیرہ؟

کبیرہ گناہوں کے متعلق علماء کرام کے مختلف قول ہیں جنہیں حضرت ابوطالب مکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جمع کیا ہے وہ کہتے ہیں بعض کبیرہ گناہوں کا تعلق دل سے ہے' یعنی گناہ پر اصرار کرنا' خدا کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرانا رحمت خداوندی سے مایوس ہونا' اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہونا۔

نیز فرماتے ہیں' تین کبیرہ گناہوں کا تعلق پیٹ سے ہے' شراب پینا' یتیم کا مال کھانا' سود لینا۔ دو شرم گاہ سے متعلق ہیں' زنا اور لواطت کا ارتکاب کرنا۔ دو کا تعلق ہاتھوں سے ہے یعنی چوری اور قتل کرنا ایک کا تمام بدن سے تعلق ہے۔ والدین کو ستانا' ایک پاؤں سے 'وہ یہ کہ جہاد سے فرار ہونا! اور چار

گناہوں کا تعلق زبان سے ہے! جھوٹی گواہی' نیک خاتون پر تہمت' جادو کرنا اور جھوٹی قسم کھانا' جس میں قصداً جھوٹ بولا جائے۔ اسے یمین غموس کہتے ہیں کیونکہ ایسے شخص کا جھوٹی قسم کے باعث ٹھکانہ جہنم ہو گا!

روضہ میں امام نووی دو کبیرہ گناہ اور گنوائے ہیں' ایسا جھوٹ جس سے مالی یا جسمانی ضرر واقع ہو' اور بلاعذر عورت اپنے خاوند کے کہنے کے باوجود خلوت سے انکار کرے۔ نیز فرمایا ایسے امور جن سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے واضح طور پر منع فرمایا ہے ان کا ارتکاب کرنا' کبیرہ میں داخل ہے بلکہ اصرار تو انکار کی حد میں داخل ہو جائے گا جس کے باعث ایسے شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں رہے گا۔

گناہ صغیرہ

گناہ صغیرہ کی فہرست کچھ اس طرح سے ہے نماز میں ہنسنا' حمام یا تنہائی میں بلاوجہ اپنے آپ کو بالکل ننگا کر لینا' قبلہ یا مسلمانوں کی طرف منہ کر کے قضائے حاجت کیلئے بیٹھنا' کتے رکھنا' ایسے کہ جن کا رکھنا ممنوع ہے' یمین غموس کے بارے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک کفارہ نہیں' حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک تین روزے رکھنا اس کا کفارہ ہے اگرچہ ہر ماہ میں ایک ایک رکھے' نیز کفارہ کے روزے کو بلاعذر توڑنا جائز نہیں۔

موعظت۔ کتے کی حرکت' بلی کی اطلاع

بیان کرتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں سوار ہر جنس نر' مادہ کو حکم فرمایا کوئی ایک دوسرے کے پاس نہ جائے' کتے نے مخالفت کی' بلی نے اس کی حرکت سے حضرت نوح علیہ السلام کو آگاہ کر دیا' کتے کو بلایا گیا تو اس نے قسم کھالی! اور پھر اسی فعل کا مرتکب ہوا' بلی نے دعا مانگی کہ کتا اسی حالت میں پھنسا رہے یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام دیکھ لیں۔ چنانچہ اس کی

جھوٹی قسم کی سزا یہ ہے کتا جب جفتی کرتا ہے تو خاصی دیر تک وہ بر سرعام پھنسا رہتا ہے اور یہ سزا قیامت تک جاری رہے گی۔

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ کتا بھی جنت سے ہی زمین پر اترا تھا جب آپ زمین پر تشریف لائے تو درندے آپ کے درپے ہوئے تو کتے نے آپ کی مخالفت کی نیز نقل فرماتے ہیں حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں دنبے نے چڑھنے سے اعراض کرنا چاہا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس کی دم کو پکڑ لیا جس کے باعث اس کی دم میں گانٹھ سی بن گئی جو مخالفت کے باعث بطور یادگار قائم ہے۔

مبارک کلمات

حضرت کعب اخباء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' اگر یہ کلمات مبارکہ نہ ہوتے تو یہودی جادو کے زور سے مجھے گدھا بنا ڈالتے۔ اعوذبوجه الكريم الذی ليس شئی اعظم منه وبكلمات الله التا مات التی لا يجاوزهن برولا فاجر باسماء الله الحسنٰی ماعلمت منها وما اعلم من شرما خلق وذراؤ برا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان فرماتے ہیں کہ جو شخص ان کلمات کو پڑھ لیا کرے گا اس پر جادور کا اثر نہیں ہوگا۔ قال موسٰی ماجئتم به السحر ان الله سيبطله ان الله لا يصلح عمل المسفدين۔ حضرت موسٰیؑ علیہ السلام نے جادوگروں سے فرمایا جو کچھ تم لائے ہو یہ تو محض جادو ہے یقیناً اللہ تعالیٰ اسے باطل کردے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ فسادیوں کو کامیابی عطا نہیں فرماتا۔

نیز فرماتے ہیں جسے جادو کیا گیا ہو اسے ان کلمات کا تعویذ بنا دیا جائے تو جادو کا اثر زائل ہوجائے گا۔

حضرت برماوی علیہ الرحمتہ شرح بخاری میں فرماتے ہیں' جسے اپنی بیوی کی قربت کرنے سے بند کر دیا گیا ہو اس لئے یہ عمل نہایت مجرب ہے۔ سات

عدد بیری کے پتے لے اور دو پتھروں کے درمیان رکھ کر انہیں پیس لے پھر پانی میں ملا کر ان پر آیتہ الکرسی اور چار قل پڑھ کر دم کرے، تین گھونٹ پی لے باقی میں اور پانی ملا کر غسل کرے حبس ختم ہو جائے گا۔

نیز بعض مشائخ فرماتے ہیں وترکنا بعضھم یومئیذیموج فی بعض، شیشے کے گلاس پر لکھ کر پلائیں جادوگر کی نماز مقبول نہیں ہوتی۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ جب منکر نکیر ایسے مردے کے پاس آتے ہیں جو کاہن یا نجومی کے ہاں جاتا رہتا تھا، تو وہ آپس میں کہتے ہیں اس سے تو کاہن کی بدبو آتی ہے پھر ان میں سے ایک اس زور سے پھونک لگاتا ہے کہ وہ آگ کے شعلے کی طرح بھڑک اٹھتا ہے۔

حکایت۔ یا اللہ اپنے بندوں کے تمام گناہ مجھ پر ڈال دے؟

بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک شخص خطا پر خطا کرتا اور پھر توبہ کرلیتا مگر توبہ پر قائم نہیں رہتا تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ فلاں شخص سے کہہ دیجئے کہ اگر اب بھی توبہ کو توڑا تو پھر میں تجھے نہیں بخشوں گا، چنانچہ وہ گناہ کا مرتکب ہوا، تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پھر وحی کی گئی آپ نے اس شخص کو کہلا بھیجا، اب تیرے لئے مغفرت و بخشش نہیں۔ وہ جنگل میں نکل کھڑا ہوا اور اللہ تعالیٰ کے حضور اس انداز میں عرض گزار ہوا!

الٰہی! کیا آپ کے عفو و کرم کے خزانے ختم ہو چکے ہیں یا میرے گناہوں کے باعث تیرا کچھ نقصان ہوا ہے؟ کیا آپ نے اپنے بندوں پر کرم کا دروازہ بند کردیا ہے! آپ کے عفو و کرم کے سامنے کونسا گناہ ہے جو معاف نہیں ہو سکتا جب کہ مجھے فرمایا جارہا ہے اب تیری مغفرت و بخشش نہیں!

الٰہی! آپ مجھے کیوں نہ بخشیں گے حالانکہ آپ کے اوصاف میں کرم، موجود ہے اور جب تو خود ہی اپنے بندہ کو اپنی رحمت سے مایوس کرے گا تو

امیدوار کون ہوگا؟

الٰہی اپنے دروازے پر آنے والوں کو تو ازخود ہی بھگائے گا تو کون آئے گا! اور اگر بالفرض تیرے خزانوں سے رحمت ختم ہوچکی ہے اور تو مجھے عذاب ہی دینا چاہتا ہے تو میری اتنی سی گزارش کو تو منظور فرمالے وہ یہ کہ اپنے تمام خطاکار بندوں کے جملہ گناہ مجھ پر ڈال دے' میں ان پر اپنی جان کو بھی قربان کردوں گا!!

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی' اسے فرمادیجئے کہ اگر تیرے گناہ آسمانوں کو بھی بھر دیں تب بھی میں تمہیں بخش دوں گا کیونکہ تو نے میرے عفو اور میری رحمت کے کمال کو پہچان لیا ہے۔

حکایت۔ رجسٹر میں جو کچھ لکھا ہے مٹ جائے؟

بیان کرتے ہیں کہ بغداد شریف میں ایک صالحہ خاتون کا بیٹا بڑا بدکردار تھا لیکن جب بھی اس سے کوئی گناہ سرزد ہوتا وہ رجسٹر میں درج کرلیا کرتا' ایک مرتبہ رات کا وقت تھا' اس کا دروازہ کھٹکا جب باہر نکل کر دیکھا تو ایک نہایت حسین و جمیل عورت کو دروازے پر کھڑی پایا! پوچھا تیری کیا حاجت ہے اس نے کہا میرے یتیم بچے تین دن سے بھوکے ہیں ان کے کھانے کے لئے کچھ طلب کرتی ہوں۔

وہ برے ارادے سے کہنے لگا۔ آیئے اندر آجایئے! عورت سمجھ گئی اس کی نیت خراب ہے وہ لاحول پڑھتی ہوئی پیچھے پلٹی ہی تھی کہ اس شخص نے زبردستی اندر کھینچ لیا' عورت پکار اٹھی!

اے مصائب و آلام کے دور کرنے والے' مجھے اس کے شر سے محفوظ فرما' پھر اسے کہنے لگی' ذرا میرے اشعار سن لے۔

الا ایھاالناس لیوم رحیلہ
ارا ک عن الموت المفرق لاھیا

الم تعتبر بالظاعنین الی البلی
وترکھم الدنیا جمیعا کما ھیا
ولم یخرجوا الا بقطن وخرقة
وما عمروا من منزل ظل خالیا"
وانت عذا وبعده فی جوارھم
وحید فریدا فی المقابر ثاویا

اے وہ لوگو! اپنی روانگی کے دن کو بھولنے والو' مجھے تو تم موت ہی سے غافل نظر آتے ہو۔ کیا ایسی باتوں نے تجھے پند و نصائح کے قبول کرنے سے روک دیا ہے حالانکہ بہت سے لوگ اس دنیا سے بڑی بے چارگی کے ساتھ سفر کر گئے' انہیں دنیا میں سوا معمولی سی روٹی اور کپڑے کے استعمال کے علاوہ اپنے ساتھ لے جانے کچھ بھی نصیب نہ ہوا' اور جو گھر انہوں نے آباد کیا تھا وہ خالی پڑا ہے!

تیرا بھی کل یا کسی بھی دن بالکل اکیلے قبرستان میں ٹھکانہ ہوگا' اور انہیں کا ہمسایہ بن جائے گا پھر وہ عورت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فریاد کرنے لگی! الٰہی میری فریاد کو پہنچئے اور اس آدمی سے نجات دلایئے'

وہ آدمی عورت کے یہ اشعار سنتے ہی رونے لگا۔ تو عورت نے کہا بخدا! جب تیرے اور تیرے مالک کے درمیان معاملہ درست ہوگیا ہے تو اب اس کی گرفت سے نہ ڈر۔ پھر اس شخص نے عورت کو بچوں کے لئے کچھ سامان دیا اور کہا میرے لئے دعا کرائیں کہ جو کچھ اس رجسٹر میں درج ہے وہ مٹ جائے۔ عورت دعا کے وعدہ پر وہاں سے بچوں کے پاس آئی اور کھانا تیار کیا پھر وہ تمام بچے کہنے لگے جب تک اس کیلئے دعا نہیں کرلیتے کھانا نہیں کھائیں گے' کیونکہ جب تک مزدور کام نہیں کرلیتا اجرت کا حق دار نہیں ہوتا' چنانچہ ان بچوں نے دعا کی وہ شخص اپنی والدہ کے پاس گیا اور رجسٹر دیکھا جس میں وہ

اپنے گناہ لکھ لیا کرتا تھا تو وہ سفید ہو چکا تھا' تمام ماجرا اس نے اپنی والدہ سے بیان کیا اور وضو کر کے بارگاہ رب العزت میں سر بسجود ہو کر عرض گزار ہوا۔ الٰہی تو نے جب میرے گناہ معاف کردیئے۔ اب مجھے اپنے ہاں بلا لے! یہ کہتے ہی اس کی روح قفس عنصری سے پار کرگئی۔ جب اس کے والدہ نے دیکھا تو وہ فوت ہو چکا تھا۔

حکایت - بایزید بسطامی اور فاحشہ عورت !

بیان کرتے ہیں کہ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ کے وقت ایک نہایت حسینہ جمیلہ عورت بدکراری' میں شہرت رکھتی تھی' اس نے ہر قسم کے مردوں پر اپنے دروازے کھلے رکھے تھے' ایک دن حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ اس کے دروازے پر جا بیٹھے' حضرت کو دیکھتے' کوئی اس کی طرف نہ نکلا! اس نے اپنی کنیز کو کہا جاؤ دیکھو کیا سبب ہے آج میرے پاس کوئی بھی نہیں آیا۔ جب کنیز دروازے پر آئی تو ایک صالح شخصیت کو دیکھا اور جاکر بتایا۔ عورت نے کہا انہیں میرے ہاں بلایئے' کنیز گئی اور حضرت کو اس حسینہ کے پاس لے گئی۔ خاتون نے دریافت کیا! بزرگو! آپ میرے ہاں کیوں تشریف لائے ہیں؟ کیا کوئی خواہش رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں ایک آرزو لئے آیا ہوں وہ یہ کہ آج کا وقت مجھے دیدو۔ وہ کہنے لگی میری فیس دوسو اشرفیاں ہیں آپ نے ایک سو اشرفیاں نکالیں جب کہ ان کے علاوہ آپ کے پاس ایک درہم بھی مزید نہیں تھا۔

خاتون نے وہی اشرفیاں پکڑلیں اور کہا۔ آپ کیا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ میرے کپڑے پہن کر چار قدم میرے سامنے چلو۔ اس نے آپ کے فرمان پر عمل کیا۔ آپ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور عرض کیا! الٰہی جب اس کا ظاہر درست کردیا گیا ہے تو اس کا باطن بھی درست فرمادے! آپ نے فرمایا۔ اب یہ کپڑے اتار کر اپنی کیفیت بتایئے۔ وہ کہنے لگی قسم بخدا' آپ کی

برکت سے مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پناہ مل چکی ہے' میں توبہ کرتی ہوں' جفا کے بعد وفا' وحشت کے بعد انس' جدائی کے بعد وصل اور نفرت کے بعد رضا حاصل ہوچکی ہے چنانچہ آپ وہاں سے پلٹے پھر ایک مدت بعد اس خاتون کو بیت اللہ شریف کا طواف کرتے دیکھا۔ جو کہہ رہی تھی! الٰہی تیرا کتنا کرم ہے تو نے بے موسم پھلوں سے نوازا اور یہ کہتے ہی غائب ہوگئی۔

○ لطیفہ - بددعا نہ کیجئے؟

بیان کرتے ہیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے فرزند دلبند حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کے لئے جارہے تھے تو ایک شخص کو برائی میں ملوث دیکھ کر تین بار اس کے لئے بددعا کی! اللہ تعالیٰ نے فرمایا! میرے بندوں کے لئے ہلاکت کی دعا نہ فرمایئے' آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ میں ارحم الراحمین ہوں' ہر مہربان سے زیادہ مہربان ہوں اگر وہ توبہ و استغفار کریں گے تو میں ان کی توبہ قبول فرمالوں گا یا ان کی پشت سے جو اولاد ہوگی ان کے نیک اعمال کی برکت سے انہیں معاف فرما دوں گا' بہرحال جو چاہوں کروں! اگر آپ مجھ سے میرے بندوں کی ہلاکت کے طالب ہیں تو میں بھی چاہتا ہوں تم اپنا ایک بیٹا میرے لئے قربان کرو! اسے شرح الحکم میں حضرت ابن عطا رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے!

○ فائدہ جلیلہ - انوار یوسفی؟

بیان کرتے ہیں جب حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں سے نکالا گیا تو آپ کے انوار و تجلیات کی روشنی نے کنعان (شام) کے پہاڑوں کو منور کردیا۔ جس کے باعث ان کے بھائیوں کو کنویں سے برآمدگی کا پتہ چلا' چنانچہ وہ سبھی آپ کے پاس پہنچے اور فروخت کردیا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ فرماتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام چالیس درہموں میں جبکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

بیس درہموں میں فروخت کیا گیا۔

اسی طرح جب خطاوار اپنے گناہوں کے باعث روتا ہوا معافی کا طالب ہوتا ہے تو اس کی توبہ کے انوارو تجلیات کی تابش عرش تک پہنچ جاتی ہے' فرشتے دریافت کرتے ہیں! یہ کیسا نور ہے الٰہی □ انہیں جواب دیا جاتا ہے یہ میرے اس بندے کی توبہ کا نور ہے جو معصیت کے کنویں میں گرا ہوا تھا' آج توبہ کی رسی کو پکڑ کر چاہ ضلالت سے باہر نکلا ہے یہ اس کی توبہ کا نور ہے۔

باب خوف میں بیان ہوچکا ہے کہ حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آنسو جواہرات بن گئے تھے' اسی طرح جواہرات کے روحانی بازار میں گنہگار کے آنسو بھی موتی بن کر چمکتے ہیں۔

جب وہ خشیت الٰہی سے توبہ کرتا ہوا چار آنسو بہاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے! آؤ میرے بندے کے آنسوؤں کی قیمت لگاؤ' وہ عرض گزار ہوتے ہیں اس کے آنسوؤں کی قیمت یہی ہے کہ اسے بخشش سے نوازا جائے' اللہ تعالیٰ فرماتا۔ اس کی قیمت بخشش سے کہیں زیادہ ہے وہ پھر عرض کرتے ہیں اسی کی قیمت یہ ہے کہ اسے جنت عطا فرمائی جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کے آنسوؤں کی قیمت جنت سے بھی زیادہ ہے۔ فرشتے پھر عرض کرتے ہیں الٰہی پھر ہم اس کی قیمت کا اندازہ ہی نہیں لگا سکتے۔ اس وقت ارشاد ہوتا ہے اس کے آنسوؤں کی قیمت میرا دیدار ہے۔

○ حکایت - محبت سے سنورتی ہے محبت؟

بیان کرتے ہیں کہ ایک اسرائیلی جو بیس سال تک بدکاری میں مبتلا رہا' ایک دن اس نے آئینہ میں اپنی صورت دیکھی تو داڑھی سفیدی کی طرف مائل تھی' شرمندگی کے باعث کہنے لگا! الٰہی! بیس سال تک میں نے تیرے احکام پس پشت ڈالے' اگر اب میں تیری بارگاہ کی حاضری دوں تو کیا منظوری حاصل کرسکوں گا! آواز آئی' جب تک تو نے ہم سے محبت کی ہم بھی تجھ سے

محبت کرتے رہے' جب تو نے اعراض کیا تو ہم نے تجھے مہلت دی اگر اب بھی تو ہماری طرف رجوع کرے گا ہم محبوب بنالیں گے!

عظمتہ الالباب میں ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی رسول علیٰ نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس وحی نازل فرمائی! اے میرے نبی علیہ السلام! خطاکاروں کو میری وسعت رحمت کا پیغام پہنچایئے' میرے در سے بھاگنے والوں کو واپس لایئے' میرے چاہنے والوں کی رہنمائی فرمایئے اور نافرمانوں سے کہئے' میں نے اپنے ہاں ان کے لئے قبولیت کی چادر پھیلا رکھی ہے اور ان کی آسان ترین نیکیوں کے باعث اپنے قرب میں جگہ دوں گا' میری مغفرت کے سامنے ان کے گناہوں کی کیا وقعت ہے ان کی خطائیں میری وسیع رحمت کے سامنے کچھ نہیں' اگرچہ گناہ عظیم اور عیوب و نقائص بکثرت کیوں نہ ہوں میرے ابر کرم کا ایک قطرہ ہی ان کی محویت کے لئے کافی ہے' نیز میری رضا و خوشنودی کی ایک نظران کا کوئی عیب نہیں چھوڑے گی۔

میرے نبی! میرا برتاؤ تو ایسے آدمی کے لئے بھی ہے جس نے مجھ سے روگردانی کی' پھر تصور کیجئے میرا معاملہ اپنے اس بندے کے ساتھ کیا ہوگا جو ہمہ وقت میری عبادت و فرمانبرداری میں لگا رہتا ہے اور اسی میں عمر بسر کرتا ہے۔ میرے نبی! بشارت دیجئے ان بندوں کو جو میری طرف ارادۃً" آتے ہیں مژدہ سنایئے ان کو جو میری طرف پیدل آتے ہیں' جن کے دن روزے اور راتیں میری یاد میں تمام ہوتی ہیں۔ میں ذکر میں ان کی خبر رکھتا ہوں' میرے فرشتے دیدار کرتے ہیں اور جنت ان کی مشتاق - ان کے دل میری معرفت کے خزانے ہیں' وہ میرے ساتھ راز کی باتیں کرتے ہیں وہ میرے ایسے مشتاق ہے جیسے کبوتری اپنے انڈوں اور پھر بچوں کی مشتاق ہوتی ہے' وہ میرے سامنے یتیموں کی طرح بلبلاتے ہیں' ان کی پر درد آواز میرے نزدیک فرشتوں کی تسبیح و

تحمید سے زیادہ افضل ہے' مجھے اپنے عزوجلال کی قسم۔ میں انہیں ایسی اشیاء سے نوازوں گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی' اور نہ کسی کان نے سنی۔

میرے نبی! مجھ سے بھاگنے والا آخر جائے گا کہاں؟ وہ خطاکار کہاں تک بھاگے گا۔

بہر در کہ شد ہیچ عزت نہ یافت --- جہاں کہیں گیا ذلیل ہوا

آخرکار روز قیامت میرے ہی پاس آنا ہے' میں ہر بھید جاننے والے کی طرح اس کا محاسبہ کروں گا' کیونکہ مجھ سے اس کا کوئی عمل پوشیدہ نہیں ہوگا' مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں اس کو ختم کرنا چاہوں تو اس کے منہ میں جو تھوک ہے اسی سے ہلاک کردوں جس لباس کو وہ فخریہ پہنتا ہے وہی اس کے لئے وبال جان بنا سکتا ہوں' انہیں آگ لگے اور یہ خاکستر کا ڈھیر ہوجائے میں تو اسے مہلت غور فکر دے رہا ہوں' یہاں تک کہ اس کی موت اس کے حلق تک پہنچ جائے' تاکہ اس کا کوئی عذر باقی نہ رہے۔

فائدہ - توبہ باعث بخشش ہے !

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام جب زمین پر تشریف لائے تو بہت زیادہ روئے ! اور کہتے رہے الٰہی! میں تیری بارگاہ میں توبہ کیلئے حاضر ہوں' کیا تو میری توبہ قبول نہیں فرمائے گا! اللہ تعالیٰ نے فرمایا! آدم علیہ السلام میں نے تو زمین و آسمان کی تخلیق سے پہلے ہی عرش معلیٰ پر نقش کرچکا ہوں' جو بھی میرا بندہ توبہ و استغفار کے ساتھ میری بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوگا میں اسے مغفرت و بخشش سے نوازوں گا! اور میں توبہ کرنے والوں کو قبروں سے خوش و خرم اور متبسم اٹھاؤں گا' ان کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف عطا کروں گا' صحیح بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ تو قبل از استغفار ہی قبول فرمالی تھی توبہ و استغفار کا عمل تو اولاد آدم' بنی نوع انسان کے لئے بطور تعلیم تھا۔

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' جب گنہگار اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے تو فرشتے تین مرتبہ اس کی آواز کو روکتے ہیں جب پھر پکارتا ہے اور فرشتے اس کی آواز کے درمیان حائل ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا' میرے بندے کی آواز کو کب تک روکو گے! اسے یقین ہوچکا ہے کہ میرے سوا اسے اور کوئی بخشش سے نوازنے والا نہیں لہٰذا تم گواہ ہوجاؤ! میں نے اسے مغفرت و بخشش سے نواز دیا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں' قیامت میں اللہ تعالیٰ اتنی کثرت سے بخشش فرمائے گا کہ ابلیس لعین بھی امید کرے گا کہ شاید مجھے بھی بخشش دیا جائے گا' بناعلیہ بڑے فخریہ انداز سے اٹھے گا!

پانچ چراغ؟

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں پانچ چیزیں تاریکی و ظلمت ہیں اور ان کے لئے پانچ چراغ یا نور ہیں اور وہ چراغ توبہ سے موسوم ہیں۔ قبر کی تاریکی کا چراغ نماز' میزان کی تاریکی کا چراغ کلمہ توحید' قیامت کی تاریکی کا چراغ عمل نیک' پل صراط کی تاریکی کا چراغ' ایمان کامل ہے۔

○ مسائل۔ شیطان کو انسان پر مسلط کرنے کی حکمت

حضرت علائی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سورۂ یوسف کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ شیطان کو انسان پر مسلط کردینے میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے لطف عظیم کے صدقہ میں ہمارے گناہ اسی کے سر تھوپ دے گا کیونکہ یہ فعل تو شیطان کا ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا فازلھما الشیطان' وما انسانیہ الا الشیطن۔ پس انہیں شیطان نے لغزش دی اور مجھے تو شیطان نے بھلا دیا ھذا من عمل الشیطن۔ یہ تو شیطان کا کام ہے' من بعد ان نزغ الشیطن بینی و بین اخوتی۔ اس کے بعد شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان شیطان نے دشمنی ڈالنے کا کردار انجام دیا۔ ان افعال و اعمال کے

باعث تو شیطان مجرم ٹھہرا۔

حضرت نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں مومن پر شیطان کو مسلط کرنے میں یہ حکمت ہے جب وہ ایماندار کو گناہ میں ڈال دے گا اور بعدہ وہ ایماندار توبہ و استغفار کو اپنا لے گا تو یہ توبہ شیطان کے لئے بہت بڑا عذاب ثابت ہوگی اور حسرت سے کہے گا کاش کہ میں اسے گناہ کی طرف مائل ہی نہ کرتا کتنا اچھا ہوتا' جیسے شکاری کے جال سے پھنسا ہوا شکار نکل جائے تو اس بات سے زیادہ تکلیف وہ محسوس ہوتا ہے کہ شکار جال میں پھنستا ہی نہ تو بہتر تھا' نیز فرماتے ہیں' ایماندار کی شیطان کے ساتھ ایسی کیفیت ہے جیسی درخت پر کسی انسان کا گزر ہو اور وہ اس سے مسواک کاٹ لے تو درخت کا مالک مواخذہ نہیں کرے گا کیونکہ نئی شاخ نکل آئے گی اور اگر وہ آدمی اس درخت کو تنے سے کاٹنے لگے گا تو مالک اس سے یقیناً جھگڑے گا کیونکہ اب اس فعل سے درخت ہی نہیں رہے گا۔

پس گناہ مسواک کی مثال ہیں' جس کے بعد اور نیکی ظاہر ہوجائے گی اور کفر جڑ کاٹنے کی مانند ہے' پس جب شیطان کسی انسان کو کفر پر آمادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے منع فرما دیتا ہے۔

○ شیطان کی پیدائش میں کیا حکمت ہے؟

○ شیطان کے پیدا کرنے میں کون کونسی حکمت ہے اس سوال کے بہت سے جواب دیئے گئے ہیں چند ایک ملاحظہ فرمایئے گا؟ اللہ تعالیٰ نے چاہا ہمارے گناہ معاف فرمائے اور ان کا وبال شیطان پر ڈال دیا جائے' تاکہ اسے ڈبل عذاب دے! نیز اگر آگ نہ ہوتی تو عود کی خوشبو ظاہر نہ ہوتی' ایسے ہی اگر شیطان نہ ہوتا تو ایمان دار کی فضیلت کا کیسے پتہ چلتا۔

○ شہر کے لئے کوئی خاص خاکروب ہوتا ہے جو کہ ڑاکرکٹ دور کرے' حتیٰ کہ جس کے پاس مشک و عنبر بھی ہو وہ بھی صفائی کا محتاج ہوتا ہے' پس قلب'

میں خواہش نفس، کوڑا کرکٹ ہے' اس لئے شہر قلب میں نفس کی بدبو کو دور کرنے کے لئے شیطان کو خاکروب بنایا ہے نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ایمانداروں کا مددگار ہونے کے باوجود کبھی شکست سے۔ بھی دوچار کردیتا ہے' کیوں؟ اس لئے کہ انہیں شہادت کی نعمت سے سرفراز کیا جائے' اور کبھی فتح سے بہرہ مند کرتا ہے تاکہ انہیں غنیمت سے مالامال کیا جاسکے!

اسی طرح کبھی ایماندار کو شیطان پر غلبہ عطا فرما دیتا ہے تاکہ انہیں جنت ملے اس طرح وہ دنیا و جنت دونوں جہانوں میں لذت سے شاد کام ہوجاتے ہیں۔

○ حضرت عبداللہ ابن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کشف الاسرار میں بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو تاریکی سے بنایا' بعض کہتے ہیں کہ لعنت سے' جن لوگوں نے شیطان کو فرشتوں میں شمار کیا ہے حضرت امام رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے رد میں فرماتے ہیں فرشتے نور سے تخلیق ہوئے' اور شیطان نار سے۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کی تصحیح کی ہے کہ شیطان فرشتوں میں شامل تھا' حضرت قاضی عیاض رحمتہ اللہ کا بیان ہے کہ ابلیس ابوالجن ہے' جیسے حضرت آدم علیہ السلام ابوالبشر ہیں' حدیث شریف میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے شیطان کی بیوی کو پیدا کرنا چاہا تو اس پر غضب مسلط کردیا گیا جس سے ایک شعلہ بلند ہوا' اور اسی سے اس کی عورت کو پیدا کیا' علامہ ابن عماد فرماتے ہیں ابلیس کی داہنی جانب میں ذکر اور بائیں میں فرج ہے جن کو اس کی اصلی صورت میں دیکھنا ممنوع ہے' کہتے ہیں کہ اگر چالیس جن مکلف ہوں تو ان پر نماز جمعہ واجب ہے اور جہاں جن وانس اکٹھے ہوں تو جن انسان کی صورت میں ہوجاتے ہیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

○ شیطان سے پناہ کیوں مانگی جاتی ہے

اس میں کیا حکمت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور دیگر فرشتوں کو چھوڑ کر صرف شیطان سے خدا کی پناہ مانگی جاتی ہے جب کہ فرشتوں سے بھی امداد طلب کی جاسکتی ہے اور چھوٹے سے چھوٹا فرشتہ بھی اس کے شر سے بچانے کی طاقت رکھتا ہے' اور کیا یہ بات اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہے کہ اس نہایت دلیل کے لئے اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے۔ حضرت نیشاپوری فرماتے ہیں' یہ تو اللہ تعالیٰ نے ازخود اپنے ذمہ کرم پر ٹھہرالیا اور فرمایا اے میرے بندے میں نے تیری حفاظت کے لئے تجھے کسی اور پر نہیں چھوڑا۔

○ تعوذوتسمیہ کو اکٹھا کرنے میں کیا حکمت ہے؟

سوال کرتے ہیں کہ اعوذباللہ کے ساتھ بسم اللہ کو قریب رکھنے میں کونسی حکمت ہے؟

حضرت نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ بسم اللہ ! ایماندار کے لئے شفا ہے اور تعوذ میں شیطان کا زہر ہے' لہٰذا زہر کو زائل کرنے کے ساتھ ہی تریاق رکھ دیا گیا!

حدیث شریف میں ہے کہ گناہ کے دروازے تعوذ سے بند کریں اور عبادت کے دروازے بسم اللہ سے کھلے رکھیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال میں حکمت؟

○ نبی کریم حبیب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال میں کونسی حکمت ہے؟ اور دشمن شیطان کے زندہ رکھنے میں کیا حکمت ہے؟ جواباً" کہتے ہیں کہ دشمن دشمنی کرنے والا ہے اور حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت فرمانے والے ہیں' حضورشافع یوم النشور کو پہلے بھیج دیا گیا تاکہ خصومت شیطان کو دفع کرتے رہیں۔

حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں شیطان کو قیامت تک مہلت دینے میں یہ حکمت ہے کہ وہ تمام عمر عقوبت و سزا میں گزار ہے۔

روضہ میں بیان کرتے ہیں کہ قاضی کو جن دو آدمیوں میں خصومت ہو وہ ایک دوسرے کی سفارش کر سکتے ہیں حضرت نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے جب ابلیس کو مہلت فرمائی تو کہنے لگا تیری عزت و عظمت کی قسم جب تک نبی آدم کے بدن میں روح رہے گی میں ان کے دل سے ہرگز نہیں نکلوں گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ان سے آخری سانس تک توبہ کو نہیں روکوں گا۔ وہ کہنے لگا بہرحال میں ان تمام کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں ہروقت ان کے گناہوں کو معاف فرماتا رہوں گا۔

حضرت علائی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ وہ بولا میں انسان کو آخر تک بھلاؤں گا' اور ان کے پیچھے پڑا رہوں گا ان کے لئے دنیا آراستہ کروں گا' ان کی دائیں اور بائیں جانب سے حملہ کروں گا اور تجھ سے دور رکھنے کی رغبت دلاؤں گا' باطل کو ان کے سجاؤں گا۔

حضرت امام رازی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں جب شیطان یہ باتیں کہہ رہا تھا تو فرشتے کڑ رہے تھے' اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا۔ گھبرایئے نہیں ! جب میرا بندہ مجبوری و کمزوری کے باعث اپنے ہاتھ میری طرف اوپر اٹھائے گا اور عاجزی و انکساری کے باعث اپنے سر کو زمین پر رکھے گا تو اس کے ستر سال کے گناہ معاف فرمادوں گا' کیونکہ یہ اوپر اور نیچے کی سمت کو تو متعین نہیں کرسکا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں' جب تم میں سے کوئی دعا کے وقت انگلی سے اشارہ کرتا ہے تو یہ اخلاص کہلاتا ہے' اور جب دونوں ہاتھ سینے کے سامنے اٹھاتا ہے تو یہ دعا ہوتی ہے اور جب وہ سر کی جانب بلند کرتا ہے اور ہاتھوں کی پشت اس کے چہرے تک پہنچ جاتی ہے تو اسی زاری کہتے ہیں۔

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رغبت سے دعا کرنا یہ ہے کہ اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کرے' اور خوف سے دعا کرنا یہ ہے کہ اپنے ہاتھوں کی پشت کو چہرہ کی طرف کر کے دعا کرے (جیسے نماز استسقاء میں دعا مانگی جاتی ہے) اور عاجزی و انکساری کی دعا یہ ہے کہ خنصر' بنصر اس کے ساتھ والی انگلی' ابہام انگوٹھا' وسطیٰ لمبی انگلی' سبابہ شہادت کی انگلی کو کہتے ہیں۔

احیاء العلوم میں ہے کہ دعا کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو بائیں جانب ذرا زیادہ رکھے کیونکہ دل بائیں طرف ہے اور بیت اللہ شریف' طواف کرتے وقت مطوف کے بائیں جانب رہتا ہے۔

اگر کہا جائے شیطان لعین کو یہ کیسے پتہ چلا کہ انسانوں کی کثریت ناشکری ہوگی کیونکہ اس نے کہا تھا لا تجد اکثرھم شاکرین' الٰہی تو ان میں سے اکثر کو ناشکرا پائے گا جواباً" کہتے ہیں اس نے لوح محفوظ پر دیکھ لیا تھا! بعض کہتے ہیں' اس نے گمان کیا تھا' جو درست ثابت ہو رہا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لقد صدق علیھم ابلیس ظنہ فاتبعوہ' پھر ابلیس کا گمان ان پر سچا نکلا' اور وہ اسی کی پیروی کرنے لگے۔

جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اپنے بندوں پر توبہ کے دروازے کھول دوں گا تو وہ بولا میں لمبی امید کے باعث مایوسی سے بند کرنے کی کوشش کروں گا۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ' ان عبادی لیس لک علیھم السلطان کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یقیناً میرے مخلص بندوں پر تیرا داؤ نہیں چلے گا' یعنی تیرے اندر اتنی پاور نہیں ہوگی کہ تو میرے خاص بندوں کو گمراہ کر سکے اور انہیں ایسے گناہوں میں مبتلا کرے جن کے معاف کرنے کی مجھے طاقت نہ ہو۔

◯ انسان سے شیطان کی دشمنی کا سبب کیا ہے؟

کیا وجہ ہے کہ شیطان خصوصی طور پر انسان کا دشمن ہے؟ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں سے اس کی دشمنی کا ذکر نہیں آتا۔ جواباً" کہا گیا ہے' نبی آدم سے دشمنی کا سبب وہ یہ سمجھتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا دراصل وہی میری لعنت کا باعث بنا اسی وجہ سے وہ خداتعالیٰ اور فرشتوں کو دشمن گمان نہیں کرتا۔ چنانچہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میں نے شیطان کو نہایت کمزور دیکھا تو دریافت کیا تو کیوں اتنا کمزور نظر آرہا ہے کہنے لگا اللہ تعالیٰ کی فرقت و جدائی کے باعث یہ حالت ہوچکی ہے اور جنوں سے بھی عداوت رکھتا ہے اس لئے کہ ان میں سے ایک بڑی تعداد رسولوں پر ایمان رکھتی ہے اور تمام رسول' حضرت آدم علیہ السلام ہی کی اولاد سے ہیں' دراصل جو بھی رسولوں پر ایمان لائے گا شیطان اس کے درپے ہوجائے گا!

○ صرف دعوئے محبت سے بخشش!

سورۂ نحل کی تفسیر میں حضرت علائی بیان کرتے ہیں کہ شیطان نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں عرض کیا الٰہی! حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے امتی تیرے اور تیرے حبیب کے ساتھ محض محبت کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن بکثرت نافرمانی کی طرف مائل ہیں حالانکہ میرے ساتھ دشمنی بھی رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ہمارے ساتھ دعویٰ محبت اور تیرے ساتھ میرے حبیب کے امتی جو دشمنی رکھتے ہیں میں انہیں خطاوار ہونے کے باوجود بخش دوں گا۔ اگرچہ وہ عملاً کمزور اور تیری طرف راغب ہی کیوں نہ ہوں!

حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیسائی تھے جب زمرہ اسلام میں داخل ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض گزار ہوئے ہم لوگ اپنے پادریوں اور مبلغین کی عبادت تو نہیں کرتے تھے۔ آپ

نے فرمایا کیا وہ اللہ تعالیٰ کی حلال اشیاء کو حرام اور حرام کردہ چیزوں کو حلال نہیں ٹھہراتے تھے اور تم ان کے کہنے پر نہیں چلتے تھے؟ عرض کیا یہ بات تو بالکل درست ہے! آپ نے فرمایا یہی تو ان کی عبادت کرنے سے عبارت ہے!

بیان کرتے ہیں جب حضرت آدم علیہ السلام کو شجرہ ممنوعہ کی قربت سے ممانعت کی گئی تو ساتھ ہی اپنے جنتی تخت کو پایا جس پر بیٹھ کر آپ جنت کی سیر کیا کرتے تھے آپ نے وہاں سے دور جانے کے لئے تخت کو پرواز کا حکم دیا وہ ہزار برس تک محو پرواز رہا جب نیچے اترا تو شجرہ ممنوعہ کو وہی پایا حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی! اس کی قربت سے تو مجھے روکا گیا تھا اور پھر میرے قریب کردیا ہے۔

فرمایا اگر میں گناہ کے قریب رحمت کو نہ رکھتا تو درخت کے نیچے تخت کو بھی نہ رکھتا۔

جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس سرخ رنگ کے دو بیل لائے جس سے آپ نے کھیتی باڑی کا کام شروع کیا جب بیلوں کو آپ نے پہلی دفعہ رکنے پر لاٹھی ماری تو وہ بیل بولے آپ ہمیں کیوں مارتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جب میں نے تجھے چلنے کا حکم دیا ہے تو رکتے کیوں ہو؟ میری نافرمانی تمہاری سزا کا باعث ہے! وہ بولے پھر اللہ تعالیٰ آپ کو سزا کیوں کر نہ دے گا جب کہ اس کے منع کرنے کے باوجود آپ نے عمل نہ فرمایا یہ سنتے ہی آپ رونے لگے اور عرض گزار ہوئے الٰہی! مجھے ہر چیز شرمندہ کررہی ہے یہاں تک کہ یہ بیل بھی! پس اللہ تعالیٰ نے انہیں قیامت تک کے لئے گونگا کردیا!

○ اظہار کرم:۔

حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں عرض کیا الٰہی میری لغزش کو جنت میں ہی معاف کیوں نہ فرمادیا گیا؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میری چاہت تھی کہ میں تجھے دنیا میں بھیجتا اورہزاروں' لاکھوں گنہگار میری بارگاہ عالیہ میں اپنے گناہوں کی معافی طلب فرماتے اور میں ان پر اپنا کرم فرماتا جنت میں تجھے بخش دیتا تو میرا کرم محض ایک پر ہی ہوتا اوراب تو میرا کرم ہرایک پر بخوبی ظاہر ہے!

○ حکایت۔ حضرت دانیال علیہ السلام اور نمک!

بیان کرتے ہیں کہ حضرت دانیال علیہ السلام طب میں کمال ملکہ رکھتے تھے مگر بادشاہ اور اس کی رعایا کو آپ کے علم و حکمت کی خبرنہ تھی' ایک روز آپ نے باورچی سے فرمایا بادشاہ کے کھانے میں ایک دانگ نمک ڈال دو' چنانچہ وہ حکم بجا لایا جب بادشاہ نے کھانا کھایا تو اس کی نظر کمزور ہوگئی۔ بادشاہ نے آپ سے وجہ دریافت کی۔ آپ نے فرمایا نمک کی زیادہ مقدار کھانے کے باعث تیری نظر کمزور ہوئی ہے۔ بادشاہ نے باورچی سے دریافت کیا تو باورچی نے صاف صاف کہہ دیا۔ میں نے حضرت دانیال علیہ السلام کے فرمانے پر کھانے میں نمک قدرے زیادہ ڈال دیا تھا۔ بادشاہ نے آپ سے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا' تجھے میرے علم کی ضرورت نہیں تھی لیکن میں نے چاہا کہ آپ کو ضرورت پڑے تاکہ دوسروں کو معلوم ہو اور فائدہ اٹھائیں۔

چنانچہ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانے بڑے وسیع ہیں گناہ کو اسی لئے مقدر کیا تاکہ مخلوق کو رحمت خداوندی کی طرف محتاجی ہو!

حکایت۔ بروں پر رحمت کیوں؟

○ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے دریافت کیا اللہ تعالیٰ بروں پر رحم و کرم کیوں فرماتا ہے۔ آپ نے فرمایا "برتن لاؤ' برتن لائے گئے ایک صاف ستھرا اور ایک گندا' انہیں بارش میں رکھ دیا گیا وہ دونوں بھر گئے' آپ نے فرمایا رحمت خداوندی کی بھی یہی کیفیت ہے جو نیک و بد دونوں پر برستی رہتی ہے!

حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی ! تو اپنے بندوں پر کتنا بڑا کرم فرماتا ہے ! اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں گنہگاروں کو بذریعہ عذاب و عقاب گناہ سے باز نہیں رکھتا' بلکہ بذریعہ احسان انہیں بچاتا ہوں ! تاکہ مجھ سے احسان کے بدلے شرم و حیا کریں' اور توبہ کی طرف مائل ہوں۔

اے میرے داؤد ! میری یاد سے لذت حاصل کرنے والوں کو فرمادیجئے ! کیا مجھ سے زیادہ کریم اور پرورش کرنے والا کوئی ملا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا آیئے میرے دروازہ کرم پر قیام کیجئے ! کیوں کہ میں لطف فرمانے والا ہوں۔ مجھ سے طلب کیجئے میں عطا کرنے والا ہوں' میری مناجات کیجئے کیونکہ میں قریب ترین ہوں' میری مصاحبت اختیار کریں کیونکہ میں مونس و ہمدم ہوں !!

حکایت۔ الٰہی ! رحمتہ للعلمین ﷺ کے صدقے بارش عطا فرما

حدائق ابن ملقن رحمہ اللہ تعالیٰ میں ہے کہ بنی اسرائیل ایک مرتبہ قحط سے دوچار ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں بارش کے لئے عرض گزار ہوئے دعا کریں اللہ تعالیٰ رحمت و کرم کی بارش عطا فرمائے اور قحط دور ہو! حضرت موسیٰ علیہ السلام رب العالمین کے حضوریوں عرض گزار ہوئے الٰہی ! رحمتہ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں بارش عطا فرما ! ممکن ہے میرے پاس تو کوئی کمی محسوس فرماتا ہوگا !

کہتے ہی آسمان بالکل صاف تھا' شدت کی گرمی پڑ رہی تھی جیسے ہی حضرت کلیم اللہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں مناجات کی ! خدایا! اگر میرے اندر کوئی کمی واقعی ہوچکی ہے تو اپنے محبوب رحمتہ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ کے وسلم کے صدقے بارش عطا فرما' اللہ تعالیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی میرے کلیم تیرے اندر کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوئی' البتہ تیری قوم میں ایک شخص ہے جو چالیس سال سے میری نافرمانی کرتا آرہا ہے اس کی

نحوست کے باعث بارش روک دی گئی ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم سے مخاطب ہوئے اور فرمایا ! کون ہے جو چالیس سال سے مسلسل اللہ تعالیٰ کے احکام کو پس پشت ڈال رہا ہے' میں اسے قسم دیتا ہوں' فوری طور پر یہاں سے نکل جائے' جب نافرمان نے یہ بات سنی تو دل ہی دل میں کہنے لگا اگر میں باہر نکل کھڑا ہوا تو ساری قوم کے سامنے شرمسار ہونا پڑے گا یہ تصور کرتے ہی اس نے اپنا چہرہ گریبان میں ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنے لگا' دیکھتے ہی دیکھتے موسلادھار بارش شروع ہوگئی۔

حضرت کلیم اللہ علیہ السلام یہ منظر دیکھ کر عرض گزار ہوئے الٰہی ! یہ کیا ماجرا ہے' یہ کس کے صدقے بارش عنایت ہوئی ! حکم ہوا ! یہ اسی نافرمان کی وجہ سے جس نے تیری آواز سنتے ہی اپنے گریبان میں منہ ڈالا اور سچی توبہ اختیار کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرض گزار ہوئے الٰہی ! اب اس توبہ کرنے والے کی زیارت سے نواز دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب وہ نافرمان تھا اس وقت میں نے اسے لوگوں کے سامنے رسوا نہ کیا اب کیسے کرسکتا ہوں جب کہ وہ سچے دل سے تائب ہوچکا ہے۔

فرشتے زیارت کرتے ہیں

○ عقائق الحقائق میں ہے کہ عرش کے پایہ میں ہر بندے کی صورت ہوتی ہے اور اس پر پردہ ہوتا ہے جب کوئی بندہ نیک کام کرتا ہے تو اس کے چہرے سے پردہ اٹھ جاتا ہے اور فرشتے اس کی زیارت کرتے ہیں اور جب کوئی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ پردہ گرپڑتا ہے' پھر فرشتے بھی اسے نہیں دیکھ پاتے۔

حکایت۔

میری قبر گھر میں بنانا تاکہ میری وجہ سے مردوں کو تکلیف نہ ہو

○ بیان کرتے ہیں کہ بصرہ میں ایک نوجوان فاسق و فاجر رہتا تھا' اس کی

والدہ اسے فسق و فجور سے ہمیشہ روکتی مگر مرض بڑھتا گیا جوں دوا کی' وہ نیک بخت حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی' محفل وعظ میں حاضر ہوا کرتی اور پھر اپنے فرزند سے کہتی۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج یوں خدا خوفی کا وعظ فرمایا ہے' مگر اس پر کسی بات کا اثر تک نہ ہوتا الغرض جب وہ مرنے لگا تو اپنی والدہ سے عرض گزار ہوا' جایئے میرے لئے حضرت حسن بصری سے دعا کرائے اللہ تعالیٰ مجھے توبہ کی توفیق عنایت فرمائے' مائی صاحبہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا میرے بچے پر نزع کا وقت ہے دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ اسے توبہ کی توفیق عطا فرمائے آپ نے فرمایا میں اس کے لئے نہ تو دعا کرتا ہوں اور نہ ہی اس کی نماز جنازہ پڑھوں گا' مائی صاحبہ مایوس ہوکر واپس پلٹی جب گھر پہنچی تو بچے نے عرض کیا! امی جان! جب میں فوت ہوجاؤں تو میرے گلے میں رسی ڈال کر گھسیٹنا اور کہنا جو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے اس کی یہی سزا ہے اور میری قبر بھی گھر ہی میں بنانا تاکہ قبرستان میں مردوں کو میری وجہ سے کوئی تکلیف نہ ہو جیسے زندوں کو مجھ سے تکلیف پہنچتی رہی' چنانچہ انہی لمحات میں وہ فوت ہوگیا' والدہ نے حسب خواہش اس کی گردن میں ابھی رسی ڈالنا ہی چاہی تھی کہ غیب سے آواز آئی' اللہ کے ولی پر مہربانی کر! ہم نے اسے بخش دیا' اسے گھر میں ہی دفنا دو! ابھی یہ آواز ختم ہوئی بھی نہ تھی کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا' مائی صاحبہ نے جونہی دروازہ کھولا کیا دیکھتی ہے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کھڑے ہیں' پوچھا آپ کا یہاں کیسے آنا ہوا' حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے ابھی ابھی میری آنکھ لگی کیا دیکھتا ہوں کہ رب العزت فرما رہا ہے! حسن تو میرے بندوں کو مجھ سے مایوس کرتا اور میرے بندے کے سامنے اپنے دروازے بند کرتا ہے' مجھے اپنے عزت اور جلال کی قسم میں نے اسے ان کلمات کے صدقے بخش دیا جو مرنے سے قبل اس نے کہے تھے اور میں اسے جنت سے سرفراز

فرمایا۔

حکایت۔ ایک پرندے کا ریت کے ذروں سے دریا پر بند باندھنا؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن اپنی امت کے گناہوں کے سبب متفکر بیٹھے تھے کہ اچانک ایک پرندے پر نظر پڑی جو زر و جواہرات سے مرصع اور حسن و خوبی کا مرقع تھا۔ آپ نے اس کی خوبصورتی اور زیبائی پر تعجب فرمایا' پھر اس پرندے نے ریت کے ٹیلے سے چند ذرے اٹھائے اور پرواز کر گیا تھوڑی دیر بعد حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا تو اس ٹیلے سے اپنی چونچ میں کچھ اٹھایا تھا' اور اس کو دریا میں ڈال دیا تھا' یہ کیا معاملہ ہے؟

پرندہ عرض گزار ہوا' یارسول اللہ صلی علیک وسلم میں ٹیلے سے ریت کے چند ذرے چونچ میں ڈال کر ایک دریا میں پھینک گیا تھا کہ دریا کے آگے بند باندھ سکوں' حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' ریت کے ذروں سے تو دریا کبھی بند نہیں ہوسکتے' مجھے تو بظاہر خوبصورت نظر آتا ہے مگر میں سمجھتا ہوں تو بڑا بے عقل ہے وہ عرض گزار ہوا! سرکار میں فرشتہ ہوں' بصورت پرندہ ایک مثال بن کر حاضر ہوا ہوں' چونکہ آپ اپنی امت کے گناہوں سے متفکر بیٹھے تھے آپ کا فکرمندی سے خاموش بیٹھنا اللہ تعالیٰ کو نہ بھایا مجھے حکم ہوا فوراً جاؤ اور میرے محبوب کے سامنے مثال پیش کرو! چنانچہ جو کچھ ظہور پذیر ہوا' یہ اسی حقیقت پر مبنی ہے کہ جیسے میں اپنی چونچ میں ریت کے ذروں سے دریا کے سامنے بند نہیں باندھ سکتا ہے ایسے ہی اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا آپ کی امت کے گناہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے وسیع دریا کے سامنے اتنی بھی حیثیت نہیں رکھتے جتنی ایک پرندہ ریت اٹھا کر دریا میں ڈالنے لگے!

○ لطائف۔ عذاب' ذبح' برہان اور معافی؟

○ اللہ تعالیٰ نے قصہ ہدہد میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی بات کو بیان فرمایاہے کہ جب آپ نے ہدہد کو مفقود پایا تو آپ نے فرمایا میں اسے یقیناً سخت عذاب دوں گا۔ یعنی اس کو جوڑے سے الگ کردوں گا بعض نے کہا کہ اس کے پر نوچ لئے جائیں گے یا اسے ذبح کر دوں گا بصورت دیگر وہ کوئی اہم خبر میرے پاس لائے گا اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچانے کے بعد کہا' چار باتیں عموماً ہوں گی۔

عذاب' کافروں کے لئے' ذبح' منافقوں کے لئے' برہان' فرمانبرداروں کے لئے اور معافی نافرمانوں کے لئے۔

نظارہ کرم

○ بیان کرتے ہیں کہ جب انسانوں کے گناہ کی کثرت ہوجاتی ہے تو حاملین عرش کو بوجھ محسوس ہونے لگتا ہے' وہ سمجھتے ہیں کہ انسانوں کے گناہ بڑھ گئے ہیں' پکارتے ہیں یا کریم ! معاف فرمادیجئے' چنانچہ ان کا بوجھ ہلکا ہوجاتا ہے۔

بندہ جب یاکریم یاکریم پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے تو نے میرا کونسا کرم دیکھا؟ حالانکہ تو دنیا کے قید خانے میں بند ہے' تھوڑا سا صبر کر پھر میرے کرم کو تو جنت میں دیکھنا !!

عیون المجالس میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دنیا ایک ہزار برس کی مسافت تک پھیلی ہوئی ہے چھ سو برس سمندری اور چارسو سال میدانی مسافت پر ہزارہا اقسام کی مخلوق پھیلی ہوئی ہے' ہر شب سمندر پکارتے ہیں' الٰہی ہمیں اجازت فرماتا کہ ہم تیرے نافرمانوں کو غرق کردیں' اللہ تعالیٰ فرماتا ذرا ٹھہریئے۔ اس تحمل کو دیکھتے ہوئے سمندر پکار اٹھتے ہیں سبحان اللہ الکریم الحلیم۔

حضرت حناطی علیہ الرحمتہ حضرت سہیل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ عرش کی

به نسبت ایماندار کے زیادہ قریب ہے کیونکہ عرش اوراللہ تعالیٰ کے درمیان ایک حجاب ہے جبکہ بندے اور ایماندار کے درمیان کوئی حجاب نہیں چنانچہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید ہم توشہ رگ سے بھی زیادہ قریب اس پر شاہد ہے۔

دل دنیا اور جنت سے اعلیٰ ہے

○ حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' میرا دل' دنیا اور جنت سے اعلیٰ و افضل ہے کیونکہ دنیا مقام تعجب ہے اور جنت آخرت میں مقام راحت ہے لیکن میرا دل مقام معرفت الہٰی ہے' حضرت نسفی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں سب سے بڑا انعام معرفت ہے اس لئے کہ یہ چھوٹی سی چیز میں سماجاتا ہے جسے قلب کہتے ہیں اور رحمت سب سے زیادہ وسعت رکھنے والی چیز ہے' یہی وجہ ہے کہ رحمت کی وسعت کے پیش نظر انسان سے گناہ سرزد ہوجاتے ہیں کیونکہ وسعت رحمت میں سما جانے کی گنجائش ہے اور وسعت خداوندی کے سامنے نافرمانی نہایت جھوٹی چیز ہے !!

گناہ گاروں کا حساب میں خود کروں گا؟

کتاب الحقائق میں ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر میں اعلان کرا دیئے تھے کہ غرباء کے ہاتھوں میرے سوا کوئی گندم فروخت نہیں کرسکتا جب غرباء آپ کے در پر حاضر ہوتے تو بلاقیمت انہیں گندم عطا فرمادیتے' اسی طرح اللہ تعالیٰ محشر میں فرشتوں سے فرمائے گا فرمانبرداروں کا حساب تم کرلو گناہ گاروں کا حساب میں خود کروں گا اور پھر اپنے کرم سے انہیں مغفرت بخشش کی نوید سنائے گا۔

اور پھر وہ ازخود دوزخ کی طرف روانہ ہوگا؟

○ بیان کرتے ہیں کہ قیامت میں گنہگار کو علماء کی جماعت میں بھیجا جائے گا

وہ انہیں اپنے پاس نہیں آنے دیں گے' پھر نمازیوں کی صف میں شامل ہونا چاہے گا وہ بھی بھگا دیں گے' پھر وہ بڑی حسرت سے کہے گا ہائے افسوس یہ کتنی بڑی رسوائی ہے اب سوائے دوزخ کے میرا کوئی ٹھکانہ نہیں پس وہ ازخود دوزخ کی طرف روانہ ہوگا' فرشتہ دوزخ کہے گا تو کہاں جارہا ہے وہ کہے گا دوزخ کی طرف' مالک پھر پوچھے گا تو کس کا امتی ہے وہ کہے گا نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی ہوں' فرشتہ کہے گا آپ کی امت میں گھس جا' وہ کہے گا امت محمدیہ کہاں ہے؟ مالک کہے گا وہ عرش کے نیچے ہے' جب وہاں پہنچے گا تو حضور ارشاد فرمارہے ہوں گے!

جس کا کوئی ہمدرد نہیں' جس کا کوئی رفیق نہیں' جس کا کوئی سفارشی نہیں' آئے میرے پاس میں اس کی غمخواری کروں' میں اس کی سفارش کروں' چنانچہ وہ گنہگار آپ کی خدمت میں حاضر ہوگا پھر آپ کی سفارش سے جنت میں چلا جائے گا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب انسان لوگوں سے مایوس ہوکر میری طرف لوٹتا ہے تو میں پھر اسے اپنی رحمت سے مایوس نہیں لوٹاتا! جب بندہ میری ذات پر اعتماد کرلیتا ہے تو وہ اپنے یقین محکم کے باعث مجھے پالیتا ہے۔

تفسیر قرطبی میں ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قرآن کریم میں نے قل کل یعمل علیٰ شاکلتہ سے زیادہ امید افزا آیت نہیں دیکھی' کیونکہ بندہ میں عصیان کے سوا کچھ نہیں اور اللہ کے ہاں غفران کے علاوہ!

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میرے نزدیک حم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب وقابل التوبہ سے بڑھ کر امید دلانے والی اور کوئی آیت نہیں' کیونکہ گناہگاروں کی بخشش ان کی توبہ سے بھی پہلے ہے!

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک'

نبه بعبادی فی انی اناالغفورالرحیم سے زیادہ امید افزا کوئی اور آیت نہیں ہے ! کیونکہ اس میں مغفرت و رحمت کا ذکر عذاب سے پہلے بیان ہوا' یعنی جب رحمت و مغفرت پہلے ہی ہوجائے گی تو عذاب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا!

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے تمام قرآن کریم بغور پڑھا لیکن اس بڑھ کر امیدافزا آیت میری نظر سے نہیں گزری۔ قل یعبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسھم لا تقطنوامن رحمت اللہ' ان اللہ یغفرالذنوب جمیعًا میرے حبیب میرے بندو کو فرمادیجئے اپنے آپ پر ظلم نہ کرو' اور میری رحمت سے ناامید نہ بنو بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخشنے والا ہے۔

امام قرطبی رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے تمام قرآن کریم بغور ملاحظہ کیا مگر اس آیت سے زیادہ عمدہ امید دلانے والی اور کوئی آیت نظر نہیں آئے۔ الذین امنواولم یلبسواایمانھم بظلم اولٰئک لھم الامن وھم مھتدون۔

حضرت امام عبدالرحمٰن صفوری مولف کتاب ہذا فرماتے ہیں مجھے تمام قرآن کریم میں سے یہ آیت زیادہ امید افزا نظر آئی' والذین اجتنبواالطاغوت ان یعبدوھا وانابواالی اللہ لھم البشری فلبشرعبادتی۔ جو لوگ غیراللہ کی عبادت کرنے سے بچیں اور میری طرف رجوع کریں' ان کے لئے بشارت ہے' میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے ان بندوں کو بشارت سے نوازیئے۔

قمیص نے رولایا اور ہنسایا

○ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کا خون آلود کرتہ دیکھا تو رونے لگے اور جب بغور ملاحظہ کیا کہ یہ تو

صحیح و سالم ہے تو مسکرا پڑے' اس لئے کہ اگر کرتہ پھٹا ہوتا تو واقعہ کے صحیح ہونے پر دلالت کرتا' قمیص کی درستگی نے حضرت کے یوسف علیہ السلام کی زندگی کی خبر دی!

اسی طرح ایمان دار کو فرشتے جب گناہوں میں آلودہ دیکھتے ہیں تو روتے ہیں لیکن جب اس کا دل توحید اور معرفت سے معمور پاتے ہیں تو خوش ہو جاتے ہیں

احیاء العلوم میں ہے کہ حضرت ابن شریح رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں میں نے خواب دیکھا اللہ تعالیٰ علمائے کرام سے حساب لیتے ہوئے فرما رہا ہے کیا تم نے اپنے عمل کے مطابق علم کیا؟ تو میں نے عرض کیا الٰہی! تیرا ارشاد ہے میں شرک کو نہیں بخشوں گا! اور ہم نے شرک سے نفرت کی ہے' ہمارے نامہ اعمال میں شرک نہیں ہے! ارشاد ہوا اچھا پھر جایئے میں نے تمہیں بخش دیا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور ایک ایسے بندے کو لایا جائے گا جس کے گناہ ریگستان کے ذروں کے برابر ہوں گے' حکم ہوگا فرشتو اسے دوزخ میں لے چلو' وہ چلتے چلے ادھر ادھر دیکھنے لگے گا اللہ تعالیٰ فرمایئے تو ادھر ادھر کسے دیکھ رہا ہے وہ گناہگار عرض گزار ہوگا الٰہی میں نے تو اپنی تمام امیدیں تجھ سے وابستہ کر رکھی تھیں اور اب بھی ناامید نہیں ہوں' اسی بناء پر ادھر ادھر دیکھ رہا ہو۔ شاید تیرا کرم میرا دامن پکڑ لے' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میرے بندے گو تیرا گمان پختہ نہیں تب بھی تیری زبان سے یہ نکل رہا ہے کہ میں مایوس نہیں ہوں! لہٰذا فرشتوں کو گواہ بناتا ہوا تیرا دعویٰ قبول کرتا ہوں۔ جاؤ میں نے تجھے مغفرت و بخشش سے نواز دیا۔

کیفیت توبہ

○ توبہ کے درست ہونے کی یہ شرط ہے کہ انسان گناہ سے باز آئے اور اپنے برے فعل پر نادم ہو نیز مصمم ارادہ کرے کہ آیندہ اس غلط فعل کا مرتکب نہیں ہوگا۔

جیسا گناہ ویسی توبہ لازم ہے یعنی اگر غیر محرم عورت کو دیکھا تو اس کی توبہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی زیارت و تلاوت سے اپنی آنکھوں کو پاک کرے گانے وغیرہ سن لے تو اس پر توبہ یہ ہے کہ قرآن کریم کو سنے' جنابت کی حالت میں مسجد میں بیٹھا تو اس کی توبہ یہ ہے کہ پاک صاف ہوکر مسجد میں اعتکاف کی نیت سے بیٹھے' شراب پی لی گئی ہے تو اس کی توبہ میں حلال اور طیب اشیاء کا استعمال کرے اور صدقہ و خیرات بھی کرے' مسلمانوں کو تکلیف دی تھی تو ان کے ساتھ عمدہ سلوک اور احسان کرے اگر کسی کو قتل کردیا گیا ہے تو اس کے کفارہ میں غلام آزاد کرے۔

احیاء العلوم میں ہے کہ قتل کا کفارہ میں غلام آزاد کرنا واجب ہے اگر اس کی استطاعت نہیں تو دو ماہ مسلسل روزے رکھے اگر کسی بھی سبب سے کوئی روزہ چھوٹ جائے تو از سرنو دوماہ کے روزے رکھناواجب ہے (البتہ عورت کے لئے حیض و نفاس کی حالت میں تسلسل کا برقرار رکھنا ضروری نہیں)۔ (تابش قصوری)

حضرت سری سقطی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کسی شخص سے فرمایا توبہ یہ ہے کہ اپنے غلط فعل کو ہمیشہ ندامت سے یاد رکھے' وہ کہنے لگا نہیں توبہ یہ ہے کہ اپنے غلط فعل کو کبھی یاد نہ آنے دے بلکہ اپنا وہ گناہ بالکل فراموش کردے' حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی نظریہ ہے کہ پاکیزہ محبت کے عالم میں جفا کا ذکر بھی جفا ہے' ظاہر ہے کہ گناہ جفا ہے اور توبہ صفاء تو صفا کے سے جفا کا کیا تعلق؟

حضرت نسفی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا مجھ سے فلاں گناہ سرزد ہوا ہے' میرے لئے بخشش کی دعا فرمایئے' ابھی آپ نے دعا کے لئے ہاتھ بھی نہیں اٹھائے تھے کہ ہاتف غیبی نے آواز دی' جنید! اس نے تیرے سامنے اظہار خطا کیا ہے اب تو ہی اسے بخشش عطا کر!

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا! مجھ سے گناہ سرزد ہوگیا ہے آپ نے فرمایا تیرے لئے توبہ لازم ہے اور یہ کہتے ہی اس سے اپنا منہ پھیرلیا' چند لمحے بعد دیکھا تو اس کی آنکھوں میں آنسوں تیر رہے ہیں' یہ منظر دیکھتے ہی فرمانے لگے جنت کے آٹھ دروازے باب توبہ کے علاوہ سب دروازے بند رہتے ہیں' باب پر توبہ ایک فرشتہ مقرر ہے اور وہ دروازہ قیامت تک بند نہیں ہوگا' پس رحمت الٰہی سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے۔

بعض کہتے ہیں کہ شیطان اسی لئے لعین ہوا کہ اس نے توبہ کو واجب نہ سمجھا اور نہ ہی اپنی غلطی کا معترف ہوا بلکہ تکبر اختیار کیا اور کافر ہوگیا' جبکہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو سعادت نصیب ہوئی' لغزش کا اعتراف کیا' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرنے لگے' تواضع کی' رحمت سے ناامید نہ ہوئے اور پھر اپنے مقاصد میں یہاں تک کامیاب ہوئے کہ توبہ کی قبولیت کا خود خالق اکبر نے اعلان فرما دیا۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بندہ جب اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرتا ہے اور اپنے گناہ پر ندامت محسوس کرتا ہے تو اس کے نادم ہونے سے پہلے پہلے اس کے تمام گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں۔

حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں گناہ گار جو گناہ کرتا ہے اسی گناہ کی وجہ سے جنت حاصل کرلیتا ہے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی

اللہ علیک وسلم وہ کیسے؟ فرمایا جب اسی گناہ پر نادم ہو کر تائب ہوتا ہے تو اسے نہ صرف معاف فرما دیا جاتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں جانے کا حکم فرما دیتا ہے۔

حضرت امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں توبہ کرنا فوری طور پر لازم ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو لوگ جلدبازی کے باعث گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں اور پھر جلد ہی توبہ کی طرف آجاتے ہیں تو ان کے گناہ محو کردیئے جاتے ہیں۔ جیسے نجاست خشک ہونے سے پہلے پہلے جلد صاف ہوجاتی ہے۔ اسی طرح توبہ بھی جلد کرنے سے گناہ کی نجاست بھی جلد دھل جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے' بے شک نیکی برائی کو محو کردیتی ہے' لہٰذا نیکی کے نور کے سامنے تاریکی کی ظلمت کو ٹھہرنے کی طاقت نہیں' جیسے صابن کی سفیدی کے سامنے میل کی کچھ حقیقت نہیں رہتی' گناہ تاریکی ہے اس کا چراغ نیکی ہے' اور وہ نیکی توبہ کرنا ہے۔

موت کی اقسام

حضرت حناطی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں موت کی تین قسمیں ہیں (۱) نفس کی موت' جسے عضو کے کفن میں لپیٹ کر' مغفرت کی خوشبو لگا کر اہل جنت کے قبرستان میں دفن کردیا جاتا ہے۔ (2) روح کی موت' جسے فرقت کے کفن میں لپیٹ کر جدائی کی خوشبو سے معطر کرکے وحشت کے قبرستان میں دفن کردی جاتی ہے۔ (3) قلب کی موت' جسے ملامت کے کفن میں لپیٹ کر' ندامت کی خوشبو لگا کر عقوبت کے قبرستان میں دفن کردیا جاتا ہے۔

پس جس کا نفس مرجاتا ہے اس کی دنیا ختم ہوجاتی ہے' جس کی روح مر جاتی ہے اس کا مالک اسے نہیں ملتا' اور جس کا قلب مرجاتا ہے اس کی آخرت تباہ ہوجاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک انصاری صحابی کے پاس گئے جس پر نزع کا عالم طاری تھا' اس کی زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی' اچانک اس نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی' اس پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسکرائے' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مسکراہٹ کا سبب دریافت کیا' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب اس انصاری کی زبان نے ساتھ نہ دیا تو اس نے اپنے دل سے توبہ کرتے ہوئے آسمان کی طرف نگاہ کی' اس پر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا' دیکھو میرا بندہ زبانی توبہ کرنے سے قاصر ہوا تو اس نے دل سے توبہ کرتے ہوئے شرمساری اور ندامت سے میری طرف دیکھا' فرشتو گواہ رہو! میں نے اس کی توبہ قبول کرتے ہوئے تمام گناہ معاف کردیئے' ہاں اگر اس کے گناہ ریگستان کے ذروں کی مقدار کے برابر بھی ہوتے تو میں معاف فرمادیتا۔

بیان کرتے ہیں کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اس ظاہری حیات مبارکہ سے اللہ تعالیٰ کے حضور جانے لگے تو جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے حبیب جو کوئی تیرا امتی اپنے وصال سے ایک سال قبل توبہ کرلے گا میں اسے بخش دوں گا۔ نبی کریم علیہ التحیتہ والتسلیم نے فرمایاایک سال تو بہت زیادہ ہے' حضرت جبرائیل علیہ السلام غائب ہوئے اور چند ساعت بعد پھر حاضر ہوئے اور کہا ایک ماہ قبل جو آپ کا امتی توبہ کرے گا اس کی توبہ مقبول ہوگی۔ آپ نے فرمایا ایک ماہ بھی بہت زیادہ ہے جبرائیل گئے اور پھر آئے یہاں تک ایک جمعہ ایک دن' ایک ساعت قبل تک کی تخفیف کردی گئی مگر آپ نے اسے بھی زیادہ سمجھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے حبیب تیرا امتی جو بوقت نزع توبہ کی طرف آئے گا میں اسے بخشش سے نواز دوں گا۔

حکمت؟

○ اس میں کیا حکمت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی دل سے توبہ کرے تو وہ قبول مگر اس کے برعکس قوم موسیٰ کے لئے کہا گیا اگر تم اپنے آپ کو قتل کروں گے تو تب توبہ قبول کی جائے گی؟ اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ قوم موسیٰ نے اپنے ایمان کو اللہ تعالیٰ کی دید سے مشروط کیا تو ان کی توبہ کو بھی ظاہر پر مشروط کردیا گیا جبکہ امت محمدیہ علیہ التحیتہ والثناء نے غیب پر ایمان لانا تسلیم کیا تو ان کے دل سے توبہ کو منظور فرمالیا گیا۔

جو بندہ توبہ کرتے ہوئے رو پڑتا ہے اور اس کے آنسو رخساروں پر یہ نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان رخساروں پر آگ کو حرام فرما دیتا ہے؟ وہ آدمی اپنے آنسوؤں کے باعث بخشش کا مستحق بن جاتا ہے۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے ایک مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام کی بابت غورو فکر کیا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے الٰہی! حضرت آدم علیہ السلام کو تو نے خود بنایا' پھر ایک لغزش ہوئی تو تشہیر بھی خود فرمائی' جنت سے نکال باہر کیا' جب کہ تو نے خود ہی جنت میں بلا عمل داخل فرمایا تھا' اپنی روح سے اسے مزین فرمایا' پھر فرشتوں سے سجدہ کرایا ارشاد ہوا جب میں نے اسے اتنا محبوب بنایا تھا تو اسے ایسے کرنا مناسب نہیں تھا؟

سونے' چاندی کی فرمانبرداری

بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش واقع ہوئی تو ان کے رونے کے باعث ہر چیز رونے لگی مگر سونے اور چاندی پر کچھ اثر نہ ہوا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم دونوں حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ رونے میں شامل کیوں نہ ہوئے!

عرض کیا الٰہی! جو آپ کے حکم کو نہ بجا لاسکا تو ہم اس پر کیوں روئیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جاؤ تمہیں ہر شے سے زیادہ عظمت دوں گا اور ہر نئی چیز کی قیمت بنا دوں گا اور اولاد آدم تمہاری خادم رہے گی۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا درہم و دینار زمین پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی لہریں ہیں' جو نہ کھاتی ہیں نہ پیتی ہیں اور جہاں چاہتے ہو تمہاری حاجت پوری کرتی ہیں۔

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے درہم و دینار کو بطور سکہ استعمال فرمایا اور فرمایا یہ وہ چیزیں ہیں جن کے بغیر گزر اوقات مشکل ہے۔ (کتاب العرائس)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ دراھم دارالھم' درہم تو غم و الم کی کوٹھی ہے۔ ودنانیر دارالنار' اور دینار آتش کدہ ہیں۔

حضرت علاء بن زیاد علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں میں خواب میں دنیا کو نہایت زیب و زینت سے آراستہ دیکھا اور دعا کی الٰہی مجھے اس سے اپنی پناہ میں لے' وہ بولی اگر تم مجھ سے' خدا کی پناہ چاہتے ہو تو درہم و دینار سے دشمنی اختیار کرلو۔

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' جس نے درہم و دینار کی عزت کی اللہ تعالیٰ اسے ذلت میں ڈال دے گا۔

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں کہ میرا تجربہ ہے جس نے مستحقین کو درہم و دینار دینے سے اعراض کیا اللہ تعالیٰ نے ان پر ایسے آدمیوں کو مسلط کردیا جو استحقاق نہیں رکھتے تھے۔

طب۔ نزہتہ النفوس والافکار میں ہے کہ زمین میں سونے کا وجود اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ہے' اسے گھس کر پینے سے خفقان کا مرض دور ہوجاتا ہے' آنکھ میں لگانے سے نظر میں قوت پیدا ہوتی ہے' صرع کے مریض میں بطور تعویذ لٹکایا جائے تو رام ہوجاتا ہے' اگر سونے کو آگ میں گرم کرکے

پانی میں ٹھنڈا کریں اور گندیدہ دہن کو پلائیں تو بفضلہ تعالیٰ اس مرض سے نجات حاصل ہوگی' نیز سونا چاندی' سعادت اور شقاوت کا باعث ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ جب سونے اور چاندی کے سکے تیار ہوئے تو شیطان نے بڑی محبت سے انہیں چوما' اور کہا تم دونوں سے جو محبت رکھے گا حقیقت میں وہی میرا غلام ہے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں درہم و دینار ابلیس بچھو ہیں' اگر تو ان کے استعمال کو اچھی طرح نہیں سمجھ لے گا تجھے زہریلے ڈنگ سے ہلاک کرڈالیں گے' فرمایا ان کا صحیح استعمال کیاہے' جواب دیتے ہیں کہ انہیں حلال پر صرف کرنا اور بہترین امور کی تلاش میں رہنا ان کا صحیح استعمال ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش واقع ہوئی تو عود کے سوا تمام درخت بھاگ گئے اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوئے کہا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم' اولاد آدم کے ہاں تجھے خاموش دولت بناؤں گا' لیکن تو نے ایسے کو اپنے ہاں پناہ دی جس سے لغزش واقع ہوئی تھی لہٰذا تجھے سے آگ دکھائے بغیر خوشبو نہیں آئے گی۔

نزہتہ النفوس میں ہے کہ عود ہندی' قسط کو کہتے ہیں یہ بھی اسی کا نام ہے' اگر اسے پانی میں بھگو کر پیا جائے تو درد جگر' پچس اور پیٹ کے درد میں فائدہ مند ہے' صداع بارد' درد شقیقہ کے لئے اس کی دھونی نفع بخش ہے' ناک میں ٹپکانا' پینا' ضماد کرنا ہر طرح مفید ہے دھونی سے اور ماتھے پر گرمائی کرنے سے زکام' نزلہ دور ہوجاتا ہے' منہ میں رکھ کر آہستہ آہستہ چبانے سے تبخیر معدہ کے لئے نافع ہے۔

اگر کہا جائے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مقدسہ کو زمین پر حرام کردیا گیا ہے کہ ان کے اجسام کو نہ کھائے اس کا کیا سبب ہے' جواباً" کہا گیا

ہے کہ مٹی ان اشیاء میں شامل ہے جو بدن کو پاک کرتی ہے' بدن پر ظاہری اور باطنی نجاست کو پاک کرنے کا باعث ہے اور گناہ سب سے بڑی نجاست ہے' اس لئے مٹی سے طہارت حاصل کرنے کی ضرورت پڑتی ہے اور جو گناہوں کی نجاست سے بالکل معصوم و محفوظ ہیں ان کے اجسام کو ان کی اعلیٰ طہارت و پاکیزگی کے باعث نہیں کھاسکتی' کیونکہ انبیاء کرام تو عمداً' سہواً اعلان نبوت سے قبل اور بعد بھی طیب و طاہر ہوتے ہیں' ان کی طہارت و پاکیزگی اتنی طاقت ور ہوتی ہے کہ مٹی ان کے اجسام پر غالب آہی نہیں سکتی بلکہ مٹی ازخود ان کی محافظت کرتی ہے۔

جبرائیل اور میکائیل کی گناہ گاروں کے بارے گفتگو

ایک دن حضرت جبرائیل اور میکائیل آپس میں بیٹھے ہوئے باتیں کررہے تھے کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نافرمان بندوں کو بھی رزق عطا فرما رہا ہے' طرح طرح کی نعمتوں سے نواز رکھا ہے' نافرمانی پر عذاب میں گرفتار نہیں کرتا۔

حضرت میکائیل بولے' بندے کی نافرمانی سے اللہ تعالیٰ کی شان میں کچھ کمی نہیں آتی اور فرمانبرداری سے کوئی اس کی عظمت میں اضافہ نہیں کرسکتا' جب اسے طاعت و معصیت سے کوئی نفع اور نقصان نہیں تو وہ انہیں عذاب میں کیوں مبتلا کرے۔

سچ ہے میں ویسے ہی ہوں جیسے میکائیل کہہ رہا ہے

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی بندے کو عذاب میں گرفتار کرنے کے لئے آسمان سے فرشتہ اترتا جب اس آدمی کو مبتلائے مصیبت کرنے لگا تو بندہ نے عرض کیا اللہ تبارک و تعالیٰ کے روئے مبارک کی طفیل مجھے عذاب نہ دے' فرشتہ واپس چلا گیا' اللہ تعالیٰ نے ایک اور فرشتے کو عذاب دینے کے لئے بھیج دیا' جب بندے کو

عذاب دینے لگا تو وہ پکارا اس ذات کریم کے وجہ کریم کے صدقے مجھے عذاب میں گرفتار نہ کر' مگر فرشتے نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ اور عذاب میں مبتلا کردیا' جب آسمان کے درمیان پہنچا تو فرشتے کے دونوں بازو جسم سے علیحدہ کردیئے گئے' فرشتہ عرض گزار ہوا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے! فرمان ہوا جب میرے بندے نے درمیان کریم کا واسطہ دیا تھا تو تجھ پر اسے چھوڑنا لازم تھا' جب تو نے میرے نام کا لحاظ نہیں کیا اور عذاب دیا تو تجھے بھی عذاب میں ڈال دیا گیا۔ اگر وہ میرے وجہ کریم کے صدقے تمام گنہگاروں کی بخشش کا سوال کرتا تو میں ہر ایک کو مغفرت و بخشش سے نواز دیتا۔

اس باب کو ہم اس دعا پر ختم کرتے ہیں کہ! الٰہی ہمارا اور تمام مسلمانوں کا خاتمہ بالخیر فرمانا (امین) ہاں ایک بار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کیا میں تجھے ایسی دعا نہ سکھاؤ جسے پڑھا جائے تو پہاڑوں جیسے گناہ بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے سے معاف فرمادے گا وہ دعائیہ کلمات یہ ہیں۔

اللھم لا الہ الا انت الحلیم الکریم تبارکت سبحانک رب العرش العظیم۔

باب فضائل عدل و انصاف

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان۔ بے شک اللہ تعالیٰ عدل و احسان کا حکم فرماتا ہے' حضرت علامہ علائی رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں عدل اپنی طرف سے اور احسان' برائی کرنے والے سے جو بلاوجہ برائی سے پیش آئے نیز فحشاء برے قول و فعل سے عبارت ہے' منکر وہ شخص ہے جس کو شریعت اور سنت سے کوئی لگاؤ نہ ہو بغی کا یہ مفہوم ہے کہ دوسرے پر ظلم روا رکھنا' اسے تکلیف پہنچانا۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں باغی تباہ و برباد کردیا جاتا ہے

بعض کتابوں میں مرقوم ہے کہ اگر ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ سے بغاوت کرے تو باغی پہاڑ قہر خداوندی سے ریزہ ریزہ کردیا جاتا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں ظالم سے بہت جلد انتقام لوں گا یعنی اسے دنیا میں ہی گرفتار عذاب کروں گا' سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ظلم قیامت میں تاریکی کا باعث ہوگا۔

حکایت۔ حضرت ابوحنیفہ بے ہوش ہو کر گر پڑے

○ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جارہے تھے کہ آپ کا پاؤں کسی لڑکے کے پاؤں پر جاپڑا' وہ کہنے لگا ! ابوحنیفہ کیا آپ قیامت میں قصاص سے نہیں ڈرتے۔ یہ سنتے ہی آپ بے ہوش پر گر پڑے۔ آپ فرماتے ہیں ظلم کا انجام برے خاتمہ پر ہے۔

امام اعظم اور سونے کی برتن

بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی دعوت میں شریک تھے جہاں سونے کے برتنوں میں کھانا لایا گیا' آپ نے ان برتنوں سے کھانا نکال کر دوسری کسی چیز میں رکھ کر کھانا شروع کیا۔ تاکہ سونے کے برتنوں میں کھانا کھانے کا اطلاق درست ثابت نہ ہو۔

مسئلہ۔

شرح مہذب میں ہے کہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی ہوتو اس پانی سے بالاتفاق وضو کرنا جائز ہے۔ حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں برتن سے اس طرح پانی لے کہ پہلے پانی لے اور پھر اعضاء کو دھوئے تو جائز ہے اور اگر برتن سے اسی عضو کے لئے پانی لے اور پھر اسے دھوئے یہ جائز نہیں اور جب پانی پینا منظور ہوتو پہلے پانی ہاتھ پر نکال کر پی لے' نیز جب

بھی پانی پینا چاہے تو ہاتھ پر ڈال کر پی لے' ہاں چاندی کے گلدان' گل پاس اور خوشبو سپرے کرنے والی صراحی وغیرہ بالاتفاق حرام ہے' قاضی حسین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں پہلے پانی کو اپنے ہاتھ پر ڈالے پھر دائیں ہاتھ میں لے کر استعمال میں لائیں' قاضی حسین جلیل القدر ثقہ عالم و عابد اور صاحب تقویٰ تھے' ان کا انتقال 462 ہجری میں ہوا۔

حکایت۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی سے معافی طلب کی

بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام آرام کر رہے تھے کہ آپ کو جسم پر ایک چیونٹی چلی نظر آئی' آپ نے اسے پکڑا اور نیچے پھینک دیا' چیونٹی عرض کرنے لگی یا نبی اللہ ! کیا آپ نہیں جانتے کہ ایک دن مالک' قادر' قہروقہار کے روبرو حاضر ہونا ہے' جو مظلوم کو ظالم سے حق دلائے گا! آپ کو یہ سنتے یہ غش آگیا' جب سنبھلے تو چیونٹی سے فرمانے لگے ! مجھ سے درگزر کر' اس نے عرض کیا' میری تین شرطیں ہیں' اگر آپ یہ تسلیم فرمالیں تو درگزر کروں گی۔ آپ نے فرمایا وہ کیاہیں' کہنے لگی۔ جب آپ کے در دولت پر کوئی سائل آئے تو محروم نہ لوٹائیے گا' دولت دنیا کے حصول پر مسکرائیے گا نہیں ! اور جب کوئی فریادی آپ کی خدمت میں آئے تو آپ کا رعب و جلال اس کی فریاد سننے میں حائل نہ ہو' آپ نے فرمایا بہت اچھا چنانچہ چیونٹی آپ پر خوش ہوگئی !! سبحان اللہ ! کیا شان ہے انبیاء کرام علیہم السلام کی جن کی بارگاہ میں مخلوق خدا ہر قسم کی باتیں کرلیتی ہے۔

حکایت۔ حکومتی افسر نے مچھلی چھین لی !!

○ بیان کرتے ہیں کہ ایک افسر نے ایک شکاری سے ظلماً" ایک مچھلی چھین لی' ابھی وہ زندہ تھی' اس نے اچانک منہ کھولا اور بڑی تیزی سے افسر کی انگلی کاٹ لی' وہ طبیب کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے کہا کہ انگلی کاٹ دو' ورنہ اس کا اثر آگے بڑھ جائے گا' چنانچہ اس نے انگلی کٹوا لی مگر تکلیف آگے بڑھ

گئی۔ طبیب نے کہا کلائی تک ہاتھ کٹواؤ' ورنہ بازو کے ضائع ہونے کا خدشہ ہے' چنانچہ اس نے کلائی سے ہاتھ کٹوا دیا' لیکن پھر بھی افاقہ نہ ہوا اور زہریلے مواد کے اثرات آگے بڑھنے لگے' افسر نے جب یہ ماجرا دیکھا تو افسردگی کے عالم میں وہاں سے بھاگنے لگا یہاں تک کہ تھک کر ایک درخت کے نیچے جاکر لیٹ گیا' لیٹے لیٹے اس پر نیند کا غلبہ طاری ہوا تو خواب میں آواز سنی اگر تو مزید مصیبت سے بچنا چاہتا ہے تو اسی شکاری کے پاس جاکر معافی طلب کر' ورنہ صحت نہیں ہوگی' چنانچہ وہ بیدار ہوا' شکاری کے پاس گیا' اس سے معافی طلب کی اور آیندہ ظلم سے باز رہنے کا اللہ تعالیٰ سے بھی عہد کیا' چنانچہ توبہ کی برکت سے اس کا ہاتھ صحیح و سالم ہوگیا۔

رحمتہ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خشیت الہیہ؟

عوارارف المعارف میں ہے ایک شخص بڑے بھاری جوتے پہنے ہوئے تھا کہ اس کا پاؤں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پائے اقدس پر آگیا آپ نے اپنے عصاء مبارک سے اسے ہٹا دیا' اس شخص کا کہنا ہے کہ میں اپنے اس فعل پر ساری رات نادم رہا' صبح ہوئی تو ایک صحابی میرے پاس آیا اور اس نے کہا آپ کو رحمت عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد فرما رہے ہیں' میں ڈرتے ڈرتے حاضر ہوا' آپ نے نہایت شفقت سے فرمایا میں کل تجھے کوڑا لگا کر اپنے پاؤں سے ہٹایا تھا' آج اس کے بدلے میں مجھے تیس بار کوڑے سے ہٹا دو۔

سیرت ابن ہشام میں مرقوم ہے کہ غزوہ بدر میں آپ نے صف بندی کے وقت حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تیریا (لاٹھی) لگاکر صف میں شامل فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے لاٹھی لگاکر مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔ حالانکہ آپ تو عدل کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں' مجھے بدلہ لینے دیجئے! آپ نے فوراً اپنے آپکو پیش فرمایا دیا اور وہ فرط

محبت سے آپ کے جسم اقدس سے چمٹ کر بوسے لینے لگا' آپ نے فرمایا میرے پیارے صحابی تو نے یہ طریقہ کیوں اختیار کیا؟ وہ عرض گزار ہوئے حضور! جو کچھ درپیش ہے وہ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں' میں نے چاہا آخری وقت ہے آپ کے جسم اطہر سے لپٹ کر اپنے جسم کو برکات سے مستفیض کرلوں۔ اس پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خوش ہوکر انہیں خصوصی دعا سے نوازا!

حکایت ۔ حضرت امام اعظم اور مقروض مجوسی!

بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مجوسی نے قرض لیا' آپ وعدہ کی تکمیل پر رقم لینے گئے' آپ کے جوتے کو نجاست لگ گئی آپ نے پاؤں جھاڑا تو نجاست مجوسی کے مکان کی دیوار پر جالگی آپ سوچ میں پڑ گئے کہ مجوسی کی دیوار خراب کردی اگر اسے صاف کرتا ہوں تو دیوار کی مٹی گرتی ہے اور اسے اسی حالت میں چھوڑ کر بھی جانا مناسب نہیں! لہٰذا آپ نے مجوسی کا دروازہ کھٹکھٹایا' مجوسی باہر نکلا اور کہنے لگا! یا امام المسلمین مجھے مہلت عطا فرمایئے' آپ نے فرمایا میری وجہ سے تیری دیوار کو نجاست لگی ہے' اس پر تم مجھے معاف فرما دو!

وہ کہنے لگا کیا آپ دیوار کو پاک کرنا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں' یہ سنتے ہی وہ کہنے لگا جو شخص دیوار کی نجاست کو دور کرنے میں اتنا متردد ہے اس کے حضور میں خود کو کیوں نہ پاک کروں' کلمہ پڑھا اور دائرہ اسلام میں داخل ہوگیا۔ اس خوشی میں آپ نے اس کا قرض معاف فرما دیا

حکایت۔ حضرت ابراہیم بن ادھم اور چھوارے؟

بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن ادھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ مکرمہ میں دکاندار سے چھوارے خرید کئے' وہاں آپ نے سامنے دو چھوارے پڑے دیکھے اور یہ سمجھتے آپ نے اٹھالئے کہ یہ میرے ہی چھواروں سے باہر

پڑے رہ گئے ہیں' پھر وہاں سے آپ نے بیت المقدس کی راہ لی!

پھر ایک دن خواب میں دو فرشتوں کو یوں باتیں کرتے ہوئے پایا! یہ کون شخص ہے دوسرے فرشتے نے کہا یہ ابراہیم بن ادھم زاہد خراسان ہیں لیکن ایک سال سے ان کی عبادت معلق ہے کیونکہ انہوں نے مکہ مکرمہ دو چھوارے دکاندار کے اٹھالئے تھے' جب صبح ہوئی تو آپ مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے۔

وہاں پہنچے تو دکاندار وصال کرچکا تھا' چنانچہ آپ نے اس کے لڑکے سے معافیٔ طلب کی۔ چنانچہ اس نے معاف کیا اور آپ بیت المقدس واپس تشریف لے آئے۔ پھر ان دو فرشتوں کو دیکھا وہ گفتگو کررہے ہیں کہ ابراہیم بن ادھم کی جو عبادت معلق کردی گئی تھی اللہ تعالیٰ نے اسے قبولیت کے شرف سے نواز دیا ہے' حضرت ابراہیم بن ادھم فرط مسرت سے رو پڑے اور خوشی کے باعث آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے بعدہ آپ کا معمول یہ ہوا کہ آپ ہفتے بھر میں صرف ایک دن رزق حلال سے کچھ تناول فرمالیا کرتے !!

حکایت ۔ آپ کا ذکر ہی میری غذا ہے؟

حضرت شیخ احمد کبیر رفاعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا معمول تھا کہ وہ دو تین بعد ایک لقمہ تناول فرماتے اور سورۂ اخلاص کا یومیہ ایک ہزار بار وظیفہ کرنے کے ساتھ چار رکعت نوافل ادا فرمایا کرتے' بعدہ ان کلمات کے ساتھ استغفار فرماتے۔ لاالہ الاانت سبحانک انی کنت من الظالمین علمت سواء وظلمت نفسی واسرفت فی امرنا ولا یغفرالذنوب فاغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم یاحی یا قیوم لاالہ الاانت' 578ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ (طبقات ابن سبکی)

حکایت۔ مجوسی نے اسلام قبول کرلیا

○ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ایک بار موسم برسات

میں جمعتہ المبارک کی ادائیگی کے لئے جامع مسجد جارہا تھا کہ میرا پاؤں پھسلا اور بچاؤ کے لئے ایک مجوسی کی دیوار کا سہارا لیا' مجھے احساس ہوا کہ میں نے بلااجازت غیر کی چیز کو استعمال کیا' چنانچہ میں اس سے معافی کا خواستگار ہو' اس نے دریافت کیا! آپ کے دین میں اتنی زیادہ احتیاط کی جاتی ہے آپ نے فرمایا' ہاں۔ تو وہ فوری طور پر پکار اٹھا۔ اشھدان لاالہ الااللّٰہ واشھدان محمداً رسول اللّٰہ۔

طبقات ابن سبکی علیہ الرحمتہ میں ہے کہ حضرت ابواسحاق شیرازی علیہ الرحمت مسجد میں تشریف لے گئے تاکہ وہاں پر کھانا کھالیا جائے' جب باہر نکلے تو ایک دینار وہی بھول آئے' یاد آنے پر مسجد میں گئے' دینار کو موجود پایا مگر یہ کہتے ہوئے وہی چھوڑ آئے ممکن ہے یہ کسی اور کا کہیں ہو۔

نیز فرماتے ہیں کہ ایک بار میرا ان کے ساتھ کہیں جانا ہوا' راستے میں ایک کتے کو دیکھا تو میں اسے بھگانے لگا' اس پر حضرت ابواسحاق علیہ الرحمتہ فرمانے لگے !! ایسا مت کرو کیونکہ راستہ ہمارے اور کتے کے درمیان مشترک ہے!

حضرت شیخ ابوعبداللہ بن محمد نصراللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے محرم الحرام 611 ہجری' شب جمعہ' خواب میں حضرت ابو اسحاق علیہ الرحمتہ 476ھ کو اپنے رفقاء کے ہمراہ تیسرے یا چوتھے آسمان پر پرواز کرتے دیکھا' وہاں انہیں ایک فرشتہ ملا' جس نے اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا' اور کہنے لگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو اپنے رفقاء کو کیا پڑھایا کرتا ہے' فرمانے لگے صاحب شریعت نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو کچھ منقول ہے وہی پڑھاتا ہوں' فرشتہ واپس پلٹا اور حضرت شیخ اپنے رفقاء سمیت پھر پرواز کر گئے جب فرشتہ پھر واپس آیا تو کہنے لگا آپ کے اصحاب سبھی حق پر ہیں اور سبھی جنتی ہیں۔ انہیں اپنے ساتھ جنت میں لے جایئے! حضرت، ابواسحاق شیرازی علیہ الرحمتہ کا 476ھ میں وصال

ہوا۔

بستان العارفین میں ہے کہ حضرت امام نووی رحمتہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسلیمان درانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا یہاں تمہارا کیاحال ہے' فرمانے لگے میں نے باب الصیغر پر ایک بوڑھے لکڑ ہارے کی ایک لکڑی پکڑ لی تھی ابھی تک تو اسی کے مواخذہ میں حساب دے رہا ہوں۔

حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ بوقت وصال فرمانے لگے میرے ذمہ ایک شخص کا ایک درہم ہے میں اس کے بدلے ایک ہزار درہم ادا کرچکا ہوں مگر میرے دل پر جتنا اس کا خوف طاری ہے کوئی چیز اس سے گراں مجھے نظر نہیں آتی

حضرت امام عبدالکریم قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ناجائز طور پر ایک دانگ (درہم کا تیسرا حصہ) کے بدلے سات سو نمازیں لی جائیں گی۔ امام قرطبی رحمہ اللہ علیہ اس پر توقف فرماتے ہیں کیونکہ وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد برائی کا بدلہ اسی کی مثل ہوگا۔

ایک صحابی بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض گزار ہوئے اگر میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہوجاؤں تو میرے گناہ معاف ہوجائیں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں اگر اللہ تعالیٰ جل و علیٰ کی رضا و خوشنودی کے حصول کے لئے ہو!

جس شخص نے قرض لیا اور ادائیگی پر قادر ہو پھر ادا نہ کرے تو امام قرطبی فرماتے ہیں وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا اور اگر وصیت کر گیا تو ورثاء کو اس کے مال سے پہلے قرض ادا کرنا ضروری ہے! اور اگر اس نے قرض لیا مگر تنگدستی کی حالت میں ادا کئے بغیر چل بسا تو امید ہے، اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا اور جنت عطا کرے گا۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت اللہ تعالیٰ قرض دار ایمان دار کو بلائے گا اور فرمائے گا تو نے فلاں فلاں آدمی کے حقوق کیوں برباد کئے' کس کس کا مال ضائع کیا! وہ عرض گزار ہوگا! الٰہی تو جانتا ہے میں نے قصداً تیرے بندوں کے حقوق برباد نہیں کئے' کمزوری کے باعث ادا نہ کرسکا! اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب اس کی نیکیاں برائیوں پر غالب کردی جائیں گی پھر اسے جنت میں داخلہ کا ویزہ عطا ہوگا!

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو قرض دار' فوت ہوجائے اور اس کی نیت قرض ادا کرنے کی تھی تو اس کی خالص نیت کے باعث اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دے گا اس کی اس سلسلہ میں گرفت نہیں ہوگی۔

حضرت مولف علیہ الرحمتہ فرماتے اس کی موید بخاری شریف کی ایک حدیث بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں سے مال لیتارہااور اس کی نیت تھی کہ ادا کردے گامگروہ ادائیگی سے قبل فوت ہوگیا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کرا دے گا اور اگر کوئی شخص قصداً لوگوں کا مال ہڑپ کرنے کی نیت سے لیتا رہا تو اللہ تعالیٰ اسے برباد کردے گا!

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اگر کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو قرض دے تو جب تک وہ ادا نہیں کرے گا اس کے عوض اسے روزانہ نیکیاں ملتی رہیں گی۔ گویا یومیہ صدقہ کا ثواب اس کے نامہ اعمال درج ہوتا رہے گا۔

قرض سے نجات کی دعا

○ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک روز پریشانی کے عالم میں مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ لیااور

دریافت فرمایا! ابو امامہ! نماز کا تو ابھی وقت نہیں! مسجد میں قبل از وقت بیٹھنے کا کیا سبب ہے حضرت ابو امامہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے قرض نے پریشان کرر کھا ہے آپ نے فرمایا لو یہ دعا پڑھا کریں قرض سے نجات حاصل ہوجائے گی! اللھم انی اعوذبک من الھم والحزن واعوذبک من العجز والکسل واعوذبک من الجبن والبخل واعوذبک من غلبة الدین وقھر الرجال حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قرض کی ادائیگی کے لئے یہ دعا پڑھا کریں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنے حواریوں کو یہی دعا تعلیم فرمائی تھی اور فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی پر پہاڑ کے برابر سونا قرض ہوتو یہ دعا پڑھے اللہ تعالیٰ اسے قرض کی ادائیگی کی سبیل پیدا فرمادے گا۔ اللھم فارج الھم مکاشف الغم مجیب دعوة المضطرین رحمٰن الدنیا والآخرة ورحیمھما انت ترحمنی الحمنی برحمة منك تغنینی بھا عن رحمة من سواک۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھ پر قرض تھا اس دعا کی برکت سے قرض اتر گیا!

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قسم جو شخص بھی اس دعا کے وسیلہ سے قرض کی ادائیگی چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ادائیگی کی کوئی سبیل پیدا فرمادے گا! اور دشمن سے محفوظ رکھے گا۔

بیان کرتے ہیں کہ کسی شخص پر قرض تھا وہ فوت ہوگیا آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھنے سے اعراض فرمایا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اس کی طرف سے قرض کی رقم لئے بارگاہ رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور فرمایا یہ رقم لیں اور اس کا قرض ادا فرمادیں پھر نماز پڑھئے کیونکہ یہ روزانہ ایک ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھا کرتا تھا۔

حضرت بن ابی الدنیا' کتاب الدعا میں حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رقم فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر قرض ہو وہ یہ دعا پڑھا کرے قرض کے ادا ہونے کی سبیل پیدا ہوجائے گی۔ اللھم منزل التوراۃ والانجیل والزبور والفرقان العظیم رب جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل و رب الظلمات والنور والظل الحرور اسئلک ان تفتح لی ابواب رحمتک وان تحل عقدتی من دینی وان تودی عنی امانتی الیک والٰی خلقک۔

روض الافکار میں ہے کہ حضرت فضیل ابن فضالہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں قرض کے زیر بار ہوا تو بڑی دل سوزی کے ساتھ ان کلمات کو پڑھنا شروع کیا۔ یاذالجلال والاکرام بحرمۃ وجھک الکریم اقرض عنی دینی۔ کیا دیکھتا خواب میں کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کب تک تو اللہ تعالیٰ کے وجہ کریم کا ذکر کرکے روتا رہے گا' فلاں مقام پر جاؤ اور قرض کے مطابق وہاں سے مال لے لو۔ چنانچہ حسب ندا وہاں پہنچا اور وہاں سے قرض کے مطابق مال اٹھالیا۔

نیز بیان کرتے ہیں کہ میرے رفقاء میں سے ایک ساتھی نے مجھے یہ کلمات یاد کرائے اور روزانہ وظیفہ کرتا رہا۔ یاذالجلال والاکرام اعطنی صحۃ فی تقویٰ وطول عمر فی حسن عمل وسعۃ رزق و لا تعز بنی علیہ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے یہ تینوں نعمتیں عطا فرمادیں۔

حکایت۔ تین قاضیوں کا امتحان

بیان کرتے ہیں کہ نبی اسرائیل کے تین قاضی تھے اللہ تعالیٰ نے ان سے امتحان لینا چاہا تو دو فرشتوں کو بھیجا ایک فرشتہ گھوڑی پر سوار تھا اور اس کا بچہ اس کے پیچھے پیچھے چلا' دوسرا فرشتہ گھوڑی پر سوار ہوا اور اس نے ایک گائے کے بچھڑے کو بچکارا وہ اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا' اب اس گائے کے

بچھڑے کے سلسلہ میں دونوں فرشتے جھگڑ پڑے ایک کہتا تھا میرا ہے دوسرا کہتا ہے میرا ہے' دونوں قاضی کے پاس گئے اور قاضی نے رشوت لے کر گائے والے کو بچھڑا دیدیا' پھر دونوں فرشتے دوسرے قاضی صاحب کے پاس گئے اس نے بھی رشوت لی اور بچھڑا گائے والے کو دیدیا' پھر تیسرے قاضی کے پاس گئے وہ بولا میں ابھی فیصلہ نہیں کرسکتا کیونکہ میں حیض سے ہوں! کہنے لگے کیا مرد کو بھی حیض آتا ہے! وہ بولا اگر ایسا نہیں تو کیا گھوڑی سے گائے کا بچھڑا پیدا ہوا کرتا ہے؟ اسی بناء پر مثال مشہور ہوئی دو قاضی جہنم میں تیسرا جنت میں۔

قاضی اور کفن چور

حضرت شیخ عارف باللہ تقی الدین حسینی کی کتاب سمع النفوس میں ہے کہ ایک نیکوکار قاضی کا جب وقت وصال قریب آیا تو اس نے کفن چور کو بلایا اور اس نے کفن کی قیمت کے برابر رقم دیتے ہوئے کہا' میری قبر کو کھود کر کفن نہ چرانا! قاضی صاحب وصال فرماگئے' جب دفن کرکے لوگ واپس پلٹے تو کفن چور نے اسی شب اس کی قبر کھودی اور کفن چرانے لگا تو کسی کہنے والے کی آواز سنی اس کی باڈی سونگھو' اس کی آنکھیں سونگھو' اس کے کان سونگھو' چنانچہ سونگھنے کی آواز کے ساتھ ہی تیزی سے آگ کا شعلہ چمکا اور اس کو جلا کر رکھ دیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک صوفیوں کی جماعت پر گزر ہوا' کیا دیکھتے ہیں کہ ان لوگوں نے اپنی آنکھوں میں سلائیاں پھر رکھی ہیں آپ نے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے' وہ کہنے لگے غیراللہ کو دیکھنے کے خوف سے ہم نے یہ حرکت کی ہے آپ نے فرمایا تم لوگ عقلمند اور دانش ور ہو یہ تمہارے لئے مناسب نہیں۔ اب تم اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر پڑھوں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' چنانچہ جیسے ہی انہوں نے تسمیہ کا ورد کیا ان کی بینائی بحال اور آنکھیں روشن ہو

گئیں۔

پندونصائح

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جسے حاکم بنایا گیا گویا کہ اسے کند چھری سے ذبح کیا گیا' (ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قاضی اللہ تعالیٰ کی خصوصی معیت میں ہوتا ہے جب تک وہ غلط فیصلہ نہیں کرتا' اور جب غلط فیصلہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی معیت سے محروم ہو جاتا ہے۔ (ترمذی' حاکم)

حکایت۔ حضرت لقمان اور حکومت؟

حضرت لقمان بیان کرتے ہیں کہ مجھے خواب آیا کوئی کہہ رہا ہے اگر آپ کو حکومت عطا کر دی جائے تو کیا آپ قبول کریں گے۔ آپنے عرض کیا' مجھے تو گوشہ عافیت ہی کافی ہے! میں مصیبت کو قبول نہ کرتا۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ مجھ پر یہ بوجھ ڈال دے گا تو بسرو چشم قبول۔

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

فرشتوں نے کہا لقمان یہ انکار اور اقرار کیوں؟ آپ نے فرمایا حاکم مختلف مقامات پر دورے کرتا ہے وہاں کے حالات کا جائزہ لیتا ہے ہر جگہ ظلم تعدی سے اسے سامنا کرنا پڑتا ہے' اگر اس نے عمدہ طریقہ سے حکومت کی ہوگی تو نجات پائے گا ورنہ جنت کا راستہ اسے دکھائی بھی نہیں دے گا' حکومت میں اور تو کچھ فائدہ نہیں البتہ دنیا میں ذلیل بن کر رہنا زندگی سے بہتر ہے اور ذلت حصول کیلئے حکومت سے بڑھ کر کوئی اور چیز نہیں لہٰذا میں اسی لئے حکومت کو قبول کروں گا۔

فرشتے آپ کی اس تقریر سے بڑے متعجب ہوئے بعدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکمت کی نعمت سے عزت کے مسند پر بٹھایا! چنانچہ آپ خواب سے بیدار ہوتے ہی حکمت کی باتیں کرنے لگے' علماء کا ان کی ولایت و حکمت پر

اتفاق ہے البتہ نبوت کے سلسلہ میں متفق نہیں ! یعنی حضرت لقمان نبی تھے یا نہیں ! (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم) حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں آپ نبی تھے۔

حکایت۔ قاضی عراق ابو طیب رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت ابو طیب رحمہ اللہ تعالیٰ جو قاضی عراق سے شہرت رکھتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار مجھے سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیادت ہوئی' حضور نے آپ کو مخاطب فرمایا' اے فقیہ؟ وہ اس بات پر زندگی بھر نازاں رہے کہ آپ نے مجھے فقیہ کے لقب سے نوازا ہے' آپ نے سو سال عمر پائی مگر آپ کے کسی اعضاء میں کمزوری کے آثار ظاہر نہ ہوئے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمانے لگے میں نے اپنے اعضاء کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے محفوظ رکھا ! آپ کا نام طاہر بن عبداللہ تھا آپ نے 450ہجری میں وصال فرمایا !

فقہاء کی اصطلاح میں جہاں قاضی عراق کا نام آئے تو یہی ابو طیب ہی سمجھے جاتے ہیں' خراسان کے قاضی کا نام آئے تو قاضی حسین مراد ہوتے ہیں اسی طرح اصولیوں کے نزدیک قاضی باقلانی' قاضی کے لقب سے ملقب ہیں۔

مسئلہ۔ قاضی پر واجب ہے کہ فریقین مقدمہ کو اپنے ہاں بلائے' اور عدالت میں ان کے اکرام و تعظیم کھڑا کرنے یا بٹھانے میں مساوی برتاؤ کرے' دونوں میں ان باتوں کے ساتھ بھی انصاف کرے' یہاں تک کہ اگر ایک فریق سلام کرے تو اس وقت تک جواب نہ دے جب تک دوسرا فریق سلام نہ کرے اور اگر دوسرے کو ازخود سلام کے لئے کہے تو مناسب ہے ! پھر دونوں کو بیک وقت اس انداز میں سلام کا جواب دے کہ دونوں برابر محسوس کریں۔ پھر ایک کو دائیں اور دوسرے فریق کو بائیں جانب بٹھائے بہتر یہ ہے کہ سامنے بٹھائے یا کھڑا کرے' مسلمان کو کافر پر اہمیت دے اور جو پہلے آئے اسے مقدم

سمجھے! قاضی کو کسی بات پر غصہ آئے تو غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرے مبادا کہ غلط نہ ہو جائے۔

مسئلہ۔حاکم بننا شرعاً" کیسا ہے

حاکم بننا شرعاً" فرض کفایہ ہے اگر لوگوں میں سے ایک بھی حاکم بن جائے تو سبھی بری الذمہ ہوں گے' بشرطیکہ حاکم بننے والے میں عدل و انصاف سے حکومت چلانے کے اوصاف موجود ہوں' اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا اہلیت بھی نہ رکھتا ہو۔

قاضی ابوالطیب فرماتے ہیں حاکم و قاضی بننا سنت ہے' اور حضرت ابن رفعہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جہاں تک میرا گمان ہے یہ صرف انہیں کی رائے ہے۔

فوائد جلیلہ۔ شیطان کے تین راستے!

امام فخرالدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شیطان کے تین راستے ہیں جن پر اس کا گزر رہتا ہے شہوت' غضب اور حرص۔ شہوت سے انسان اپنی ذات پر ظلم کرتا ہے' غضب کے باعث دوسرے پر ظلم کرتا ہے' اور لالچ سے اس کا ظلم بارگاہ خداوندی میں پہنچتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم تین قسموں پر مشتمل ہے (1)جو بخشا نہیں جائے گا(2) وہ ظلم جو چھوڑا نہیں جائے گا۔ اور تیسرا ظلم ایسا ہے جس کے بارے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا۔

جو ظلم بخشا نہیں جائے گا' وہ شرک ہے' جو ظلم چھوڑا نہیں جائے گا وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر ظلم کرنا ہے؟ جو چھوڑا نہیں جائے گا وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر ظلم ہے اور جس ظلم پر معافی مل سکتی ہے وہ شہوت ہے! اور پھر تینوں اقسام کے ظلم کے نتائج میں' بخل اور حرص اور شہوت کا نتیجہ'

خودنمائی و خودمائی غضب اور کفر و بدعت اوراپنی من مانی ، خواہشات نفسانیہ کا نتیجہ ہے اور جب انسان میں ان اشیاء کا اجتماع ہوجاتا ہے تو اس کے نتیجہ میں ایک ساتویں چیز کا ظہور ہوتا ہے جسے حسد کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انسانی شر کا اختتام حسد پر فرمایا چنانچہ ارشاد ہے ومن شرحاسد اذا حسد' جنائث شیطانیہ کو وسوسہ پر ختم فرمایا' جیسے کہ ارشاد ہے یوسوس فی صدورالناس من الجنة والناس۔ لہٰذا انسان میں حسد سے بدترین کوئی اور چیز نہیں ہے' اور بہت اکابر فرماتے ہیں حاسد تو ابلیس سے بھی بدتر ہے' فرعون نے ابلیس سے پوچھا کیا کوئی مجھ سے اور تجھ سے بھی کوئی بدتر ہے' اس نے کہا ہاں وہ حاسد ہے ! اور آسمان میں سب سے پہلا گناہ جو ظاہر ہوا وہ حسد ہی ہے کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام سے ابلیس نے حسد کیا اسی طرح زمین میں بھی پہلا گناہ حسد کو ہی قرار دیا گیا ہے کیونکہ قابیل نے حسد کے باعث ہی ہابیل کو شہید کیا!

حضرت امام شافعی کے تلامذہ میں سے حضرت کرابیسی کا قول ہے جن تمام برائیوں کی جڑ سے شیطان حملہ آور ہوتا ہے وہ تین ہیں اور ان کے نتیجے میں سات ہیں' چنانچہ سورۂ فاتحہ کی سات آیات ان کے مقابل ہیں' اور سورۂ فاتحہ کی بنیاد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے ان میں اللہ 'الرحمٰن' الرحیم تین اسماء حسنیٰ تین برائیوں کے مقابل ہیں' جو سب برائیوں کی جڑ ہے انہیں اکھاڑ پھینکنے کے لئے ان کے خاتمہ کے لئے بسم اللہ کا کثرت سے ذکر کرنا مجرب ہے جو شخص بسم اللہ کا ذکر کرتا رہے گا ہر قسم کی آفات و بلیات سے ممنوعہ رہے گا۔

طب و حکمت۔

نزھتہ النفوس والافکار میں ہے کہ قرص طباشیر' تیسرے روز کے بخار'

کھانسی اور پیاس مثانے کے لئے بے حد مفید ہے' ترکیب یہ ہے۔ ترنجبین چار درہم' گلاب کا زیرہ چھ درہم' زعفران ایک درہم' گوند دو درہم' طباشیر دو درہم' کتیرا در درہم' نشاستہ دو درہم' سب کو پیس کر یکجان کرلیں اور اس میں لعاب اسبغول ملاکر ٹکیاں تیار کر کے استعمال میں لائیں نیز قرص کافور بھی بخار کے لئے مفید ہے' دل و جگر کو سکوں بخشتا ہے' پیاس کا ناطع' اور دق' رسل مفید ہے۔

ترکیب ملاحظہ ہو۔ تخم خرقہ تین درہم' تخم خس ساڑھے چار درہم' تراشہ خیار' تراشہ کروشیریں' رب السوس ہر ایک دو درہم تخم کاسنی ایک درہم' ترنجبین پانچ درہم زوررود' طباشیر ہر ایک دو دو درہم کافور نصف درہم سبھی باریک پیس کر لعاب اسبغول میں ساڑھے چار ماشہ مقدار کی ٹکیاں بنالیں' اور استعمال کریں' بہت مفید ہیں۔

باب نمبر 7

ظلم ؟

وما اللہ یرید ظلما للعلمین۔ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں میں کسی پر بھی ظلم نہیں چاہتا!

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ معتزلی کہتے ہیں، اس سے یا تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرے گا یا کوئی کسی پر ظلم نہ کرے۔

اگر پہلی بات ہو تو یہ ان کے قول کے مطابق صحیح نہیں ہے' کیونکہ ان کے نزدیک جو فرمانبردار ہے اللہ تعالیٰ اس پر ظلم نہیں کرے گا! یعنی اگر اللہ تعالیٰ اسے عذاب بھی دے تو یہ ظلم نہیں ہوگا کیونکہ ظلم کا معنی ہے دوسرے کی ملکیت میں تصروف کرنا اور یہاں تو اللہ تعالیٰ اپنی ہی ملکیت میں تصرف کرتا ہے اور دوسری صورت بھی انہیں کے قول کے مطابق درست نہیں' کیونکہ سبھی کو اللہ تعالیٰ نے قضا و قدر کے موافق تخلیق فرمایا ہے' لہٰذا اس کے آیہ کریمہ کے کوئی معنی ہی نہیں ہے' تو پھر ہم سوال کر سکتے ہیں کیونکر جائز نہیں ہے؟

اگر دوسری صورت ہی مراد ہو تو وہ کہیں گے یہاں ظلم کی نفی اور اپنی مداح ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے ظلم کا صدور محال ہے' ہم اس کے دو جواب دیتے ہیں۔

پہلا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نسبت غنودگی اور نیند کی بھی نفی کی ہے لا تاخذہ سنتہ ولا نوم۔ تو یہ بھی محال ہے!

دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر بالفرض، یہ مان لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ فرمانبردار کو بھی عذاب دے سکتا ہے تو یہ اس کا حق ہے! کیونکہ اپنی ملکیت میں تصرف جائز ہے لیکن اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرتا بلکہ اگر ایسا کرتا تو دراصل وہ ظلم نہ ہوتا' اگرچہ ظاہری طور پر ظلم کے مشابہ ہے' لہٰذا دو متشابہہ چیزوں میں ایک کا نام لے کر دوسری مراد لینا بلاغت کے قاعدہ میں حسن مجاز ہے۔

قواعد ابن عبدالسلام میں مرقوم ہے کہ اگر کوئی مکلف دو برابر شخصوں کو بھوکا دیکھے اور اس کے پاس ایک ہی روٹی ہو اگر وہ ایک کو کھلائے تو وہ ایک دن زندہ رہ سکتا ہے اور اگر نصف نصف دونوں کو کھلائے تو نصف یوم تک وہ زندہ رہ سکتے ہیں تو ایسی حالت میں مختار یہ ہے کہ وہ کسی ایک کو مخصوص نہ کرے بلکہ دونوں کو نصف نصف کھلا دے ممکن ہے جس کو وہ خاص نہیں کر رہا وہی اللہ تعالیٰ کا ولی ہو اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ عدل اور احسان کو اپناؤ!

حکایت۔ مظہر اوصاف خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت شفیق بلخی رحمہ اللہ تعالیٰ سے ہارون رشید نے کہا کہ آپ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تجھے' سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام پر قائم کیا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ تجھ سے صدق و صداقت چاہتا ہے اور تجھے سیدنا فاروق اعظم عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نائب بنایا ہے لہٰذا وہ تجھ سے حق و باطل کے درمیان فرق کا مطالبہ کرتا ہے' نیز تجھے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قائم مقام کیا ہے اس لئے وہ تجھ حیاء کا مطالبہ کرتا ہے اور تجھے حضرت علی المرتضیٰ شیرخدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نائب بنایا ہے وہ تجھ سے عدل و علم اور حلم کا طالب ہے۔

ہارون رشید نے عرض کیا کچھ اور فرمایئے' آپ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے

ایک بڑا خوفناک گھر بنایا ہے جسے جہنم کہتے ہیں اور تجھے اس کا دربان مقرر کیا ہے تاکہ لوگوں کو ادھر جانے سے باز رکھے نیز اس نے تجھے مال' عصا اور تلوار عطا کی تاکہ اس سے مدد حاصل کرے اور حکم فرمایا کہ اے میرے بندے ان اشیاء سے میرے بندوں کو جہنم کی طرف جانے سے روکو!

لہٰذا جب کوئی محتاج تیرے پاس آئے' اسے مال دو' جو نافرمانی کرے' اسے سزا دو اور جو ناحق خون بہائے اس سے قصاص لو' ہارون رشید نے عرض کیا کچھ اور فرمایئے۔ حضرت شفیق بلخی علیہ الرحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ! غور سے سنو ! تم دریا اور رعایا نہروں کی مانند ہیں' اگر تم صاف رہو گے تو نہریں خود بخود صاف ستھری نظر آئیں گی' اور اگر دریا ہی میلا کچیلا اور گدلا ہو گا تو سبھی گدلے ہوں گے !

حکایت۔ حضرت سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ تعالیٰ شام کے دارالحکومت دمشق میں ایک روز گیند سے کھیل رہے تھے آپ نے دیکھا ایک شخص دوسرے آدمی سے سرگوشی کر رہا ہے' آپ نے ہاتھ کے اشارہ سے اسے اپنے پاس بلایا اور فرمایا' تمہاری کیا حاجت ہے' وہ بولا بادشاہ وقت سے میرا مقدمہ ہے اور یہ شخص قاضی کا قاصد ہے تاکہ بادشاہ کو عدالت میں لے جائے مگر اسے آپ کی خدمت میں قاضی کا فرمان پہنچانے کی جرات نہیں ہوئی آپ نے فرمایا ! کوئی بات نہیں ! جو کچھ اس نے کہا تو نے بیان کیا۔

سلطان نے یہ سنتے ہی بلا ہاتھ سے پھینک دیا اور بولے ! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ایمان دار کے پاس جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم پہنچتا ہے وہ فوراً سر تسلیم خم کر دیتا ہے لہٰذا ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم بجا لاتے ہیں' چنانچہ شہنشاہ عادل اسی وقت اس کے ساتھ قاضی کی عدالت میں پہنچے' قاضی نے

مدعی سے گواہ طلب کئے مگر وہ نہ دعویٰ ثابت کر سکا اور نہ ہی گواہ پیش کئے' اور نادم ہوا' فیصلہ آپ کے حق میں ہوا' تو آپ نے فرمایا اس شخص نے جس چیز کا مجھ پر دعویٰ کیا تھا' گو یہ ثابت نہیں کر سکا تاہم میں اپنی طرف سے اسی قسم کی چیز اسے ہبہ کرتا ہوں حالانکہ میں خوب جانتا ہوں یہ اس پر اس کا کوئی حق نہیں تاہم شریعت کی عظمت و رفعت کو برقرار رکھنے کے لئے میں حاضر ہوا تھا! بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سلطان نورالدین زندگی رحمہ اللہ تعالیٰ' جیسا کوئی حکمران نہیں ہوا۔

حضرت سلطان نورالدین زندگی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مرجع خلائق ہے اور دعا کی قبولیت کے لئے خاص طور پر مشہور ہے حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے کئی مرتبہ تجربہ کیا جو دعا ان کے مزار پر مانگی اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا۔

سیدنا فاروق اعظم اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں حضرت سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر فرمایا کرتے تھے کیا ہی اچھا ہوتا کہ میں اپنی اولاد میں سے اس شخص کو دیکھ پاؤں جس کے عدل و انصاف سے روئے زمین معمور ہوگی!

حضرت اسلم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' ایک رات میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت سے پہرا دے رہا تھا کہ ہمیں گفتگو سنائی دی' ایک عورت اپنی لڑکی سے کہہ رہی تھی دودھ میں تھوڑے سا پانی ملا دو! لڑکی عرض گزار ہوئی! امی جان! حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو اعلان کرایا ہے کوئی دودھ میں پانی ملا کر نہ بیچا کرے۔

والدہ نے بیٹی سے کہا! چھوڑیئے اس بات کو فاروق اعظم کوئی دیکھ تو نہیں رہے! بیٹی کہنے لگی افسوس ہوگا اگر ہم اپنے سربراہ کی اطاعت نہ کریں'

یہ تو اچھی بات نہیں ظاہراً عمل کریں اور پوشیدگی میں عمل سے اعراض!

جب صبح ہوئی تو حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے عاصم کے لئے اس لڑکی کے والدین کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا' چنانچہ انہوں نے منظور فرمایا اور اس لڑکی سے ایک اور لڑکی پیدا ہوئی جسے وقت کے عظیم عادل حکمران عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ ہونے کا شرف نصیب ہوا۔

عجیب لطیفہ۔ بندر کی تقسیم؟

حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں' ایک شخص دودھ میں پانی ملا کر بیچتا تھا کہ اسے سمندر کا سفر درپیش ہوا' اپنے بندر کو ساتھ لئے سفر طے کر رہا تھا کہ جس تھیلی میں دودھ سے حاصل شدہ رقم تھی بند نے اڑا لی اور جہاز کے بادبان پر چڑھ کر اس نے تھیلی میں اشرفیوں کو نکالنا شروع کیا ایک اشرفی سمندر میں پھینکتا اور ایک جہاز میں۔ اس کا مالک یہ منظر دیکھ رہا تھا' یہاں تک کہ اس نے نصف رقم سمندر میں اور نصف جہاز میں پھینک دی۔

امام قرطبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں بندر پالنا مکروہ ہے' یہ ان جانوروں میں ہے جن کا گوشت کھانا حرام ہے' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بندر کو دیکھتے تو استغفار فرماتے' اس لئے کہ ایک قوم پر جب اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہوا تو انہیں بندر بنا دیا گیا' یہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم تھی جسے کہا گیا کونو قردۃ خاسئین۔ تم ذلیل بندر بن جاؤ' چین کے جنگلوں میں بڑے بڑے بندر پائے جاتے ہیں جو سفید رنگ کے ہیں۔

حکایت۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز اور حضرت خضر علیہ السلام

حضرت ریاح بن عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک ضعیف کو باتیں کرتے پایا' بعدہ آپ سے میں نے دریافت کیا' آپ کس سے باتیں کررہے

تھے' فرمانے لگے' حضرت خضر علیہ السلام سے' انہوں نے مجھے بشارت دی ہے کہ آپ عنقریب حکمران بنادیئے جائیں گے اور عدل و انصاف کا دوردورہ ہوگا۔

چنانچہ جب آپ نے عنان حکومت سنبھالی اور عدل و انصاف کو بروئے عمل لائے تو چرواہے کہنے لگے اب کون سا نیک حکمران مقرر ہوا ہے جس کی برکت سے بھیڑیے' بکریوں سے دور رہنے لگے ہیں۔

جب آپ کا وصال ہوا تو جنگل میں بھیڑیئے نے بکری اٹھالی' چرواہے آپس میں کہنے لگے معلوم ہوتا ہے آج حضرت عمر بن عبدالعزیز دنیا سے اٹھ گئے ہیں' کیونکہ ان کے عدل کی برکت سے بکریاں بھیڑیوں محفوظ تھیں' آج بھیڑیئے کا بکری کو اچک لینا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز وصال فرماگئے ہیں۔

حکایت۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز اور قیدیوں کا تبادلہ

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ نے شاہ روم کے پاس قاصد بھیجا کہ ہمارے قیدیوں کو اپنے قیدیوں کے تبادلہ میں رہا کردو۔ چنانچہ اس پر عمل ہوا' ایک دن وہی قاصد شاہ روم کے پاس گیا تو اسے نہایت غمگین پایا' پوچھا گیا تو وہ کہنے لگا آج ایک صالح کا انتقال ہوگیا ہے جس کی یہ شان تھی کہ اگر وہ مردوں کو زندہ کرنا چاہتا تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا پر مردوں کو زندہ فرما دیتا' وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں۔

حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ مجھے اسی عابد پر بالکل تعجب نہیں جو دروازہ بند کرکے' دنیا سے منہ موڑے بیٹھا ہے' مجھے تو تعجب اس پر جس کے قدموں میں دولت دنیا ہو اور وہ اس کی طرف ایک نظر بھی نہ دیکھے۔

حضرت ابو سلیمان درانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نہایت زاہد تھے اور ان کا زہد حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے کم نہیں تھا۔

حکایت۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو انہوں نے رعایا کی طرف اتنی توجہ دی کہ اپنی ضروریات کی طرف کبھی خیال تک نہ کیا' یہاں تک کہ آپ نے اپنی نیک بخت زوجہ سے فرمایا میں تجھے علیحدگی کا اختیار دیتا ہوں' ممکن ہے میرے اور تیرے درمیان کوئی بات نہ ہو سکے' کہنے لگی' کوئی مضائقہ نہیں' میں ہر حالت میں آپ کے پاس رہوں گی' چنانچہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے دوران امارت غسل جنابت و احتلام نہیں فرمایا یہی یہ عوارض آپ کبھی لاحق ہی نہیں ہوئے۔

آپ خلیفہ بننے سے پہلے بڑا حسین و جمیل لباس پہنا کرتے تھے' جب بار خلافت سنبھالا تو ایک معمولی سی قمیض اور چادر کے علاوہ کوئی چیز اپنے پاس نہ رکھتے' قمیض اور چادر کی کل قیمت صرف چودہ درہم بنتی تھی۔

ایک روز کسی نے کہا اپنے کھانے پینے اور حفاظت کے لئے باڈی گارڈ رکھ لیں جیسے کہ شاہان دنیا کا دستور ہے آپ نے فرمایا! میں تو اللہ تعالیٰ کے حضور یہی عرض گزارتا ہوں! الٰہی اگر تیرے سوا میں کسی کو اپنا محافظ تصور کرتا ہوں اور غیر سے مجھے خطرہ ہے تو مجھے قیامت میں پناہ کی ضرورت نہیں۔

ایک روز قیامت کا تذکرہ ہوا تو آپ خوف سے اتنا روئے کہ بے ہوش ہوگئے' جب ہوش میں آئے تو مسکرا دیئے' لوگوں نے ہنسی کا سبب دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا' بے ہوشی کے عالم میں' میں نے قیامت کا منظر دیکھا' منادی ندا کر رہا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکار رہا ہے یہ حضرات یکے بعد دیگرے گئے اور جنت میں جانے کا حکم ہوا۔

ان کے جنت تشریف لے جانے کے بعد منادی نے پھر ندا دی' حضرت

عمر بن عبدالعزیز کو لایا جائے وہ کہاں ہے۔ میں ندا سنتے ہی سر کے بل گرا۔ میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لے گئے' پھر چند باتوں کے بعد مجھے فرشتوں کی معیت میں جنت میں جانے کا حکم ہوا' اسی دوران ایک شخص پر میری نظر پڑی جب پوچھا یہ کون ہے تو بتایا گیا یہ حجاج بن یوسف ہے!

آپ نے فرماتے ہیں کہ میں نے حجاج بن یوسف سے دریافت کیا! یہاں تمہارا کیا حال ہے وہ بولا' میں نے اللہ تعالیٰ کو سخت گرفت کرنے والا پایا ہے' تاہم میں توحید پرستوں کی طرح انتظار میں ہوں اور یہی انتظار مفید تر ہے۔

حکایت۔ حضرت عزیز علیہ السلام اور بخت نصر

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں بخت نصر بیت المقدس پر مسلط ہوا تو اس نے شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دی' مسجد اقصیٰ کو شہید کردیا اور تورات کو جلا ڈالا' بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ سے مال و دولت کو لوٹا' ایک لاکھ ستر ہزار چھکڑے بھر کر لے گیا' جنہیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے سونے' چاندی' یاقوت اور زمرد وغیرہ قیمتی اشیاء سے بنوایا تھا' اسے حضرت امام نوری نے روایت کیا۔

یہاں تک کہ اس نے بنی اسرائیل اور ان کے انبیاء کو قید میں ڈال دیا' سات سو سال تک وہ دنیا پر مسلط رہا حضرت عزیز علیہ السلام بھی اسی کی قید میں تھے' آپ نے بڑی رقت و زاری سے دعا شروع کی' الٰہی تو نے آسمانوں اور زمینوں کو اپنی مشیئت کے تحت بنایا پھر بنی اسرائیل کو ارض مقدسہ میں آباد فرمایا' اور اب تو نے اپنے دشمن کو مسلط کردیا۔

حضرت عزیز علیہ السلام ابھی یہ کہہ پائے تھے کہ ایک فرشتہ حاضر خدمت ہوا' اور دریافت کیا! حضرت فرمائیے کیا آپ کیا چاہتے ہیں کہ قضا و قدر کے راز منکشف ہوں! فرمایا ہاں؟ فرشتے نے عرض کیا! اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی

خدمت میں بھیجا ہے کہ آپ آفتاب سے مجھے ایک بیگ بنا دیں' اور ایک مثقال ہوا کا وزن کردیں اور ایک کیلونور کی پیمائش کردیں' اور گزشتہ دن کو واپس لائیں؟

آپ نے فرمایا یہ کون کرسکتا ہے؟ فرشتے نے کہا وہی کرسکتا ہے جس سے کوئی سوال نہیں کرسکتا! کہ اس نے یوں کیوں کیا اور یوں کیوں نہ کیا! جب آپ سے ایسی اشیاء کے بارے دریافت کیا جائے جنہیں آپ نا جانتے ہوں تو کیا جواب دے سکوں گا!

مثلاً اگر میں آپ سے دریافت کروں زمین کے نیچے کتنے چشمے ہیں' کتنے سمندر اور کتنے قطرے ہیں' اور اللہ تعالیٰ نے کتنے قطرے بارش برسائی' کتنی ارواح اور جنت کا راستہ کہاں ہے؟ کیا آپ بتا سکتے ہیں آپ نے فرمایا اس کے بتائے بغیر کیسے بتا سکتا ہوں!

فرشتے نے کہا جب آپ ان اشیاء کے بارے میں نہیں بتاسکتے جن کا آپ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کررہے ہیں آپ نے فرمایا اس کے بتائے بغیر کیسے بتا سکتا ہوں!

یاعزیز علیک السلام! آپ سمندر سے پوچھئے کہ اس کی موجیں کیسے بلند ہوتی ہیں اور کیسے اتر جاتی ہیں' پھر جب اپنی حدود میں پہنچتی ہیں تو پھر قہر کی گرفت سے الٹی واپس پلٹتی ہیں ہاں بھلا بتایئے تو سہی۔ اگر خشکی اور تری آپس میں مخاصمت پر اتر آئیں اور آپ کے ہاں فیصلہ کے لئے حاضر ہوں تو کیا فیصلہ فرمائیں گے؟ اگر خشکی کہے مجھے سمندروں میں اور وسعت ملے اور سمندر کہیں ہمیں زمین میں اور فراخی ملے تو کیا فیصلہ کریں گے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے عرض کروں گا۔ خدایا! ہر ایک کے لئے ایک حد مقرر کردی جائے کہ وہ اس حد سے تجاوز نہ کرے۔ فرشتہ عرض گزار ہوا' پھر آپ اپنی نسبت کیا فرماتے ہیں؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بھی انسان کے لئے ایک مدت اور

حد مقرر کر رکھی ہے جہاں تک اس کا پہنچنا لازمی امر ہے!

حکایت۔ حسین و جمیل لڑکی اور مکڑی

حضرت علائی علیہ الرحمتہ سورۂ عنکبوت کی تفسیر کے ضمن میں ایک حکایت بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ خاتون نے اپنے ذکر سے کہا جایئے اور کہیں سے آگ لایئے وہ باہر نکلا تو اسے ایک شخص ملا۔ اس نے پوچھا عورت کے ہاں کیا پیدا ہوا ہے' وہ بولا لڑکی' وہ شخص کہنے لگا' یہ نومولود لڑکی بڑی ہو کر ایک ہزار آدمیوں سے زنا کی مرتکب ہوگی اور پھر ایک مکڑی کے سبب مرجائے گی البتہ اس سے پہلے تائب ہو کر نوکر کے ساتھ نکاح کرلے گی!

نوکر یہ سنتے ہی واپس پلٹا اور اس نے اچانک حملہ کر کے لڑکی کو سخت زخمی کرڈالا اور بھاگ گیا' ماں نے علاج کرایا' لڑکی صحت مند ہوئی اور پروان چڑھنے لگی یہاں تک کہ اس کے حسن و جمال کے چرچے شروع ہوگئے اور وہ زنا میں مصروف ہوئی' یہاں تک کہ بستی میں زانیہ کے نام سے مشہور ہوگئی' ایک دن ندامت کے باعث وہاں سے نکلی اور مندر کے کنارے دوسری بستی میں جابسی' اس نوکر کا بھی بستی میں آنا جاتا تھا' وہ نکاح کا طالب ہوا' اسے کہا گیا ایک عورت بڑی حسینہ' جمیلہ ہے اس سے نکاح ممکن ہے!

القصہ اسی خاتون سے اس نے نکاح کیا' ایک روز مذکورہ بالا عورت اور لڑکی کا تذکرہ اس نوکر نے بیان کیا! وہ کہنے لگی' وہی لڑکی میں ہوں اور بدکاری سے تائب ہوچکی ہوں' اس شخص نے کہا پھر سن لو تمہاری موت مکڑی کے باعث ہوگی۔ اس شخص نے ایک مضبوط ترین محل تیار کروایا' اور آرام و راحت سے زندگی بسر کررہے تھے کہ ایک دن دیوار پر اسے مکڑی نظر آئی' عورت نے اپنے ناخن سے مکڑی کو مار دیا' نہ جانے مکڑی سے کس قسم کا زہریلا مواد نکلا۔ ناخن سے سرایت تمام جسم اثر کرگیا' اور اسی کے باعث وہ

موت کی آغوش میں چلی گئی۔

فوائد جمیلہ۔ مکڑی کی کارروائی

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب غار ثور میں داخل ہوئے تو مکڑی نے غار کے منہ پر اس شان سے جالا تن دیا کہ باہر سے کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا' (یہ تجربہ ہے کہ جس مکان کی کھڑکیوں میں جالیاں لگا دی جاتی ہیں' باہر سے دیکھنے والے کو اندر کی کیفیت دکھائی نہیں دیتی جب کہ اندر بیٹھنے والا سب کچھ دیکھ رہا ہوتا ہے) تابش قصوری۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کافر کے قتل کے لئے روانہ فرمایا' انہوں نے اس کا سر قلم کردیا' اور پھر دفاعی پوزیشن اختیار کرتے ہوئے ایک غار میں جاچھپے' فوری طور پر مکڑی نے غار کے منہ پر جالا تن دیا' لوگ تلاش کو نکلے وہاں پہنچے اور یہ کہہ کر واپس چلے گئے کہ غار کے منہ پر تو جالا تنا ہوا ہے اگر کوئی اس میں داخل ہوتا تو جالا نہ ہوتا۔

اسی طرح حضرت زید بن زین العابدین بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جب ننگا کرکے سولی پر چڑھا دیا گیا تو فوری طوری پر مکڑی نے آپ کے جسم پر جالا تن دیا تاکہ آپ کا جسم مقدس پوشیدہ رہے۔ حضرت داوٗد علیہ السلام پر بھی مٹی نے جالا تن دیا تھا جب جالوت آپ کی تلاش میں نکلا (رواہ القرطبی)

گھر میں مکڑی کا جالا نہیں رہنے دینا چاہئے کیونکہ یہ محتاجی لاتا ہے۔ اسی طرح جانوروں کے اصطبل کو بھی جالے سے صاف رکھنا چاہئے کیونکہ اس کے باعث جانور کمزور ہوجاتے ہیں مکڑی کا مارنا جائز ہے' ابن ملقن "عمدہ" میں بیان کرتے ہیں یہ ایک جادوگرنی تھی' اللہ تعالیٰ نے اسے مسخ کرکے لکڑی بنا دیا' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مکڑی کو ختم کردیا کریں کیونکہ

یہ شیطان ہے۔

حکایت۔ عابد' عورت اور ابلیس

بنی اسرائیل کے ایک عابد اپنے لئے ایک عبادت خانہ بنا رکھا تھا' وہ عبادت میں اتنا مخلص تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے انگور پیدا فرمائے وہ روزانہ انگور کی بیل سے انگور کا ایک خوشہ اتار کر کھالیتا پانی کی ضرورت پڑتی تو اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ پھیلاتا' پانی دستیاب ہوجاتا' اسی طرح شب و روز گزرتے گئے یہاں تک کہ ایک شب ایک خوبصورت عورت اس کے پاس پہنچ گئی اور کہنے لگی سفر لمبا ہے رات سر پر آئی' آپ مجھے اپنے پاس شب گزارنے دیں' جب اندھیرا چھا گیا تو اس عورت نے کپڑے اتار دیئے اور اس سے چمٹ گئی' عابد نے نظریں جھکالیں' اور بچاؤ کی صورت اختیار کی' وہ مزید چھیڑخوانی کرنے لگی' راہب کے دل میں قدرے خواہش پیدا ہوئی مگر وہ اس خوف کے باعث لرز گیا کہ زانی کی پیشانی پر تحریر ہوگا یہ زانی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور! نیز دوزخ کی گرفت سے اپنے آپ کو ڈرایا' مگر نفس عورت کی طرف راغب ہوا تو اس نے کہا دوزخ کی آگ سے پہلے ذرا دنیا کی آگ کا مزہ چکھو! یہ کہتے ہی اس نے دیئے کی بتی کو لمبا کیا جب خوب آگ چمکی تو اپنی انگلی دیئے کی تقریر پر رکھ دی۔ انگلی جل گئی۔ یہ کیفیت دیکھ کر عورت وجد کے عالم میں چلانے لگی اور خشیت الٰہی کا اتنا غلبہ ہوا کہ وہی دم توڑ گئی' عابد نے اس پر کپڑا ڈال دیا اور خود نماز میں مصروف ہوگیا۔

شیطان نے مشہور کردیا کہ فلاں راہب نے زنا کے بعد عورت کو ہلاک کردیا ہے' بادشاہ اپنے لشکر کے ساتھ وہاں پہنچا اور آواز دی۔ راہب باہر نکلا' بادشاہ نے کہا کہ فلاں عورت کہاں ہے اس نے کہا میرے پاس ہے بادشاہ نے کہا اسے میرے ہاں بھیج دو راہب بولا وہ مرچکی ہے' بادشاہ بولا! افسوس تیرا زنا سے دل نہ بھرا یہاں تک کہ تو نے اسے ہلاک کرڈالا۔

المختصر راہب کو گرفتار کیا گیا اور پھر بطور سزا اس کے سر پر آرہ چلا دیا' جب جسم کا نصف چیرا جا چکا تو اس نے ایک سرد آہ بھرلی' اللہ تعالیٰ نے جبرائیل سے فرمایا' جاؤ میرے بندے سے کہو تمہاری آہ نے حاملین عرش اور آسمانوں کے فرشتوں کو رولا دیا ہے' اگر دوبارہ آہ نکلی تو آسمانوں کو زمین پر گرا دوں گا۔

یہ سنتے ہی اس نے صبر کا دامن مضبوطی سے تھام لیا اور بادشاہ کے کہنے کے باوجود کوئی کیفیت نہ بتائی' مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ مردہ خاتون پکار اٹھی' یہ بے چارہ مظلوم ہے' میں حلفیہ بیان کرتی ہوں کہ اس نے زنا نہیں کیا اس کے جلے ہوئے ہاتھ کی تمام کیفیت بتلا دی' جب انہوں نے جلا ہوا ہاتھ دیکھا تو سبھی حیران و پشیمان ہوئے' پھر دونوں کی قبریں تیار کر کے دفن کردیا۔

اس عابد کے مزار سے خوشبو آنے لگی' پھر ہاتف غیبی کی آواز سنائی دینے لگی لوگو ابھی ٹھہرو' فرشتے بھی ان دونوں پر نماز ادا کرلیں' پھر ایک پرچہ آسمان سے ان کے سامنے گرا جس پر مرقوم تھا' بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندے کے نام مکتوب گرامی !

میں نے اس کے لئے عرش معلیٰ کے نیچے منبر بچھا دیئے اپنے فرشتوں کو اس کے اعزاز میں جلسہ منعقد کرنے کے لئے جمع کیا' حضرت جبرائیل نے اس کی منقبت میں خطاب کیا' فرشتوں کو گواہ بنایا اور اس کا پچاس ہزار حوروں سے نکاح فرمایا' ایسا ہی انعام اس شخص کے لئے ہے جو اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ڈر کر زنا سے اپنے آپ کو بچاتا ہے۔

بلکہ اس کا تو اعلان ہے "ولمن خاف مقام ربہ جنتان" اور ایسے شخص کے لئے تو دو جنتیں ہیں جو اپنے رب کے حضور پیش ہونے سے ڈرتا ہے !!

مخلوق خدا پر رحم کرنا

اللہ تعالیٰ جل و علیٰ نے فرمایا "واللہ یحب المحسنین" اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے! یہ ارشاد مطلقاً" ہے' مخلوق خدا پر رحم کرنا' خصوصاً جانوروں اور غلاموں پر جن کا کوئی پرسان حال نہ ہو۔

سید عالم محسن اعظم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غلاموں پر نہایت شفقت فرماتے اور فرمایا کرتے غلام تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہاری خدمت کے لئے تمہیں عنایت کئے' پس تم انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاؤ' وہی پہناؤ جو خود پہنو اور ایسے کام پر نہ لگاؤ جس سے انہیں تکلیف کا سامنا کرنا پڑے' جو ان سے نہ ہوسکے' اور اگر ایسا تکلیف دہ کام لینا ہی پڑے تو اس میں تم ان کی معاونت کرو!

مسئلہ۔ مکاتب کے علاوہ غلام کا کھانا' سالن' کپڑا اور دیگر لوازمات زندگی آقا پر لازم ہیں' غلام' چھوٹا ہو یا بڑا' اپاہج ہو یا صحت مند' رہن ہو یا ملازم' اسے اس کی ضرورت کے مطابق دینا ضروری ہے ایسی خوراک وغیرہ جو عموماً شہر کے دوسرے غلاموں کو دی جاتی ہے اور اس کا لباس اتنا ہی کافی نہیں کہ ستر چھپائے بلکہ موسم کے لحاظ سے مزید کپڑے دینا بھی مالک پر واجب ہے اگرچہ حبشی ہی کیوں نہ ہو! اگر غلام زیادہ ہوں تو ان میں مساوات کا برقرار رکھنا بھی لازم ہے' البتہ کنیزوں میں مساوات کا قائم رکھنا ضروری نہیں' حسین و جمیل خاتون کو ترجیح دی جاسکتی ہے۔

حضرت مؤلف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں خوبصورت کنیز کو غلاموں پر ترجیح کا سبب یہ ہے کہ مالک اس سے مخصوص فائدہ حاصل کرسکتا ہے جبکہ غلاموں سے ویسا نفع نہیں اٹھایا جاسکتا! کیونکہ خوبصورت غلام کو دیگر غلاموں پر کسی معاملہ میں ترجیح نہیں دی جاسکتی! اگر کوئی غلام سے قوم لوط جیسے فعل کا مرتکب ہوگا تو وہ عذاب کا مستحق ہے!

مسئلہ۔ گائے' بھینس وغیرہ کا دودھ اس کے بچے کی ضرورت سے زائد نہ

ہوتو اس کا دوہنا جائز نہیں' تاکہ بچے کا حق نہ مارا جائے' اسی طرح شہد کے چھتے سے شہید نکالتے وقت تھوڑا سا شہد مکھیوں کے لئے چھوڑ دینا چاہئے جبکہ اس کا گزر بسر صرف شہد پر ہی ہو۔ اسی طرح ریشم کے کیڑوں کے لئے مالک پر لازم ہے ان کی خوراک شہتوت کے پتے انہیں مہیا کرے! یہاں تک کہ اگر مالک ایسا نہیں کرتاتو حاکم وقت کو اختیار ہے اس کا مال فروخت کرکے ریشم کے کیڑوں کے لئے ان کی خوراک خریدے ریشم حاصل کرنے کے لئے ریشمی کیڑوں کو دھوپ میں خشک کرنا جائز ہے جب کہ ان سے فائدہ حاصل ہو سکتا ہے بلاوجہ کیڑوں کو دھوپ میں ڈالنا رحم و کرم کے خلاف ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم نے فرمایا جو شخص مخلوق پر رحم نہیں کرتا' اس پر بھی رحم نہیں کیا جائیگا۔

کروں مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہربان ہوگا عرش بریں پر

سات قدم' سات محل

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم نے فرمایا شب معراج میں نے سات ایسے محل دیکھے جن میں ہر ایک کی وسعت و کشادگی کا یہ عالم تھا کہ مشرق و مغرب کی طرح پھیلے ہوئے تھے' دریافت کرنے پر معلوم ہوا یہ اس شخص کے لئے ہیں جو نابینے کو پکڑ کر سات قدم طے کراتا ہے' آپ نے فرمایا' میں نے کہا کیا یہ بشارت اپنی امت کو سنا دوں! جواب ملا اس سے بڑھ کر مزید انعام یہ بھی ہے کہ آپ کا جو امتی سات مرتبہ لاالہ الااللہ کا وظیفہ کرے گا اسے تمام دنیا کے بیس حصوں سے زیادہ حصہ جنت میں عطا کیا جائے گا (رواہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا جو نابینے کی چالیس قدم تک خدمت انجام دیتا ہے اس کے لئے جنت لازم ہوجاتی ہے' نیز فرمایا اس کے

لئے غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔ (رواہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب تم کسی نابینے کو پکڑ کر چلو تو اسے بائیں ہاتھ سے پکڑو کیونکہ یہ صدقہ میں شامل ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص نابینے کو چالیس قدم لے کر چلتا ہے اس کے گزشتہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب کسی انسان کی دونوں آنکھوں کا نور ختم کردیتا ہوں تو اس کے بدلے میری رضا ہوتی ہے کہ اسے جنت عطا کروں! عرض کیا اگر ایک آنکھ ختم ہوجائے تو فرمایا اگرچہ ایک آنکھ ہی ضائع ہو'

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں' اللہ تعالیٰ جب اپنی مخلوق پر نظر کرم فرماتا ہے تو سب سے پہلے نابینے پر ہی اس کی نظر ہوتی ہے۔

وظائف

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب تمہیں کسی بادشاہ یا افسر کا خطرہ لاحق ہو تو ان کلمات کا ورد کریں۔ لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم' سبحان اللہ رب السمٰوت السبع رب العرش العظیم الحمداللہ العظیم' اطہر للہ رب العلمین لا الہ الا انت عزجارک وجل ثنائک حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ جب کسی حاکم کے پاس جانے کا اتفاق ہو تو یہ وظیفہ پڑھ کر جائیں۔ 'اللھم ان اعوذ باسمک الاعظم الحی القیوم الاحدالصمد علٰی قلب فلان وسمعه وبصره ویده ولسانه حتٰی لایجری علی الاایاه ۔سیرلی فی دینی و دینای وعواقب امری اللھم ارزقنی خیره واصرف عنی شره واکفبنه یااللہ یااللہ تو حاکم وقت عزت و شرف سے پیش آئے گا اور کہے گا تمہارا

مرتبہ میرے نزدیک بلند تر ہے! اور تم امین ہو!

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی حاکم وقت کے پاس جائے تو یہ پڑھ لیا کرے۔ بسم اللہ ربی لا الہ الا اللہ' اللہ لا الہ الا اللہ۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

حضرت مولف بیان کرتے ہیں کہ ان کلمات کے ساتھ یہ الفاظ مزید بڑھا لے کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے پاس جاتے ہوئے یہ کہے تھے' کنت و تکون وانت حیی لا تموت تنام العیون وتنکدر النجوم وانت حتی قیوم لا تاخذ سنة ولا نوم۔

مجھے جدہ میں حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کے رسائل الحاجات دیکھنے کا اتفاق ہوا' جس میں مرقوم تھا کہ بہت سے اہل بصیرت سے مجھے یہ وظیفہ پہنچا ہے جو سنت فجر کی پہلی رکعت میں بعد از سورۂ فاتحہ الم نشرح اور دوسری رکعت میں الم ترکیف پڑھا کرے گا وہ ہر قسم کے ظالم دشمن کے شر سے محفوظ رہے گا! اور یہ مجرب و صحیح ہے۔

حضرت مؤلف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اسی طرح صحیح حدیث میں آیا ہے کہ جو پہلی رکعت میں بعد از سورۂ فاتحہ قل یاایھا الکفرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھتا رہے گا وہ ہر قسم کے شر سے محفوظ رہے گا اور جو حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ نے فرمایا اس کے ساتھ ان دونوں کا پڑھنا بھی آداب میں سے ہے۔

حکایت۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور میکائیل

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا الٰہی مجھے کوئی عمدہ سی بات ارشاد فرمایئے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری مخلوق پر شفقت و مہربانی کرتے رہو! عرض کیا بہت اچھا! پھر اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ فرشتوں پر ان کی شفقت و مہربانی کا اظہار فرمائے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت میکائیل علیہ السلام کو حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کی خدمت میں بصورت چڑیا بھیجا' جبرائیل کو بصورت باز! چنانچہ حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کی خدمت میں ایک چھوٹی سی چڑیا آئی اور عرض کیا! یا نبی اللہ! مجھے اپنے ہاں باز سے پناہ دیجئے! چنانچہ آپ نے باز سے محفوظ رکھا۔

پھر آپ کی خدمت میں باز آیا اور عرض کیا آپ کے پاس میری چڑیا بھاگ آئی ہے اور میں بھوکا ہوں' آپ نے فرمایا تیری بھوک اس کے سوا بھی دور ہوسکتی ہے یا نہیں! وہ کہنے لگا نہیں آپ نے فرمایا میں تمام تر گوشت ہوں! باز نے کہا اچھا پھر میں تو آپ کی ران سے گوشت لوں گا' آپ نے فرمایا بہت اچھا پھر کہنے لگا آپ کے بازوؤں سے نوچوں گا' آپ نے فرمایا بہت اچھا' پھر وہ بولا آپ کی آنکھوں کے علاوہ کہیں سے نہیں کھاؤں گا آپ نے فرمایا بہت اچھا' تب وہ کہنے لگا! یا کلیم اللہ! .بفضلہ تعالیٰ آپ میں تمام خوبیاں موجود ہیں' میں جبرائیل علیہ السلام ہوں اور یہ پرندہ حضرت میکائیل ہیں' اللہ تعالیٰ کو جب تمام خوبیاں موجود ہیں' میں جبرائیل ہوں اور یہ پرندہ حضرت میکائیل ہیں' اللہ تعالیٰ کو جب منظور ہوا کہ آپ کے رحم و کرم اور شفقت و رافت کا اظہار فرشتوں کو دکھائے تو ہمیں یہ حکم فرمایا کہ تم دونوں چڑیا اور باز بن کر جاؤ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جانوروں پر مہربانی کی کیفیت دیکھو اور پھر سوچو جو تم کہتے تھے زمین پر ایسے کو پیدا کرے گا جو خون بہائے گا! حالانکہ آپ نے اپنے آپ کو ایک جانور کی بھوک مٹانے کے لئے پیش کردیا! (سبحان اللہ)۔ پھر کیوں نہ کہیں۔

کروں مہربانی تم اہل زمین پر
خدا مہربانی ہوگا عرش بریں پر

عابد' گائے اور اس کا بچہ

کسی بزرگ نے گائے ذبح کی جبکہ اس کا بچہ گائے کی طرف بڑی لاچاری

سے دیکھ رہا تھا' اللہ تعالیٰ نے جس مرتبے پر وہ عابد فائز تھا گرا دیا' اور اس کی روحانیت سے دل کو خالی کردیا' وہ مارے مارے پھرنے لگا' سڑکوں نے اسے تماشا بنا لیا' جدھر جاتا بچے استہزا کرتے ہوئے اس پیچھے پڑے رہتے۔ ایسے ہی حالات سے دوچار کہیں سر چھپانے جا رہا تھا کہ گھونسلے سے چڑیا کا بچہ گرا ہوا نظر پڑا' اس نے اسے بڑی محبت و شفقت سے اٹھایا اور گھونسلے میں رکھ دیا' اللہ تعالیٰ نے اسی رحم دلی کے باعث اسے صدیقت کے مرتبہ پر فائز فرما دیا۔

حکایت۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک چڑیا کو ایک بچے کے ہاتھوں دیکھا' آپ نے رحم فرماتے ہوئے بچے سے چڑیا کو خرید کر آزاد کردیا' جب آپ نے وصال فرمایا تو بعد از وصال کسی صحابی کو خواب میں آپ کی زیارت ہوئی' انہوں نے قبر میں سوال و جواب کے بارے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جب منکر نکیر سوال کے لئے حاضر ہوئے تو آواز آئی۔ فرشتو! واپس جاؤ! میرے بندے کو سوال کر کے پریشان نہ کرو' اس نے ایک روز میری چھوٹی سی مخلوق چڑیا کو بچے کے ہاتھوں خرید کر آزاد کردیا تھا میں نے اسی کے سبب آخرت کی کامیابیوں سے انہیں بہرہ مند فرما دیا ہے۔

کرو مہربانی تم اہل زمین پر
خدا مہربان ہوگا عرش بریں پر

حکایت۔ حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو کسی شہر کا حاکم بنانے کے آرڈر تحریر فرما رہے تھے کہ اسی اثناء میں ایک لڑکا دوڑتا ہوا آیا اور آپ کی گود میں بیٹھ گیا' آپ نے نہایت شفقت کا اظہار فرمایا' یہ دیکھ کر وہ شخص کہنے لگا! امیرالمومنین! میرے دس بیٹے ہیں مگر میں نے تو کبھی ایسی شفقت کا تصور نہیں کیا!

آپ نے فرمایا اچھا! پھر وہ تحریر کردہ آرڈر چاک کرتے ہوئے فرمایا جو شخص اپنی اولاد پر رحم نہیں کرتا وہ دوسروں پر خاک رحم کرے گا! جاؤ تم اس

لائق نہیں کہ تمہیں حاکم شہر بنایا جائے۔

اسی طرح ایک شخص کو آپ نے حاکم شہر بنایا' جب وہ آرڈر لئے روانہ ہوا تو اس نے خواب میں دیکھا آفتاب و مہتاب آپس میں جھگڑ رہے تھے' وہ آپ کی خدمت میں واپس پلٹا اور خواب بیان کیا' آپ نے فرمایا تو آفتاب کے ساتھ تھا یا مہتاب کے ساتھ' اس نے کہا کہ مہتاب کے ساتھ! آپ نے آرڈر واپس لے لئے اور فرمایا' مہتاب ظالم بادشاہ کے مماثل ہے جب کہ آفتاب عادل! پس جب تو ظالم کے ساتھ رہا تو مجھے خطرہ ہوا' کہیں رعیت پر ظلم کا ارتکاب نہ کر بیٹھے۔

مہتاب' تمام رات ایک جیسا نہیں رہتا جبکہ آفتاب طلوع سے غروب تک روئے زمین کو منور رکھتا ہے اور برابر روشنی دیتا رہتا ہے جبکہ چاند کی طلوع کے ساتھ ہی روشنی کم سے کم ہوتی چلی جاتی ہے صرف تین راتیں ایسی ہیں جن میں چاند کی روشنی نسبتاً" زیادہ رہتی ہے لہٰذا اندھیرا خود ظلم پر دلالت کرتا ہے جبکہ روشنی عدل سے عبارت ہے جو آفتاب سے متعلق ہے! (تابش قصوری)

ایک شخص بکری کو لٹا کر چھری تیز کر رہا تھا کہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ لیا اور فرمایا تو اس کو دو دفعہ مارنا چاہتا ہے کیا اچھا ہوتا کہ لٹانے سے پہلے چھری تیز کر لیتا پھر ذبح کے لئے لٹاتا۔ (رواہ الطبرانی)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب میں کسی بکری کو ذبح کرنے لگتا ہوں تو مجھے اس پر بڑا رحم آتا ہے آپ نے فرمایا جو مخلوق خدا پر رحم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے رحم سے نوازے گا۔ (رواہ الحاکم)

حضرت امام نوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں بوقت ذبح جانور کو پانی دکھا لینا چاہے نیز کسی دوسرے جانور کے سامنے بھی ذبح نہیں کرنا چاہئے اور نہ ہی اس

کے سامنے چھری تیز کریں۔ حضرت مؤلف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں میرے والدہ ماجد علیہ الرحمتہ جب کوئی مرغی ذبح کرنا چاہتے تو علیحدگی میں لے جاتے!

(نوٹ) اور مذبح خانوں میں' مرغیوں کے ڈربوں میں' ایک دوسرے جانوروں کے سامنے بڑی بے رحمی سے ذبح کرتے رہتے ہیں اور مشینوں کے ذریعے ایک ہی لمحے سینکڑوں کی تعداد میں ذبح کرنے کا غلط طریقہ بھی رائج ہوچکا ہے ان تمام لوگوں کو ایسے ارشادات پر غور کرنا چاہئے اور جانوروں کے ساتھ اتنی بے رحمی سے پیش نہیں آنا چاہئے۔ میرا مشاہدہ ہے کہ ایسے بے رحم افراد جو جانوروں کو بڑی بے دردی اور بے رحمی سے ذبح کرکے اپنا کاروبار چلاتے رہے اکثر ان میں مفلوج ہوئے اور بعض تو آنکھوں کی بینائی بھی کھوہ بیٹھے' اللہ تعالیٰ جل و علیٰ بے دردی اور بے رحمی کے عذاب سے ہمیں محفوظ رکھے۔

ہمارے نہایت ہی محترم بزرگ حضرت الحاج الحافظ صاحبزادہ پیر سید نثار قطب رضیٰ شیرازی علی پوری رحمہ اللہ تعالیٰ جن کا وصال ۱۱ اپریل 1997ء ۱۱ ذوالعقدہ المبارکہ 1417ھ بروز پیر ہوا' آپ کا معمول تھا جس شخص کو مرغی ٹانگوں سے پکڑ کر گردن کو نیچے کیئے جاتے دیکھتے تو آپ تڑپ اٹھتے' فوراً اس کے پاس جاتے اور مرغی کو ہاتھوں میں سیدھا پکڑ کر فرماتے محترم یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اس پر رحم کریں اسے نہ لٹکائیں' اس طرح اسے تکلیف ہوتی ہے اور جانورں کو تکلیف دینا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے چنانچہ اس ارشاد پر وہ لوگ مرغیوں کو سیدھا پکڑنے پر آمادہ ہوجاتے ـــــ (تابش قصوری)

حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کی طرف ایک بار وحی آئی کہ اے کلیم اللہ! ہم نے آپ کو کلیم اس لئے بنایا ہے کہ ایک روز جب آپ بکریاں چرا رہے تھے ایک بکری بھاگی آپ نے اس کا پیچھا کیا وہ اور بھاگی ایک وادی سے دوسری وادی میں جانکلی' یہاں تک کہ آپ نے پکڑ لیا' اور آپ نے اس پر ناراضگی

کے بجائے رحم فرمایا' اسی سبب سے ہم نے آپ کو کلیمی کا تمغہ عطا فرمایا۔

حضرت رضی شیرازی علیہ الرحمہ فرمایا کرتے میرے جداعلیٰ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ ثانی لاثانی رحمہ اللہ تعالیٰ جس گھوڑی پر سفر کرکے واپس علی پور شریف پہنچتے تو اس گھوڑی کو اپنے ہاتھوں سے شفقت سے دبایا کرتے اور فرماتے اس کا ہم پر حق ہے سو وہ ہم ادا کرتے ہیں۔

حضرت علامہ دمیری رحمہ اللہ تعالیٰ حیوۃ الحیوان میں درج فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ کو کسی نے بعد از وصال خواب میں دیکھا اور دریافت کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ قبر میں کیا معاملہ کیا۔ آپ نے فرمایا مجھے اس نے بخشش سے نوازا۔ اور تمہیں پتہ ہے کس نیکی کے باعث بخشش سے نوازا ہے' تمہیں یاد ہوگا ایک مرتبہ بغداد کے بازار میں جارہے تھے' نہایت سردی کا موسم تھا' تمہیں ایک بلی سردی کے باعث پریشان نظر آئی اسے اٹھایا اور اپنی پوستیں میں چھپالیا' تمہاری یہ نیکی بخشش کا باعث ہے۔

حضرت شیخ احمد کبیر رفاعی ایک بار جمعہ کے دن سو رہے تھے کہ ایک بلی آئی اور آپ کی آستیں کاٹ لی آپ نماز کے لئے بیدار ہوئے تو دیکھا بلی آستین پر سو رہی ہے آپ نے نہایت احتیاط سے آستین کاٹ لی تاکہ بلی کے آرام میں خلل نہ آئے' جب نماز سے فارغ ہوکر واپس آئے تو بلی جاچکی تھی' چنانچہ آپ نے آستین کو اٹھایا اور پیوند لگالیا۔

بخاری شریف میں ہے کہ ایک شخص نے ایک کنویں پر کتے کو دیکھا جو پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے اور زبان باہر نکالے ہوئے ہے' اس آدمی نے ازراہ ترحم کنویں سے پانی نکال کر اسے پلا دیا' اسی پر ہی اس کی مغفرت ہوگئی۔

اسی طرح ایک خاتون کے بارے میں حکایت کہی گئی ہے جس نے اپنا موزہ اتار کر کتے کو پانی پلایا اور وہ بخشش سے نوازی گئی۔

رحمت حق بہانہ می جوید بہا نمی جوید

حکایت۔ فاسق آدمی اور اندھا کتا

بنی اسرائیل کے ایک فاسق شخص کی حکایت کرتے ہیں کہ جب وہ فوت ہوا تو لوگوں نے اسے بے گوروکفن گڑھے میں پھینک دیا' اس دور کے نبی کی طرف وحی نازل ہوئی کہ اسے گڑھے سے نکال کر غسل دیں اور کفن پہنائیں' نماز جنازہ ادا فرما کر اسے قبرستان میں دفن کریں چنانچہ اللہ کے نبی علیہ السلام حکم بجا لائے اور اسے نکال کر سب امور سرانجام دیئے' پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے' الٰہی کیا ماجرا ہے! یہ اس مرتبے کا کیسے اہل ہوا' ارشاد ہوا اس شخص نے ایک مرتبہ ایک اندھے کتے کو پانی پلا کر اس کی پیاس بجھائی تھی جس کے باعث مجھے اس کا یہ فعل اچھا لگا تو اسے مغفرت و بخشش سے نوازا!

مسئلہ۔ ابن ابی جمرہ علیہ الرحمہ نے شرح البخاری میں رقم فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت اعلیٰ ہے۔ بروایت دیگر چالیس روز تک کی بارش سے بہتر ہے۔

حکایت۔ حضرت ابوسلیمان خواص سے گدھے کی گفتگو

رسالہ مشیریہ میں ہے کہ حضرت ابوسلیمان خواص رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن گدھے پر کہیں جارہا تھا کہ مکھیوں کے باعث گدھے کا اپنا سر جھکنے لگا۔ میں نے اس کے سر پر ضرب لگائی تو وہ سر اٹھا کر کہنے لگا ایسے ہی اپنے سر پر بھی مارو۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ سے کسی نے پوچھا تمہاری توبہ کا باعث کیا ہے' آپ نے فرمایا میں نے ایک مرتبہ اپنے غلام کو مارا تو وہ کہنے لگا! اس رات کو یاد کیجئے جس کی صبح کو قیامت ہوگی۔

حکایت۔ حضرت نوح علیہ السلام اور درندہ

عقائق الحقائق میں ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں ایک درندہ سوار ہوگیا' اور اس نے کشتی والوں کو ستانا شروع کردیا آپ نے دعا فرمائی' اور اللہ تعالیٰ نے اسے بخار میں مبتلا کردیا وہ کشتی کے ایک کونے میں لیٹ کر کراہنے لگا حضرت نوح علیہ السلام نے اسے ایک طمانچہ رسید کردیا' اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ میں عدل و انصاف سے فیصلہ فرمانے والا ہوں یہ میری مخلوق ہے اس نے بیماری کی حالت میں آپ کی شکایت کی ہے' اور مجھے بیمار کی فریاد سے محبت ہے لہٰذا آپ اس کے پاس جائیں اور اس کی تیمارداری کریں اور پیار سے اس کا علاج فرمائیں' چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے اس کے سر پر دست شفقت رکھا' اللہ تعالیٰ نے شفا سے نواز دیا' کہتے ہیں کہ اگر شیر کو بخار لاحق نہ ہوتا اس کا شر بہت بڑھ جاتا۔

لطیفہ عجیبہ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ہدہد

حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام جب ہدہد کو مفقود پایا تو عقاب کو حکم دیا اسے تلاش کرے عقاب نے یمن کی طرف پرواز کی' دیکھا تو ہدہد آرہا تھا' عقاب ہدہد پر جھپٹا' ہدہد نے رحم طلب کیا تو وہ حملے سے رک گیا اور جب حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے تو ہدہد نے اپنے پروں کو زمین پر عاجزی سے گھسیٹنا شروع کردیا' حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا' میں تجھے سخت سزا دوں گا' ہدہد نے عرض کیا! یانبی اللہ ! آپ ذرا کل' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑے ہونے کا تصور کیجئے یہ سنتے ہی آپ نے ہدہد کو معاف فرما دیا۔

حکمت۔ ہدہد کو ذبح کرکے گھر کے دروازہ پر لٹکایا جائے تو اہل خانہ نظر بد اور جادو وغیرہ کے اثرات سے محفوظ ہوجاتے ہیں سداب کے ساتھ اس کا بھون کر کھانا نسیان دافع ہے' بیمار اس کا گوشت کھائے اور اس کا دماغ میٹھے

تیل میں ملا کر ناک میں قطرے ٹپکائے تو صحت کاملہ حاصل ہوا' جذام کے آغاز میں ہد ہد کی آنکھوں کا تعویذ گلے میں ڈالنے سے مرض ختم ہوجاتا ہے' اس کے پروں کا تعویذ دشمن سے حفاظت کا باعث ہے۔ کسی بھی عذر کے باعث بیوی کی قربت سے محروم شخص ہدہد کی دھونی لے' .بفضلہ تعالیٰ صحت یاب ہوگا' ہدہد حلال جانورں میں شمار ہوتا ہے!

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں ان اللہ الا یظم متقال ذرۃ شیکہ۔ اللہ تعالیٰ چیونٹی کے سر کی مقدار بھی ظلم جائز نہیں رکھتا' متقال ذرہ سے چیونٹی کا سر مراد ہے۔

حکایت۔ ایک صوفی اور کتا

حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں ایک صوفی کھانا کھا رہا تھا اس کے پاس کتا پہنچ گیا' صوفی صاحب نے کتے کو پتھر دے مارا' اس کا پاؤں ٹوٹ گیا' کتے نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں فریاد کی' آپ نے صوفی صاحب سے ازالہ کامطالبہ کیا' اس نے معافی طلب کی اور عرض کیا میں ازالہ کے لئے ہر روز دو روٹیاں دیا کروں گا۔ آپ نہ مانے اس نے مزید دینے کا وعدہ کیا تو اسی اثناء میں کتا عرض گزار ہوا' یا نبی اللہ ! میں اس سے صرف ایک بات طلب کرتاہوں وہ یہ کہ اسے فرمایئے اپنے دماغ سے تصوف کو نکال دے کیونکہ مجھے تو اس کے تصوف نے دھوکہ دیا تھا

فائدہ۔ صوفیانہ لباس کی برکت

کتاب العراس میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' تم صوف کا لباس پہنا کرو' قیامت میں یہ تمہاری پہچان ہوگا' اس میں غورو فکر کیا کرو کیونکہ حکمت و دانائی ملتی ہے۔

دستار کی برکت

زہر الریاض میں ہے کہ قارون کے خاندان میں سے ایک شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسی دستار باندھا کرتا تھا' جب اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر عذاب مسلط کیا تو اس پر عذاب موخر کردیا۔ صرف اس وجہ سے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسی دستار باندھا کرتا ہے تواضعاً اونی لباس پہننے سے دل اور آنکھوں میں نور و سرور پیدا ہوتا ہے' عوارف المعارف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم صوف کے لباس سے نور حاصل کیا کرو! کیونکہ اس سے دنیا میں عاجزی اور آخرت میں نور حاصل ہوگا!

تصوف اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے چار شخصوں سے تصوف ظاہر فرمایا! مال کا خرچ کرنا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پیوند لگا لباس ' حضرت سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عاجزی و انکساری حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے' اور شجاعت و فتوت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

حضرت علامہ دمیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تصوف' کرم پر مبنی ہے اور حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو یہ کلی طور پر حاصل تھا' تصوف رضا پر مبنی ہے جو حضرت اسحاق علیہ السلام کو حاصل تھا' نیز صبر پر مبنی ہے جو حضرت ایوب علیہ السلام کو حاصل تھا تصوف اشارہ پر مبنی ہے وہ حضرت زکریا علیہ السلام کو حاصل تھا نیز غربت پر مبنی ہے جو حضرت یحییٰ علیہ السلام کو حاصل تھا' اور لباس میں صوف پر مبنی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حاصل ہے' شجاعت پر مبنی ہے جو نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل تھا۔

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اصفیاء ایک ہاتھ میں کتاب اور دوسرے ہاتھ میں سنت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تھامنے

ہوئے ہیں' نیز ایک آنکھ جنت پر اور دوسری سے دوزخ ملاحظہ کررہے ہیں اور ایک قدم دنیا میں دوسرا قدم آخرت کے صحن میں رکھے ہوئے ہیں۔

نیز فرماتے ہیں' صوفی وہ شخص ہے جو محبت و خوشی اور دل کی رغبت سے لباس صوف پہننے اور نبی کریم علیہ السلام کے نقش قدم پر چلے اور دنیا کو پس پشت رکھے۔

احترام مشائخ کرام

رحمت عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرو' کوئی نبی ایسا نہیں تھا جو شب معراج میرے پاس نہ آیا ہو' اور مجھے سلام نہ کیا ہو' سوا ایک کے! حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا آپئے ان کے ہاں خود جایئے' اور انہیں سلام پیش کریں' اس وجہ سے نہیں کہ ان کی فضیلت آپ سے بڑھ کر ہے' بلکہ ان کے بڑھاپے کی وجہ ہے۔ یہ حضرت نوح علیہ السلام ہیں جنہیں شیخ المرسلین کے لقب سے نوازا گیا ہے! (رواہ نفسی علیہ الرحمتہ)

حضرت مؤلف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام بوڑھے ہوئے' تفصیل آئندہ ملاحظہ فرمایئے گا ہاں حضرت نوح علیہ السلام اپنی عمر کے باعث شیخ المرسلین سے ملقب ہوئے' نہ بالوں کی سفیدی سے۔ کیونکہ باوجود 950 سال تبلیغی عمر آپ کے بال سفید نہیں ہوئے تھے!

موت کی پہلی منزل

سیدعالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بوڑھاپا موت کی پہلی منزل ہے' نیز فرمایا جو شخص اسلام میں بڑھاپے تک پہنچ جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے اس بندہ کا خیرمقدم کرو! یہ اس کی صفت ہے جس کا ایک بال سفید ہو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تیرے نامہ اعمال کی سیاہی تیرے بڑھاپے کی سفیدی میں بدل دی۔

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں یہ عظمت اس کے لئے ہے جو بحالت پیری فوت ہوا' پھر بھلا جو جوانی کے عالم میں فوت ہو اس کی کیا شان ہوگی۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ملک الموت کی دہشت کے باعث میری امت قبروں سے باہر نکلے گی تو ان کے بال سفید ہو چکے ہوں گے!

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے خوشخبری ہے جس کی نیکی میں عمر طویل ہوئی' نیز فرمایا تم میں وہ بہت اچھے ہیں جنہوں نے لمبی عمر پائی اور اچھے عمل کئے' حضور پرنور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایماندار کی عمر کی کوئی قیمت ادا نہیں کرسکتا اگر وہ اپنی بداعمالیوں کی توبہ استغفار سے اصلاح کرلے۔

امام ابن ابی حمزہ رحمہ اللہ تعالیٰ شرح البخای میں فرماتے ہیں ایماندار کا راس المال اس کی عمر ہے اور اس کا نفع' اعمال صالحہ ہیں۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو میرا امتی اسی برس سے تجاوز کرگیا اسے کچھ نہیں کیا جائے گا اور بلاحساب و کتاب جنت کا مستحق ہوگا!

نیز فرمایا مکمل سعادت' اس شخص نے حاصل کی جس نے طویل عمر پائی اور طاعت الٰہی میں بسر کی سیدعالم' سنجر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان چالیس سال تک پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے جذام' جنون اور برص کو دور کردیتا ہے' جب پچاس سال کا ہوتا ہے تو اس پر گناہوں کا بوجھ ہلکا کردیتا ہے' ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رجوع کرتا ہے' ستر برس میں اللہ تعالیٰ اسے اپنی محبت نصیب کرتاہ' اور اس سے آسمان والے بھی محبت کرتے ہیں اسی سال کو پہنچتاہے تو اس کی نیکیاں قبولیت کی سعادت حاصل کرلیتی ہیں' اللہ تعالیٰ اس کی خطاؤں سے درگزر فرماتا ہے' نوے برس

تک اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیتا ہے' زمین قیدی کی مانند ہو جاتا ہے مگر قیامت میں وہ اہل و عیال کے لئے سفارشی بنا دیاء جائے گا۔

ایک روایت میں ہے جب مسلمان مرد سو سال کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں حبیب کا مرتبہ پاتا ہے اور اللہ تعالیٰ حبیب کو عذاب سے دوچار نہیں کرے گا۔

میں ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد وما لکم لا ترجون للہ وقارا (تمہیں کیا ہوا اللہ تعالیٰ سے عزت و قار یعنی ثواب کی امید نہیں رکھتے' حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تفسیر میں ہے کہ تمہیں کیا ہوا اللہ تعالیٰ کی گرفت میں ڈرتے' بعض کہتے ہیں تمہیں کیا ہوا اللہ تعالیٰ کے حقوق نہیں پہنچاتے' اور بعض نے کہا تمہیں کیا ہوا' اللہ تعالیٰ کی واحدنیت کا اعتراف نہیں کرتے وقدخلقکم الطوراً۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں مختلف کیفیتوں میں پیدا کیا' تندرست' بیمار' مالدار' غریب' بچہ' جوان' بوڑھا' ایسی حالتوں میں تبدیل کیا۔

کہتے ہیں بچہ جب سات سال کا ہوتا ہے اسے برے بھلے کی تمیز ہو جاتی ہے' وہ بات کو سمجھنے لگتا ہے' جواب دینے کی صلاحیت رکھتا ہے' پس ایسی عمر میں اسے نماز کا حکم دو' اور دس برس کا ہو تو نماز نہ پڑھنے کی صورت میں اسے سزا دیں' ادب و احترام کی تعلیم میں مارنا والدین کا حق ہے' پندرہ سال کی عمر میں وہ مکلف ہوتا ہے' اور اس پر قلم قدرت حرکت میں آتا ہے یعنی اس کے اعمال لکھے جاتے ہیں' اکیس برس تک اس کا قلب بیدار ہو جاتا ہے' اٹھائیس سال تک عقل کی حد پوری ہو جاتی ہے' تیس سال میں قوت انتہاء کو پہنچتی ہے' چالیس سال میں اس سے جذام' برص اور جنون اٹھا لیا جاتا ہے' پچاس سال میں رجوع الی اللہ میں' اسی سال کی عمر میں برائیاں ختم کر دی جاتی ہیں۔ نوے برس تک پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ جہنم سے آزادی کا ارشاد فرماتا ہے'

سو سال کی عمر ہوتی ہے تو اس کے اہل خانہ میں ستر آدمیوں کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے علامہ حناطی علیہ الرحمہ۔ مروی ہیں کہ سات برس کی عمر میں بچہ تمیز کرنے لگتا ہے' چودہ پندرہ برس کی عمر بلوغت کی ہے' اکیس برس میں بلوغت میں اضافہ ہوتا ہے' اٹھائیس برس میں عقل کامل ہوتی ہے' اس کے بعد عقل میں اضافہ نہیں ہوتا مگر تجربات کے باعث ترقی ہوتی رہتی ہے!

حکایت۔ اسناد حدیث بخشش کا باعث!

حضرت یحییٰ ابن اکثم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بعد از انتقال کسی صاحب حال کو زیارت ہوئی' انہوں نے عالم برزخ کی کیفیت دریافت کی تو آپ نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا گیا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے شیخ! تو نے کیا کیا' میں عرض گزار ہوا' الٰہی آپ کی طرف سے مجھے یہ حدیث پہنچی ہے' جسے معمر نے زہری سے بروایت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور انہیں حضرت جبرائیل نے آپ کی طرف سے بیان فرمایا! کہ مجھے بوڑھے کو عذاب دینے پر شرم محسوس ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا! ہاں ان تمام راویوں نے سچ فرمایا' جاؤ' میں نے تمہیں معمر' زہری' عروہ' عائشہ' رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جبرائیل کے صدقے بخشش سے نوازا کیونکہ یہ تمام راوی سچے ہیں اور میں نے بھی سچ کہا اور سچ کردکھایا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس وحی آئی' اللہ تعالیٰ نے فرمایا بڑھاپا میرے نور کا ایک حصہ ہے' اور میری ذات اس سے بلند تر ہے کہ میں اپنے نور کو آگ میں جلاؤں!

حکایت۔ حضرت امام محمد نیشاپوری رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا' وہ کہنے لگے جب میں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوا تو چند باتوں کے بعد مجھے دوزخ میں لے جانے کا حکم ہوا۔

میں نے عرض کیا! الٰہی آپ کے متعلق میرا یہ گمان تو ہرگز نہیں تھا! ارشاد ہوا بتایئے پھر تمہارا میرے بارے کیاگمان تھا! تو میں نے یہ حدیث پیش کردی!

کہ مجھے یحییٰ نے سعیہ سے بروایت قتادہ حضرت انس سے بیان کیا' انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے بروایت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فرمان پہنچایا ہے کہ میرے بندے کا میرے ساتھ بس یہ کہنا تھا کہ ارشاد ہوا' ان تمام راویوں نے سچ کہا میرے محبوب نے سچ فرمایا' جبرائیل نے سچ پہنچایا اور میں نے بھی سچ کہا۔

پھر مجھے خوش کردیا گیا اور مجھے زرق برق کے ستر جوڑے عطا فرمائے' سرپر تاج سجایا' مخلدون کے جلوس میں جنت میں پہنچایا گیا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نیک گمان' جنت کی قیمت ہے!

حکایت۔ صالح خطیب کے صالح اعمال

امام قرطبی تذکرہ میں حضرت امام ابن ابی جمرہ کی شرح بخاری سے تحریر فرماتے ہیں کہ ایک صالح خطیب کا وصال ہوا' بعد از انتقال کسی نیک طینت کو خواب میں ملے' انہوں نے سوال و جواب کی کیفیت دریافت کی۔ خطیب صاحب فرمانے لگے جب منکر نکیر سوال و جواب کرنے لگے تو میں کچھ دیر خاموش رہا! اسی اثناء میں ایک نہایت خوبصورت جوان نمودار ہوا' اس نے مجھے جواب سے آگاہ کیا میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ وہ کہنے لگا میں تیرا عمدہ

عمل ہوں' میں نے کہا اتنی دیر کہاں رہے' اس نے کہا تو وعظ کا نذرانہ بادشاہ سے وصول کرلیتا تھا اسی بناء پر میرے پہنچنے میں دیر واقع ہوئی' خطیب صاحب نے فرمایا وہ نذرانہ لے کر غرباء میں تقسیم کردیا کرتا تھا' خود نہیں کھاتا تھا' توعمل خیر گویا ہوا!! اگر تم خود استعمال کرتے تو آج اس حسین و جمیل صورت میں مجھے نہ دیکھ پاتے!

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں وہ بدن جو حرام غذا سے پرورش پاتا ہے اس پر جنت حرام کردی جاتی ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جس کے پیٹ میں حرام غذا ہے اس کی نماز قبول نہیں!

وظیفہ۔ بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک روز ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے' یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ۔ دنیا نے مجھ سے منہ موڑ لیا' اور میں خالی ہاتھ رہ گیا' آپ نے فرمایا تیرے لئے ملا ٔکہ اور مخلوق خدا دعا گو ہے جن کے باعث تجھے روزی مل رہی ہے! لیجئے' اس وظیفے کو صبح و شام ایک سو بار پڑھا لیا کرو۔ دنیا تیرے قدموں آئے گی اور ہر کلمہ سے اللہ تعالیٰ فرشتہ پیدا کرے گا جو قیامت تک تیرے لئے دعا کرتے رہیں گے۔

حضرت امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں روئے زمین پر مرقوم ہے جو دنیا سے محبت رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مستحق ہے' اور جو دنیا سے ناراض' اللہ تعالیٰ اس سے راضی بلکہ اللہ تعالیٰ کا وہ محبوب ہے!

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں دنیا تین طرح کی ہے' ایماندار کی دنیا' منافق کی دنیا اور کافر کی دنیا۔

ایماندار کی دنیا وہ ہے جو اسے دار عمل سمجھتا ہو آخرت کے لئے زادراہ تیار کرتا ہے۔

منافق کی دنیا جو صرف زیب و زینت اور خود بینی و خودنمائی تک محدود ہے۔

کافر کی دنیا' جو دارفنا میں صرف فائدہ اٹھاتا ہے اور آخرت میں اس کے لئے خیر کا کوئی حصہ نہیں۔

علامہ حناطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں زہد میں تین حرف ہیں۔ ز' ہ' د۔ ز سے زینت کا ترک' ہا سے ہوس و حرص کا ترک اور دال سے دنیا کا ترک کرنا ہے۔

حکایت۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز کیلئے مسجد نبوی میں آرہے تھے کہ راستے میں ایک ضعیف العمر صحابی آپ کے آگے آگے جارہے تھے' آپ نے ان کے بڑھاپے کی تعظیم و تکریم کرتے ہوئے پیچھے پیچھے چلنا شروع کیا اور آگے بڑھ کر نکلنے کی کوشش نہ کی جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکوع فرما چکے تھے' آپ نے رکوع سے قومہ کی طرف سے آنے کا ارادہ فرمایا تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ کی پشت پر ہاتھ رکھ دیا یہاں تک کہ حضرت علی المرتضیٰ اللہ تعالی عنہ جماعت میں شامل ہوئے۔ (واللہ تعالیٰ وجیہہ الاعلیٰ اعلم)

فائدہ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی بوڑھے کی عزت و توقیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ جل و علیٰ' جب وہ شخص بوڑھا ہوتا ہے تو اس کی تعظیم و توقیر کراتا ہے' نیز بوڑھے کی تعظیم' عمر کی درازی پر دلالت کرتی ہے حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو بڑوں کی توقیر کرتا ہے اور چھوٹوں پر رحم کرتا ہے وہ قیامت میں میرا مصاحب ہوگا!

حکایت۔ حضرت سلیمان علیہ السلام مسجد اقصیٰ میں تشریف فرما تھے کہ ایک بوڑھے کو دیکھا اور اس سے دریافت فرمایا' کیا موت سے محبت رکھتا ہے اس

نے کہا نہیں' جوانی اپنے شر کے ساتھ ختم ہوئی اور بڑھاپا اپنی بھلائی کے ساتھ سایہ فگن ہے!

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ احیاء العلوم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ بھلائی تو تمام تر جوانی میں ہے' اللہ تعالیٰ نے جس انسان کو علم عطا فرمایا جوانی کے عالم میں ہی عطا فرمایا' حضرت مؤلف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں امام سبکی علیہ الرحمہ نے جو روایت نقل فرمائی ہے وہ اس روایت کے معارض نہیں! کیونکہ اگر کوئی ایک آدھ مثال ملتی بھی ہے تو القیل کالعدم کے حکم میں شامل ہوگی۔

حکایت۔ امام قفّال علیہ الرحمہ اور بڑھاپے میں علوم کا حصول

امام سبکی علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں کہ امام قفال رحمہ اللہ تعالیٰ نے جوانی کے بعد بڑھاپے کی حالت میں علم حاصل کیا۔ انہیں قفل سازی کے فن میں مہارت تامہ حاصل تھی' یہاں تک کہ چار دانے کے برابر وزن میں قفل تیار کرلیتا تھا بعدہ حصول علم کے بعد بحرالعلوم ہوئے' نہایت عمدہ اور عجیب نکات بیان فرمایا کرتے' اور ہر فن میں ایسے مرد میدان تھے کہ ان کی گرد راہ کو بھی نہیں پہنچ سکتا تھا۔

417ھ میں آپ نے وصال فرمایا' اس وقت آپ کی عمر نوے سال تھی' آپ کا نام عبداللہ بن احمد بن عبد ہے حضرت امام قفال کو بڑھاپے میں جو علم حاصل ہوا وہ وہبی تھا کسبی علم نہیں تھا' اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے علم لدنی سے خاص فرماتا ہے۔

لطیفہ۔ اپنی عمر نہ بتایئے

حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اپنی عمر بتانا خلاف مروت ہے' اگر کم بتائیں تو لوگ حقیر سمجھیں گے اور اگر زیادہ کہیں تو لوگ بے وقوف گمان کریں گے۔

حضرت طلائی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اپنی ضروریات بوڑھوں سے طلب کرنے کے بجائے جوانوں سے حاصل کرو کیونکہ اسی میں آسانی ہے' جیسے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تھا - لا تثریب علیکم الیوم۔ آج کے دن تمہارا مواخذہ نہیں ہوگا! جبکہ حضرت یعقوب علیہ السلام سے انہوں نے دعا کے لئے درخواست کی تو آپ نے فرمایا عنقریب تمہارے لئے اپنے رب سے استغفار کروں گا' یعنی تہجد کے وقت یا جمعرات یا ایام بیض کی راتوں میں تمہارے لئے استغفار کی جائے گی' چاند کی تیرھویں' چودھویں' پندرھویں راتوں میں دعا مقبول ہوتی ہے۔

طلب ضرورت اور حیا

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جب تجھے کسی سے کوئی چیز مطلوب ہو تو رات کو یا اس کی پشت پیچھے طلب نہ کرو بلکہ دن اور اس کے سامنے طلب کرو کیونکہ حیاء آنکھوں میں ہے۔

بعض فرماتے ہیں افسر کے پاس تجربہ کار عالم کو ہونا چاہئے جو رعایا کی ضرورت سے واقف ہو کر کیونکہ بوڑھے کی نظر جوان کی نظر سے زیادہ مکمل ہوتی ہے' کسی نے کیا خوب کہا۔

ان الامورا اذا الاحداث دبرھا
دون الشیوخ تریٰ فی بعضھا خللاً

جب تجربہ کار کہنہ مشق بوڑھوں کے سوا جوانوں نے کاموں کی تعبیر کی ہو تو یقیناً ان کے کام میں کوئی نہ کوئی خرابی رونما ہوگی۔

وقار کے درخت اور اخبار کے چشمے

حضرت مؤلف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ماوروی علیہ الرحمہ اللہ کی ادب الدنیا والدین' میں نے دیکھا ہے کہ بوڑھے عالم وقار کے درخت اور اخبار کے چشمے ہیں اگر تمہیں غلط کام کا مرتکب پائیں گے تو

روکیں گے، اور آپ کو نیکی میں مشغول پائیں گے تو معاونت کریں گے!

فائدہ۔ احساس ندامت اور فضائے رحمت

حضرت امام نسفی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ روز قیامت میں اللہ تعالیٰ فرشتوں کو کسی بوڑھے کے بارے حکم فرمائے گا اسے جنت میں لے جاؤ، وہ لے کر جب جنت کے دروازے پر پہنچیں گے تو وہ کہے گا میرا نامہ اعمال تو دکھائیے فرشتے کہیں گے ہمیں دکھانے کا حکم نہیں وہ اصرار کرے گا اور فرشتوں کو حکم ہوگا اسے نامہ اعمال دے دو۔

جب وہ اپنا نامہ اعمال دیکھے گا تو اسے گناہوں سے پر نظر آئے گا پھر وہ احساس ندامت سے پکار اٹھے گا اتنے زیادہ گناہوں کے ہوتے ہوئے میں کونسا منہ لے کر جنت میں جاؤ! فرشتو! مجھے جنت نہ لے جاؤ! اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ ہوا بھیجے گا جو اس کے ہاتھوں سے نامہ اعمال اڑا لے جائے گی۔ پھر رحمت کی ہوا چلے گی جس سے اس کا دل سکون و اطمینان سے شاد کام ہوگا۔ یہاں تک کہ اسے اپنے نامہ اعمال کے گناہوں کا تصور تک بھی نہ رہے گا، گویا کہ اس سے کوئی گناہ سرزد ہوا ہی نہیں اور اسے فرشتے بڑے اعزاز سے داخل جنت کریں گے۔

کنگھی، اور خضاب؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں سب سے پہلے مہندی کا خضاب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے استعمال فرمایا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب خضاب لگا کر شخص قبر میں جاتا ہے تو منکر، نکیر اس سے سوال کرتے ہیں تیرا رب کون ہے، تیرا دین کیا اور تیرا نبی کون ہے تو منکر، نکیر سے کہتا ہے اس ایماندار کے ساتھ نرمی اختیار کرو، کیا تمہیں اس کا نور ایمان نظر نہیں آتا!

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نورے کے بعد مہندی

لگانا جذام سے محفوظ رکھتا ہے۔

قال انس رضی اللہ تعالٰی عنہ دخل رجل علی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وہوا بیض الر أس واللحیۃ فقال الست مسلما قال بلٰی فاختضب' حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں ایک شخص بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں حاضر ہوا۔ اس کا سر اور ڈاڑھی سفید ہو چکی تھی آپ نے فرمایا ! کیا تو مسلمان ہے؟ اس نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (میں مسلمان ہوں) آپ نے فرمایا پھر خضاب لگاؤ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا مہندی کا خضاب لگایا کرو کیونکہ اس میں خوشبو آتی ہے پریشانی جاتی ہے اور تسکیں بہم پہنچاتی ہے۔

قال النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اختضبوا فان الملائکۃ یستبشرون بخضاب المومن۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا خضاب لگایا کرو کیونکہ فرشتے خضاب لگانے والے ایماندار پر خوش ہوتے ہیں۔

حضرت ابوطیبہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان فرماتے ہیں اللہ تعالٰی کے راستے میں ایک درہم صرف کرنا سات سو درہم کے برابر ہے' اور داڑھی کے خضاب میں ایک درہم صرف کرنا سات ہزار درہم کے برابر ہے' عبارت ملاحظہ۔ قال ابوطیبہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نفقۃ درہم فی سبیل اللہ بسبعمائۃ ونفقۃ درہم فی خضاب اللحیۃ بسبعۃ الآف درہم ۔:

بعض اکابر بیان کرتے ہیں کہ جب کسی بچے کو چیچک شروع ہو تو اس کے دونوں پاؤں کے تلووں میں مہندی لگا دی جائے تو اس کی آنکھیں چیچک کے اثر سے محفوظ رہتی ہیں' حضرت امام ذہبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ نسخہ مجرب ہے ! حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے بچوں پر اس کا بارہا تجربہ

کیا .بفضلہ وکرمہ تعالیٰ اسے بے حد مفید پایا' حضرت امام ذہبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اور درختوں کی نسبت مہندی کا پودا اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے!

عورتوں کو مہندی لگانا مستحب ہے' لیکن کبھی واجب ہوجاتا ہے جب خاوند نے اپنی عورت کے لئے مہندی کا سامان مہیا کردیا ہو' ہاں خاوند کے وصال پر عدت وفات میں جتنا بدن کھلا رہتا ہے اس پر مہندی لگانا حرام ہے اور مطلقہ مغلظہ یا طلاق خلع والی کو مہندی لگانا مناسب نہیں:

کنگھی کرنا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یومیہ رات کو اپنے سر اور داڑھی میں کنگھی کرتا ہے وہ کئی قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہوجاتا ہے' اور اس کی عمر دراز ہوتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اپنے سر پر کنگھی کرتا ہے وہ مصائب و آلام سے امن پاتا ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کنگھی کیا کرو کیونکہ اس عمل سے فقر دور ہوتا ہے' جو صبح کنگھی کرتا ہے وہ شام تک محفوظ رہتا ہے' داڑھی مردوں کی زینت اور چہرے کی خوبصورتی ہے۔

لطیفہ۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مدعی غیب دان

حضرت مؤلف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے عیون المجالس میں دیکھا ہے کہ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو کرسی پر یہ دعویٰ کرتے ہوئے دیکھا! لوگو! عرش کے نیچے جو کچھ بھی ہے مجھ سے پوچھئے میں بتادوں گا آپ نے فرمایا' تو نے بہت بڑا دعویٰ کیا ہے! اچھا یہ بتایئے سہی! تیری داڑھی کے بال طاق ہیں یا جفت؟ وہ خاموش رہا اور کہنے لگا اے ابن رسول اللہ ' مجھے تعلیم فرمایئے ' آپ نے فرمایا جفت ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے

فرمایا ہے ہم نے ہر شے کو جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے ! لہٰذا ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق جفت ہے' طاق تو صرف اسی کی ذات اقدس ہے (جو مخلوق ہونے سے بھی پاک ہے)

فوائد جلیلہ۔ حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص بغیر پانی لگائے کنگھی کرتا ہے اس کی عقل و فہم میں اضافہ ہوتا ہے جو پانی لگا کر کرتا ہے اس کی سوچ اور فکر میں کمی واقع ہوتی ہے۔

سات دنوں میں کنگھی کی برکتیں

جو شخص اتوار کو کنگھی کرتا ہے ! اسے خوشی اور مسرت حاصل ہوتی ہے۔

جو شخص پیر کو کنگھی کرتا ہے ! اس کی ضرورت پوری ہوتیں ہیں۔

جو شخص منگل کو کنگھی کرتا ہے ! اسے معاملات میں آسانی و سہولت پیدا ہوتی ہے۔

جو شخص بدھ کو کنگھی کرتا ہے ! اللہ تعالیٰ اس کی نعمتوں میں اضافہ فرماتا ہے۔

جو شخص جمعرات کو کنگھی کرتا ہے ! اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو بڑھا دیتا ہے۔

جو شخص جمعتہ المبارک کو کنگھی کرتا ہے ! اللہ تعالیٰ اسے فرحت و نشاط سے نوازتا ہے۔

جو شخص ہفتہ کو کنگھی کرتا ہے ! اللہ تعالیٰ اس کے دل کو بری باتوں سے بچالیتا ہے۔

جو شخص کھڑے ہو کر کنگھی کرتا ہے اس پر دین غالب رہتا ہے

جو شخص بیٹھ کر کنگھی کرتا ہے اس سے دین کنارا کشی اختیار کرتا ہے۔

بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں ہمیں نبی

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا تھا۔ (کوئی تو بات ہوگی) (تابش قصوری)

نسائی شریف میں باسناد صحیح مروی ہے کہ انسان کی سعادت میں یہ بات بھی ہے کہ اس کی داڑھی بھاری نہ ہو۔ (رواہ ابن عباس رض اللہ تعالیٰ عنہ)

علامہ کلاباذی علیہ الرحمہ مفتاح معانی الاخبار میں فرماتے ہیں ہیں خودبینی شفاوت پر مبنی ہے اور داڑھی کے کم ہونے میں خودبینی نہیں رہتی اس لئے سعادت کے حصول کا باعث ہے !!

فضیلتِ عقل

اللہ تعالیٰ جل و علیٰ فرماتا ہے ان فی ذلک لذکریٰ لمن کان لہ قلب بے شک یہ صاحب دل کے لئے نصیحت ہے۔

نیز فرمایا ان فی ذلک قسم لذی حجر۔ کیا اس میں صاحب عقل کا حصہ ہے ہاں ! اس میں تو عقل مند کے لئے سعادت ہے !

نبی کریم علیہ التحیتہ والتسلیم فرماتے ہیں نماز و روزہ پر ہمیشگی کرنے والا' مجاہد ہے' لیکن اسے اس کی عقل کے موافق حصہ عطا ہوگا !

حضرت عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں' ہر چیز کا ایک آلہ ہوتا ہے اور ایماندار کا آلہ عقل ہے' ہر چیز کے لئے سواری ہوتی ہے ایماندار کی سواری عقل ہے ! نیز ہر چیز کے لئے ستون ہوتا ہے ایماندار کا ستون عقل ہے' ہر قوم کی غایت ہوتی ہے ایماندار کی غایت عقل ہے' ہر قوم کا ایک محافظ ہوتا ہے عابدین کی محافظ عقل ہے' ہر تاجر کی دولت ہوتی ہے مجتہدین کی دولت کی عقل ہے' ہر گھر کا کوئی منتظم ہوتا ہے' صدیقین کا منتظم عقل ہے' ہر ویرانے کے لئے آبادی ہونی چاہئے اور آخرت کی آبادی عقل ہے۔

عطیہ خداوندی

حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں عطیات خداوندی میں

بہترین عطیہ عقل ہے اور اس کے ہاں سب سے بدتر جہالت ہے!

عقل کے لوازمات

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عقل کو نور مکنون سے تخلیق فرمایا اور اس علم کو نفس، فہم کو روح، زہد کو سر، حیا کو آنکھ، حکمت کو زبان، سماعت کو کان، راحت و شفقت کو دل فرحت کو سینہ اور صبر کو اس کا شکم بنایا۔

پھر اسے کلام کرنے کا حکم ہوا، تو اس نے کہا کہ تمام حمد وثنا اللہ تعالیٰ ہی کے لائق ہیں جس نے اپنی عزت کے سامنے ہر چیز کو حیران رکھا، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا، مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں نے کوئی چیز ایسی تخلیق نہیں فرمائی جو تجھ سے زیادہ مجھے عزیز ہو۔ اور تجھے اپنی اس مخلوق میں جگہ دوں گا جو مجھے سب سے زیادہ عزیز ہوگی!

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عقل ایک پوشیدہ پرندہ جو بغیر عنایت الٰہی کے دام کا شکار نہیں ہو سکتا!

عقل ایک ایسا جوہر ہے جو غصے کو کھا جاتا ہے دین ایک ایسا جوہر ہے جسے حسد تباہ کر دیتا ہے، حیا ایک ایسا جوہر ہے، طمع جسے ختم کر دیتی ہے، نیک اعمال ایک ایسا جوہر ہے، غیبت جسے برباد کر دیتی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

جہالت! کسی چیز کے خلاف واقع سمجھنے کا نام ہے، یہ دو قسموں پر مشتمل ہے، جہل مرکب اور جہل بسیط جیسے فرقہ مجسمیہ کا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جسم ہے یا معتزلہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ آخرت میں بھی نظر نہیں آئے گا یہ جہل مرکب ہے۔

اور جہل بسیط یہ ہے کہ زمین کی پوشیدہ اشیاء کے وجود کا انکار کرنا اور سمندری مخلوق سے آگاہی نہ رکھنا

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' جب اللہ تعالیٰ نے عقل کو تخلیق فرمایا تو دریافت کیا میں کون ہوں؟ عقل خاموش رہی پھر اسے نور وحدت کے سرمد سے مزین کیا گیا تب بولی' الٰہی تو خالق و مالک اور وحدہ لاشریک ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں!

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے مخبر صادق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا دنیا میں ایک دوسرے انسان پر انسان کو کس چیز سے برتری حاصل ہے فرمایا عقل سے! اور آخرت میں؟ فرمایا' عقل سے!

آپ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کیا عمل کے موافق جزا نہیں دی جائے گی! آپ نے فرمایا' عمل بھی تو عقل کا مرہون منت ہے' اتنا ہی عمل ظہور پذیر ہو گا جتنی اللہ تعالیٰ نے اسے عقل عطا کی ہوگی! اور اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہر ایک جزاء پائے گا!

کدو شریف

○ حضرت امام ذہبی فرماتے ہیں' کدو کھایا کرو! اس سے عقل بڑھتی ہے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' کدو سینہ کو صاف اور نرم رکھتا ہے اور دل کو روشن!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! عائشہ! جب تم ہانڈی تیار کرو تو اس میں کدو قدرے زیادہ ڈال لیا کرو کیونکہ وہ پریشان دل کو سکون بخشتا ہے۔

بخار میں کدو سب سے عمدہ غذا ہے نیز کھانسی کو ختم کرتا ہے۔

کدو کے پتوں کو ابال کر اس پانی سے کلی کی جائے تو سرد' گرم' طبیعت کو فائدہ دیتا ہے' سردرد کو دور کرتا ہے۔

اس کے پتوں کو جلاکر سرکہ میں ملائیں اور برص پر لگائیں ' صحت

ہوگی۔ اس کا تیل' مالیخولیا اور برسام کے لئے فائدہ مند ہے!

بدن میں ہر قسم کی گرمی کو دور کرتا ہے' طریقہ استعمال یہ ہے کہ کدو کو چھیل کر اس کا عرق نکالیں' چار حصے عرق میں ایک حصہ تیل ملا کر نرم سی آنچ پر پکائیں اور استعمال میں لائیں' بے حد مفید ہے۔

امام قرطبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کدو جنتی پھل ہے! اسے جس طرح بھی کھایا جائے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے! اس کی فضیلت میں یہی بات کافی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محبوب تھا۔

کدو خشک کرکے اس کی دھونی دی جائے تو گھر سے مکھیاں بھاگ جائیں۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کدو کو مسور کی دال میں پکا کر استعمال کرنے سے دل میں نرمی پیدا ہوتی ہے نیز اس میں بہت سے منافع ہیں۔

بلا تاخیر موت

حکایت۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا اللہ تعالیٰ نے انسان کو سب سے عمدہ کونسی چیز عطا کی ہے آپ نے فرمایا عقل! وہ کہنے لگا اگر یہ نہ ہو تو فرمایا ادب خوب تر ہے! وہ بولا اگر ادب نہ ملتا تو! آپ نے فرمایا زیادہ دیر خاموش رہنا' اس نے کہا اگر طویل سکوت نہ ہو تو کہا عقل مند انسان سے مشورہ لینا' وہ بولا اگر یہ بھی نہ کیا جائے تو آپ فرمانے لگے پھر اسے بلا تاخیر موت آجانی چاہئے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو استخارہ کرتا ہے وہ نامراد نہیں رہتا' جو مشورہ کرتا ہے وہ پریشان نہیں ہوتا' حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو مشورہ کی ہدایت کا حکم بھی فرمایا تھا! نیز فرمایا اگر میں شجر ممنوعہ کے بارے فرشتوں سے مشورہ کرلیتا تو وہ مجھے ہرگز نہ کھانے دیتے! اور اپنی بیوی کے مشورہ پر کوئی کان نہ دھرے! حدیث استخارہ" بخاری شریف میں بھی ہے!

طریقہ استخارہ

دو رکعت نماز استخارہ سنت ہے' پہلی رکعت میں قل یاایھاالکفرون اور دوسری رکعت میں بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص پڑھے اور بعد از نماز دعائے استخارہ پڑھے' جو یہ ہے۔ اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدر بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولااقدر وتعلم ولااعلم وانت علام الغیوب' اللھم ان کنت تعلم ان ھذاالامر خیرلی۔

چار چیزیں چار مزید کا باعث ہیں

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جسے چار چیزیں عطا ہوئیں وہ چار دوسری چیزوں سے محروم نہیں رہے گا۔

جسے توبہ عطا ہوئی وہ قبولیت سے محروم نہیں ہوگا
جسے استخارہ ملا' وہ اختیار سے محروم نہیں ہوگا
جسے مشورہ حاصل ہوا وہ صواب سے محروم نہیں ہوگا
جسے دعا عطا ہوئی وہ مقبولیت سے محروم نہیں ہوگا

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ سب سے بڑی مصیبت' دین کا ہاتھ سے نکل جانا ہے' پھر موت' باپ کی موت سے کمر ٹوٹ جاتی ہے' بیٹے کی موت سے دل ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا ہے' بھائی کی موت سے بازو ٹوٹ جاتے ہیں اور بیوی کا مرنا' غم و آلام کا نازل ہونا ہے! ہاں البتہ بری عورت کا مرجانا لمحہ بھر کے لئے غم ہے!

سچائی کی برکت اور حسد کا انجام

بیان کرتے ہیں کہ کسی بادشاہ نے فصد کے لئے حجام کو بلایا' راستے میں بادشاہ کا چچا زاد بھائی ملا' اس نے حجام سے دریافت کیا کہاں کا ارادہ ہے' وہ بولا' بادشاہ نے فصد لینے کے لئے بلایا ہے! اس نے کہا' ایسے مقام سے فصد کھولنا

جس سے اس کی موت واقع ہو تو تجھے ایک ہزار دینار دوں گا جب حجام بادشاہ کے ہاں پہنچا اور فصد لینے لگا تو غور و فکر میں پڑ گیا' بادشاہ نے پوچھا کیا معاملہ ہے' اس نے سارا ماجرا کہہ سنایا' بادشاہ نے اس سچائی پر اسے دس ہزار دینار دیئے اور اپنے چچا زاد بھائی کو بلا کر اس کی گردن مار دی۔

فوائد جمیلہ۔ سب سے بڑا عقلمند

حضرت سیدنا فاروق اعظم' حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم' ایک بار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے زیادہ عبادت کرنے والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا عقلمند پھر عرض کیا سب افضل کون ہے؟ آپ نے فرمایا' عقلمند' پھر عرض گزار ہوئے' کیا وہ شخص عقلمند نہیں جو حسن مروت کا حامل ہو' عمدہ انداز میں گفتگو کرتا ہو' صاحب جودو' سخاوت ہو۔

آپ نے فرمایا یہ تو سبھی متاع دنیا ہے' عاقل تو وہ شخص ہے جس میں خوف خدا ہو متقی اور پرہیزگار ہو' گناہوں سے نفرت کرنے والا ہو۔

کافر عقل سے کورا ہوتا ہے

امام قرطبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں' کافر عقل سے کورا ہوتا ہے اگرچہ ذہین ہو' سورۂ نمل میں ہے کہ علماء کرام کا اس سلسلہ میں اختلاف رکھتے ہیں کہ حیوانات میں عقل و فہم ہوتی ہے' حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں پرندوں میں سب سے عقلمند کبوتر ہے!

عقل ہلاکت سے روکتی ہے

عوارف المعارف میں ہے کہ عقل کے ہزار نام ہیں ہر نام کے آغاز میں ترک دنیا کا سبق ملتا ہے' کسی نے کیا خوب کہا!

اذا اکمل الرحمٰن للمرء عقلہ فقد کملت اخلاقہ و مآربہ

وافضل قسم اللہ للمرء عقلہ۔ ولیس من الاشیاء شئی یقاربہ

اللہ تعالیٰ رحمٰن و رحیم جب کسی کو عقل کی دولت کامل سے نوازتا ہے تو اس کے اخلاق و ضروریات مکمل ہوجاتے ہیں۔ انسان کے لئے عطیات خداوندی میں سب سے بڑی نعمت عقل ہے' باقی تمام اشیاء میں سے کوئی چیز اس کے قریب تک بھی نہیں پھٹکتی۔

حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام دین' مروت اور عقل لئے حاضر ہوئے فرمایا ان میں سے کوئی ایک پسند کریں آپ نے عقل کو پسند فرمایا' جبرائیل علیہ السلام نے دین و مروت سے کہا اب تم جاؤ! انہوں نے کہا ہمیں حکم الٰہی ہے کہ ہم عقل کے پاس رہیں۔

حضرت علائی رحمہ اللہ تعالیٰ تفسیر سورۂ یوسف میں رقم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عقل کے ہزار حصے تخلیق فرمائے' نوسوننانوے حصے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائے اور ایک حصے کو پھر دس پر تقسیم کیا۔ ان میں سے نو حصے انبیاء' اولیاء کرام میں تقسیم فرمادیئے اور ایک تمام مخلوق کو عطا ہوا' پھر اس ایک حصہ کے دس حصے بنائے نو حصے مردوں اور ایک حصہ عورتوں کو عطا ہوا۔ (رواہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

امام شافعی فرماتے ہیں کہ عقل ایک ایسا نور ہے جس کی روشنی کم و بیش ہوتی رہتی ہے! اور اس کا ٹھکانہ دل میں ہے۔

بارگاہ الٰہی میں فرشتے عرض گزار ہوئے الٰہی کیا عرش معلیٰ سے بھی کسی چیز کو تو نے بڑا تخلیق فرمایا ہے

ارشاد ہوا ہاں۔ وہ عقل ہے!

عقل منبع ہے اور اس کی بنیاد علم۔ علم بہ نسبت عقل ایسے ہے جیسے پھل بہ نسبت درخت۔ یا روشنی بہ نسبت آفتاب!

فضیلت علم و علماء

ارشاد خداوندی ہے۔ هل يستوى الذين يعلمون والذين لا يعلمون۔ کیا علماء اور جہلاء برابر ہیں؟ نیز فرمایا۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة ! الٰہی ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائیوں سے بہرہ مند فرما! حسنہ دنیوی سے مراد علم اور حسنہ اخروی سے مراد جنت ہے ! (رواہ الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت علائی حضرت ابن عینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا ! اللہ تعالیٰ نے نبوت کے بعد علم سے زیادہ افضل کسی چیز کو نہیں بنایا' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان والذی یمیتنی ثم یحیین کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ مجھے جہالت سے موت اور علم سے زندگی عطا فرماتا ہے ! نیز فرمایا انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء' حقیقت میں خشیت الٰہی سے مرصع علماء کرام ہی ہیں۔ حضرت سہیل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان ومنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق الخيرات کی تفسیر میں فرماتے ہیں ظالم سے مراد جاہل اور مقتصد سے متعلم اور سابق الخیرات سے عالم مراد ہے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں' جسے خدا نے علم سے نوازا گویا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جنت عطا فرما دی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک نہایت خوبصورت شہر تخلیق فرمایا ہوا ہے جس کے دروازے پر فرشتہ اعلان کرتا رہتا ہے لوگو! سن لو جس نے عالم کی زیارت کی اس نے انبیاء کی زیارت کی جس نے نبی کی زیارت کی گویا کہ اس نے خالق کی زیارت پائی اور جس نے رب کی زیارت

کی، وہ جنت کا مستحق ہے۔

تنبیہہ الغافلین میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عالم کی زیادرت کی گویا کہ اس نے میری زیارت کی جو عالم کی محفل میں بیٹھا گویا کہ وہ میرے پاس بیٹھا، اور جس نے میری ہمنشینی کا اعزاز حاصل کیا وہ جنت میں بھی میرا ہمنشین ہو گا!

طبقات ابن سبکی علیہ الرحمہ میں ہے کہ ابو محمد جوہنی رحمہ اللہ تعالیٰ شب و روز یہ دعا فرمایا کرتے تھے اللھم لا تعقنا العلم لعائق ولا تمنعنا عنه بمانع۔ الٰہی کسی مانع کے باعث مجھے علم سے دور نہ رکھ اور نہ ہی اس کے حصول میں کسی چیز کو رکاوٹ بننے دے۔

بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو محمد جہنی اس قابل تھے کہ اگر کسی نبی کا آنا ممکن ہوتا تو آپ اس منصب کے اہل ہوتے تھے۔ ان کا نام عبداللہ بن یوسف ہے انہوں نے 438 ہجری میں وصال فرمایا۔

حضرت حافظ ابوصالح رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں مجھے انہیں غسل دینے کی سعادت نصیب ہوئی، میں نےجب ان کا ایک بازو اٹھایا تو وہ مہتاب کی طرح روشن تھا، وہ بیان کرتے ہیں مجھے خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت ہوئی میں نے آپ کے قدموں کو بوسہ دینا چاہا تو آپ نے روک دیا پھر میں نے آپ کی پشت مبارک پر بوسہ لینے کا شرف حاصل کیا۔ میں نے جس کی تعبیر یہ کی کہ مجھے غائبانہ طور پر برکات حاصل ہوتی رہیں گی! پھر ان کے صاحبزادے امام الحرمین اور تمام عجم میں مطلقاً امام عرب و عجم سے متعارف ہیں۔

حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ جب آپ سے مخاطب ہوتے تو فرماتے اے اہل مشرق و مغرب کے نافع، آپ کے علوم و فنون سے اگلے پچھلے مستفید ہوئے کیونکہ انہوں نے پہلے علماء کے علوم و فنون کی توضیح و تشریح اس

انداز میں فرمائی گویا کہ میں بھی مستفید ہوا اور آپ کے بعد والوں نے بھی خوب نفع اٹھایا!

حضرت ابو قاسم قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر امام الحرمین نبوت کا دعویٰ کرتے تو وہ اپنے کلام کے باعث معجزہ دکھانے سے بے نیاز ہوتے' ان کا نام عبدالملک ہے 478 ہجری میں انتقال فرمایا اوراپنے والد ماجد علیہ الرحمہ کے پہلو میں نیشاپور دفن ہوئے۔ ان کے وصال پر کسی نے اپنی عقیدت و محبت کا یوں اظہار کیا ہے۔

قلوب العالمین علی المعالی
وایام الوریٰ شبه اللیالی
وامسیٰ غصن اهل الفضل اذوی
وقدمات الامام ابوالمعالی

اہل علم کے دل بلندیوں پر ہیں اور مخلوق کے دن شب تاریک بن گئے' اہل فضل کی شاخ ٹوٹ گئی' امام ابوالمعالی وصال فرما گئے۔

حضرت امام تفتازانی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح عقائد میں بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی عالم یا متعلم کا کسی شہر یا بستی سے گزر ہوتا ہے تو چالیس دن تک وہاں کے قبرستان سے عذاب اٹھالیا جاتا ہے!

ربیع الابرار میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو تین چیزوں سے مزین فرمایا' آفتاب و مہتاب اور تاروں سے' اور زمین کو بھی تین چیزوں سے زینت عطا فرمائی' علماء سے' بارش سے اور عدل و انصاف کے پیکر' بادشاہ سے !!

زہرالریاض میں حضرت نسفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں عبادت گزار حوض کوثر سے خود پانی حاصل کریں گے مگر علمائے کرام کو یہ سعادت نصیب ہوگی کہ خود صاحب حوض کوثر نبی مکرم محبوب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے

دست مبارک سے بھر بھر کر پیالے پلائیں گے۔

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم
رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا
پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

(اعلیٰ حضرت بریلوی رحمہ علیہ)

حضور سید عالم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا معمولی علم رکھنے والا بھی بکثرت عبادت کرنے والے جاہل سے اچھا ہے

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں علم حاصل کرو کیونکہ اس سے خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔

علم کا طلب کرنا ازخود عبادت ہے! علمی مذاکرے، تسبیح و تقدیس کی مانند ہیں۔ علمی بحث جہاد کی طرح ہے، اور ان پڑھ کو پڑھانا صدقہ ہے اور اہل پر صرف کرنا اللہ تعالیٰ کی قربت کا باعث ہے۔

علم سے حلال اور حرام کا پتہ چلتا ہے

علم، اہل جنت کے لئے سنگ میل ہے! وحشت کا انیس، غربت میں حوصلہ افزائی کرنے والا، اور تنہائی کا رفیق ہے۔ خوشی و مسرت کا رہنما، سختی میں مددگار، دشمن سے بچانے والا، دوستوں کی زینت، اور علم سے اللہ تعالیٰ اقوام عالم میں رفعت و بلندی عطا فرماتا ہے۔ بھلائی کا نگہبان، اور قوموں کا امام بنانے والا۔

علماء کی پیروی کی جاتی ہے ان کے افعال و اعمال کی اقتدا ہوتی ہے، ان کی رائے حتمی سمجھی جاتی ہے فرشتے ان کی رفاقت چاہتے ہیں اور استراحت کے وقت اپنے بازوؤں سے سہلاتے ہیں کائنات کی ہر چیز، صحرا و دریا کی مخلوق، یہاں تک کہ سمندر میں مچھلیاں، خشکی پر کیڑے مکوڑے درندے، پرندے،

سبھی عالم کے لئے دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔

درس و تدلیس، شب بیداری سے بڑھ کر ہے، علم ہی صلہ رحم کا تحفظ کرتا ہے علم ہی حرام و حلال کی شناخت کا واحد ذریعہ ہے اور عمل اس کا تابع ہے، صلحاء کو الہام سے نوازا جاتا ہے بدبخت اس نعمت سے محروم کردیئے جاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو عالم بن یا طالب علم، یا علم کی مجلس میں شامل ہو یا علماء و طلباء سے محبت کرنے والا بن، ورنہ تو ہلاک ہوجائے گا!(امام رازی)

علمی مجالس میں شامل ہونا۔ ہزار رکعت نوافل، ہزار مریض کی عیادت اور ہزار جنازوں میں شامل ہونے سے افضل ہے!

عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کیا قرآن کریم پڑھنے سے بھی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا قرآن پڑھنا بلاعلم ہوگا؟ قرآن کی تعلیم ازخود علم ہے!

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی کے سہارے سے عالم چلے گا اللہ تعالیٰ اسے ایک ایک قدم پر غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا!

اور جو تعظیم و تکریم کے پیش نظر عالم کے سر کا بوسہ لیتا ہے اس کے ایک ایک بال کے بدلے نیکی لکھی جاتی ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، شب و روز نوسو ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ علماء و طلباء پر نازل فرماتا ہے اور باقی لوگوں کے لئے ایک!

علم دینیہ کے حصول میں جسے موت نے آلیا، اس کے اور انبیاء کے درمیان درجہ نبوت کے علاوہ کوئی چیز حائل نہیں ہوگی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے علماء کی

شان دریافت کی تو انہوں نے کہا علماء کرام آپ کی امت کے دنیا و آخرت میں چراغ ہیں' اور وہ خوش نصیب ہے جو ان کی قدر و منزلت کو پہچانتا ہے اور ان سے محبت رکھتا ہے اور وہ بڑا بدنصیب ہے جو ان سے مخاصمت رکھتا ہے۔ (عیون المجالس)

طالب علم کی روزی کا خود خالق کفیل ہے' جب عالم کا وصال ہوتا ہے تو ایسے ہے جیسے روشن گھر سے فانوس نکل گیا' اس کے جانے سے دنیا میں اندھیرا چھا جاتا ہے!

حضرت نجم الدین نسفی علیہ الرحمہ والنجم اذا ھویٰ کی تفسیر میں فرماتے ہیں جب صاحب علم وصال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قسم فرماتا ہے مجھے اس نجم یعنی عالم کی قسم جسے موت نے آلیا!!

حکایت۔ شعر۔ بلندی و پستی کا ذریعہ

عیون المجالس میں حضرت ابراہیم بن محمد شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد ماجد سے دریافت کیا کون سا علم سیکھوں ! انہوں نے فرمایا شعر تو بلندی سے پستی یا کمینگی سے خواجگی کا ذریعہ اور علم نحو' ادب کا باعث ہے اور علم القرآن' معلّمی کا وسیلہ ہے اور فقہ سید العلوم ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں طالب علم کے تعلیمی مشاغل سے فرشتے فرحت حاصل کرتے ہوئے اپنے بازو پھیلا دیتے ہیں۔!

حکایت۔ حدیث سے استہزا کی سزا

مکہ المکرمہ میں مجھے حاضری کی نصیب تھی وہاں امام نووی کی کتاب بستان العارفین میں دیکھا کہ ایک شخص نے یہ حدیث سنائی کہ فرشتے طلباء کے پاؤں کے نیچے پر بچھا دیتے ہیں' سن کر اس نے اپنے جوتوں کو کیل لگالئے اور کہا میں میخوں سے فرشتوں کے پر کچل دوں گا' حدیث کے ساتھ استہزا کرنے پر اس کے پاؤں فوراً زخموں سے بھر گئے۔

اسی طرح کوئی شخص کسی محدث کے پاس حاضر ہوا کرتا تھا کسی آدمی نے استہزا ً سے کہا اپنے پاؤں جلدی اٹھالو کہیں فرشتوں کے بازو نہ ٹوٹ جائیں وہ ابھی اپنی جگہ سے آگے بڑھنے بھی نہیں پایا تھا کہ اس کے دونوں پاؤں خشک ہوگئے۔

لطیفہ۔ عین' لام' میم

عین۔ علو' لام لطائف اور میم ملک سے ہے۔
عین۔ صاحب علم کو علیین تک لے جاتا ہے
لام۔ صاحب علم کو لطیف بناتا ہے۔
میم۔ صاحب علم کو بادشاہ کے منصب تک پہنچاتا ہے۔
عالم کو ع کی برکت سے عزت و عظمت۔ لام کی برکت سے لطافت۔
اور میم کی برکت سے محبت و مہابت اور محافظت عطا ہوتی ہے۔

فائدہ جلیلہ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو علم' مال اور ملک میں اختیار دیا گیا' آپ نے علم اختیار فرمایا' اللہ تعالیٰ نے ملک و مال بھی اسی کے ساتھ عنایت کردیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما' حضرت زید بن حارثہ کی رکاب تھام کر فرمایا کرتے' ہمیں علماء کرام کے ساتھ اسی طرح آداب کا حکم دیا گیا ہے اور حضرت زید آپ کے ہاتھ چوم لیا کرتے اور فرماتے آل رسول علیہ التحیتہ والسلام سے اسی طرح آداب کا حکم فرمایا گیا ہے۔

پندو نصیحت۔ بدعمل عالم اور بدکار عورت

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص علم حاصل کر کے عمل نہیں کرتا وہ اس فاحشہ' زانیہ کی مثل ہے جس نے پوشیدہ زنا کیا پھر حاملہ ہوئی اور حمل ظاہر ہونے پر رسوائی اس کے حصہ میں آئی' وہ عالم ایسے ہی تھا

جو اپنے علم پر عمل پیرا نہیں ہوتا' روز قیامت اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ جب عالم اپنے علم پر عمل پیرا نہیں ہوتا اس کے قدم لرزتے رہتے ہیں اور لوگوں کے دلوں میں اس کی تقریر کا اثر قائم نہیں رہتا۔ جیسے چکنے پتھر پر پانی۔

امام اور زاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ادریس علیہ السلام نے کافر مردوں کی بدبو سے شکایت کی اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاں وحی بھیجی کہ علماء کرام کے شکم کے سوا' لوگوں کے شکم اس بدبو سے بھی زیادہ بدبو دار ہوتے ہیں۔

حکایت۔ آسمان و زمین سے بھاری چیزیں

روض الافکار میں ہے کہ ایک شخص نے دو ہزار ایک سو میل کا طویل سفر ان باتوں کے معلوم کرنے میں صرف کیا کہ (۱) آسمان و زمین سے بھاری کونسی چیز ہے۔ جواب ملا' جو شخص جرم سے پاک ہو پھر اس پر مرتکب ہونے کا الزام لگایا جائے۔ (2) زمین سے کشادہ کونسی سے چیز ہے؟ جواب ملا حق بات زمین کی کشادگی سے بھی زیادہ وسعت رکھتی ہے۔ (3) سمندر سے زیادہ کونسی شے غنی ہے؟ جواب ملا وہ دل جو قناعت سے پر ہے۔ (4) برف سے زیادہ کونسی چیز ٹھنڈی ہے؟ جواب ملا دوست سے کوئی چیز طلب کی جائے اور وہ انکار کرے! (5) پتھر سے زیادہ سخت کیا چیز ہے؟ جواب ملا کافر کا دل (6) یتیم سے زیادہ کون سی چیز حقیر ہے؟ جواب ملا چغلخور جب مقابلہ بازی پر اتر آئے۔

ترمذی شرف میں ہے کہ عمدہ طریقہ سے وعظ و تبلیغ کرنے والوں کے لئے ملا ئکہ اہل آسمان و زمین' سمندر کے جانور یہاں تک کہ خشکی پر چلنے والی ہر چیونٹی دعا کرتے رہتے ہیں۔ (رواہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

طالب علم کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں' طالب علم کی فضیلت عام

لوگوں پر ایسے ہے جسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالا عنہ کی میری تمام امت پر' نیز جیسے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی فضیلت فرشتوں پر۔

طلباء کی زیارت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو جنتی لوگوں کو دیکھنا چاہے اسے طلباء کرام کی زیارت کرنی چاہے نیز آپ نے فرمایا جو طالب علم کسی عالم دین سے علوم شرعیہ حاصل کرنے کے لئے جاتا ہے اسے قدم قدم پر ایک ایک سال کی عبادت لکھی جاتی ہیں اور ہر قدم کے بدلے جنت میں شہر دے دیئے جاتے ہیں جب زمین پر چلتا ہے تو ہر ذرہ اس کے لئے دعا کرتا ہے۔

استاذ کی خدمت میں حاضری!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس ذات اقدس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس کی قسم' جو طالب علم اپنے استاد کی خدمت میں حاضر ہوا' اس کے ہر قدم پر ایک سال کی عبادت اور ہر قدم کے عوض جنت میں ایک شہر آباد کیا جائے گا' نیز طالب علم جب استاد کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے تو زمین شکرانے کے طور پر اس کے لے دعائے مغفرت کرتی ہے!

خلفائے رسول کریم علیہ التحیہ والتسلیم

مخبر صادق نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے خلفاء کی عزت کیا کرنا! عرض کیا وہ کون ہیں۔ فرمایا جو میری احادیث کا درس دیں گے اور میری امت کو میری باتیں پہنچائیں گے!

اور جو جمعتہ المبارک کے دن میری احادیث میں غوروخوض کرکے اس سے عمدہ مسائل کا استنباط کرے گا اسے ستر ہزار غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب عطا ہوگا۔ نیز اسے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل ہوگی اور اس کی مغفرت یقینی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس طالب علم کے قدم خاک آلود ہوں گے اس پر دوزخ کی آگ حرام ہوگی اور اس کے لئے کراماً کا تبین دعائے مغفرت فرماتے رہیں گے۔

اگر طالب علم' علم کے حصول میں فوت ہوا تو شہید ہوگا! اور اس کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو حد نگاہ تک وسعت عطا فرمائے گا۔

اور اس کے قرب و جوار میں چاروں طرف چالیس چالیس قبریں انوار و تجلیات سے منور ہوں گی! (طبرانی)

طالب علم کی حصول علم میں موت' انبیاء کرام کی معیت کا اعزاز دے گی!

عیون المجالس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے صاحب علم کی شان دریافت فرمائی تو انہوں نے کہا عالم آپ کی امت کے سورج ہیں۔ جو عالم کی قدر و منزلت کو پہنچانتا ہے اور عزت بجا لاتا ہے اس کے لئے جنت کی بشارت ہے اور جو ان کی معرفت و شناسائی سے اعراض کرتا ہے اور دشمنی رکھتا ہے اس کے لئے تباہی و بربادی ہے۔

عالم جنت میں افضل ترین ہوگا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو علوم شرعیہ حاصل کرے اور میری امت کو سکھائے' عاجزی و انکساری اختیار کرے وہ جنت میں اتنا ثواب پائے گا کہ کوئی اس سے افضل نظر نہیں آئے گا۔ جنت میں اس کی منزل کا نام منزل شرافت ہوگا اور جنت میں ہر مقام سے حظ وافر پائے گا!

علماء کرام اور چنبیلی لطیفہ۔ حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص نے خواب بیان کیا کہ میں نے دیکھا ہے کہ کبوتر چنبیلی کو کھا رہا ہے! انہوں نے کہا کہ کبوتر سے موت اور چنبیلی سے علمائے

کرام مراد ہیں۔

چنانچہ اسی دن بیس علماء کرام وصال فرما گئے!

بعض کہتے ہیں چنبیلی کا سونگھنا مقوی قلب اور دردسر' نزلہ بارد' کو نافع ہے داغ دھبوں پر لگانے سے وہ مٹ جاتے ہیں۔

ایک شخص نے حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا میں نے خواب دیکھا' گویا کہ میں خنزیر کے گلے میں موتی ڈال رہا ہوں' آپ نے فرمایا گویا کہ تم نااہلوں کو علم سکھاتے ہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا علم کا حصول ہر مسلمان پر فرض ہے اور نااہلوں کو علم سکھانا ایسے ہے جیسے خنزیر کے گلے میں جواہرات و لعل اور سونے کے ہار ڈالنا ہے۔ (واللہ اعلم)

ایک شخص نے محمد بن سیرین سے خواب بیان کیا گویا کہ میں زیتون کے تیل میں زیتون ڈال رہا ہوں آپ نے فرمایا تو اپنی ماں سے نکاح کرے گا' چنانچہ ویسے ہی ہوا' جیسا کہ کہا گیا تھا وہ یوں کہ اس نے روم سے ایک عورت خرید کی جس کو اس نے لونڈی بنایا حالانکہ وہ اس کی ماں تھی اور دونوں کو ایک دوسرے کی نسبت کا اس وقت علم نہیں تھا' ممکن ہے بچہ اندھیرے میں ہوا اور اس سے چھین لیا گیا ہو' عورت جن کے قبضہ میں تھی اسے روم میں لے گیا اور یہ بچہ کہیں اور بڑھتا پلتا رہا یہاں تک کہ مذکورہ صورت رونما ہوئی۔ (تابش قصوری) (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم)

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ نے حضرت امام محمد بن سیرین سے دریافت فرمایا جس شخص نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار پاک کو کھودتے دیکھا ہو اس کے لئے کیا حکم ہے۔ انہوں نے فرمایا وہ شخص اپنے زمانے میں سب سے بڑا عالم ہو گا اور یہ خواب آپ نے از خود دیکھا تھا۔

حضرت علامہ علائی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں ولا تقصص رویاک علی اخوتک۔ یہ وحی الٰہی نہیں تھی بلکہ حضرت یعقوب علیہ اسلام کا اجتہاد تھااور اس میں ان لوگوں کارد ہے جو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اہل الرائے ہونے کا طعن دیتے ہیں' ان پر طعن کرنا ایسے ہی ہے جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام پر طعن کرنا!

روض الافکار میں ہے کہ کوئی شخص سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات اقدس کے خلاف تقریریں کیا کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ میں زخم پیدا کردیئے وہ کہتا ہے ایک روز میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اورعرض کیا ابوحنیفہ کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ میری امت میں حضرت لقمان کی طرح بلکہ ان سے بلند مقام پر فائز ہیں۔ (ہو سکتا ہے یہ خواب دیکھ کر اس نے توبہ کی ہو اور شفایاب ہوا ہو) (تابش قصوری)

حضرت امام قرطبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں حضرت لقمان' حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے ہیں' بعض کہتے ہیں ان کی خالہ کے صاحبزادے ہیں (بہرحال قریبی رشتہ تھا) سو برس عمرپائی۔ ان کی ولائت میں تو کوئی شک نہیں البتہ نبی ہونے میں علمائے کرام مختلف رائے کا اظہار کرتے ہیں' تاہم آپ بارگاہ رب العزت میں اتنے مقبول ہیں کہ قرآن کریم میں ایک سورہٗ کا نام لقمان ہے۔

حضرت عکرمہ اور امام شعبی علیہما الرحمہ فرماتے ہیں آپ نبی ہیں' آپ کا رنگ گندم گوں تھا' اللہ تعالیٰ نے انہیں حکمت خاص سے نوازا تھا' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت لقمان نہایت غوروفکر کرنے اور عمدہ سوچ اور یقین کے مالک تھے وہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے والے اوراللہ تعالیٰ ان سے محبت فرماتا تھا' اس لئے انہیں حکمت عطا کرکے ان پر اپنا خصوصی

احسان فرمایا۔

سچائی کی برکت

ایک مرتبہ حضرت لقمان کے گرد لوگوں کا بہت بڑا ہجوم تھا' ایک شخص آگے بڑھا اور آپ سے یوں گویا ہوا! کیا آپ فلاں شخص کے غلام ہیں؟ کہا ہاں! کیا آپ بکریاں چرایا کرتے تھے؟ کہاں ہاں' تو پھر آپ اس مرتبے پر کیسے فائز ہوئے! آپ نے فرمایا یہ سچائی کی برکت ہے اور سوا ضروری گفتگو کے میں نے کبھی بات نہیں کی' اور ضرورت کے وقت کبھی خاموش نہیں رہا!

کسی نے خواب میں آپ سے دریافت کیا' کیا آپ بادشاہ یا وزیر بننا چاہتے ہیں' آپ نے فرمایا عافیت چاہئے مملکت نہیں ! جب بیدار ہوئے تو حکمت و دانائی مرصع تھے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب وقت آنے والا ہے ایک ایسا شخص میری امت میں ظہور پذیر ہوگا جو حکمت و معرفت کی باتیں کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں دین اسلام اور میری سنت کو تازہ زندگی بخشے گا' اس کا نام نعمان بن ثابت اور اس کنیت ابوحنیفہ ہوگی !

اللہ تعالیٰ کی سو بار زیارت؟

حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں میں نے رب العزت کو ننانوے بار خواب میں دیکھا پھر بھی میری حسرت کم نہ ہوئی میں نے کہا اگر ایک مرتبہ اور زیارت ہوجائے تو میں عرض کروں گا الٰہی! قیامت میں مخلوق کی بخشش کس عمل سے ہوگی !

چنانچہ میں پھر اللہ تعالیٰ کی زیارت سے شاد کام ہوا' میں اللہ تعالیٰ کے حضور عرض گزار ہوا' الٰہی تیری سلطنت باعزت اور تیری شان عظیم ہے' میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں' کہ قیامت میں مخلوق کس عمل سے جلد نجات پائے گی۔

ارشاد ہوا' ابو حنیفہ! جو خوابگاہ میں آئے اور جاتے وقت یہ پڑھا کرے۔
سبحان الابدؐ الابد سبحان الواحدؐ سبحان ذالصمد سبحان رافع
السماء بغیر عمد سبحان من بسط الارض علی الماء فحمد سبحان
من خلق الخلق واحصاها عدد سبحان من قسم الرزق ولم ینس
احدسبحان الذی لم یتخذصاحبة ولا ولد سبحان الذی لم یلد لم یولد
ولم یکن له کفوا احد

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نیند سے بیدار ہوتے
وقت پڑھا کرے۔ سبحانک لاالہ الاانت فاغفرلی۔ تو گناہوں سے ایسے
نکل آتا ہے جیسے سانپ اپنی کینچلی سے! (رواہ احمد)

حضرت علائی علیہ الرحمہ لا تقصص رویاک کی تفسیر میں فرماتے ہیں
حضرت یعقوب علیہ السلام خوابوں کی تعبیر کا علم تھا اور نبوت کے علوم میں
تعبیر شرط ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں وکذلک یجتبیک ربک
میں اجتہاد واستخراج مسائل کا جواز پایا جاتا ہے کیونکہ حضرت یعقوب علیہ
السلام نے اجتہاد اور خواب سے استنباط کیا تھا' جو حضرت یوسف علیہ السلام
نے دیکھا' پس کتاب و سنت سے استنباط کرنا اولیٰ اور سنت انبیاء ہے! اس میں
مسلمانوں کو بشارت ہے کیونکہ 'یجتبی' صیغہ مضارع ہے جو حضرت یعقوب علیہ
السلام کی زبان مقدس پر جاری ہوا اور پھر اللہ تعالیٰ نے سچ کر دکھایا اور حضرت
یوسف علیہ السلام کو برگزیدہ بنایا' اسی طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے صدقے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں مقبول بنائے گا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی برگزیدگی میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ
حضرت زلیخا کو ان کے لئے بڑھاپے سے جوانی' حسن و خوبصورتی' بینائی اور
دوبارہ آپ کے ذریعے بادشاہی عطا فرمائی' جو اس دنیا میں تھی۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے بوڑھی عورتوں کو جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی کے ساتھ ساتھ حسن و جوانی' خوبصورتی' اور مراتب علیا سے نوازے گا جنہیں فنا نہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی برگزیدگی کے فوائد میں ہے کہ ایک طویل عرصہ بعد اپنے باپ کی زیارت سے بہرہ مند ہوئے اور جنت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طفیل مسلمانوں کی برگزیدگی کا یہ عالم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنی زیارت سے نوازے گا۔ دنیا دارالندامت ہے اورجنت دارالکرامت ہے' وہاں اللہ تعالیٰ کی زیارت سے چہرے کھلکھلائیں گے وجوہ یومئذ ناظرۃ الیٰ ربھا ناظرۃ۔ اس دن کس خوشی و مسرت سے تازہ چہرے اپنے رب کا دیدار کررہے ہوں گے !!

فوائد جمیلہ۔

حضرت نسفی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کوتمام مخلوق کے اسماء سکھائے اس سے ان کو حکومت اور فرشتوں کا مسجود بنایا' حضرت سلیمان علیہ السلام کوپرندوں کی زبانیں سکھائیں تو انہیں سلطنت ملی' ہدہد کو پانی کے مقام کا علم دیا تو قید سے رہائی ملی گویا کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے اے مومن ! تجھے میں نے توحید کی راہ دکھائی' تو کیا تجھے میں جنت عطا نہیں کروں گا؟

فرشتوں کا مناظرہ' زمین اچھی یا آسمان؟

آسمان پر دو فرشتے آپس میں مناظرہ کرنے لگے' ایک نے کہا آسمان زمین سے افضل ہے' کیونکہ اس پر عرش ہے' دوسرا کہنے لگا زمین' آسمان سے اعلیٰ ہے اس لئے کہ اس میں بیت اللہ شریف ہے! دونوں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم ٹھہرایا' حضرت جبرائیل علیہ السلام فیصلہ کرنے لگے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو بقا کے لئے بنایا اور عرش کو سہارے کے لئے' ان سے پہلے

صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے نہ عرش' نہ آسمان' نہ زمین' نہ کعبہ' اتنے میں حضرت میکائیل نے بشارت دی' تمہارے نام علماء و امت محمدیہ میں درج کئے گئے ہیں یہ سنتے ہی دونوں فرشتے سجدے میں چلے گئے قیامت کے دن جب اٹھیں گے تو علمائے امت محمدیہ کے گروہ میں شامل ہوں گے الٰہی ہم نے جو قیامت تک سجدے میں رہے اور تو نے جو اب عطا فرمایا یہ ہم علماء امت محمدیہ کی نذر کرتے ہیں۔

امت محمدیہ کا اعزاز

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا جائے گا اپنے امت کے علمائے کرام کو جمع کریں آپ فرمائیں گے الٰہی میری امت کے تمام لوگ علماء ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ آپ نے سچ فرمایا جس نے میری واحدنیت کا اعترف کیا اور یکتائی کی شہادت دی وہ عالم ہی تو ہے! پھر فرمایا اشھداللہ ان لا الہ الا اللہ۔

حضرت علائی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں برادران یوسف نے ایسی حالت میں ان پر حسد کیا جبکہ حضرت یوسف علیہ السلام علمی طور پر بلند مرتبہ تھے' تاہم انجام کار بھائیوں کا علم ہی ان کی اصلاح کی طرف داعی ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کی علمی بات کو یوں بیان فرمایا وتکونوامن بعدہ قوما صالحین۔ یعنی توبہ کرلینا اور پھر کبھی گناہ کی طرف نہ لوٹنا (چنانچہ جب انہوں نے آخر میں توبہ کی تو واقعتہ" وہ صالحین میں شامل ہوئے اور ولائت کے مرتبہ پر فائز کئے گئے)۔ (تابش قصوری)

علماء کرام بیان کرتے ہیں چونکہ ابلیس ازلی ابدی شقی تھا اس لئے اس کی گردن سجدہ کے لئے نہ جھکی جب کہ فرشتوں کو سجدے کا طریقہ معلوم نہ ہونے کے باوجود طریقہ آگیا' اگر وہ ازلی بدبخت نہ ہوتا تو اسے بھی سجدے کا طریقہ آجاتا بلکہ سب سے پہلے سر جھکاتا۔

پس علم ایک ایسا نور ہے جسے چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ودیعت

فرما دیتا ہے یہ کیسی بات ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "اسلم" اسلام لا۔ تو انہوں نے کہا کہ اسلمت رب العلمین۔ تمام جہانوں کے رب پر میں اسلام لایا' اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا جان لو' کہ اللہ تعالیٰ ہی تمام جہانوں کا رب ہے آپ نے فرمایا میں نے جان لیا اور یہ نہ فرمایا میں اسلام لایا۔

اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ازخود جواباً فرمایا کہ رسول کے پاس جو کچھ بھی آتا ہے اس پر پہلے ہی ایمان رکھتے ہیں' اور ایمان علم ہی کا نام ہے اور اللہ تعالیٰ کا اپنی طرف سے جواب دینا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جواب دینے سے زیادہ عظمت پر دلالت کرتا ہے۔

بعض مفسرین اللہ تعالیٰ کے ارشاد وانزل من السماء ماء" فسالت اودیة بقدرھا کے متعلق فرماتے ہیں پانی سے علم اور اودیہ سے قلوب مراد ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں حکمت سوا اس دل کے جو مٹی کے مثل ہو کسی اور جگہ نہیں اگتی' "یعنی حکمت کا تقاضا ہے کہ انسان مٹی کی طرح عاجزی ' انکساری اختیار کرے"۔

مٹادے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل گلزار ہوتا ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ فقہ ایمان ہے اور حکمت امن دینے والی ہے۔

اسماء گرامی فقہائے مدینہ

مدینہ طیبہ کے فقہاء جن کے ناموں کی برکات اظہر من الشمس ہیں' علماء کرام فرماتے ہیں اسماء اصحاب الکھف میں جو برکات مرقوم ہیں ان سے زیادہ برکتیں مدینہ منورہ کے ان فقہاء کرام کے اسماء گرامی میں ہیں۔ (تابش تبریز

قصوری)

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ سے پانچ حدیثیں مروی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت سعید مسیب فتح کو پسند فرماتے تھے' آپ صحابی ہیں' سات احادیث آپ سے مروی ہیں آپ ان صحابہ میں شامل ہیں جنہوں نے شجرہ مبارکہ کے نیچے بیعت کا شرف پایا۔

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ بھی صحابی ہیں حضرت زید سے بہتر (72) احادیث مروی ہیں۔

حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت حارث بن ہشام' حضرت سلمہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حکایت۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ہمیں اخلاق کی کیفیت سے آگاہ فرمائیے۔ وہ بیان کرنے لگے ! اللہ تعالیٰ نے اخلاق کو تخلیق فرمایا تو اسے سات حصوں میں تقسیم کردیا! اور شقاوت کو تخلیق کرکے فرمایا تو کہاں رہنا پسند کرے گی' اس نے عرض کیا جنگل میں' صبر بولا تیرے ساتھ رہوں گا فخر سے کہا تو کہاں رہنا چاہتا ہے اس نے کہا حجاز میں' قناعت نے کہا پھر میں تیرے ساتھ رہوں گی۔ پھر فنا سے پوچھا تو کہاں رہنا پسند کرے گی وہ بولی مصر میں' ذلت نے کہا میں

تیرے ساتھ رہوں گی' پھر بخل سے پوچھا گیا تو اس نے کہا میں مغرب میں رہوں گا' بدخلقی نے کہا میں تیرے ساتھ رہوں گی' پھر حسد سے پوچھا گیا تو اس نے کہا میں شام میں رہنا پسند کرتاہوں شر نے کہا پھر میں تیرے ہمراہ رہوں گی۔

لطیفہ۔ امام اعظم اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار حضرت امام مالک کے حلقہ درس میں تشریف فرمائے ہوئے' امام مالک پہچان نہ سکے اور انہوں نے اپنے سامعین سے سوال کیا مگر کوئی جواب نہ دے سکا' حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ نے جواب دیا' حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا یہ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں لوگوں نے عرض گیا عراق سے' انہوں نے کہا یوں کیوں نہیں کہتے شہر نفاق و شقاق سے آئے ہیں یہ سنتے ہی آپ نے عرض کیا' میں ایک قرآن پاک کی آیت سنانا چاہتا ہوں' اجازت ہے امام مالک نے کہا سنایئے آپ نے پڑھا۔ وممن حولکم من الاعراب منافقون ومن اھل العراق مردواعلی النفاق۔ وہ بولے' اللہ تعالیٰ نے یوں نہیں فرمایا آپ نے کہا پھر بتایئے کیسے فرمایا ہے۔ انہوں پڑھا۔ ومن اھل المدینۃ مردواعلی النفاق' آپ نے کہا الحمداللہ آپ نے اپنے آپ پر حکم نافذ کیا۔ امام مالک اپنی جگہ سے اچھلے اور آپ کی طرف لپکے اور فوراً پہچان لیا' اپنے ساتھ بٹھایا' بڑی تکریم و تعظیم بجالائے۔

حضرت امام رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مردواعلی النفاق سے نفاق پر جمے رہنا مراد ہے' اور سنعذبھم مرتین سے مراد' دنیا و آخرت کا عذاب ہے' پہلے قول سے وہ عذاب ہے جب جمعۃ المبارک کاخطبہ دیتے ہوئے مخبر صادق نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب منافقین کا نام لے لے کر مسجد سے نکال دیا تھا' مم فلاں فاخرج فانک منافق' کھڑا ہو' اور نکل جا' تو

منافق ہے' اورعذاب ثانی سے عذاب قبر مراد ہے۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے عذاب سے محفوظ رکھے) (تابش قصوری)

مسئلہ۔ عالم کو قید میں رہنے دو؟

اگر عالم اور جاہل دونوں گرفتار ہوجائیں تو ان میں سے صرف ایک کو رہائی کا ہمیں اختیار دیا جائے توجاہل کو رہا کرا دینا چاہئے کیونکہ خطرہ ہے کہیں جاہل کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہوجائے بخلاف عالم کے !!

اسی طرح اگر عام آدمی اورعالم حمام سے جائیں تو ستر ڈھانپنے کے لئے صرف ایک ہی کپڑا ہوتو عالم کو دیاجائے تاکہ عامی اس کے ستر کو کھلانہ دیکھ سکے' اس لئے کہ عالم کی نظراس کے علم کی برکت سے جاہل پر نہیں پڑے گی بخلاف جاہل کے !

(نوٹ) ضروری نہیں کہ عالم کو قید رہنے دیا جائے البتہ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ جب بھی کسی عالم کو قید میں ڈالا گیا تو انہوں نے وہاں بھی اپنے علم کے فیضان کو تقسیم کرنا شروع کردیا' حضرت یوسف علیہ السلام قید میں گئے تو سب قیدی توحید کے قائل ہوگئے امام اعظم قیدی بنے تو درس و تدریس کا سلسلہ جاری فرمادیا۔ ہمارے زمانے میں ایسی بہت سی مثالیں پائی جاتی ہیں۔

حضرت فقیہ اعظم مولانا علامہ الحاج مفتی ابوالخیر محمد نوراللہ النعیمی القادری رحمہ اللہ تعالیٰ بانی مرکزی دارالعلوم حنیفہ فریدیہ بصیرپور اوکاڑہ تحریک ختم نبوت 1953ء میں جب ساہیوال جیل میں قیدوبند کی صعوبتوں سے دوچار ہوئے تو وہاں آپ بیسیوں طالب علموں کو درس حدیث دیتے رہے ان طلباء میں حضرت علامہ مولاناابوالضیاء محمد باقر ضیاء النوری رحمہ اللہ تعالیٰ' علامہ الحاج ابوالنصر محمد منظور احمد شاہ فریدی مہتمم جامعہ فریدیہ ساہیوال بھی شامل ہیں۔

غازی کشمیر حضرت علامہ ابوالحسنات رحمہ اللہ تعالیٰ جب تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں قید ہوئے تو قرآن پاک کے اٹھائیس پاروں کی چھ جلدوں

میں بڑی مبسوط تفسیر الحسنات رقم فرمائی اسی طرح ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری جسٹس وفاقی شرعی عدالت پاکستان نے تفسیر ضیاء القرآن کا زیادہ تر حصہ جیل میں قلمبند فرمایا۔

نامور ادیب و مصنف علامہ ارشد القادری فاضل الجامعتہ الاشرفیہ مبارک پور (انڈیا) نے اپنی مشہور و معروف تصنیف "زیروزبر" جیل میں تحریر کی۔

الغرض عالم کا جیل جانا بھی حکمت سے خالی نہیں' وہ جہاں بھی رہتے ہیں علوم و فنون کے فیضان کو تقسیم فرماتے رہتے ہیں' اللہ تعالیٰ علماء حق کو مصائب و آلام سے محفوظ رکھے اور ان کے علوم سے جہاں والوں کو مستفیض فرماتا رہے۔ (تابش قصوری)

شام میں قیام؟

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو مسلمان شام میں فوت ہوگا وہ قبر کی سختی اور پل صراط پر گزرتے وقت پرسکون رہے گا۔

حضرت عبداللہ بن خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک دن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے کوئی ایسا شہر بتایئے جہاں میرا رہنا مفید ہو! آپ نے فرمایا شام میں سکونت اختیار کرلو۔

میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آپ کی ظاہری جدائی کے خطرہ کے پیش نظر عرض کررہاہوں ورنہ آپ کی قرب ہی مجھے سب سے عزیز ہے! جب آپ نے شام کے بارے میں میرے اعراض کو ملاحظہ فرمایا تو آپ فرمانے لگے! تم جانتے ہو! شام کے متعلق اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے!

اے شام! میرے شہروں میں تو مجھے محبوب ہے' تیرے پاس اپنے بہترین بندوں کو داخل کروں گا' نیز فرمایا! اللہ تعالیٰ شام اور اہل شام کا کفیل ہے۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب دیکھا اللہ تعالیٰ نے ایک منور کتاب اٹھا کرشام میں رکھ دی! میں نے اس کی تعبیریوں کی' جب فتنہ قیامت ظہور پذیر ہو گا تو اللہ تعالیٰ شام کو ایمان سے پر کردے گا!

حضرت سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' میں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آپ شہر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "مدینہ منورہ" میں کیوں قیام پذیر نہیں ہوجاتے۔ انہوں نے کہا میں نے کتب سماویہ میں دیکھا ہے شام "اللہ تعالیٰ کے خزائن میں سے ایک خزانہ ہے" اور وہ اللہ تعالیٰ کے مخصوص بندے ہیں!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب شام پر غیر مسلم غالب ہوں گے اس وقت میری امت خیر سے خالی ہوگی۔

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں جب قیامت کا ظہور ہوگا تو روئے زمین شام سے چالیس سال پہلے برباد ہوجائے گی۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' شام کو بشارت ہو اس کے لئے فرشتے رحمت وکرم طلب کرتے رہتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ شام پر اپنی رحمت فرماتا رہتا ہے۔

شام پر اگر منافق غالب آئے تو وہ مصائب و آلام اور غم و الم میں پریشان ہوکر مرجائیں گے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے لئے شام باعث برکت ثابت ہوگا!

فائدہ- جامع دمشق میں نماز کی اہمیت

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں دمشق کی جامع مسجد میں ایک نماز تیس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔

حضرت عمرو بن مہاجر انصاری بیان کرتے ہیں ولید بن عبدالملک نے جامع مسجد دمشق کی تعمیر میں چار صد صندوق صرف کئے ہر ایک صندوق میں اٹھائیس لاکھ دینار تھے' ستر ہزار دینار تو سامنے کے حصہ میں چاندی کے میناکاری میں خرچ ہوئے' بارہ ہزار سنگ مرمر کے ستون تھے۔ اس مسجد کی تعمیر کا آغاز چھیاسی ہجری میں ہوااور 196 ہجری میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔

حضرت علائی سورۃ الروم کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ اس شہر کی بنیاد رکھنے میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اس کی بنیاد بعداز طوفان رکھی' بعض نے کہا ذوالقرنین جب مشرق سے واپس ہوا تب رکھی' کہتے ہیں مصری گھائی پر پہنچا تو اسے انوارو تجلیات دکھائی دیئے اور اس نے دمشق نامی غلام کو یہ شہر آباد کرنے کا حکم دیا' چنانچہ اس نے آباد کیا' اور اسی کے نام سے شہر نے شہرت پائی۔

دمشق اور سات سیارے

بعض علماء فرماتے ہیں دمشق کا نام سات سیاروں کے ناموں سے ماخوذ ہے۔

باب الشمس	شرقی دروازہ	شمس کے نام پر
باب تومی	تومی دروازہ	زہرہ کے نام پر
باب السلامہ	سلامتی دروازہ	قمر کے نام پر
باب الفرادیس	فرادیس دروازہ	عطارد کے نام پر
باب الجابیہ	جابیہ دروازہ	مریخ کے نام پر
باب الصغیر	صغیر دروازہ	مشتری کے نام پر
باب الفرح	فرح دروازہ	زحل کے نام پر

حضرت وھب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سب سے پہلے دمشق کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے غلام نے آباد کیا اسے نمرود نے آپ کی خدمت

میں اس وقت پیش کیا جب آپ صحیح' سلامت آگ سے باہر تشریف لائے۔

فوائد نافعہ۔

حضرت امام زہری فرماتے ہیں برزہ دمشق میں حضرت ابراہیم علیہ السلام جہاں نماز ادا فرمایا کرتے تھے وہاں کوئی شخص چار رکعت ادا کرے تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوجائے گا جیسے آج ہی وہ اپنی والدہ کی گود میں آیا! نیز جو دعا کرے گا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔

امام مکحول فرماتے ہیں شام میں مغارۃ الرم' حاجات و عطیات خداوندی کا مقام ہے' یہاں مانگنے والا کبھی محروم نہیں رہتا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! کیا ہی اچھا ہوتا میں دمشق میں غوطہ نامی مقام پر جاتا اور انبیاء کرام علیہم السلام کے مزارات کی زیارت پاتا۔

حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے ہابیل کو قابیل نے اسی جگہ شہید کیا تھا۔

میں ان ظالمین کی ہلاکت کی عرض کرتا ہوں جو مظلوموں پر ظلم سے باز نہیں آتے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان سنایا' آپ غار حرا میں تشریف لے جایا کریں۔

نبی کریم ﷺ اور ہابیل ابن آدم

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے خواب دیکھا کہ میں مغارۃ الام کے مقام پر ہوں' حضرت ابوبکر' حضرت عمر میرے ساتھ ہیں میری نظر حضرت ہابیل ابن آدم پر پڑی تو میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہابیل کے لئے دعا کی' نیز عرض کیا الٰہی' ہر ولی' صدیق اور ایماندار کے اس مقام کو مستجاب بنا دیجئے' ارشاد ہوا' میں نے قبول کیا' حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے احسان و اکرام کے لئے فرمایا' اور میں ہر جمعرات کو مع اپنے رفقاء اور ہابیل یہاں آکر نماز ادا کرتا ہوں (واللہ تعالیٰ حبیبہ الاعلیٰ اعلم)

امام زہری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جو فضیلت مغارۃ الام کی ہے اگر لوگوں کو معلوم ہوجائے تو وہ یہاں آئے بغیر ان کو کھانا پینا بھی ہضم نہ ہوتا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جبل تیسون میں مغارۃ الام ایسا عظمت والا مقام ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام متولد ہوئے اگر مجھے وہاں جانے کا موقع ملتا تو میں وہاں اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے لئے مغفرت طلب کرتا' پس جس کسی کو وہاں جانا نصیب ہو' وہ نماز اور دعا میں سستی نہ کرے۔

سبز پوش جنتی

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی شخص سے پوچھا آپ کہاں رہتے ہیں' اس نے کہا دمشق میں آپ نے فرمایا تم ان لوگوں میں سے ہو جو جنت میں سبز پوشوں کے نام سے پہچانے جائیں گے۔

حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے سبز لباس کے ساتھ اہل دمشق کے خاص ہو گیا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عالیهم ثیاب سندس خضر۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی شخص سے دریافت کیا تیرا گھر کہاں ہے اس نے کہا شام میں آپ نے فرمایا تم ان لوگوں میں سے ہو جن کے شہداء کی ستر ستر گنہگاروں کے لئے سفارش قبول ہوگی۔ اس نے کہا وہ کون ہیں' آپ نے فرمایا حمص والے' نیز فرمایا شاید تم انہیں لوگوں میں سے ہو جنہیں جنت میں سبز پوش کے نام سے پکارا جائے گا' اس نے کہا مزید وضاحت فرمایئے آپ نے فرمایا دمشق کے رہنے والے' شاید تو ان لوگوں میں

ہے جو روز قیامت سایہ عرش میں ہوں گے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' مکہ مکرمہ اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے ہے' مدین' معدن دین اسلام ہے کوفہ مجمع الاسلام' بصرہ فخرالعابدین' شام معدن ابرار' سند مدار ابلیس' مصر' آشیانہ ابلیس' بلکہ' ابلیس کی جائے پناہ اور سکونت کا مقام

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ابلیس عراق میں گیا اپنی حاجت پوری کی' پھر شام پہنچا اپنی ضرورت پوری کرنے لگا لوگوں نے بھگا دیا' پھر مصر پہنچا وہاں اس نے انڈے دیئے' بچے نکالے۔ (رواہ الطبرانی) واللہ تعالیٰ اعلم

شام میں دس ہزار ایسے لوگ داخل ہوئے جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی' اس کی حدود عربس سے فرات تک ہے' حمص میں سات سو صحابہ کرام قیام پذیر ہوئے پہلے پہل حمص کی دمشق سے زیادہ شہرت تھی' ایک روایت میں ہے کہ شام جنتی شہر ہے اردن کا نام اس لئے ہوا کہ یہاں کی آب و ہوا' بھاری ہے' بیت المقدس کے قریب واقع ہے۔ (اب تو ایک ملک کے نام سے معروف ہے۔ تابش قصوری)

بصرہ کی بنیاد حضرت سیدنا عمرابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رکھی' اٹھارہ برس میں یہ شہر خوب رونق پذیر ہوا کوفہ دارالفضل ہونے کے ناطے مشہور ہے' اپنی گولائی کی وجہ سے اس نے کوفہ نام پایا۔

مصر مشہور شہر ہے (اب ملک کے نام سے معروف ہے شہر کے وجود کا کوئی پتہ نہیں چلتا) اس کی خوبیوں میں سے ہے کہ فرعونی جادوگر ایک لمحہ ضائع کئے بغیر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے عراق' اپنی ہموار زمین کے باعث یہ نام رکھتا ہے کیونکہ اس میں نہ پہاڑ ہیں نہ وادیاں۔ (واللہ العلم)

وھوحی سمیع بصیر فی قبرہ صلوات اللّٰہ وسلامہ علیہ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مزار اقدس میں زندہ ہیں' سمیع و بصیر ہیں' اللہ تعالیٰ کے صلوۃ و سلام آپ کی ذات ستودہ صفات پر ہمیشہ جاری ہیں۔

اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے دل کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے بھرپور فرمائے اور مجھے اور تجھے اللہ تعالیٰ آپ کے خواص میں جگہ عطا فرمائے۔ امین۔

آپ کے محامد و محاسن' کمالات جلیلہ و اوصاف حمیدہ کے سمندر کا کوئی کنارہ نہیں اور آپ کے اوصاف کی بارش بے پاں ہے' تاہم آپ کے اوصاف و محامد اس نظریہ سے بیان کرنے کی ہمت کر رہا ہوں شاید اسی سبب سے ہمیں محشر میں آپ کے پرچم کے سائے میں جگہ عطا ہو اور یہی قیامت میں میرے لئے ذخیرہ بن جائے۔ لیجئے اب میں اپنا سابقہ وعدہ وفا کرنے لگا ہوں !!

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ اپنے طریق سے آگاہ فرمائیے' اس پر آپ نے جواب عطا فرمایا۔

المعرفتہ راس مالی' معرفت الہیہ میرا راس المال ہے

والعقل اصل دینی' عقل دین کی بنیاد ہے

والحب اساسی' اللہ تعالیٰ کی محبت میری اساس ہے

والشوق مرکبی' شوق میرا مرکب ہے

والذکر انیسی' ذکر میرا مونس و ہمدم ہے

والسقتہ کنزی' اللہ تعالیٰ پر تکیہ میرا خزانہ ہے

والحزن رفیقی' غم میرا رفیق ہے۔

والعمل سلاحی، علم میرا اسلحہ ہے

والصبر دوائی، صبر میری چادر ہے

والرضاء غنیمتی، رضا میرا مال غنیمت ہے

والفقر فخری، فقر میرے لئے باعث فخر ہے

والذهد حرفتی، زہد میری حرفت ہے

والیقین قوتی، یقین میری قوت ہے

والصدق شفیقی، صدق میرا دوست ہے

والطاعته حسبی، طاعت میرا حسب ہے

والجهاد خلقی، جہاد میرا اخلاق ہے

وقرة عینی فی الصلوة، اور میری آنکھوں کی ٹھنڈ نماز ہے۔

وثمرة فوائدی فی ذکر ربی اور میرے دل کا سکون ذکر الٰہی ہے، وغمی لاجل امتی، میرا غم تو امت کیلئے وشوقی الی ربی اور اپنے رب کا مجھے بے حد شوق ہے۔

قوت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ذکر الحناطی رضی اللہ تعالٰی عنه ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم اعطی قوة اربعین نبیًا۔ حضرت حناطی رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چالیس انبیاء کرام کی قوت سے نوازا گیا! تاکہ آپ کعبہ کی چھت پر چڑھ جائیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارادہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے کندھوں پر بٹھالیں مگر آپ نہ اٹھا سکے، پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ کو اپنے بازو سے اٹھایا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پکار اٹھے۔ لوشئت لعلوت السماء الثانیة لقوته صلی اللہ علیه وآله وسلم۔ اگر میں چاہتا تو آپ کی قوت سے دوسرے آسمان تک پہنچ جاتا۔

حضرت امام نسفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ خلق اللّٰہ راس محمد صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم من البرکة وعینیه من الحیاء واذنیه من الغیرة ولسانه من الذکر وشفتیة من التسبیح وجهه من الرضا وصدره من الاخلاص و قلبه من الرحمة وفواده من الشفقة وکفیه من الکرم وشعره من ثبات الجنة وریقه من عسلها ولحمه من مسکها وعظمة من کافورهاواسنانه من السمن ورجلیه من الرضا وعضدیه من القوة فلما اکمله اللّٰہ تعالیٰ بهذا الصفة ارسله اللّٰہ تعالیٰ الیٰ هذه الامة وقال هذا هدیتی الیکم فاعرفوا قدر ها وعظموه۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سراقدس برکت سے تخلیق فرمایا' آپ کی آنکھوں کو حیاء سے آپ کے مبارک کانوں کو غیرت سے' آپ کی زبان اقدس کو ذکر سے' دونوں لب' تسبیح سے چہرہ منور رضا سے' سینہ اخلاص سے' قلب اطہر رحمت سے' جگر مقدس شفقت سے کف دست کرم سے' موئے مبارک سبزہ جنت سے لعاب دہن' شہد (گوشت) لحم اقدس مشک سے' استخوان کافور سے' دندان مبارک برکت سے' پائے اقدس رضا سے' بازو' قوت سے' جب اللہ تعالیٰ نے ان اوصاف سے آپ کی تکمیل فرمائی تو ارشاد فرمایا' اے امت محمدیہ' میں تجھے اپنا حبیب "تحفتہ" عطا فرماتا ہوں' ان کی قدرومنزلت کو پہچانو اور ان کی خوب تعظیم و تکریم کرتے رہو۔

سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی

اللہ تعالیٰ جل و علیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا زبور کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے خاص رسول ہیں' آسمان جن اشیاء پر سایہ فگن ہے ان میں سب سے اعلیٰ و اولیٰ آپ کی ذات اقدس ہے' آپ کا چہرہ روشن اور خوبصورت دست اقدس اور پائے مبارک سفید و منور' تمام لوگوں کے ہادی و رہنما ہیں۔

متقین کے پیشوا' عابدین کا نور' شہروں کا سکون' خیر کا مخزن' امت عالیہ کی طرف مبعوث ہونے والے بے سہاروں کے سہارا' گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے' زمانہ بھر کی رحمت' غمزدوں کے مونس و غمخوار' اور بے وسیلوں کے وسیلہ' اور آپ کا مزار اقدس جنت کے باغوں میں سے ایک سب سے اعلیٰ باغ۔

حکایت۔ اور میں اللہ کا حبیب ہوں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین' آپس میں محفل سجا کر باتیں کرر ہے تھے۔ کسی نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو خلیل بنایا' دوسرے نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنا کلمہ فرمایا اور روح اللہ کا لقب عطا کیا' کو اسی اثناء میں تشریف لائے اور فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا' وامعہ" ایسے ہی تھے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روح اللہ فرمایا' انہیں بھی ان گنت مراتب سے نوازا'

میں لواء الحمد کا مالک ہوں' اس پر مجھے کوئی فخر نہیں' قیامت میں سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی اور مجھے کوئی فخر نہیں' ہر ایک سے پہلے جنت میں میرا جانا ہوگا' اس پر مجھے کوئی فخر نہیں اور میں اولین و آخرین کا سردار ہوں' جنت کا دروازہ میں ہی کھولوں گا' میرے ساتھ ایماندار فقراء ہوں گے اس پر مجھے کوئی فخر نہیں۔

فائدہ۔ مساکین کے ساتھی

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی' الٰہی مجھے فقراء کے ساتھ شامل فرمانا میرا وصال غنا میں نہیں فقر میں کرنا' اور روز قیامت مساکین میرے ساتھ ہوں!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں فقر دنیا میں مشقت اور آخرت میں

مسرت کا باعث ہے اور امیری دنیا میں مسرت اور آخر میں مشقت کا سبب ہوگی' فقراء امرا سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے۔

(نوٹ) وہ اپنے گوشواروں کے حساب و کتاب میں ہی اتنا طویل عرصہ انتظار میں بیٹھیں گے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر جماعت فقراء کی ہے اور جنت میں جلد پہنچ کر آرام کرنے والے غرباء ہی ہیں۔

بعض علماء کرام کہتے ہیں فقراء سے غنی افضل ہیں اور بعض نے فرمایا غنی شکر گزار' ناشکر سے فقیر سے افضل ہے' غنی وہ ہے جو کم از کم نصاب زکوٰۃ کا مالک ہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد کے بارے فکرمندی دوزخ کے سامنے ڈھال ہے' اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت عذاب سے امان' طاعت پر صبر کرنا ساٹھ سالہ عبادت سے افضل ہے نیز موت کا غم گناہوں کا کفارہ ہے۔

حکایت۔ کلیم اور حبیب میں فرق

حضرت امام نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ رب العلمین میں یوں عرض کیا یارب اناکلیمک و محمد حبیبک۔ الٰہی میں تیرا کلیم اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے حبیب ہیں۔

فما الفرق' بین الکلیم والحبیب' فقال۔ پھر کلیم اور حبیب میں کیا فرق ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا الکلیم یعمل برضاء مولاہ کلیم وہ جو خدا کی رضا کا طالب ہو۔ والحبیب یعمل مولاہ برضائہ۔ حبیب جس کی رضا کا خود رب العلمین طالب ہو۔ والکلیم یحب اللہ۔ کلیم جو اللہ تعالیٰ سے محبت رکھے۔ والحبیب یحبہ اللہ۔ حبیب وہ جسے اللہ تعالیٰ محبوب رکھے۔

والکلیم یاتی الی طور سیناء ثم یناجی۔ کلیم جو طور سینا پر آئے اور زیارت کیلئے ندا کرلے۔ والحبیب ینام علی فراشہ۔ حبیب وہ جو اپنے بستر پر استراحت فرما رہا ہو۔ فیاتی بہ جبرائیل فی طرفۃ عین الی مکان لم یبلغہ احد من المخلوقین۔ بس ان کے پاس جبرائیل جائیں اور اشارہ ابرو سے بھی پہلے ایسے مکان میں پہنچا دیں جہاں مخلوقات میں کسی کو پہنچنے کی طاقت نہیں۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

ولسوف یعطیک ربک فترضٰی۔ اور بہت جلد اللہ تعالیٰ آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ خوش ہوجائیں گے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو سفید مروارید کے ایک ہزار محل خصوصی طور پر عطا فرمائے گا جن کا فرش مشک و عنبر کا ہے، اور ہر محل میں اس قدر نعمتیں ہوں گی جتنی آپ کے شان شایان ہیں۔ (تفسیر قرطبی)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قول فمن تبعنی فانہ منی' اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قول ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفرلھم (الایتہ) پڑھا تو اپنی امت کیلئے غمناک ہوکر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی' اللھم امتی' الٰہی میری امت پر رحم فرما' اور اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا اور بشارت دی' میرے حبیب آپ اپنی امت کے معاملہ میں زیادہ متفکر نہ ہوں ہم اس سلسلہ میں آپ کو خوش کردیں گے جیسے تمہاری رضا' ویسے میری رضا۔

سب سے زیادہ محبوب؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نقاش کو اپنی انگوٹھی میں لاالہ الااللہ نقش کرنے کا حکم دیا جب انگوٹھی دیکھی تو اس پر محمد رسول اللہ بھی

نقش دیکھا' آپ حیرانگی کے عالم میں تھے کہ جبرائیل امین حاضر خدمت ہوئے اور کہا اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور ارشاد فرمایا آپ نے وہ نام نقش کرایا جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے اور ہم نے وہ نام نقش کردیا جو ہمیں سب سے زیادہ محبوب ہے' اتانی جبرائیل علیہ الصلاۃ والسلام وقال لہ ان اللہ تبارک وتعالٰی یقرئک السلام ویقول لک انت کتبت احب الاسماء وانا کتبت احب الاسماء الیٰ۔

حکایت۔ برکات نام مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ایک یہودی نے تورات میں چار مقام پر حضور سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نامی دیکھا تو اس نے دشمنی کی بناء پر مٹا دیا' جب دوسرے دن تورات دیکھی تو آٹھ مقام پر اسم مصطفیٰ درج پایا' اس نے پھر مٹا دیا تیسرے دن بارہ جگہ پر نام نامی دیکھا تو اس نے آپ کی زیارت کا قصد کیا اور شام سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا جب مدینہ طیبہ حاضر ہوا تو آپ وصال فرما چکے تھے۔

چنانچہ وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مجھے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لباس مقدس کی زیارت کرا دیجئے' آپ نے لباس کی زیارت کرائی تو وہ محبت سے چومنے اور سونگھنے لگا' پھر روضہ مقدس پر حاضر ہوکر اسلام لے آیا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا۔

الٰہی اگر میرا اسلام لانا تجھے پسند ہے اور میری حاضری قبول ہے تو پھر مجھے وصال کی لذت سے شاد کام فرما' یہ کہتے ہی اس کی روح قفس عنصری سے پار کرگئی اور حضرت علی المرتضیٰ نے غسل دیا۔ صحابہ کرام نے جنازہ پڑھا اور جنت البقیع میں دفن کیا۔

تمنا ہے الٰہی موت یوں آئے مدینہ میں
نظر کے سامنے خیرالوریٰ کا آستانہ ہو

یارب ہماری موت کا جب دن قریب ہو
آنکھوں کے عین سامنے روضہ حبیب ہو

یہی ہے آروزئے زندگی تابشؔ قصوری کی
دم آخر رخ زیبا دکھا دو یارسول اللہ

ہو تابشؔ خاتمہ عشقِ نبی پر
میسر ہو مجھے یوں شاد کامی

حکایت۔ احترام نام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انعام

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اسرائیلی سو سال تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مبتلا رہا جب فوت ہوا تو لوگوں نے گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی آئی کہ میرے فلاں بندے کو وہاں سے اٹھایئے' غسل و کفن دے کر جنازہ پڑھیں اور باعزت طور پر اسے دفن کردیں' کیونکہ یہ میرے نزدیک اس لئے محبوب ہے کہ ایک دن یہ تورات پڑھ رہا تھا کہ میرے محبوب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نامی دیکھا تو اس نے فرط عقیدت سے چوما' آنکھوں پر لگایا' اور پھر آپ کی ذات اقدس پر صلاۃ و سلام کا نذرانہ پیش کیا' اس لئے میں نے اسے مغفرت و بخشش سے نواز کر حور سے نکاح کردیا۔ (سبحان اللہ)

فاوحی اللہ تعالٰی الی موسٰی علیہ السلام ان غسلہ وکفنہ وصل علیہ فی نبی اسرائیل لانہ نظر فی النوراۃ فوجد اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقبلہ وضعہ علی عینیہ وصلی عیہ مغفرت لہ ذنوبہ زوجۃ حوراء

حکایت۔ چرواہا بھیڑے کی شہادت پر ایمان لے آیا

حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے احد شریف میں دیکھا ہے کہ ایک بار بھیڑیئے نے بکری اٹھائی اور لے چلا چرواہے نے پیچھے دوڑ کر بکری چھڑالی' تو بھیڑیا انسانوں کی طرح باتیں کرنے لگا یعنی تو میرے اور میرے رزق کے درمیان حائل ہوا۔

چرواہا متعجب ہوا اور بولا عجیب بات ہے بھیڑیا بھی انسانوں کی طرح گفتگو کرنے لگا بھیڑیے نے کہا کہ اس سے زیادہ اور بھی تعجب کی بات ہے کہ تو بکریاں چرا رہا ہے مگر اس نبی کو چھوڑ رکھا ہے جن سے زیادہ عظیم المرتبت کوئی نبی پیدا نہیں ہوا' ان کیلئے جنت کے دروازے ہمیشہ سے کھلے ہیں' اہل جنت ان کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین' کے جہاد کو دیکھتے رہتے ہیں۔ ہمارے اور ان کے درمیان صرف یہ گھاٹی ہے' اسے کراس کرے گا تو ان کی خدمت میں پہنچ جائے گا وہ بولا میری بکریوں کی حفاظت کون کرے گا' بھیڑیا بولا' تم جاؤ حفاظت میں کروں گا' چنانچہ چرواہے نے بکریاں بھیڑیئے کے سپرد کردیں خود بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوگیا۔ جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر نظر پڑی تو ایمان لے آیا۔

آپ نے فرمایا' جایئے اب اپنی بکریوں کی حفاظت کریں' جب واپس آیا تو اس نے بھیڑیئے کیلئے ایک بکری ذبح کی' گویا کہ اس نے شکرانے کے طور پر بھیڑیئے کی خدمت میں ایک بکری بطور نذرانہ پیش کردی' بعض علماء کرام فرماتے ہیں یہ چرواہے حضرت سلمہ ابن اکوع تھے اور آپ کے اسلام لانے کا باعث یہی بھیڑیا ہوا' حضرت امام نووی علیہ الرحمہ تہذیب الاسماء واللغات میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلمہ نے 77 احادیث روایت کیں اور تین بار بیعت الرضوان سے مشرف ہوئے۔ اول آنے والے درمیان اور آخر میں آنے والوں کے ساتھ بیعت کرتے رہے یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی خدمت میں بیعت کے تمام وقت میں حاضر رہے' جو جماعت آئی اس کے ساتھ پھر بیعت کی سعادت حاصل کرلی !!

74 ہجری کو 80 برس میں انتقال فرمایا ان کے والد کا نام سنان بن عبداللہ ہے (ممکن ہے اکوع قبل از اسلام نام ہواور بعد میں عبداللہ رکھ دیا گیا مگر شہرت اکوع کے نام سے رہی' واللہ تعالیٰ اعلم) (تابش قصوری)

حکایت۔ ہرنی کی رہائی اور بچوں کے ساتھ حاضری

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنگل میں تشریف لے گئے وہاں ایک ہرنی نے آپ کو ندا کی ! فنادتہ ظبیۃ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! فقال ماحاجتک؟ فقالت صادفی هذاالاعرابی ولی خشفان فی ذلک الجبل فاطلقنی حتٰی اذهب فارضعهما وارجع قال اوتفعلین؟ قالت نعم' فاطلقها فذهبت ورجعت فانتبه الاعرابی قال یارسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم الک حاجة؟ قال تطلق هذه الظبیة' فاطلقها فخرجت تعدوفی الصحراء وتقول اشهدان لااله الااللّٰه واشهدانک رسول اللّٰه۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری آپ سے فریاد ہے' آپ نے فرمایا تجھے کیا حاجت ہے عرض کیا مجھے اس شخص نے شکار کرلیا ہے اور اس پہاڑ کے دامن میں میرے دو بچے ہیں مجھے آپ آزاد فرمادیجئے۔ میں انہیں دودھ پلاکر واپس آجاؤں گی' آپ نے فرمایا کیا تو ایسا ہی کرے گی' عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چنانچہ آپ نے آزاد فرمادیا' وہ بچوں کو دودھ پلاتے ہی واپس پلٹ آئی۔

اعرابی اس پر آگاہ ہوا تو آپ کی خدمت میں عرض کرنے لگا' یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا آپ کوئی خواہش رکھتے ہیں آپ نے فرمایا ! اس ہرنی کو تو آزاد کردے چنانچہ اس نے آزاد کردیا جب وہ صحرا کی طرف روانہ

ہوئی تو بلند آواز سے پکارنے لگی میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ (شفاشریف)

حضرت مصنف علیہ الرحمہ مزید فرماتے ہیں شفاشریف کے علاوہ میں نے کسی اور کتاب میں دیکھا ہے کہ جب ہرنی اپنے بچوں کے پاس پہنچی تو اس نے تمام قصہ اپنے بچوں کو سنایا' بچے سنتے ہی پکار اٹھے' ہم پر اس وقت تک تیرا دودھ پینا حرام ہے جب تک ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہوجاتے' ان کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

انها اخبرت اولادها بخبرها وان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ضمنها فقالوا لبنک علینا حرام حتٰی ترجعی الٰی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم۔ بعض علماء حکایت کرتے ہیں کہ شکاری غیر مسلم تھا' جب اس نے آپ کا یہ معجزہ دیکھا تو وہ زمرہ اسلام میں داخل ہوگیا اور ہرنی کو آزاد کردیا' واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (تابش قصوری)

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ کا تورات میں یوں بیان فرمایا۔

محمد عبدی' ورسولی بفظ ولا غلیظ' اهب له کل خلق کریم واجعل السکینة لباسه والبر شعاره والتقوٰی ضمیره والصدق طبیعة والعفووالمعروف خلقه والعدل سیرته والحق شریعته والاسلام ملةٌ وامةٌ خیرامة اخرجت للناس۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے عبد خاص اور محبوب رسول ہیں' نرم خو' نرم دل' ان کے تمام شمائل و خصائل حمیدہ اور اخلاق کریمانہ عفوودرگزر ان کی عادت' عدل ان کی سیرت' حق ان کی شریعت' اسلام ان کی ملت' لوگوں کے لئے ان کی امت کو مجسمہ خیر بناؤں گا!

حکایت۔ معجزات مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دن ابوجہل حاضر

ہوا اور عرض کرنے لگا میرے گھر میں جو پتھر پڑا ہوا ہے آپ اس میں سے مور نکال دیجئے تو میں ایمان لے آؤں گا آپ نے دعا فرمائی اور پتھر سے دردزہ کے وقت جیسے عورت تکلیف سے کراہتی ہے ایسے اس سے آواز سنائی دینے لگی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ایک مور ظاہر ہوا جس کا سینہ سنہری' دونوں بازو' زبرجد کے اور پاؤں یاقوت کی مانند تھے۔

ابو جہل ایمان تو نہ لایا مگر یہ کہتے ہوئے منکر ہوا کہ آپ تو جادوگر ہیں جاء هم بالبینات قالواهذا سحرمبین۔ پس جب آپ نے معجزات دکھائے تو کافر بولے یہ تو صریحاً" جادوگر ہیں۔

اسی طرح ایک مرتبہ پھر ابو جہل حاضر ہوا' اور عرض کرنے لگا' آسمان زیادہ مضبوط ہے یا زمین' آپ نے فرمایا میرا رب سب سے زیادہ قوی ہے' کہنے لگا پھر اپنے رب سے کہئے اس پتھر سے ایک پرندہ نکالے جس کے منہ میں ایک خط ہو جو آپ کی رسالت پر دلالت کرے' تو میں ایمان لے آؤں گا!

حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے انہوں نے کہا آپ پتھر کی طرف اشارہ کیجئے چنانچہ آپ نے اشارہ کیا اور پتھر سے ایک پرندہ برآمد ہوا جس کے منہ میں ایک خط تھا جس پر لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ مکتوب نظر آیا' یہ منظر دیکھتے ہی ابو جہل بکنے لگا آپ تو فرعونی جادوگروں سے بھی بڑے جادوگر ہیں' آپ نے فرمایا تو فرعون سے بھی بری موت مرے گا!

چنانچہ غزوہ بدر میں جب کفارہ کی قیادت کرتے ہوئے میدان بدر میں پہنچا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا یارسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آج بدر کفار کیلئے فرعونی دریا ثابت ہوگا' فرعون اور اس کی قوم پانی میں ہلاک ہوئی تو آج ابو جہل اور اس کے حواری صحرائے بدر میں ہلاک کئے جائیں گے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ

علیہم اجمعین ریت کی ٹیلوں کی طرف قیام پذیر ہوئے جب کہ یہ فرعون اور اس کے حواری عمدہ اور صاف جگہ پر پڑاؤ کئے ہوئے تھے' اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر نہایت تیز بارش بھیجی جو صحابہ کرام کیلئے باعث رحمت اور کفار کیلئے باعث زحمت بنی۔ صحابہ کرام آرام و سکون کی نیند سوئے جبکہ کفار شراب و کباب کے نشے میں رات بھر سرمست رہے' بعض صحابہ کرام پر غسل فرض ہوگیا۔ وہ بارش میں نہائے اور وہ پانی کفار کی طرف چلنے لگا جب جنگ شروع ہوئی تو ابوجہل اسی پلید پانی میں حملوں کی تاب نہ لاکر گرا اور جہنم رسید ہوا' اس کے ساتھ مزید ستر کافر بھی واصل جہنم ہوئے۔

حضرت نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں جب سورۃ الرحمٰن نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قریش کے پاس جاکر کون پڑھے گا! حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا' یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! میں جاتا ہوں آپ نے فرمایا جائیے اور انہیں سورۃ الرحمٰن سنائیے !

جب حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الرحمٰن کی تلاوت فرمانے لگے تو ابوجہل آپے سے باہر ہوگیا اور غصے کے عالم میں آپ کو ایک زور سے طمانچہ رسید کیا کہ آپ کا کان پھٹ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پریشان ہوئے اتنے میں کیا دیکھتے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام مسکراتے دکھائی دیے' آپ نے ان سے مسکرانے کی بابت دریافت فرمایا تو کہنے لگے عنقریب غزوہ بدر میں اس کا نتیجہ آپ پر ظاہر ہوجائے گا!

جب غزوہ بدر ظہور پذیر ہوا' تو حضرت ابن مسعود اختتام جنگ پر حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا میں جہاد کی فضیلت سے محروم ہوگیا ہوں' آپ نے فرمایا جائیے اور کفار کی لاشوں میں کسی کافر کو حرکت کرتے دیکھیں تو اسے ختم کردیں' تمہاری شمولیت بھی ہوجائے گی۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود دیکھتے دیکھتے ابو جہل کے قریب پہنچے وہ زخموں سے چور کراہ رہا تھا آپ نے اس کا سر کاٹ لیا اور اٹھا کر آپ کی خدمت میں لانے کا ارادہ کیا مگر نہ اٹھا سکے' آخر کار اس کے کان میں سوراخ کر کے رسی ڈالی اور گھسیٹ کر آپ کے پاس لائے' جب آپ نے ابو جہل کی یہ بری حالت دیکھی تو مسکرا دیئے اور فرمایا' یہ اس دن کا بدلہ ہے جب جبرائیل حاضر خدمت ہوئے اور مسکراتے ہوئے فرمایا کان کے بدلے کان تو ہوا مگر اس پر مزید یہ کہ اس کا سر بھی گیا!!

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابو جہل فرعون موسیٰ سے بھی زیادہ فرعون تھا' کیونکہ فرعون تو بوقت موت کہہ اٹھا تھا امنت برب موسیٰ و ہارون مگر یہ موت کے وقت مزید سرکشی کرنے لگا!

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ الوجہل کو اٹھا کر نہ لائے بلکہ گھسیٹ کر لائے' اس لئے کہ ابو جہل کتا تھا اور کتے کو اٹھایا نہیں جاتا' گھسیٹا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ابو جہل کی سرکشی کو اپنے کلام میں موکد کیا ہے کلا ان الانسان یطغٰی بے شک اس نے بغاوت کی!

جواب یہ ہے کہ فرعون' حضرت موسیٰ علیہ السلام کو زبانی ستایا کرتا تھا لیکن ابو جہل زبان اور ہاتھ دونوں سے تکلیف دیتا رہا بلکہ ابو جہل نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بچپن سے ناروا رویہ اختیار کئے رکھا اور آخر وقت تک آپ کی عداوت میں قائم رہا!

نیز یہ کہ حبیب مثل آنکھ اور کلیم مثل ہاتھ ہوتا ہے' اور عاقل اپنے ہاتھ کی بہ نسبت آنکھ کیلئے زیادہ محتاط رہتا ہے! اسی بناء پر فرعون کی سرکشی کی بہ نسبت ابو جہل کی سرکشی کو موکد کیا گیا!

حضرت عکرمہ بن ابو جہل

حضرت نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ کو ابتدا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شدید عداوت تھی، فتح مکہ مکرمہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا اور وہ اسلام کی دولت ابدی سے بہرہ مند ہوا پھر ان کی یہ حالت ہوگئی کہ راہ خدا میں جہاد بڑی بے خوفی سے کرتے۔ یہاں تک کہ شدید ترین لڑائی میں نیزوں اور تیروں کے سامنے ڈٹ جاتے، سینہ اور چہرہ زخموں سے بھر جاتا، کسی نے اس کیفیت میں دیکھ کر ان سے کہا، بلاوجہ اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالیں، اور اپنی جان پر رحم کریں۔

آپ نے فرمایا جب میں لات اورعزیٰ کی نصرت میں اپنی جان کی پرواہ نہیں کرتا تھا، تو اب میں خدا و رسول کیلئے اپنی جان کی پرواہ کیوں کروں، آپ پر میری جاں نثاری ہی اب میرا مقصد حیات ہے!

لات اور عزیٰ، دو بت تھے، لوگ ان کی پرستش کیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی سے مشتق کرکے بتوں کے نام رکھ لئے، یعنی، اللہ تعالیٰ سے لات اور عزیز سے عزیٰ بنالیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تشدید سے پڑھا، بیان کرتے ہیں مکہ مکرمہ میں ایک شخص تھا جو گھی میں ستو ملاکر حاجیوں کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا جب وہ مرگیا تو لوگوں نے اس کی قبربنالی اور پوجنا شروع کردیا۔

اسی طرح عزیٰ ایک درخت تھا، کسی وجہ سے اس کی عبادت ہونے لگی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا جایئے اور اسے کاٹ دیجئے۔ چنانچہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں گئے اور اس درخت کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم کردیا، کاٹتے وقت یہ شعر گنگنا رہے تھے۔

یا عز کفرانک لا سبحانک

انیؒ رایت اللّٰہ قدھانک

اے عزیٰ اب میں تیری تسبیح پڑھنے کے بجائے تیری اہانت کرتا ہوں' یقیناً میں دیکھ رہا ہوں اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل کررہا ہے۔

ایک اور مناۃ نامی بت تھا جس کی لوگ عبادت کرتے تھے' اور انہیں اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں تصور کرتے حالانکہ جب ان کے ہاں کوئی لڑکی پیدا ہونے کی خبر دیتا تو برا مانتے' اللہ تعالیٰ نے ان کی باتوں کا رد کرتے ہوئے فرمایا تمہارے ہاں لڑکا ہو اور اس کے ہاں لڑکی یہ بڑی بڑی تقسیم ہے (اللہ تعالیٰ تو اولاد سے مبرا ہے)

حکایت۔ حضور ﷺ کو شہید کرنے کیلئے حالت نماز میں حملہ

حضرت علائی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ مشرفہ میں نماز ادا فرمارہے تھے کہ ابوجہل اپنے رفقاء سے کہنے لگا کون ہے جو اس حالت میں انہیں شہید کرڈالے یہ سنتے ہی عقبہ بن ابی معیط خون اور اوجھڑی وغیرہ لئے آپ پر حملہ آور ہوا آپ نے اپنے چچا ابو طالب سے فرمایا کیا آپ دیکھ نہیں رہے۔ میرے ساتھ کیا ہورہا ہے' وہ اپنی تلوار لے کر اس جماعت پر حملہ آور ہوئے اور تمام لوگوں کو بھاگنے پر مجبور کردیا' اس پر اللہ تعالیٰ یہ آیت کریمہ نازل فرمائی وھم ینھون عنہ وینأون عنہ۔ وہ انہیں روکتے ہیں اور ان سے دور بھاگتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوطالب کو خبر دی تو انہوں نے درج ذیل اشعار پڑھے۔

واللّٰہ لن یصلواالیک بجمعھم

حتٰی اوسد فی التراب دفینا

فاصدع بامرک ما علیک غضاضۃ

ابشر بذالک وقرمنک عیونا

ودعوتني وزعمت. انک ناصحی
ولقد صدقت وکنت ثم امینا
لو لا الملامة قد او حذار مسبة
لو وجدتني سمحا بذا ک مبینا

اللہ تعالیٰ کی قسم باوجود وہ اپنے گروہ کے آپ کے پاس نہیں پہنچ سکتے جب تک میں زندہ ہوں۔ (اگر میں زمین میں دفن ہوجاؤں تب ہی آپ ہر حملہ آور ہوسکتے ہیں) وہ آپ پر حملہ نہیں کرسکیں گے۔

لہٰذا آپ کھل کر تبلیغ کریں آپ ہمیشہ باعزت رہیں گے میری طرف سے یہ بشارت سن لیجئے اور اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کیجئے۔

آپ نے مجھے طلب فرمایا' آپ خیال فرماتے ہیں کہ میں آپ کا ناصح ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی قسم آپ صادق و امین ہیں اگر مجھے ان لوگوں کی ملامت کا خطرہ نہ ہوتا تو آپ مجھے دیکھتے کہ میں اعلانیہ آپ کی تصدیق کرتا!!

حکایت۔ اظہار عظمت کا عجیب طریقہ

اللہ تعالیٰ کے امور عجیبہ میں سے میں نے کتاب شرف المصطفیٰ' میں دیکھا ہے کہ تبع اول اپنے شہروں سے ایک لشکر جرار لے کر اقصائے عالم کی سیاحت کے لئے نکلا اس کے لشکر میں ایک حکماء علماء کی جماعت تھی' جب وہ مکہ مکرمہ حاضر ہوا تو حرم پاک کے باشندوں نے اس کی طرف کوئی التفات نہ کیا' اس پر وہ غضب ناک ہوکر باشندگان مکہ مکرمہ کے قتل کرنے' مال و اسباب لوٹنے نیز عورتوں کو گرفتار کرکے ساتھ لے جانے کا اس نے عزم کرلیا۔

معاً" اس کے کان اور ناک سے نہایت بدبو دار پانی نکلنے لگا' حکماء و علماء سے اس نے دریافت کیا' وہ کہنے لگے ہم تو دنیوی امراض کے معالج ہیں آسمانی

امراض کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔

رات کے وقت ایک حکیم صاحب نے کہا اے بادشاہ' اگر تم اپنی نیت بتاؤ گے تو میں علاج کر سکتا ہوں' اس نے تمام کیفیت ظاہر کردی' حکیم صاحب نے کہا اے بادشاہ اگر تو اپنے غلط نظریہ سے توبہ کرلے گا تو یہ بدبودار پانی بہنا بند ہوجائے گا۔

چنانچہ اس نے دل ہی دل میں توبہ کی اور اللہ تعالیٰ کی ذات وحدہ لاشریک کی توحید کا اقرار کیا۔ فوراً صحت یاب ہوگیا' پھر اس نے بیت اللہ شریف پر غلاف چڑھایا چنانچہ سب سے اول جسے کعبہ مشرفہ پرغلاف چڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی وہ یہی تبع اول ہے۔

بعدہ وہ مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوا اور اس چشمہ پر اس نے پڑاؤ کیا جہاں حکماء نے اسے کہا تھا' مدینہ طیبہ کے حاکم کو خبر ہوئی وہ سرزمین طیبہ کے مستقبل کے بارے حکماء سے حالات معلوم کرنے لگا' انہوں نے کہا پر یہ زمین مستقبل میں خیر کثیر کا مرکز ہوگی' یہاں پر نبی آخرالزماں جلوہ فگن ہوں گے جن کا نام نامی اسم گرامی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے یہیں سکونت پذیر ہوں گے اگرچہ ان کی جائے ولادت مکہ مکرمہ ہے لیکن وہاں سے ہجرت فرما کر یہاں تشریف لائیں گے۔

پھر تبع اول نے مدینہ طیبہ میں چار صد مکان آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تعمیر کرائے اور ایک درخواست تحریر کی جن میں مرقوم تھا' یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آپ اور آپ کے رب پر ایمان لایا اور آپ کے دین پر رہوں گا' اگر میں اپنی زندگی میں آپ کو پاسکتا تو یہ میری مراد کے عین مطابق ہوگا' اور اگر مجھے یہ سعادت حاصل نہ ہوسکے تو قیامت میں میری شفاعت فرمانا' کیونکہ میں آپ ہی کا اولین امتی ہوں۔

یہ عریضہ لکھا اور اس نے اس حکیم کو دیا جس کے سامنے اس نے مکہ

مکرمہ میں اپنے غلط ارادے کو ظاہر کر کے توبہ اختیار کی تھی' وہ مکتوب تبع' حکیم صاحب نے اپنے پاس رکھا پھر اس سے اولاد در اولاد محفوظ چلا آیا' یہاں تک حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں پہنچا۔

جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ حضرت ابوایوب انصاری کے ہاں ہی فروکش ہوگئے۔ انہوں نے تبع اول کاوہ عریضہ محبت پیش کیا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور کے حکم سے لے کر سنانا شروع کیا۔ جب خط پڑھا جارہا تھا تو آپ فرمارہے تھے۔ مرحبا بالاخ الصالح۔ پھر اس کی تاریخ تحریر دیکھی گئی تو آپ کی تشریف آوری سے ایک ہزار سال پہلے کی تھی۔ ثم نظر وافی تاریخ الکتاب وقدوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجدوہ الف عام۔

دو فائدے

(ا) تبع اول' مخضرمین میں سے نہیں تھا' کیونکہ مخضرم اس شخص کو کہتے ہیں جو آپ کی حیات دنیوی میں موجود ہو مگر آپ کی زیارت سے بہرہ ور نہ ہو سکا ہو۔ جیسے حضرت اویس قرنی اور ابومسلم خولانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما

صحابی اسے کہتے ہیں جو سن تمیز کو پہنچ چکا ہو اور عالم شہادت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوچکا ہو' اگر بعد از وصال قبل از دفن ہی کیوں نہ زیارت کی ہو!

حضرت جبرائیل علیہ السلام کو صحابی ہونے کا شرف اس لئے حاصل نہیں کہ یہ انسانوں اور جنوں کے ساتھ خاص ہے مگر آپ نہ جن تھے نہ بشر۔ نیز جو خواب میں آپ کی زیارت سے مشرف ہو وہ بھی صحابی نہیں ہے' کیونکہ اس نے عالم شہادت یعنی عالم بیداری میں آپ کا دیدار نہیں پایا۔

تابعی وہ خوش قسمت ہے جسے صحابی کی زیارت حاصل ہوئی ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دیکھنے والوں کی نسبت علماء کرام مستردد ہیں۔ حضرت عیسیٰ

علیہ السلام جب آسمان کی طرف اٹھائے گئے تو شب قدر تھی مقام بیت المقدس تھا' جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کمال مہربانی سے آپ کو نورانی لباس سے نوازا ہے کھانے اور پینے کی لذت سے بے نیاز کردیا ہے' آپ میں بیک وقت انسی' ملکی ' سماوی اور فنی صفتیں پائی جاتی ہیں زمین پر رہنے والے انسان ہوکر آسمان پر ملا ئکہ میں جاملے' لہٰذا فرشتوں کے ساتھ عرش کے گرداگرد پرواز کرتے رہتے ہیں انسان ہوکر آسمانی مخلوق سے جاملے۔

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

فائدہ (2)

مدینہ منورہ کو یثرب کہنا جائز نہیں' کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو مدینہ طیبہ کو یثرب کہے اسے توبہ کرنی چاہئے' وہ طابہ ہے! ارشاد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ من قال للمدینة یثرب فلیستغفر اللہھی طابۃ (رواہ ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

شرح بخاری میں برماوی علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ مدینہ منور کو یثرب کہنا مکروہ ہے کیونکہ یہ یثرب سے مشتق ہے جس کے معنی ملامت کرنے ' عار دلانے اور جھڑکنے کے ہیں۔ امام قرطبی اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں قوم عمالقہ کے ایک شخص کا نام تھا وہ یہاں قیام پذیر ہوا اسی کے نام سے اس بستی کو یثرب کہنے لگے !!

حکایت۔ اور پھر اس کے دل کے دروازے کھل گئے

کتاب الحقائق میں ہے' جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح مکہ سے نوازا تو آپ ایک کافر عورت کے مکان کی دیوار کے سائے میں بیٹھ گئے' اس خاتون نے دشمنی کی بناء پر اپنے گھر کے تمام روشن دان اور روزن دیوار بند کرلئے

تاکہ آپ کی تاب نہ لاسکے۔

اسی اثناء میں جبرائیل علیہ السلام آئے اور اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا اور کہا آپ اس خاتون کی دیوار کے سائے میں تشریف نہ رکھئے کیونکہ یہ عورت سب لوگوں سے زیادہ دشمنی رکھتی ہے' آپ وہاں سے ابھی ہٹنے بھی نہیں پائے تھے کہ جبرائیل علیہ السلام دوبارہ حاضر ہوئے اور کہا یامحمد ربک یقرئک السلام ویقول ان کانت ھذہ المراۃ کافرۃ .... ' فبادرت المراۃ فی الحال بفتح الدار و قبلت قدم النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کو اللہ تعالیٰ سلام فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے کہ بے شک یہ خاتون کافرہ ہے لیکن میرے نزدیک آپ کے مراتب بہت بلند ہیں' اس لئے اس کی دیوار کے سائے میں ٹیک لگانے کے وسیلے میں ہم نے اس کی غلطیوں اور خطاؤں کو معاف فرما دیا ہے اور ہم نے آسمان اور اس کے دل کے دروازوں کو کھول دیا ہے' چنانچہ فوری طور پر اس نے اپنے مکان کا دروازہ کھولا اور حاضر خدمت ہو کر آپ کے پاؤں چومنے شروع کردیئے۔

حکایت۔ بچے نے ماں کا دودھ پینا چھوڑ دیا

کتاب الزہرالفائح میں ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ ایک مشرکہ عورت تقریباً دو ماہ کے بچے کو لئے جارہی تھی جب آپ کے پاس اس کا گزر ہوا تو اس نے آپ کے سامنے نہایت ترش روئی کا اظہار کیا۔ لڑکے نے جھٹکا دیا اور دودھ پینا چھوڑ دیا' پھر کہنے لگا' اپنی جان پر ظلم کرنے والی ! ماں ! تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے منہ بسورتی ہے' پھر آپ کی خدمت میں یوں عرض گزار ہوں۔السلام علیک یارسول یااکرم الخلق

علی اللہ۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ پر سلام ہو۔ اے مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت و تکریم والے (حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

آپ نے فرمایا تجھے میری بابت کیسے معلوم ہوا' بچہ عرض گزار ہوا۔ قال اعلمنی بذلک ربی۔ مجھے میرے رب نے علم عطا فرمایا ہے۔ فقال جبرانیل علیہ السلام صدق الغلام۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا۔ بچے نے سچ کہا۔ثم قال یا نبی اللہ ادع اللہ ان یجعلنی من خدمک فی الجنۃ۔یانبی اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ میرے رب سے دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ جنت میں مجھے آپ کا خادم بنائے۔

آپ نے دعا فرمائی اور اس نے اپنی جان آفرین کے سپرد کردی۔ یہ کیفیت دیکھتے ہی اس کی والدہ نے کلمہ پڑھا اور ایمان کی دولت سے شاد کام ہوگئی۔ پھر عرض گزار ہوئی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی شان اقدس میں مجھ سے جو کچھ سرزد ہوا' اس پر مجھے سخت ندامت ہے' آپ نے فرمایا جاہلیت میں جو کچھ تو نے عمل کئے وہ تیرے اسلام قبول کرنے کے باعث معدوم ہوگئے ہیں' اور فضاء میں فرشتوں کو تیرا کفن اور تیرے لئے خوشبو لئے دیکھ رہا ہوں' چنانچہ وہ بھی فوت ہوگئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں کی نماز جنازہ پڑھائی۔

حکایت۔ آگ نے اس پر کچھ اثر نہ کیا

روض الافکار میں ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باتیں سننے کے لئے آرہی تھی کہ ایک جوان نے دیکھا اور پوچھا' تو کہاں جارہی ہے' کہنے لگی میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلام سننے جارہی ہوں' کہنے لگا! کیا تو ان سے محبت رکھتی ہے؟ وہ بولی ہاں! وہ کہنے لگا انہیں کا صدقہ ذرا اپنے چہرے سے نقاب تو اٹھایئے تاکہ میں تجھے پہچان سکوں ! اس

نے نقاب اٹھایا اور بعدہ تمام ماجرا اپنے خاوند سے کہہ سنایا۔ خاوند نے کہا انہیں کے حق کا صدقہ تم تنور میں کود جاؤ' وہ تنور میں جاپڑی' خاوند نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اطلاع دی' آپ نے فرمایا' اسے تنور سے نکال لو جب وہ لوٹ کر آیا تو اس نے اسے صحیح و سالم پایا البتہ اس کے جسم سے پسینہ پھوٹ رہا ہے میں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد یحبھم ویحبونہ اذلۃ علی المومنین۔ کی تفسیر میں دیکھا ہے کہ یہ آیت یمن کے بارہ ہزار آدمیوں کے حق میں نازل ہوئی جو مکہ مکرمہ میں حج کیلئے آئے تھے آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی' انہوں نے معجزہ طلب کیا آپ نے درخت کی ایک شاخ لے کر ھبل بت پر رکھی' اس پر ریشمی کپڑے اتارنے کے بعد پوچھا۔

اے ھبل تو بتا میں کون ہوں؟ بزبان فصیح پکارا آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں یہ سنتے یہ سبھی سجدے میں گر پڑے اور کلمہ شریف کا ذکر ان کی زبان پر جاری ہوگیا۔

حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ھبل ایک مشہور بت تھا جسے آج کل (نویں صدی ہجری) بھی باب اسلام کے باہر چوکھٹ کے پاس رکھا ہوا ہے میں بار بار داخل ہوتے وقت اس پر جوتے اتارتا ہوں' اور نکلتے وقت اسی پر پہنتا ہوں۔

میں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد فیھا انھار من ماء غیر آسن وانھار من لبن لم یتغیر طعمہ وانھار من خمر لذۃ للشاربین وانھار من عسل مصفیٰ۔ کی تفسیر میں دیکھا ہے کہ پانی کی نہر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دودھ کی نہر حضرت سلیمان علیہ السلام' شراب طہور کی نہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور شہد کی نہر نبی کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے مخصوص ہے لہٰذا جس طرح شہد کو تمام شیریں اشیاء پر شرف حاصل ہے اسی طرح آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انبیاء مرسلین پر شرف حاصل ہے۔

آپ کے معجزات میں یہ بھی ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہوا جیسے دو شعلوں کے درمیان پہاڑ ہو۔ مکہ مکرمہ کے لوگوں کو محسوس ہو رہا تھا کہ آپ جبل نور پر غار حرا میں ہیں جبکہ آپ اس وقت مقام منیٰ میں تھے اور آپ نے فرمایا دیکھنے والو! دیکھنے والو! گواہ بن جاؤ۔ نیز آپ کے معجزات میں سے یہ بھی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز عصر پڑھانے کے لئے آفتاب' واپس پلٹا دیا' آپ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوئے' استن حنانہ نے آپ کی مفارقت و جدائی پر رونا شروع کردیا تو آپ نے اسے سینے سے لگایا اور پیار سے فرمایا اگر تو چاہے تو تجھے باغ میں واپس بھیجے دیتا ہوں' تجھے جڑیں نکل آئیں گی اور تو ایک تناور درخت بن جائے گا' اور از سرنو تجھے پھول اور پھل لگیں گے' اگر تو چاہئے تو تجھے جنت میں لگا دوں اولیاء کرام تیرے پھل سے مستفیض ہوں گے پھر آپ نے پوری توجہ فرماتے ہوئے اس کی کچھ باتیں سنیں' تو آواز آرہی تھی۔ آپ مجھے جنت میں لگادیں' اولیاء کرام میرے پھل کھائیں گے اور میں اپنی جگہ ہمیشہ ہمیشہ تروتازہ اور بار آور رہوں گا۔ آپ کی خدمت میں اس وقت جتنے بھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تھے سبھی نے خشک لکڑی کی باتیں سنیں۔ القصہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جاؤ ہم نے تجھے تیری خواہش کے مطابق کردیا۔

پھر آپ نے فرمایا اس نے دارالفناء کے بجائے دارالبقاء کو فوقیت دی اور اس نے فرمان مصطفیٰ کے سامنے سر تسلیم خم کردیا۔

حکایت۔ ایک دن کا بچہ اور پہچان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بیان کرتے ہیں کہ ایک دن کا بچہ آپ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے اس سے پوچھا بتاؤ میں کون ہوں۔ بچہ پکار اٹھا آپ اللہ کے رسول ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ میں مٹھی بھر کنکریوں نے کلمہ پاک کا ورد شروع کر دیا۔

آپ کے سامنے کھانے نے تسبیح پڑھی' آپ کی رسالت کی جمادات نے گواہی دی نیز چوپائے بھی آپ کی رسالت کو تسلیم کرنے لگے

حکایت۔ حضرت جابر کے صاحبزادے زندہ ہو گئے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک روز چہرہ اقدس پر بھوک کے آثار دیکھے تو اپنی زوجہ محترمہ سے کہنے لگے کیا آپ کے پاس کھانے کے لئے کوئی چیز موجود ہے' انہوں نے کہا کہ ایک صاع جو اور ایک بکری کا بچہ ہے' چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بکری کے بچے کو ذبح کیا۔

ان کے دو صاحبزادے تھے ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا آؤ میں تجھے بتاؤں کہ اباجان نے بکری کے بچے کو کیسے ذبح کیا ہے' چنانچہ اس نے اپنے بھائی کو لٹایا اور ذبح کر دیا' پھر مارے خوف کے بھاگا تو آگ میں جا پڑا اور وہ فوت ہو گیا۔

اس نیک بخت خاتون نے دونوں کو مکان کے اندر محفوظ جگہ پر چھپا دیا اور کھانے کی تیاری میں مشغول ہو گئیں۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ساتھ تشریف لے آئے اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا تمہارے بچے کہاں ہیں انہیں بلایئے۔ ہم ان کے ساتھ ہی کھانا کھائیں گے!

حضرت جابر اپنی زوجہ کے پاس گئے اور بچوں کی بابت پوچھا! تو اس نے سارا ماجرا کہہ سنایا اور مکان کے اندر لے گئی تو کیا دیکھتے ہیں دونوں بچے زندہ ہیں۔

بچوں کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا آپ

نے فرمایا جو کچھ ان پر بیتی ہے جبرائیل علیہ السلام نے مجھے وہ ساری کہانی سنادی ہے !!

حضرت علی المرتضیٰ رضی تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے باہر نکلے تو جس درخت ڈھیلے' ٹیلے یا پہاڑ سے گزرے وہ آپ پر یوں سلام پیش کرتا اسوۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔

فریادی اونٹ

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک اونٹ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنے مالک کی شکایت کی کہ ساری زندگی میں نے ان کی خدمت کی اب بوڑھا ہوجانے پر مجھے ذبح کرنا چاہتے ہیں آپ نے اونٹ کے مالک سے اسے خرید کر آزاد کردیا۔ اس نے امت مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء کیلئے تین دعائیں کیں جن پر آپ نے آمین کہا اور چوتھی دعا پر آپ متفکر ہوئے' صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ آپ اتنے پریشان کیوں ہوئے ہیں آپ نے فرمایا کہ میری امت آپس میں قتال کرے گی' اس پر مجھے تشویش ہوئی ہے۔ (خلاصہ حدیث)

بعض علماء کرام احد پہاڑ کے بارے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ھذا جبل یحبنا ونحبہ۔ یہ ہم سب سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

بیان کرتے ہیں بیت اللہ شریف کی چھت پر جتنے بت رکھے ہوئے تھے سبھی نے آپ کی رسالت کی گواہی دی۔

سب سے بڑا معجزہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم ہے باطل نہ اس کے سامنے سے آسکتا ہے نہ اس کے پیچھے سے یعنی اس میں کمی

بیشی کا احتمال ہی نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہر زندگی میں اور نہ ہی آپ کے بعد اس میں کوئی تحریف کرسکے گا۔ قرآن کریم نے اپنی فصاحت و بلاغت سے ہر فصیح و بلیغ کو عاجز وساکت کردیا ہے' ایسا ہو بھی کیوں نہ جب کہ یہ حکیم و حمید کی طرف سے نازل ہوا ہے۔

حکایت۔ 71 برس یا دو سو سال

سیرت ابن ہشام میں ہے ابو یاسر بن احطب کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزر ہوا اس وقت آپ الم ذلک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین پڑھ رہے تھے' اس نے اپنے بھائی یحییٰ بن اخطب سے کہا تو اس نے آپ سے کہا یا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام الم لائے ہیں' آپ نے فرمایا ہاں وہ کہنے لگا الف کا عدد ایک' لام کے تیس اور میم کے چالیس بنتے ہیں۔ (ان کا مجموعہ گویا کہ یہ 71 سال تک رہے گا۔

پھر اپنی قوم سے مخالطب ہوا! کیا تم ایسے دین کو قبول کرنے لگے ہو جو اکہتر برس تک رہے گا؟ پھر وہ کہنے لگا کیا اس کے علاوہ بھی کچھ نازل ہوا ہے' آپ نے فرمایا ہاں المص وہ بولا' یہ زیادہ طویل ہے یعنی الف سے ایک لام سے تیس' م سے چالیس اور ص سے نوے عدد ہوئے۔

پھر کہنے لگا مزید بھی کوئی چیز ہے آپ نے فرمایا ہاں ! الر۔ الف سے ایک لام سے تیس اور را سے دو سو عدد بنتے ہیں۔

پھر بولا کیا اس کے ساتھ اور بھی کچھ ہے آپ نے فرمایا ہاں! المر' الف سے ایک' لام سے تیس' م سے چالیس اور را سے دو سو!

آخر پکار اٹھا محمد لیس علینا امرک فلا ندری اقلیلا اعطیت ام کثیر۔ یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی باتیں ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں' ہمیں نہیں معلوم کہ آپ کو تھوڑی مدت عطا ہوئی ہے یا زیادہ۔ چنانچہ اس پر

آیت نازل ہوئی۔ فیہ آیات محکمات ھن ام الکتاب واخر منشابھات۔ یعنی اس کتاب میں بعض آیات محکمات و متشابہات ہیں۔

قرآن کریم نئی تورات؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا یامحمد انی منزل علیک توراۃ حدیثۃ' تفتح بھا اعینا عمیا وآذانا صما وقلوبًا غلفا فیھا ینابیع العلم وفھم الحکمۃ وربیع القلوب' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ہم آپ کی طرف نئی تورات اتارتے ہیں جس سے اندھی آنکھیں' بہرے کان اور دلوں کے پردے اٹھ جائیں گے' جس میں علم کے چشمے حکمت کی تفہیم اور دلوں کی بہار ہے۔

(نوٹ) نئی توراۃ سے مراد قرآن کریم ہے بخلاف کتب قدیمہ کے جو پہلے نازل ہوچکی تھیں اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں اور قرآن کریم خاتم کتب سماویہ ہے!

رسالت عامہ

آپ کے معجزات میں سے یہ بھی سب سے بڑا معجزہ ہے کہ آپ کی رسالت ہر مکلف کیلئے ہے یہاں تک کہ فرشتے بھی اس میں شامل ہیں آپ کی شریعت نے پہلی تمام شریعتوں کو منسوخ کردیا۔

نیز اللہ تعالیٰ نے آپ کو رعب و جلال سے نصرت فرمائی' یہاں تک کہ ایک ماہ کی مسافت پر آپ کے رعب و جلال کے اثرات پہنچتے تھے۔

ابوجہل مبہوت ہوگیا

چنانچہ آپ کے رعب کے سلسلہ میں بیان کرتے ہیں کہ ابوجہل نے کسی شخص سے اونٹ خریدا اور رقم دینے کے سلسلہ میں لیت و لعل سے کام لینے لگا' اس شخص نے آپ سے فریاد کی۔ آپ اسے ساتھ لئے ابوجہل کے

ہاں پہنچے' دروازہ کھٹکھٹایا! ابوجہل باہر نکلا آپ نے فرمایا! اس کا حق ادا کردو! اس نے فوراً ادا کردیا۔

پھر کسی نے ابوجہل سے پوچھا کیا معاملہ تھا' کہنے لگا جیسے ہی میں نے دروازہ کھولا' مجھے آپ کے سراقدس پر اژدھا دکھائی دیا اگر میں انکار کرتا تو وہ مجھے نشانہ بنالیتا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے مال غنیمت کو حلال فرمایا' اور تمام روئے زمین کو مسجد اور مٹی کو مطہر بنایا' نیز آپ کو مقام محمود سے سرفراز فرمایا' یعنی عرصہ قیامت میں تمام اہل موقف کی شفاعت کا حق تفویض فرمایا۔

آپ کی امت کے فضائل عنقریب آئیں گے تاہم اگر کوئی اس میٹھے چشمہ سے کسی قدر سیر ہونا چاہتا ہے تو اسے شفاء شریف' شمائل ترمذی' اور خصائص ابن ملقن وغیرہ کا مطالعہ کرنا چاہئے مگر ایسی دنیا بھر کی کتب آپ کے فضائل و مناقب کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتیں' بلکہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ومارسلناک الارحمتہ للعلمین ہی سب پر فوقیت رکھتا ہے !! (سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم)

سعادت عظمیٰ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کی وہ نہایت سعادت مند ہے' اور جو آپ پر ایمان لایا وہ زمین میں دھنسنے اور مسخ ہونے سے محفوظ ہوگیا' کیونکہ آپ تمام جہانوں کیلئے رحمت ہیں۔

حضرت نسفی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ آپ آخرت میں بھی تمام لوگوں کے لئے رحمت ہیں' آپ کا پرچم لواء الحمد' عرصات قیامت میں بھی لہراتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ وانک لعلی

خلق عظیم، بہت جلد آپ کا رب آپ کو اس قدر عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہوجائیں گے اور آپ تو خلق عظیم کے پیکر ہیں، ورفعنالک ذکرک، وکان فضل اللہ علیک عظیما۔ اور ہم نے آپ کے لئے آپ کے ذکر کو ہمیشگی عطا فرمائی اور یہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر فضل عظیم ہے۔

حضرت امام بوصیری علیہ الرحمہ صاحب قصیدہ بردہ نے کیا خوب فرمایا۔

محمد سید الکونین والثقلین
والفریقین من عرب ومن عجم
فاق النبین فی خلق وفی خلق
ولم یدانوہ فی علم و لا کرم
دع ما ادعتہ النصاری فی نبیھم
واحکم بماشئت مدحا فیہ واحتکم

محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو دونوں جہانوں اور جن وانس بلکہ عرب و عجم دونوں کے سردار ہیں۔

صورت اور خلق میں تمام انبیاء کرام علیھم السلام پر فوقیت رکھتے ہیں۔

تمام انبیاء کرام علم وکرم میں آپ کے قریب بھی نہیں پہنچ پائے۔

عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے جو دعویٰ کیا اسے چھوڑ کر تمہارا جو جی چاہئے آپ کی مدح میں کہتے رہے اور جو دل میں آئے تعریف کرتے جائیے۔

خدا کی قسم جزکمال خدائی
تیری ذات میں ہر کمال آگیا ہے
(حضرت نسیم بستوی)

وانسب الی ذاتہ ماشئت من شرف
وانسب الی قدرہ ماشئت من عظم

فمبلغ العلم فیه انه بشر
وانه خیر خلق اللّٰه کلهم
جاء ت لدعوته الاشجار ساجدة
تمشی الیه علٰی ساق بلاقدم
ھوالحبیب الذی ترجی شفاعته
لکل ھول من الاھوال مقتحم
ما اکرم الخلق مالی من الوذبه
سواک عند حلول الحادث العم
ولن یضیق رسول اللّٰه جاھک بی
اذا الکریم تجلی باسم منتقم
فان من جودک الدنیا وضرتھا
ومن علومک علم اللوح والقلم

آپ کی ذات اقدس کے لئے جس شرف کو چاہو منسوب کرو۔
اور آپ کے قدرومنازل کی جس طرح چاہو تعریف کرو
آپ علوم و عرفان کی انتہا تک پہنچے ہوئے ہیں حالانکہ آپ جامہ بشریت میں ملبوس ہونے کے باوجود تمام مخلوق میں سب سے اعلیٰ ہیں۔
آپ کے بلانے پر درخت سجدہ کرتے ہوئے حاضر ہوئے' اور بڑے تعجب کی بات ہے کہ پنڈیوں سے چلے اور حاضر ہوئے
آپ ایسے حبیب ہیں کہ انتہائی پریشانی اور خوف زدہ حالت میں بھی امید کی جان ہیں
مخلوق میں سب سے زیادہ مکرم و محترم آپ کے سوا میرا کون ہے۔ مصائب و آلام اور دکھ درد میں آپ ہی میرے ملجاء ماویٰ ہیں۔یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے محامدومحاسن اور مقام و مراتب کے بیان میں میرا دل تنگ

نہیں ہوگا جب کہ کریم منتقم کی صفت سے مرصع ہو۔

یارسول للہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا و آخرت میں جتنی نعمتیں ہیں یہ تمام آپ ہی کا جود و کرم ہیں' اور علوم لوح و قلم تو آپ کے علم ہی کا حصہ ہیں۔

لطیفہ۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک یہودی حاضر ہوا اور کہنے لگا آپ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق بیان فرمایئے' آپ نے فرمایا حضرت بلال اس سلسلہ میں وضاحت فرمائیں گے' انہیں بلایا گیا تو وہ کہنے لگے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مجھ سے زیادہ علم رکھتی ہیں جب ان سے عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلم ہیں جب آپ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔

مجھے متاع دنیا جو قلیل تر ہے اس کے بارے میں آگاہ کیجئے' وہ بیان نہ کرسکا اس پر آپ نے فرمایا' بھلا پھر سوچئے تو سہی' سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ کیسے بیان کرسکتا ہوں جن کے بارے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وانک لعلی خلق عظیم۔ (نیشاپوری فی تفسیرہ)

میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم۔ بے شک تمہارے پاس تمہیں سے ایک بہت بڑے رسول تشریف لائے' جو چیزیں تمہیں ناپسند ہیں وہ انہیں بھی شاق گزرتی ہیں۔ وہ تمہاری بخشش کے لئے بہت حریص ہیں اور ایمانداروں کے لئے وہ روف رحیم ہیں۔

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عزیز علیہ ما عنتم سے مراد وہ چیزیں ہیں جو تمہیں پسند نہیں' وہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے بھی باعث مشقت ہیں' بعض نے کہا کہ تمہارا راہ ہدایت سے دور رہنا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر شاق گزرتا ہے۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے جب کوئی آیت پڑھی جاتی تو آپ اس پر دو ایمانداروں کو شاہد بنالیا کرتے اور جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو اس پر کسی کو کو شاہد بنانا روانہ رکھا۔ (رواہ علائی)

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی تو اس کے 35 دن بعد آپ نے وصال فرمایا!

پیشانی چوم لی

حضرت علائی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت شبلی علیہ الرحمتہ حضرت ابوبکر بن مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئے اور انہوں نے بحالت قیام ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا' کسی نے پوچھا کیا معاملہ ہے؟ وہ کہنے لگے میں نے خواب میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح نوازتے دیکھا ہے میں نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ شبلی پر بڑے مہربان ہیں' فرمایا ہاں کیونکہ نماز کے بعد لقد جاء کم رسول من انفسکم آخر سورۃ تک پڑھنا ان کا معمول ہے اس کے بعد یہ مجھ پر صلاۃ والسلام پیش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اپنے حکم سے حکمتیں ظاہر فرمائیں' اور جو کچھ اس کے علم قدیم میں ہے اسے قلم سے رقم فرمایا' صورتیں بنائیں' ہر ایک کو تخلیق فرمایا ہر طرح کا آٹومیٹک نظام چلایا اجسام دیئے' روزق عطا فرمائے' جہاں بنایا' زمانہ کی تدبیر فرمائی' انسان کو ایسے ایسے علوم سے بہرہ مند کیا' جس کی اسے خبر تک نہیں تھی' اور اپنے لطف کریمانہ سے تعلیم کی محبت ودیعت فرمائی۔

اس ذات اقدس کے لئے یہ نہیں کیا جاسکتا کہ وہ کیسا ہے' کہاں ہے' زمان و مکان سبھی سے پہلے ہے قدیم جیسا ہے ویسا بھی ہے اور ویسے ہی رہے گا! انسان کو پیدا کرنے اور اس کی جان کو حسن و زیبائی کی صورت عطا فرمانے

میں اس کی عجیب شان دلربائی ہے وہ اپنی صنعت میں ہمیشہ حکمت سے کام لیتا ہے' اس نے انسان کی پلکیں بنائیں' ہر حصہ کو اسکے تناسب سے مزین فرمایا جو اس کے لائق تھا' ہاتھ' پاؤں' انگلیوں' سے زینت بخشی' زبان میں قوت گویائی رکھی' کانوں کو سماعت کی لذت سے نوازا' باد نسیم سے وہ سانس لیتا ہے اسے خاک' آتش و ہوا عناصر اربعہ سے ترکیب دی' ہر ایک اپنی مخالف قوم سے ایسے ملتزم ہوا جیسے قرض خواہ مقروض کا پیچھا نہ چھوڑے۔ پھر اتنی شان و شوکت' قدر و منزلت کے بعد اسے گور تاریک میں پہنچا دیا' کہ انسان کی ہڈیاں تک بوسیدہ ہوگئیں۔ پھر صور پھونکا جائے گا' تو اندھیری قبروں میں بسیرا کرنے والے سبھی نکل پڑیں گے۔

فرمانبرداروں کو وہ اپنا قرب مرحمت فرمائے گا' انعام و اکرام سے نوازے گا اور جس نے اس کی وحدانیت سے منہ موڑا ہوگا' اس کے احکام کو پس و پشت ڈالا ہوگا' اسے دوری میں مبتلا کرے گا' اور نار جہنم اس کا ٹھکانہ ہوگا!

تمام محامد و تسبیحات اسی خالق و مالک کے لائق ہیں جو علیم و قدیم ہے' جو اپنی سلطنت میں باعظمت ہے اپنے بندوں پر نہایت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے' میں گواہی دیتا ہوں کہ اس وحدہ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں' نہ اس کی ضد ہے' نہ ہمسر' نہ مثل' عدیل' نہ اولاد' نہ بیوی' نہ باپ' نہ ماں! نہ کوئی اس کا ناصر نہ کوئی اس کی موافقت کرنے والا' نہ معارض نہ معاند۔

میری یہ گواہی ایسی ہے جس سے جنت النعیم میں مقیم ہونے کا امیدوار ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے عبد خاص اور رسول ہیں' حبیب و خلیل' امین و رہبر ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے آیات باہرہ اور معجزات ظاہرہ سے خصوصیت عطا فرمائی۔

اور درود شریف پڑھنے والوں کا آخرت میں آپ کو شفیع بنایا' آپ کی شان میں آپ کی تعظیم و تکریم کے لحاظ سے فرمایا ان اللہ وملا ئکة یصلون

علی النبی یاایھاالذین امنواصلواعلیہ وسلموا تسلیما (پ 22) بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہمیشہ صلوۃ و سلام پڑھتے رہتے ہیں' ایمان والوں تم بھی آپ کی ذات اقدس پر ہمیشہ صلوۃ و سلام پڑھتے رہئے !! .

اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن و جمال کا تاجدار بنایا' لباس کمال سے آراستہ کیا' اشرف خصائل سے زینت بخشی' اگر تو پیکر حسن و جمال کی مانگ کی کیفیت دریافت کرے تو سراج منیر ٹھہرے' آپ کا فضل کثیر قرار پائے گا اور آپ کے موئے مبارک شب تار معلوم ہوں' آپ کی سرگیں آنکھیں فراخ اور خوبصورت سیاہ نظر آئیں ابرو مثل نون بنی (ناک مبارک) الف' دہن سراسر میم' معلوم ہوں' آپ کے روئے اقدس بدر کامل حسن میں مکمل' آپ کا سینہ ملیم' قلب رحیم' خلق عظیم' (سبحان اللہ)

الغرض ان کے ہر مو پہ بے حد درود
ان کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام

پشت مبارک مہر نبوت سے مرصع' کف دست' معدن جو دو کرم جس سے بے شمار نادار' غنی بن گئے۔

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کردیا
موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام

قدم مبارک' ہمیشہ اطاعت الٰہی میں پیش پیش' آپ کی اصل کا تو کیا پوچھنا' نہایت شریف کریم۔

درود آپ پر آپ کی آل پر
سلام آپ پر آپ کی آل پر

نورانیت مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے جب

زمین کو پھیلانے اور آسمان کو بلند کرنے کا ارادہ کیا' مخلوقات کی تخلیق سے پہلے' تو اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی شان یکتائی میں تھا' پھر اپنے نور سے ایک اور نور ظاہر فرمایا وہ مخفی صورتوں میں جب تک اور جہاں چاہا محفوظ رہا' پھر وہی نور صورت محمدی کے مطابق بن گیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے حبیب تو ہی میرا پسندیدہ و منتخب ہے' تیرے ہی لئے میرے نور اور ہدایت کے خزانے ہیں' تیرے ہی سبب میں زمین کو پھیلاؤں گا' اور آسمانوں کو بلند کروں گا اور ثواب و عذاب جنت و جہنم کو پیدا کروں گا' پھر اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو اپنے غیب اور غیب کو اپنے علم مکنون میں مخفی رکھا' پھر عوالم' آسمان و زمین' پہاڑ' سمندر آگ کی تخلیق فرمائی' زمانہ کو وسعت دی' اور نور محمدی کو اپنی توحید کے اظہار کا باعث ٹھہرایا۔

سبب ہر سبب منتہائے طلب
علت جملہ علت پہ لاکھوں سلام
(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ)

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یارسول اللہ

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کس چیز سے تخلیق فرمائے گئے' آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی تو میں نے دریافت کیا الٰہی میری تخلیق کی کیفیت سے آگاہ فرمایئے۔

ارشاد ہوا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم اگر آپ کو تخلیق فرمانا مقصود نہ ہوتا تو میں زمین و آسمان کو نہ بناتا' وعزتی وجلالی لولاک ماخلقت جنتی ولا ناری' اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے عزت و عظمت کی قسم اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں جنت و دوزخ کو بھی نہ بناتا
(تیرے ماننے والوں کیلئے جنت' تیرے منکروں کیلئے جہنم)(تابش قصوری)

تعجب کی جا ہے کہ فردوس اعلیٰ
بنائے خدا اور بسائے محمد ﷺ
تماشا تو دیکھو کہ دوزخ کی آتش
لگائے خدا اور بجھائے محمد ﷺ

(علامہ اقبال مرحوم بحوالہ مقالات رضا قاضی عبدالنبی کوکب علیہ الرحمہ)

میں نے پوچھا الٰہی کس چیز سے میری تخلیق ہے فرمایا یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے اپنے نور کی سپیدی کی صفائی پر نگاہ ڈالی جسے میں نے اپنی قدرت سے ظاہر فرمایا تھا' اور اس میں حکمت ودیعت کی تھی' میں نے اس میں اپنی عظمت کے ساتھ اس میں شرف کا اضافہ کیا' پھر اس سے ایک حصہ نکالا' اور اسے تین حصوں پر تقسیم کیا

پہلے حصہ سے آپ اور اہل بیت کو دوسرے سے آپ کی ازواج اور اصحاب کو تیسرے حصہ سے آپ کی عشاق و محبین کو' اور روز قیامت اس نور کو اپنے نور کی طرف لوٹاؤں گا! آپ کو اہل بیت و امہات المومنین اور آپ کے محبین و عشاق کو جنت عطا کروں گا' لہٰذا میری طرف سے انہیں مژدہ بشارت عطا فرمایئے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو بنانا چاہا زمین کو پست اور آسمانوں کو بلند کرنا منظور ہوا' تو اپنے نور سے ایک مٹھی لی پھر ارشاد فرمایا کونی حبیبی محمداً' میرے حبیب آپ محمد بن جایئے !!

پھر وہ نور آدم علیہ السلام کے بنانے سے پانچ سو سال قبل عرش کا طواف کرتے ہوئے الحمد اللہ کے ذکر میں مصروف رہا! اس پر اللہ تعالیٰ کا ارشد ہوا اسی بناء پر ہم نے آپ کا نام محمد رکھا۔

حضرت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور سے حضرت آدم علیہ السلام کا ظہور ہوا' اور آدم علیہ السلام کی مٹی سے آپ کا وجو مسعود بنا' پھر نور

محمدی کو حضرت آدم علیہ السلام کی پشت مبارک میں ٹھہرایا' چنانچہ فرشتے آپ کے پیچھے صفیں باندھ کر کھڑے ہوگئے اور نور کی زیارت کرنے لگے حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی فرشتے میرے پیچھے کیوں کھڑے ہیں فرمایا نور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہورہے ہیں۔

عرض کیا اس نور کو میری پیشانی میں رکھ دیجئے چنانچہ نور مصطفیٰ آپ کی پیشانی کو منور کرنے لگا' پھر فرشتے آپ کے سامنے دست بستہ کھڑے ہوکر زیارت کرنے اور درودوسلام پڑھنے لگے۔

عرض کیا الٰہی مجھے بھی اس نور مقدس کی زیارت عطا فرمایئے پھر اللہ تعالیٰ اس نور کو شہادت کی انگلی میں چمکا دیا' حضرت آدم علیہ السلام پکار اٹھے اشہدان لاالہ الااللہ واشہدان محمداً رسول اللہ اور انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگا لئے۔

تشہد کی بنیاد یہی ہے' اسی لئے اسے شہادت کی انگلی کہتے ہیں' کیونکہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اسی سے اشارہ کیا جاتا ہے' اس لئے کہ اس کی تار (رگ) دل سے وابستہ ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پھر دریافت کیا' الٰہی کیا اس نور سے کچھ باقی ہے فرمایا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کا نور' کہنے لگے اسے میری باقی انگلیوں میں رکھ دیجئے' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نور کو درمیانی' حضرت عمر کے نور کو ساتھ والی حضرت عثمان کے نور کو چھنگلی اور حضرت علی المرتضیٰ کے نور کو انگوٹھے میں رکھ دیا۔

جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے' تو یہی نور آپ کی پشت میں منتقل ہوگئے' حضرت آدم و حوا کی عرفات میں جب ملاقات ہوئی اور وہاں جنت سے ایک نہر بہا دی' دونوں نے غسل فرمایا' اور تمام نور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف منتقل ہوگئے۔

اسی طرح نور محمدؐ مقدس پشتوں اور طاہر شکموں میں منتقل ہوتا چلا آیا یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت مبارک میں جلوہ گر ہوا۔

فاخرج افضل المعادن واکرم المغارس شجرۃ مشرقۃ الضیاء اصلها فی الارض ثابت وفرعها فی السماء ثابت اصلها اصیل وفرعها طویل غارسها الرب الجلیل وساقیها ابراہیم الخلیل وخادمها الامین جبرائیل وملقح ثمرها اسماعیل۔

پھر اللہ تعالیٰ نے افضل معادن اور اکرم مغارس سے ایک درخت نکالا جس کی روشنی چمکتی تھی' اصل اس کی زمین میں ثابت اور شاخ آسمان تک! اس کی اصل اصیل ہے' اس کی شاخ طویل ہے' اسے لگانے والا رب جلیل ہے اسے پانی دینے والے ابراہیم خلیل ہیں اور اس کے خادم امین جبرائیل اور اسے بار آور کرنے والے حضرت اسماعیل ہیں۔

پھر نعمت کے محافظ نے شجر محبت کا قصد فرمایا' اس سے ایک دانہ نکالا اور دریائے رحمت میں غوطہ دیا' تب وہ فرمان والا شان وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کی عظمت کے ساتھ جلوہ افروز ہوا۔

پھر اسے دریائے رضا میں غوطہ دیا تو ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ کی شان سے ظاہر ہوا۔

پھر دریائے کرامت میں غوطہ دیا' من یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ کی عزت و شرف کے ساتھ برآمد ہوا۔

پھر دریائے قربت میں لے جایا گیا تو فکان قاب قوسین اوادنی کی شان و شوکت کیساتھ منصہ شہود پر جلوہ گر ہوئے۔

پھر اس دانے کے لئے زمین تقدس' جو ہر قسم کی نجاست کے تصور سے بھی پاک' منتخب فرمائی' پھر شجرہ مبارک لگایا جو نہ شرقی نہ غربی نہ یہودی نہ نصرانی' بلکہ وہ شجرہ نور ہے' اس کی اصل نور' فرع نور' بلکہ نور علی نور' پس

پشت خلیل اس کی نادی پشت اسماعیل اس کے لئے جانب وادی قرار پائی۔

حضرت خلیل سے اس کی شاخ کو سیرابی میسر آئی اور اس کا وجود و عمود اسماعیل سے سرسبز ہوا اور اس کی سعادت حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرف تکمیل کو پہنچی جب اس کی اصل قوی ثابت ہوئی تو اس کی فرع ابھری' اور پھوٹی تو اس کی شاخیں پھیلیں' اور مختلف اقسام میں تقسیم ہوئیں حق اس کا پھول' صدق اس کا پھل' تقویٰ اس کی ڈالی' ہدایت' گویا کہ عرش سے لٹکے ہوئے خوشے جو اسے مضبوطی کے ساتھ تھامے ہوئے ہیں جو انہیں چھوڑے گا خائب و خاسر ہوگا۔

پھر وہ نور ایک پشت سے دوسری پشت میں منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ حضرت عبدالمطلب کے ہاں پہنچا' آپ نے خواب دیکھا کہ ان کی پشت سے ایک زنجیر نکلی اور آسمان کے کنارے تک پہنچ گئی' پھر وہ ایک سبز درخت بن گئی اور ایک ضعیف شخص کو دیکھا جو ایک شاخ کے ساتھ لٹک گیا ہے' پوچھا' آپ کون ہیں' جواب ملا! حضرت نوح علیہ السلام ہوں!

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی کسی نے کہا کہ آپ بھی اس درخت کی کسی شاخ سے لٹک جائیں تو آواز آئی یہ آپ کے مقدر میں نہیں ہے۔

پھر جب انہوں نے نکاح کیا تو ان کے ہاں عبدالعزیٰ پیدا ہوا جو ابولہب کے نام سے پکارا گیا' پھر ابوطالب عبدمناف' حضرت عباس' حضرت عبداللہ' حضرت حمزہ متولد ہوئے' یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا اور رضاعی بھائی ہیں' انہیں ثویب ابولہب کی کنیز نے دودھ پلایا۔ جسے آپ کی رضاعی والدہ کا شرف نصیب ہوا۔

علمائے شام کو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے معلومات تھیں' کیونکہ کتب سابقہ میں تھا کہ جب حضرت یحییٰ علیہ السلام کے جبہ

مبارکہ سے خون کے قطرے ٹپکیں گے' تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والد ماجد متولد ہوں گے' حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے ہوئے' تو ان لوگوں نے آپ کو شہید کرنا چاہا' اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے آپ کی حفاظت فرمائی اور حملہ آوروں کو ختم کر ڈالا۔

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد یہ کرامت پہاڑ کی چوٹی سے ملاحظہ فرما رہے تھے' انہوں نے حضرت آمنہ کی والدہ برہ جو عبدالعزیٰ کی بیٹی تھی' یہ ماجرا سنایا' اور کہا اگر تمہارا خیال ہو تو حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ کا نکاح حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ سے کردیا جائے۔ انہوں نے تائید کی اور دونوں حضرت عبدالمطلب کی خدمت میں حاضر ہوئے' جو شیبۃ الحمد کے لقب سے معروف تھے' ان سے اس سلسلہ میں بات کی چنانچہ ماہ رجب شب جمعہ حضرت عبداللہ سے حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ہوا اور اسی شب وہ نور ان کی طرف منتقل ہوگیا۔

حضرت شیخ عارف ولی اللہ تقی الدین حسینی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے چچا وہب کے ہاں پرورش پائی' چنانچہ حضرت عبدالمطلب اپنے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انہیں کی خدمت میں لائے' اور ان کا آمنہ سے نکاح فرمایا۔

پھر حضرت عبدالمطلب نے اسی محفل میں ہالہ بنت وہب کو پیغام نکاح دیا اور ان کے ساتھ خود نکاح کیا' اس طرح عبدالمطلب اور آپ کے فرزند ارجمند کا نکاح ایک ہی شب ہوا۔

کتاب شرف المصطفیٰ میں ہے کہ ہالہ حمزہ اور صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اس رات قریش کے جانور پکارنے لگے' رب کعبہ کی قسم آج شب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے شکم اطہر میں جلوہ افروز ہوگئے ہیں جو امان

دنیا اور آفتاب اہل دنیا ہیں۔

شیطان کوہ ابو قبیس پر ماتم کرنے لگا' اس کی یہ حالت دیکھ کر شیاطین اس کے ہاں جمع ہوگئے وہ ابلیس سے پوچھنے لگے تم کس مصیبت میں مبتلا ہوئے ہو' وہ کہنے لگا' حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شکم مادر میں قرار پذیر ہوچکے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں تیغ براں کے ساتھ بھیجے گا' دوسروے دینوں میں تغیر پیدا کردیں گے' اور بتوں کا صفایا ہوجائے گا۔

روض الافکار میں حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے شکم مادر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ٹھہرانا چاہا' رضوان جنت کو ارشاد فرمایا' کہ آج رات جنت الفردوس کے دروازے کھول دیئے جائیں اور منادی سے کہے کہ وہ تمام آسمان و زمین میں ندا کرے نور مکنون آج شکم مادر میں قرار پذیر ہوا ہے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں' میں سات برس کا تھا کہ مدینہ طیبہ میں ایک یہودی اعلان کرتا پھرتا تھا یہودیوں' آج رات ستارہ محمد طلوع ہوا ہے' حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت میں کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

نسیم الصبا اھلاوسھلا ومرحبا
قدمت فاقدمت السرور الٰی الربا
وجددت فی کل القلوب مسرۃ
وبشرک اضحٰی فی الوجوہ مطیبًا
متٰی انظر الاعلام بالسعد قدبدت
ویصبیح قلبی فی حماہ مقربا
فقد زمزم الحاوی بذکرمحمد
نبی کریم للشفاعۃ مجتبٰی

رسول عظیم مصطفٰی ذو مهابة
له اللّٰه بالذکرالمرفع قدحبا
فلولاه ماسارالحجیج بمکة
ولاحن مشتاق لنجد ولاصبا

اے بادصباء مرحبا' خیرمقدم' تو آئی اور تو نے سرور کو ٹیلوں سے بھی آگے بھیج دیا' اور ہردل میں تو نے از سرنو خوشیوں کو بکھیردیا' اور وجود ہستی میں تیری ہی خوشبوں کی مہک ہے میں سعادت کے نشانوں کو کب تک نمایاں دیکھوں گا' کہ اس کے قلب اطہر میں میرا دل بھی مقرب ہوگا میں ذکر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نغمہ سرائی کررہا ہوں' وہ رسول عظیم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعت کے لئے منتخب ہیں۔ وہ رسول اعظم' منتخب اور صاحب رعب و جلال ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ذکر کی رفعتوں سے نوازا ہے' اگر آپ کی جلوہ گری نہ ہوتی تو مکہ مکرمہ میں حاجیوں کا وجود ناپید ہوتا' پھر بخدا کوئی عاشق نہ آہیں بھرتا اور نہ ہی مشتاق نظر آتا!!!

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں مجھے کوئی بار محسوس نہ ہوا کہ میرے شکم میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرار پذیر ہیں کیونکہ مجھے حاملہ عورتوں کی طرح کبھی گرانی نہ ہوئی البتہ مجھے اتنا معلوم تھا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہوچکا ہے۔

انہی ایام میں مجھے ایک ایسا نور نظر آیا جس سے شام اور بصریٰ کے محلات دکھائی دینے لگے' ماہ اول میں ایک دراز قامت شخص تشریف لائے اور مبارک باد دیتے ہوئے کہنے لگے' آپ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امین ہیں۔ میں نے دریافت کیا آپ کون ہیں؟ گویا ہوئے میں آدم علیہ السلام ہوں۔

دوسرے ماہ مجھے کسی نے پھر بشارت دی اور کہا آپ نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم سے نوازی جارہی ہیں' دریافت کرنے پر انہوں نے فرمایا میں شیث علیہ السلام ہوں۔

اسی طرح علی الترتیب' حضرت نوح' حضرت ادریس' حضرت ہود' حضرت ابراہیم' حضرت اسماعیل' حضرت موسیٰ' حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبارک بادی کیلئے تشریف لاتے رہے اور اوصاف و محامد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اظہار فرماتے گئے۔ کسی نے کہا کہ سید شریف' نبی عفیف' سیدالمرسلین خاتم الانبیاء سید الاولین والاخرین' نبی ہاشمی ہیں اور کوئی کہتا حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرماہیں۔

کسریٰ کے مینار گر پڑے

بیان کرتے ہیں جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہوئی اس شب ایوان کسریٰ کے چودہ مینار گر پڑے' بعض معتمدین نے بیان کیا ہے کہ ان کے آثار ابھی تک پائے جاتے ہیں' جو نواح بغداد ملک عراق میں تھے' نیز کسریٰ کے سر سے اچانک تاج گر پڑا۔

اسی دوران حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصال فرماگئے اور مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔ اس وقت حضرت عبداللہ کی عمر پچیس سال تھی' بوقت وصال آپ نے کل اثاثہ پانچ اونٹ' ایک ریوڑ بکریوں کا' ایک کنیز ام ایمن جو برکت کے نام سے معروف تھیں' چھوڑا۔

حضرت ام ایمن حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھلا کرتی تھیں' حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو بارگاہ رب العلمین میں فرشتے عرض گزار ہوئے' الٰہی ! آپ کا حبیب یتیم رہے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم اس کی خود حفاظت کریں گے ہم اس کے ولی' حافظ و ناصر ہیں۔

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں' جب آپ متولد ہوئے دو شنبہ پیر کا دن تھا' میں نے دیکھا آسمان سے ایک جماعت اتری اوران کے پاس

تین جھنڈے تھے' چنانچہ ایک جھنڈا انہوں نے بیت اللہ شریف کی چھت پر لہرایا' دوسرا میرے کاشانہ اقدس پر اور تیسرا بیت المقدس کی چھت پر لہرایا۔

آپ فرماتی ہیں کہ آسمان سے ستارے میرے گھر سے اتنے قریب ہوگئے کہ میں کہتی تھی ابھی میرے سر پر آجائیں گے' دنیا انوار و تجلیات سے روشن ہوگئی' آسمان کے دروازے کھل گئے' پھر میرے مکان کے اوپر بہت سے پرندے آئے جن کی چونچیں زبرجد' بازو یاقوت کے تھے۔

میں نے دیکھا آسمان و زمین کے درمیان دیبا کا فرش بچھا ہوا ہے' مجھے فضا میں کچھ آدمی نظر پڑے جن کے ہاتھ میں چاندی کا آفتابہ تھا' اس میں سونے کی زنجیر تھی مجھے پیاس محسوس ہوئی تو میں نے ایک آفتابہ سے پانی پیا' اس وقت اپنی سوچ میں مگن تھی' تنہائی سے میرا دل گھبرانے لگا' اتنے میں کیا دیکھتی ہوں' کہ عورتوں کی ایک جماعت میرے پاس آئی جن سے زیادہ میں نے کسی عورت کو حسین و جمیل نہیں دیکھا تھا' انہیں کے ساتھ حضرت آسیہ تھیں وہ میری خدمت میں مستعد رہیں

البتہ شفا شریف میں بروایت شفا والدہ عبدالرحمٰن بن عوف مذکور ہے کہ جب حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شکم مادر سے میرے ہاتھ پر تشریف لائے تو آپ نے کچھ پڑھا۔ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتی ہیں میں نے سنا کوئی کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت فرمائے مشرق تا مغرب ہر چیز تیرے لئے روشن ہوگئی۔ پھر میرے لئے وضع حمل کے آثار نمودار ہوئے تو ایک نہایت خوبصورت پرندے نے اپنے پروں سے مجھے مس کیا' میں نے کیا دیکھا میرا نور نظر دنیا میں جلوہ گر ہوگیا' آپ بڑی عمدگی سے سیدھے پیدا ہوئے سرنگوں نہیں تھے' اس میں اشارہ تھا کہ ہمیشہ حدود خداوندی میں مستقیم رہیں گے' اور پھر بڑی خوش نوائی سے آپ نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد اللہ رب العالمین۔

مسئلہ قیام

آپ کی ولادت باسعادت کے وقت کی یاد میں قیام کرنے میں کسی مسلمان کو اختلاف نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ سنت حسنہ اکثر علماء کرام کا فتویٰ ہے کہ ذکر ولادت کے وقت قیام و سلام مستحب ہے۔ نیز اکثریت کا فیصلہ ہے کہ میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محافل میں ذکرواذکار' صلوۃ وسلام' اکرام و تعظیم بجالانا ہر مسلمان پر واجب ہے۔

مطلقاً" آپ کی تعظیم ہر مسلمان پر واجب ہے ذکر میلاد ہو یا آپ کی مبارک زندگی کے دیگر حالات بیان کئے جارہے ہوں' شریعت میں بوقت ذکر مصطفیٰ' درودوسلام واجب ہے' خواہ تھوڑی دیر محفل منعقد ہو یا زیادہ دیر تک! اور کئی علمائے کرام اسے واجب کی بجائے مستحب قرار دیتے ہیں' جواز کے تو سبھی قائل ہیں۔

حضرت مصنف علیہ الرحمہ وفور شوق سے اپنے جذبات کا یوں اظہار کرتے ہیں قسم ہے اس ذات اقدس کی جس نے آپ کو رحمتہ للعلمین بناکر بھیجا ہے اگر میں سر کے بل کھڑا ہو سکتا تو اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی بارگاہ میں مقبولیت حاصل کرنے کیلئے سر کے بل بھی قیام کرتا! کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

ولد الحبیب وخده متورد والنور من وجناته یتوقد
ولدالمتوج بالکرامة والبها۔ الطاہر الشیم الکریم السید
جبر یل وافی عند ذلک امه. فی زی طیروالملائک تشهد
بجناحه مازال یمسح بطنها۔ فبدا النبی الهاشمی محمد
قالت ملائکة السماء باسرها۔ ولد الحبیب ومثله لایولد
باعاشقین تولهوا فی حسنه۔ هذا هوالحسن الجلیل المفرد

( ) حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہوئے ان کے رخسار پھولوں کی

رنگت لئے ہوئے ہیں اور آپ کے رخساروں پر نور چمک رہا ہے۔

○ رونق اور کرامت کے تاجدار تشریف لے آئے' پاکیزہ عادات و خصائل لئے سردار جلوہ افروز ہوئے اور ان کے بطن ظاہر کو اپنے بازوں سے متبرک کیا حتیٰ کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی ہاشم میں ظہور پذیر ہوئے۔ آسمان کے فرشتے خوشی و مسرت سے پکار اٹھے لیجئے۔ حبیب خدا پیدا ہوگئے۔ اور کوئی بھی ان کی مثل پیدا نہیں ہوگا۔

عاشقو! ان کے حسن و جمال کے شیدا ہوجایئے' یہی حسن و جلال میں انفرادی حیثیت کے مالک ہیں

بعد از ولادت آپ کی کیفیت

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ وہ اپنے والد ماجد سے انہوں نے اپنے والد حضرت عبدالمطلب سے بیان کیا' حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مختوم یعنی ناف بریدہ' پیدا ہوئے۔ امام حاکم فرماتے ہیں یہ روایت متواتر ہے عقیقہ یوم ولادت کے ساتویں دن کیا جائے یہ عمدہ اور صواب ہے۔

انبیاء کرام کی ایک جماعت ختنہ شدہ پیدا ہوئی ان میں سے یہ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام' حضرت شیست علیہ السلام' حضرت ادریس علیہ السلام
حضرت نوح علیہ السلام' حضرت لوط علیہ السلام' حضرت یوسف علیہ السلام
حضرت موسیٰ علیہ السلام' حضرت شعیب علیہ السلام' حضرت سلیمان علیہ السلام
حضرت یحییٰ علیہ السلام' حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں' جب آپ پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا آپ کا چہرہ اقدس چاند کی طرح چمک رہا ہے' معاً ایک شخص

آیا وہ آپ کو کہیں لے گیا' تھوڑی دیر غائب رکھنے کے بعد لایا اور کہنے لگا یہ شارق و مغارب کی سیر کر کے آئے ہیں اور ابھی یہ اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس تھے' انہوں نے آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا اے میرے حبیب آپ کو بشارت ہو کہ آج تک اولین و آخرین میں جتنے بچے پیدا ہوئے ہیں آپ سبھی کے سردار ہیں' یہ کہا اور وہ شخص غائب ہو گیا۔

○ اے عزیز دنیا' اے شرف آخرت' جو آپ کی تصدیق کرے گا' آپ پر ایمان لائے گا روز حشر وہ تیرے جھنڈے تلے ہو گا۔

○ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں رضوان جنت نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت ثبت کی۔

حضرت عبدالمطلب فرماتے ہیں میں ولادت شب' طواف کعبہ میں مصروف تھا' کیا دیکھتا ہوں کہ کعبہ قیام ابراہیم کی جانب سجدے میں جھک گیا' اور تمام بت سرنگوں ہو گئے اور کہنے لگے اللہ اکبر اللہ اکبر محمد پیدا ہو چکے اور اب میں بتوں سے پاک ہو گیا اور اعلان سنائی دیا جہاں والوں! سنو سنو! حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہو گئے' اور ان پر ابر رحمت برس رہا ہے' یہ سنتے ہی میں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر آیا' دیکھا تو آپ کے کاشانہ اقدس پر بادل چھائے ہوئے ہیں' میں حیرانگی کے عالم میں اپنی آنکھیں ملنے لگا' اور اپنے آپ سے یہ کہہ رہا تھا کہ کیا میں جاگتا ہوں یا سو رہا ہوں' پھر میں نے آواز دی۔ آمنہ دروازہ کھولئے انہوں نے دروازہ کھولا تو مشک اذفر مہک رہا تھا۔ میں نے پوچھا کیا معاملہ ہے فرمانے لگیں' محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متولد ہوئے ہیں۔ میں نے دکھانے کے لئے کہا تو وہ بولیں وہ گھر میں ہیں' میں اندر داخل ہونے کے لئے آگے بڑھا تو ایک شخص تلوار لئے نکل پڑا' ٹھہریئے! عبدالمطلب ابھی آپ آگے

نہیں جاسکتے۔ فرشتے آپ کی زیارت کررہے ہیں کسی نے اسے اس انداز میں نظم کیا ہے۔

محمد صاحب الفتح المبین نعم۔ وکم له نباء فی نون والقلم
خیرالنبیین تالیهم وسابقهم۔ من جاء بالصدق والموفی بعهدهم
حبیب رب العلی مفتاح رحمته۔ رسوله المجتبی ذوالجود والکرم
من شق ایوان کسریٰ یوم مولده۔ والنار قدخمت فی شدة الضرم
من خاطب القمر الباهی فشق له۔ ویوم بدر باملاک السماء حمی
ولایری ظله اذا مامشی وله۔ ظل الغمام ادلحر الوطیس حمی

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاحب فتح مبین ہیں' نون والقلم میں ان کی ان گنت خبریں ہیں' انبیاء کرام میں بہترین آخر آئے اور سب سے آگے ہیں' جو صدق لائے اور وعدوں کو ایفاء فرمانے والے ہیں۔

رب العلمین کے محبوب اور کلید رحمت ہیں' اللہ کے منتخب مختار رسول جو صاحب جودو کرم ہیں جن کی ولادت باسعادت کے دن کسریٰ کے محلات میں زلزلے آئے اور بھڑکتی ہوئی آگ اچانک بجھ گئی جس نے چودھویں کے چاند کو اشارہ فرمایا تو وہ شق ہوگیا' روز بدر فرشتوں نے آپ کی نصرت کی جب آپ چلتے تو آپ کا سایہ نظر نہ آتا۔ گرمی کی شدت میں بادل آپ پر سایہ کرتا۔

مزید اشعار کے بجائے ترجمہ پر اکتفاء کیا جاتا ہے' مفہوم ملاحظہ ہو۔

وہ باعظمت شخصیت کون ہے! جس کی آنکھیں سوتی ہوں اور قلب اطہر ہمیشہ بیدار رہے ' اور وہ کونسی ذات ہے جس کی ہتھیلی میں کنکریاں کلمہ پڑھیں۔ مگر مشرکین کے کان پر جوں تک نہ رینگے' سوا' قبیلہ مضر کے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات کے سوا عمدہ و مطہر اوصاف و خصال کے بیٹے ہیں' کون ہوسکتا ہے؟

آپ کی زیارت پیاسوں کے لئے' آپ کا روضہ اطہر مجسمہ سیراب ہے'
اور ہر شرف پر حاوی ہے معمولی سی بات یہ کہ جو بھی وہاں حاضری دیتا ہے'
امراض سے شفا پاتا ہے یا سیدالرسل' آپ میرے خزانے اور آپ ہی پر میرا
بھروسہ ہے' آپ کی بخششیں اور عنایات ہمیشہ جاری ہیں' آپ ہی میرے
حاجت روا ہیں۔

○ آپ کی قدرومنزلت بلند تر ہے جس کا آپ وسیلہ ہوں وہ کبھی نامراد
نہیں ہوگا' آپ کا فضل ایسا ہے جس میں انقطاع کی گنجائش نہیں۔

○ قرآن پاک نے آپ کے وسیلہ کو مئوکد کیا' پھر کوئی قوم جہالت یا ہٹ
دھرمی سے ہی آپ کا انکار کرسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر کوئی اپنی ذات پر
روحانی و جسمانی ظلم کرکے معافی کے لئے حاضر ہوجائے اور اس کی مغفرت
میں آپ کی رضا شامل ہوتو خدائے رحمٰن و رحیم کو بہت معاف کرنے والا کرم
کرنے والا پائیں گے۔

هذا صريح لمن صحت بصيرته
ياويل من كان عن نهج الصواب عم

یہ وضاحت اور صفائی تو اسی کو مفید ہوسکتی ہے جس کی بصیرت صحیح ہے اور جو
شخص راہ صواب سے اندھا ہو۔ تباہی و بربادی اس کامقدر ہے۔

نبی کریم ﷺ کانسب شریف

انتخاب الٰہی

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عرب میں
کوئی ایسا خاندان یا قبیلہ نہیں جس میں آپ کا نسب نہ پہنچتا ہو۔ حضرت
عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے نبی آدم کو منتخب کیا' ان میں سے عرب کو عرب میں سے بنی ہاشم کو' اور بنی ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا' حضرت ابن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کے بنائے جانے سے دو ہزار سال قبل اللہ تعالیٰ کے ہاں قریش ایک نور کی صورت میں تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو بنایا تو باپ کے لحاظ سے مجھے سب سے زیادہ پسند فرمایا' پھر جب قبائل تشکیل دیئے تو قبیلے کے لحاظ سے مجھے سب سے اچھا بنایا اور جب ان کے گھر بنائے تو گھر کے لحاظ سے مجھے سب سے اچھے گھر میں پیدا کیا' بناء علیہ حضرت ابن عباس اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قرات میں لقد جاء کم رسول من انفسکم۔ میں انفسکم فتح کے ساتھ پڑھا گیا ہے' جس کے معنی ہیں آپ سب سے نفیس ترین ہیں۔

شجرہ مبارکہ۔ حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معدن بن عدنان۔

وضاحت۔ آپ کے والد ماجد کی والدہ کا نام فاطمہ' حضرت عبدالمطلب کی والدہ کا نام سلمیٰ' حضرت ہاشم کی والدہ کا نام عاتکہ اور عبدمناف کی والدہ کا نام بھی عاتکہ ہے۔

بعض لوگوں نے اپنے لڑکوں کا نام اس امید پر محمد رکھا تھا کہ شاید یہ وہی ہو۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت سے معروف ہوں گے۔

حضرت امام نووی تہذیب الاسماء واللغات میں قاضی ابوبکر بن عربی اور بعض صوفیہ کرام سے مروی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسماء گرامی ایک ہزار ہیں' انہیں میں ابوالقاسم بھی ہے۔

نوٹ۔ اہل عشق و محبت نے اس سلسلہ میں بہت محنت اور محبت سے کام لیتے ہوئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ جمع کرنے کی مساعی جمیلہ فرمائیں' اور ثابت کیا کہ آپ کے اسماء گرامی کی تعداد ایک ہزار تک محدود نہیں' (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم) (تابش قصوری)

عبدالکریم ---- عبدالجبار

حضرت کعب بن احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں اہل جنت کے ہاں آپ کا اسم گرامی عبدالکریم اور اہل جہنم کے نزدیک آپ کا نام عبدالجبار ہے' صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاملین عرش' عبدالمجید اور عمومی فرشتے عبدالحمید کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

انبیاء کرام عبدالوہاب اور شیاطین آپ کو عبدالقہار کا نام دیتے ہیں جنات کے نزدیک عبدالرحیم اور پہاڑ آپ کو عبدالخالق کہتے ہیں

خشکی میں آپ عبدالقادر اور سمندروں میں عبدالمہیمن ہیں' سانپوں کے نزدیک عبدالقدوس اور دیگر حشرات الارض آپ کو عبدالغیاث کے نام سے پکارتے ہیں۔ پرندے عبدالغفار کا وظیفہ کرتے ہیں اور ایماندار' احمد و محمد کے ترانے گاتے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ وآلہ وصحابہ وبارک وسلم

کتاب الحقائق میں ہے جس رات نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متولا ہوئے آگ ٹھنڈی ہوگئی' اس میں اشارہ تھا کہ آپ کی امت آگ سے محفوظ رہے گی اور جس رات حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تھے تو آگ بھڑک اٹھی تھی' جس میں اشارہ تھا کہ جو وحدہ لاشریک کو چھوڑ کر اسے خدا بنائیں گے انہیں آگ میں جلایا جائے گا۔

اصحاب فیل کی خانہ کعبہ پر چڑھائی اور ان کی تباہی کے پچاس یا پچپن دن بعد آپ کی مکہ مکرمہ ولادت باسعادت ہوئی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے فیلبان کو اندھا دیکھا اور وہ در در کی ٹھوکریں کھاتا

پھرتا تھا۔

(نوٹ)۔ سورۂ فیل میں تو اصحاب فیل کی تباہی و بربادی کا بالوضاحت بیان ہے ممکن ہے فیلبان کو عبرت کے لئے چھوڑ دیا گیا ہو اور پھر مستقل طور پر اسے نشان عبرت بنا دیا گیا' تاکہ لوگوں کے سامنے ابابیل (خدائی) طیاروں کی بمبارمنٹ (کنکریوں) کا اظہار کرتا پھرے اور ان دیکھنے والوں میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی ہوں جو فرمارہی ہیں۔ قالت عائشة رضی اللہ تعالٰی عنها رائت قائدالفیل اعمی یسال الناس ویتکفف۔ میں نے ہاتھی والوں کی قیادت کرنے والے کو اندھا دیکھا جو لوگوں سے مانگ کر گزر اوقات کرتا تھا۔ (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم تابش قصوری)

رضاعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے منادی نے ندا کی' اے مخلوق خدا یہ محمد بن عبداللہ ہیں ان کے لئے اس دودھ بھری چھاتی کو مژدہ مسرت سنادو جسے ان کو دودھ پلانے کی سعادت میسر ہو۔

پرندے پکارنے لگے ! ہمارے پروردگار ہمیں موقع مرحمت فرمایئے ہم انہیں اپنے آشیانے میں لے جاتے ہیں اور زمین کی ایک سے ایک پاکیزہ' عمدہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ چیزیں ہم کھلائیں گے !

بادل سے آواز آئی ! میرے خدا! ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مشرق و مغرب تک لئے پھریں گے اور نہایت خوبی سے پرورش کریں گے !

فرشتے کہنے لگے' ہمارے خدا' ان کی پرورش و خدمت کے ہم زیادہ حقدار ہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہوا' ہم نے حضرت حلیمہ سعدیہ کو اس خدمت کے لئے خاص فرمایا ہے۔

بڑی تو نے توقیر پائی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا !

کتاب "شرف المصطفیٰ" میں مرقوم ہے کہ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نہایت عسرت سے دن بسر کر رہی تھیں، انہیں کھانے کے لئے بہت ہی کم ملتا، زیادہ تر بھوکی رہتیں، پھر انہوں نے خواب دیکھا کہ کسی شخص نے ان کا ہاتھ پکڑا اور ایک نہر میں غوطہ دیا، اس نہر کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں تھا، پھر اس نے پینے کے لئے کہا میں نے خوب سیر ہو کر پیا، پھر اس نے کہا کیا آپ پہچانتی ہیں میں کون ہوں؟ بولیں نہیں! اس نے کہا میں تیرا شکر ہوں، جو خوشی و غمی ہر حالت میں تو نے کیا۔

اور پھر اس نے کہا حلیمہ مکہ مکرمہ جایئے اور وہاں تیری روزی میں کشادگی پیدا ہوگی، اور اپنی کیفیت کسی سے بیان نہ کرنا، بالکل پوشیدہ رکھنا۔

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں اسی اثناء میں میری آنکھ کھل گئی، دیکھتی کیا ہوں کہ میرا روپ نکھر چکا ہے اور میں ایک حسن کا پیکر بن چکی ہوں، اور میری چھاتی میں اتنا دودھ جمع ہوگیا کہ میرے لئے سنبھالنا دشوار ہوگیا، عورتیں میری یہ حالت دیکھ کر تعجب کرتی تھیں۔

حلیمہ ساگ کی تلاش میں؟

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں پھر ہم چند عورتیں ایک دن ساگ کی تلاش میں نکلیں تو ہمارے کانوں میں آواز پڑی کوئی کہہ رہا ہے مکہ مکرمہ میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے، اسے بشارت ہو جسے اس کو دودھ پلانے کی سعادت نصیب ہو، عورتوں نے جب یہ آواز سنی تو واپس آئیں اور اپنے اپنے خاوند سے اس آواز کو بیان کیا، اور وہ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئیں، وہ کل دس عورتیں تھیں میں بھی ان کے پیچھے پیچھے روانہ ہوئی، راستے میں ایک مقام پر کوئی شخص نمودار ہوا اور اس نے میری سواری کو تیز چلنے کے لئے آواز دی اور فرمایا تجھے پتہ نہیں کہ یہ حلیمہ حضور نبی کریم سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کو دودھ پلانے والی عظیم خاتون ہے' چنانچہ اس آواز کے سنتے ہی سواری کی جان میں جان میں آگئی اور قدرے تیز چلنے لگی ہم بھی مکہ مکرمہ پہنچ گئے' عورتوں کو شیرخوار بچے مجھ سے پہلے ہی حاصل ہو گئے!

حضرت عبدالمطلب نے مجھے دیکھا' میں نے شیرخوار بچے کی بابت دریافت کیا' انہوں نے فرمایا میرے پاس ایک یتیم ہے کوئی عورت ایسی نہیں رہی جسے پیش نہ کیا ہو مگر وہ اپنی بد نصیبی کے باعث حاصل نہ کرسکیں' انہوں نے انکار کیا' جب یہ معلوم ہوا کہ ان کے والد ماجد قبل از ولادت وصال فرمائے گئے ہیں تو آپ نے عرض کیا مجھے ان کا حسن و جمال ہی کافی ہے' اور ان کی زیارت کے سوا میری اور کوئی غرض نہیں۔

حضرت عبدالمطلب نے میرا نام پوچھا میں نے حلیمہ سعدیہ بتایا' آپ نے فرمایا حلم و سعادت میں ہمیشہ عزت ہوتی ہے' بعدہ آپ مجھے کاشانہ اقدس میں لے گئے' میں جب آپ کے چہرہ منور کو دیکھا تو آپ سو رہے تھے' میں نے اپنا دایاں ہاتھ آپ کے مبارک سینہ پر رکھا' آپ نے آنکھیں کھولیں تو آپ سے ایک ایسا نور چمکا جو آسمان کی چھت تک نہ پہنچا' پھر میں نے آپ کو دائیں چھاتی پیش کی آپ نے خوب سیر ہو کر دودھ پیا' پھر بائیں جانب کیا تو آپ نے اعراض فرمایا' یہ آپ کے عدل و انصاف کی بوقت میلاد مثال ہے' کیونکہ آپ کے علم میں تھا کہ آپ کے ساتھ دودھ شریک بھی ہے' جب حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ کو حاصل کرلیا تو انہوں نے فرمایا۔

اعیذه باللّٰه ذی الجلال من شر ما مرعلی الجبال
حتٰی اراه کامل الخلال ویفعل الخیر مع اموالی
وغیرهم من حسوة الرجال

میں اللہ تعالیٰ ذوالجلال سے پناہ طلب کرتی ہیں' اس شر سے جو پہاڑوں پر سے

گزرتا ہے میں تو انہیں سچا اور کامل خلیل سمجھتی ہوں' جو ہمیشہ اپنے غلاموں کی خیر خواہی کا ہی کام سرانجام دیتا ہے نیز وہ دوسرے تمام لوگوں کے ساتھ بھی بھلائی سے پیش آتے ہیں۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میں نے آپ کو اپنی سواری پر بٹھایا اس نے بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرکے تین بار سجدہ کیا پھر وہ ایسی رفتار سے چلی کہ لوگ حیران رہ گئے' پہلے چلنے والی عورتیں باربار پوچھتی تھیں کہ یہ تو وہی سواری ہے اسے کیا ہوگیا' اس کی رفتار کہاں سے آگئی تیری تو اب شان ہی نرالی ہے' تو آپ کی سواری نے ازخود باتیں کرنے لگی اور کہا تم بھی غافل رہیں' میری پشت پر یہ وہی فرزند ارجمند ہے جسے تم یتیم سمجھ کر چھوڑ آئی تھیں' یہ اسی سوار کی برکت ہے کہ مجھے چلنا آگیا' کمزوری دور ہوئی اور طاقت نے گھر کرلیا۔

آپ کے چالیس دشمنوں کا صفایا ہوگیا؟

حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ابھی ہم راستے میں ہی تھے کہ چالیس نصرانی آملے اور آپ کے بارے باتیں کررہے تھے یہاں تک کہ ایک کی نظر آپ پر پڑی اور پکار اٹھا تمہارا برا ہو یہی وہ لڑکا ہے جس کی تلاش میں ہم نکلے ہیں' ان کے پاس زہر میں تیار شدہ تلواریں تھیں' کہنے لگے اسے پکڑلو اور شہید کرڈالو!

میں نے عرض کی! وامحمداہ ففتح عینیہ ورمق السماء بطرفه واذا بنار نزلت من السماء فاحرقتهم عن آخرهم۔ یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدد فرمایئے یہ سنتے ہی آپ نے دونوں آنکھیں کھولیں اور آسمان کی طرف دیکھا' اتنے میں آسمان سے آگ اتری اور ان سب کو خاکستر کردیا۔ ان کلمات کا پنجابی اشعار میں ترجمہ ملاحظہ ہو۔

میں قربان یتیم محمد رو کر ماریاں آہیں

نہیں سی خبر جو دشمن تیرے پھر دے ہر ہر جائیں
جاگ پئے سن میریاں آہیں سرور دو جہاناں
کھول اکھیں سردار دو عالم و یکھیا ول آسماں
اچن چیتی تیزاںنبہ اگ تھی اسمانوں
جل بھل راکھ ہوئے سب کافر قہر خدا رحمانوں

یہ منظر دیکھ کر میرا خاوند کہنے لگا' اس بچے کی تو بڑی شان ہے' آئندہ اس کے کام بڑے عالی شان ہوں گے پھر ہم اپنے خاندان میں پہنچے' تو ہم نے پوری وادی کو سرسبز شاداب پایا' شہری اور دیہاتی سبھی شاداں و فرماں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دودھ کی نعمت بھی وافر عطا فرمائی اور ہمارے کھیت بھی خوب لہلانے لگے' جتنا عام بچے سال بھر میں بڑھتے ہیں آپ ان سے کئی گنا زیادہ نشوونما پا رہے تھے' ایک دن میں آپ ایک ماہ کے معلوم ہوتے تھے' اور ایک ماہ میں اتنا بڑھتے جتنا عام بچہ سال بھر میں پلتا ہے۔

جب آپ دو سال کے ہوئے تو حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئیں اور ان تمام برکات و واقعات سے آگاہ کیا جو آپ سے ظہور پذیر ہوتے رہے۔ والدہ ماجدہ حضرت حلیمہ کی پرورش پر بہت خوش تھیں۔ اسی لئے فرمایا ابھی انہیں اپنے ہاں لے جاؤ کیونکہ مکہ مکرمہ میں وباء پھیلی ہوئی ہے مبادا کہ آپ بھی اس کی لپیٹ میں نہ آجائیں۔

جب آپ نے تیسرے سال میں قدم رکھا' حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ متولد ہوئے اور چوتھے سال آپ نے مجھے فرمایا! امی جان سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرے بھائی کہاں جایا کرتے ہیں میں نے کہا وہ چراگاہ میں بکریاں چرانے لے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا پھر ہمیں بھی جانے دیجئے' اور آپ نے اس سلسلہ میں بہت اصرار کیا یہاں تک کہ مجھے قسمیں

دلائیں جب دوسرا دن ہوا آپ نے کمر باندھی' عصا ہاتھ میں لیا' تھوڑا سا کھانا باندھا اور بکریوں کی قسمت جگانے چراگاہ کی طرف روانہ ہوگئے' کسی نے اس کی منظر کشی کچھ اس انداز میں کی ہے۔

یاغنامه سارالحبیب الٰی المرعٰی
فیاحسنه راع فوادی له یرعٰی
فمااحسن الاغنام وهو یسوقها
لقد انس الصحراء وقد اوحشٙ الربعا
جمیل علی معنی محاسن وجهه
کان بدورالتمٙ قد طبعت طبعًا
اقول له ادسارفی البر ماشیا
واغنامه من حوله تطلب المرتعا
عیونک یاراعی الحمٰی فتکت بنا
فقوم بها قتلی وقوم بهاصرعٰی
وحزت جمالا خیرالخلق وصفه
وسرا خفیا انبت العشب المرعی
فلولاک یاراعی الحمٰی ماتشوقت
قلوب الٰی وادی العقیق ولاالحرعی
حبیبی طبیبی اںت راعی قلوبنا
فولاک یامختار ماذکرالمسعٰی

میرا محبوب بکریاں لے کر چراگاہ کی جانب چلا' پس اے وہ ذات جس کا حسن خود نگہبان ہے میرا دل تو آپ ہی سے اٹکا ہوا ہے کتنی خوش نصیب بکریاں ہیں جنہیں آپ ہنکائے پھرتے ہیں' آپ کو صحرا سے ایسی محبت اور ایسا انس ہوگیا ہے کیا آپ گھر سے وحشت زدہ ہیں □

حقیقت میں آپ کے چہرے کے حسن و جمال کی خوبیوں کا کیا کہنا' وہ خوبیاں تو ایسا جمال رکھتی ہیں گویا کہ آپ فطرۃ بدر بنائے گئے ہیں۔

میں آپ سے عرض گزار ہوں جب آپ زمین میں چلتے ہیں اور آپ کی بکریاں آپ کے اردگرد چرنے کی تلاش میں پھرتی ہیں' یعنی بکریاں گھاس وغیرہ چرنے کے بجائے آپ کے حسن و جمال سے سیر ہونے کے لئے آپ کے گرد ہی طواف کرتی رہتی ہیں۔

اے چراگاہ کے نگہبان' تیری نگاہوں کے تیر کا ہم نشانہ بن چکے ہیں' پس کتنے ہی لوگ آپ کے حسن پر نثار اور ان سے کشیدہ ہوگئے اور کتنے ہی فرقت کے صدمے سہہ رہے ہیں۔

آپ نے وہ حسن و جمال پایا ہے جس کی تعریف سے مخلوق حیرت زدہ ہے' اور وہ سر مخفی پایا ہے جس نے سبزہ اگایا اور چراگاہ کو سرسبزوشاداب بنا دیا۔

اے چراگاہ کے نگہبان اگر آپ نہ ہوتے تو دلوں کو نہ وادی عقیق کی طلب ہوتی اور نہ ہی وادی جرعی کا شوق ملتا۔

یاحبیبی' یا طبیبی آپ ہی ہمارے دلوں کے نگہبان ہیں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر آپ کا وجود نہ ہوتا تو مقام سعی کا کہیں ذکر نہ ملتا!

شام پئی بن شام محمد شام نہیں گھر آیا!!

○ حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں اس دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سارا دن گھر سے غائب رہے اور شام تک جب واپس تشریف نہ لائے تو ہم چراگاہ کے راستہ تکنے لگے یہاں تک کہ آپ خراماں خراماں تشریف لاتے نظر آئے' انوار و تجلیات آپ کے آگے آگے تھے اور بکریاں آپ پر قربان ہو رہی تھیں' ایک دوسری سے آگے بڑھ کر آپ کی قربت چاہتی تھیں۔ ایک بکری کو آپ کے بھائی حمزہ نے مارا' جس سے اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی' وہ آپ سے پناہ کی طالب ہوئی گویا کہ فریاد کر رہی ہے' آپ

نے اپنے دست شفا سے اس کی ٹانگ کو مس کیا' ٹانگ درست' درد دور گویا کہ کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔

پھر حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بیٹے حمزہ سے دریافت کیا تو نے اپنے قریشی بھائی کو کیسے پایا وہ کہنے لگا۔ امی جان' پتھر' روڑے' نرم زمین' پہاڑ' درخت' جانور' درندے' پرندے غرضیکہ جس چیز کے پاس سے آپ کا گزر ہوتا وہ پکار اٹھتی۔

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

اور جہاں قدم رکھتے سبزہ ظاہر ہو جاتا۔

حضرت ابن ابی حمزہ شرح بخاری میں رقم فرماتے ہیں آپ جس جانور پر سوار ہوتے' اس کا قدم جہاں پڑتا سبزہ ظاہر ہو جاتا جب کسی کنویں سے پانی لینے کی نیت کرتے پانی ازخود کناروں پر آجاتا' ایک بار ہم ایسی وادی میں داخل ہوئے جہاں درندے بکثرت پائے جاتے ہیں' کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بہت بڑا شیر چلا آرہا ہے اور ہم پر بڑی تیزی سے حملہ کرنا چاہتا ہے لیکن جونہی ہمارے بھائی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اس کی نظر پڑی آپ کے سامنے نرم پڑ گیا' اپنے آپ کو زمین پر گرا دیا اور بڑے سوز و گداز سے پڑھنے لگا۔

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

آپ آگے بڑھے اور اس کے کان میں کچھ کہا' تو وہ شیر تیزی سے جنگل میں چھپ گیا' حضرت حلیمہ نے تاکیداً کہا! بیٹے یہ باتیں کسی سے بھی نہ کہنا' حتیٰ کہ دیگر افراد خانہ سے بھی پوشیدہ رکھنا بکریاں دودھ سے بھری ہوئی آپ سے ایسے لپٹی جاتی تھیں جیسے نئی نویلی دلہن ہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزانہ اپنے بھائیوں کے ہمراہ جاتے اور جب لوٹ کر آتے تو وہ تمام معجزات اور آیات بینات کا صراحتہً اظہار کرتے' پھر ایک دن تو وہ پریشانی کے عالم میں دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا' میرے

قریشی بھائی کو کسی نے شہید کردیا ہے!

قوم کے سبھی لوگ نکلے میں آگے آگے تھی' کیا دیکھتے ہیں کہ آپ یکایک بڑے پتھر پر کھڑے مسکرا رہے ہیں' میں نے پوچھا بیٹا تیرا کیا حال ہے' آپ نے فرمایا تین آدمی میرے پاس آئے تھے انہوں نے میرا سینہ چاک کیا اور اس سے کچھ حصہ نکال دیا' اور میرے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کو سنوارا۔

حضرت علائی بیان فرماتے ہیں مہر کے اندر پوشیدہ تھا' اللہ وحدہ لاشریک اورظاہر میں تھا کہ جہاں چاہو التفات کرو۔ تمہاری نصرت کی جائے گی اور گولائی میں گوشت ابھرا ہوا تھا اور مسلم شریف میں ہے کہ مہر نبوت کبوتری کے انڈے کی مانند تھی۔ جامع ترمذی میں سیب کی مماثل بتائی گئی ہے۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی چھوٹے انجیر کی مثل' لیکن آپ نے جب وصال فرمایا تو کچھ دکھائی نہ دیا۔ (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

فائدہ۔ شیطان کیلئے اس طرف کوئی راستہ نہیں

حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں' جب آپ نے پانچویں سال میں قدم رکھا تو حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں لے کر حاضرہوئی' آپ نے فرمایا حلیمہ! آپ تو اسے اپنے ہاں رکھنے میں بڑی حریص تھیں' اب کیا ہوا' انہیں چھوڑے جارہی ہیں!

عرض کیا میں اپنی استطاعت کے مطابق خدمت کرچکی' مگر مذکورہ امور کو خفیہ رکھا' حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا' کیا آپ شیطان کے شر سے خوف زدہ ہیں کہ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنا اثر ڈال دے گا! عرض کیا تردد تو ہے' حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میرے فرزند دلبند صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف شیطان کو راستہ ہی نہیں ملتا!

البتہ آپ اگر اب ہمارے پاس ہی رکھنا چاہتی ہیں تو شکریہ آپ بخوشی جاسکتی ہیں جب حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ سے جدا ہونے لگیں تو زبان حال سے یوں اظہار دردو غم کررہی تھیں۔

دعونی علی الاحباب ابکی و اندب
ففی القلب من نارالفراق تلهب
ولا تعتبونی ان جرت ادمعی دما
فلیس لصب فارق الاف معتب

لوگو! مجھے چھوڑو! تاکہ میں دل بھر کر رو لوں' کیونکہ جدائی کی آگ دل میں شعلہ زن ہے لوگو! اگر میں اس جدائی پر خون کے آنسو بہاؤں تو مجھ پر طعنہ زنی نہ کریں۔

کیونکہ جس عاشق کا محبوب جدا ہورہا ہوتو اسے رونے دھونے پر طعنہ زنی نہیں کرنی چاہئے۔

تیرے فراق نے تو میرا دل چور چور کردیا ہے' اسی دل سے بہنے والے خون کے دھارے میری آنکھوں سے اشک بن کر رخساروں پر بہہ رہے ہیں۔

میرے محبوب تمہاری جدائی میرے بس کی بات نہیں' البتہ خدائی تقدیر سے بھاگنا ناممکن ہے' میرا تو تصور بھی نہیں تھا کہ ہم کبھی جدائی کا منہ دیکھیں گے! اور یہ بھی گمان نہیں تھا کہ فرقت کا زمانہ اتنی جلدی آپہنچے گا!

میرے محبوب تیرے جانے کے بعد نظریں اٹھا اٹھا کر چاروں طرف دیکھتی ہوں اور جب ناکام واپس پلٹتی ہیں تو دل سے ایک ہوک سی اٹھتی ہے۔

تصور میں تری صورت عیاں ہے
محبت کا عجب دل کش سماں ہے
بڑی معصوم محبوبا نہ فطرت
بڑی نازک حسین تر داستاں ہے

جدائی کی بھی اک لذت شگفتہ
وصل کے ساتھ فرقت کا گماں ہے
ترا آنا مسرت شاد مانی
چلے جانا بلائے ناگہاں ہے
مری نظریں' مری سوچیں مرا دل
پکارے ہر طرف اب تو کہاں ہے؟
وفا کی راہ میں کانٹے ہی کانٹے
ہر لمحہ ہر قدم پر امتحاں ہے
نہ جانے کب بہار آئے گی تابش
گلستاں پر ابھی دست خزاں ہے
تابش قصوری

بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بعداز اعلان نبوت آئیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کی بڑی تعظیم و توقیر فرمائی اور بے حد خاطرمدارت سے نوازا' جب آپ چھ سال کے ہوئے تو آپ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا' مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ آتے ہوئے مقام ابوا میں انتقال فرمائیں۔

آپ آٹھ برس کے تھے کہ آپ کے دادا جان حضرت عبدالمطلب بھی چل بسے' بارہ سال کے تھے کہ آپ نے اپنے چچا جان حضرت ابوطالب کی ہمراہی میں شام کا سفر اختیار فرمایا' وہاں بحیرا راہب نے آپ کی زیارت کی 25 سال کے تھے کہ حضرت ام المومنین سیدہ خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے تجارت کے سلسلہ میں دوسری بار شام گئے اور پھر انہیں ام المومنین کی ماں بننے کی سعادت حاصل ہوئی' اعلان نبوت کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمتہ للعلمین کے جلیل القدر عدیم المثال لقب سے ممتاز فرمایا' افق

سعادت سے آپ کا ستارہ طلوع ہوا' عظمت و رسالت سے انشراح صدر عطا ہوا' شھادتین میں آپ کا ذکر بلند ہوا اللہ تعالیٰ نے آپ کو مقام رفعت مرحمت فرمایا' قرب خاص سے اتنا نوازا کہ دو کمان کا فاصلہ بلکہ اس سے بھی کم رہ گیا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سراقدس بڑا اور خوبصورت انداز لئے ہوئے' آپ سے خوشبو مہکتی رہتی' آپ کا جسم آپ کے اسم کی طرف پاکیزہ' مقدس' بدن مبارک عنبر سے زیادہ معطر' مشک ازفر سے زیادہ لپٹیں آتی رہتیں' آپ کی نگاہ مبارک سے ملائکہ اور شیاطین کبھی اوجھل نہ ہوتے' سخت اندھیری شب میں نصف النہار پر چمکنے والے سورج کی روشنی میں جو کچھ دیکھا جاسکتا ہے اس سے زیادہ دیکھ لیتے' آپ جوامع الکلم ہیں' آپ کے وہی کلام ہم تک پہنچ رہے ہیں' آپ کی حکمت بھری باتوں کا زمانے بھر میں جواب نہیں' آپ سے معارف و معانی کے سمندر موجزن ہوئے' آپ کے الفاظ سلک گہر کی طرح پروئے ہوئے ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ اپنے غیب کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادیں 'اور عجائبات عالم علوی و سفلی سے مطلع فرمادیا' اور اپنی عجیب و غریب شہنشاہی کا مشاہدہ کرایا' اپنی کبریائی و جبروتی عظمت کا ناظر بنایا اور اپنے الطاف خفیہ کو آپ کے شامل حال کیا' آپ کو جو قرب نصیب فرمایا اس کی کیفیت کسی کے احاطہ خیال میں بھی نہیں آسکتی' خواہ انسان ہو یا فرشتہ اہل تسبیح و تقدیس مقربوں پر آپ کو بلندی عطا فرمائی' آیات بینات اور معجزات باہرات سے زینت بخشی' آپ جہاں تشریف لے جاتے بادل سایہ فگن رہتے' آپ کا سایہ نہیں تھا۔

آپ جب کبھی مکہ مکرمہ سے باہر تشریف لے جاتے تو آپ کے سامنے جو شجروحجر سامنے آتا آپ کی خدمت میں صلوۃ و سلام پیش کرتا' جس دن اعلان رسالت کے لئے جبرائیل امین حاضر خدمت ہوئے اس دن بھی آپ کا جدھر جدھر سے گزر ہوا شجروحجر نے صلوۃ و سلام کا نذرانہ پیش کیا' قضائے

حاجت کے وقت درخت آپس میں قریب ہوجاتے' جب فراغت پاتے تو درخت اپنے اپنے مقام کی طرف پلٹ جاتے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہمراہ لئے جارہے تھے کہ آپ نے انہیں فرمایا چند پتھروں اور درختوں کو بلایئے' تاکہ وہ ستر کاکام دیں چنانچہ کھجور کے درختوں کو بلایا گیا تو وہ آپس میں مل گئے' اور پتھر ایک دوسرے پر ازخود ایسے ترتیب سے جم گئے جیسے دیوار ہوتی ہے اور آپ نے فراغت حاصل کی۔

آپ کی اونٹنی عضبا آپ سے باتیں کیا کرتی تھی' اور گھاس وغیرہ ازخود زمین سے اکھڑ کر آپ کی اونٹنی کے پاس آجاتا' درندے وغیرہ آپ کی اونٹنی کے قریب سے بھی نہیں گزرتے تھے۔

جب آپ نے وصال فرمایا تو جدائی کے باعث اونٹنی نے چارہ وغیرہ کھانا بند کردیا' یہاں تک کہ فوت ہوگئی۔ فتح مکہ کے دن کبوتر آپ پر پرے باندھے سایہ کناں تھے' عیدالاضحیٰ کے موقع پر آپ نے اونٹ ذبح کرنے کا ارادہ فرمایا تووہ ازخود ذبح ہونے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت کرنے لگے (غالباً حجتہ الوداع کے وقت یہ واقعہ رونما ہوا' کہتے ہیں 60 اونٹ آپ نے ذبح فرمائے اور چالیس اونٹ آپ کی طرف سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذبح کئے اس موقع پر بن پکڑے ازخود اونٹ آپ پر نثار ہورہے تھے اور ہر ایک چاہتا ہے کہ پہلے مجھے سعادت حاصل ہو۔ (واللہ تعالیٰ اعلم) (تابش قصوری)

شب ہجرت غار ثور کے منہ پر اللہ تعالیٰ نے ایک درخت ظاہر فرمایا' مکڑی نے جالا تن دیا بروایتے کبوتری نے انڈے دے دیئے تاکہ کفار کے سامنے یہ آڑ بن جائیں اونٹ نے آپ کی خدمت میں پہنچ کر پناہ طلب کی تاکہ اس کا مالک ذبح نہ کرے۔ ہرنی نے فریاد کی' آپ نے رہا کردیا وہ بچوں کو دودھ پلا

کر واپس حاضر ہوگئی تو شکاری نے اسے آزاد کردیا۔

غزوہ خندق میں حضرت ابن حکم کی پنڈلی ٹوٹ گئی آپ نے لعاب دہن لگا کر اپریشن کردیا وہ فوراً درست ہوگئی' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی مرض میں مبتلا ہوئے تو آپ نے اپنے پاؤں سے انہیں مس کیا وہ مرض ختم ہوگیا۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھوڑا سست رفتار تھا آپ ایک بار اس پر سوار ہوئے تو وہ دوسروں سے رفتار میں ہمیشہ آگے نکل جاتا۔

ایک بار ابو جہل نے کسی صحابی کاہاتھ کاٹ دیا آپ نے اس پر لعاب دہن لگایا تو وہ صحیح و سالم ہوگیا۔

آپ کا زندہ و جاوید معجزہ قرآن حکیم ہے' جو اپنی خوش اسلوبی اور بیان کی عمدگی کے باعث عقل مندوں' دانشوروں کو حیران کئے ہوئے ہے۔

متناسب کلمات کے باعث ہر کلام پر فوقیت رکھتا ہے' عرب کی بلاغت اس کے سامنے گونگی ہے' قرآن کریم کی تیغ و اعجازو ایجاز نے حکمت و دانائی کے دعویداروں کی گردن اڑا دیں' اللہ تعالیٰ نے اس میں آپ کے کئے دارین کے معارف جمع فرمادیئے' نیز آپ کو دنیا و عقبیٰ کے مصالح سے مطلع فرمایا' یہ تو آپ نے چند معجزات کے اشارے ہیں' روشن آیات کی ایک کرن ہے' آپ کے شب و روز ظہور پذیر ہونے والے معجزات تو بارش کے قطروں سے بھی زیادہ ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ازکی صلوات' انمی سلام اور ان گنت تحیات آپ کی ذات اقدس و اطہر پر' آپ کے صحابہ کرام مہاجرین و انصار اور آپ کی آل پاک پر قیامت مسلسل جاری رہیں۔ امین

فضائل صلوٰۃ و سلام

مصطفیٰ جان رحمت پر لاکھوں سلام

ان اللّٰہ وملائکۃ یصلون علی النبی یاایھاالذین امنوا صلواعلیہ

سلمواتسلیما۔

بے شک اللہ تعالیٰ اور فرشتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہمیشہ صلوۃ و سلام پڑھتے رہتے ہیں' ایمان والوں' تم بھی آپ کی ذات اقدس پر صلوۃ و سلام پیش کرتے رہو!

شرح مذہب میں ہے کہ جب بھی اس آیہ کریمہ کو پڑھا جائے تو صلوۃ و سلام کا پڑھنا مستحب ہے' روضہ میں ہے جب خطیب ان اللہ وملائکۃ یصلون علی النبی' ہے تو سامعین کرام بلند آواز سے درود و شریف پڑھیں۔

رومن الافکار میں ہے یمن میں کسی شخص ایک شخص کو اندھا' گونگا' لنگڑا اور کوڑھ میں مبتلا دیکھا لوگوں سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو بتایا گیا یہ بڑی خوش الحانی سے قرآن پڑھا کرتا تھا ایک روز اس نے آیئہ کریمہ ان اللہ وملائکۃ یصلون علی النبی۔ پڑھنے کے بجائے یصلون علی علیّ پڑھ دیا تو اسی وقت سے یہ مصیبت میں مبتلا رہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ کسی پر صلوۃ و سلام بالتبع پڑھا جاسکتا ہے' حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں غیر پر درودوسلام جائز نہیں' حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں انبیاء علیہم السلام کے علاوہ صلوۃ و سلام مکروہ ہے' شفا شریف میں ہے کہ اہل علم کا اس پر اتفاق ہے کہ انبیاء کرام کے علاوہ دوسروں پر بھی درود بھیجا جاسکتا ہے! لیکن محققین حضرت ابن عباس اور حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر ہی اتفاق کرتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صرف درود بھیجنا اور سلام نہ پڑھنا' یا سلام پڑھنا اور صلوۃ نہ پڑھنا مکروہ ہے' یعنی صلوۃ و سلام دونوں صیغوں کے ساتھ ہی درود و سلام بھیجا جائے' آپ کی آل اور اصحاب پر بالتبع صلوۃ و سلام جائز

ہے یعنی اس طرح صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو چاہتا ہے اسے بھرے ہوئے پیمانے حاصل ہوں تو اسے میرے اہل بیت پر درودوسلام پڑھتے رہنا چاہئے۔

درودوسلام

اللھم صل علی محمد النبی ازواجه امھات المومنین واھل بیتہٖ کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید۔

محبت اہل بیت کا ثمرہ

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں من ارادان یشرب بالکاس الاوفٰی من حوض المصطفٰی فلیقل۔ اللھم صل علی محمد وآله واصحابه وازواجه واولاده وذریتہٖ واھل بیتہٖ واصھاره وانصاره واشیاعه ومحبیه وامتہٖ وعلینا معھم اجمعین۔ جو شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست اقدس سے حوض کوثر پر بھرے ہوئے پیالے پینا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ مذکورہ بالا درود شریف پڑھتا رہے۔

وقال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم معرفة آل محمد براۃ من النار۔ آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معرفت دوزخ سے رہائی کی سند ہے۔

وحب آل محمد جواز علی الصراط۔ آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت پل صراط کراس کرنے کا پاسپورٹ ہے۔

والولاء آل محمد امان من العذاب۔ آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دوستی عذاب سے نجات کاضمانت نامہ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں - لوگوں! میرے اصحاب' خسر' داماد' رفقاء کے معاملہ میں میری نسبت کالحاظ رکھو' مبادا کہ کل ان میں سے کوئی تمہارے ظلم کی پاداش کا مطالبہ کردے' ان کی بے ادبی و گستاخی ایسا

ظلم ہے روز قیامت جس کی معافی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔ عبارت ملاحظہ ہو۔ قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یاایھاالناس احفظونی فی اصحابی واصھاری واحبابی لایغالبنکم احدمنھم بمظلمة فانھا مظلمةلا توھب فی القیامة غداً

آل مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء

روضہ اور شرح مہذب میں ہے کہ آپ کی آل بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب ہیں' بعض نے کہا آپ کی اولاد امجاد ہے بعض کہتے ہیں قیامت تک تمام اہل اسلام اور آپ کی اتباع کرنے والے آل میں داخل ہیں۔

حضرت ازہری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ قول الی الصواب ہے' امام قرطبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقط آپ کی ازواج مطہرات ہیں شفا شریف میں ہے کسی نے آپ سے عرض کیا آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کون ہیں' آپ نے فرمایا من آل محمد قال کل تقی۔ ہر متقی آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں داخل ہے۔

سوال۔ اگر کہیں اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودوسلام بھیجو اور جواباً" ہم کہتے ہیں اللھم صل علیٰ' الٰہی آپ کی ذات پر تو درود بھیجے اس طرح ارشاد خداوندی کی ہم تعمیل نہیں کرپاتے؟ ہمیں کیا کہنا چاہئے۔

جواب۔ تنبیہ الغافلین میں ہے کہ یوں کہا جائے' اللھم انی اشھدک واشھد حملة عرشک انی اصلی علی محمد۔ بعض کہتے ہیں یہ کہا جائے' اللھم انی صلیت علیٰ محمد کما صلیت انت وملا ئکتک علیہ۔

الٰہی میں تیری شہادت دیتا ہو اور عرش کے اٹھانے والوں کی شہادت دیتا ہوں بے شک میں درود شریف پڑھتا نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم پر۔

الٰہی میں درود شریف پیش کرتا جس طرح تو نے اور تیرے فرشتوں نے بھیجا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر

عیون المجالس میں ہے کہ حضور ظاہری و باطنی طور پر آلائش سے طاہر اور پاک ہیں اللہ تعالیٰ بھی طاہر و منزہ ہے' پس ہم طاہر پر اپنی طرف سے درود وسلام پیش کرنے کی گزارش کرتے ہیں۔

حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب بندہ عرض گزار ہوتا ہے اللھم صل علیٰ محمد' مقصود حاصل ہوجاتا ہے' اور یہی ہمیں حکم ہے اس لئے کہ ایمانداروں کی طرف سے صلوۃ و سلام عاجزی و انکساری سے گزارش ہی کرنا ہے چنانچہ بالصلوۃ سے یہی مراد ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور پرنور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوۃ لازما" مدارج و مراتب میں ترقی' عروج و بلندی پر دلالت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس انداز سے التجا کرنا ہمارے گناہوں کی معافی کا باعث ہے اور یہ سب سے بڑا وسیلہ ہے' حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے یہ فرمانا اللھم صل علیٰ محمد پکارا کرو' تو یہ کلمہ ہی مامور کی بجاآوری پر دلالت کرتا ہے۔

سوال۔ اس میں کونسی حکمت ہے کہ آیہ کریمہ میں سلام کو کلمہ تسلیم کے ساتھ مئوکد کیا' اور صلوۃ کو نہیں؟

جواب۔ اس کا سبب یہ ہے کہ صلوۃ کی تاکید تو اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے ساتھ ہی ہوچکی تھی اس لئے سلام کو تسلیم کے ساتھ موکد کردیا گیا' بعض علماء کرام نے فرمایا صلوۃ کو جب سلام پر مقدم رکھا تو تقدیم کے باعث ہی اسے اولیت و تاکید کا درجہ حاصل ہوگیا بخلاف سلام کے ! لہٰذا اس کی نسبت خدا اور فرشتوں کی طرف مناسب نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس صلوۃ بھیجنے کے جو معانی بیان کئے گئے ہیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو برکات سے نوازتا ہے

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرماتا ہے

اللہ تعالیٰ صلوۃ سے آپ کو شرف عطا فرماتا ہے

اللہ تعالیٰ آپ کو مقام اعلیٰ مرحمت فرماتا ہے

شان نزول۔ درود و سلام کی آیہ کریمہ کا شان نزول بیان کرتے ہوئے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جس نے حج اسلام کیا پھر وہ جہاد میں شامل ہوا' اسے ایسے جہاد کا ثواب چار سو حج کا عطا ہو گا۔

پس جو صحابہ کرام حج اور جہاد کی طاقت نہیں رکھتے تھے وہ پریشان دل ہوتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ کریمہ نازل فرمائی اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا جو شخص آپ کی ذات اقدس پر درود شریف پڑھے گا اس کے نامہ اعمال میں چار سو جہاد کا ثواب لکھا جائے گا! اور ہر جہاد چار سو حج کے برابر ہو گا!

عجیب و غریب جنتی پھل

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک درخت پیدا کیا ہے جس کا پھل سیب سے قدرے بڑا' انار سے قدرے چھوٹا' مکھن سے زیادہ نرم' شہد سے عمدہ شیریں' مشک سے زیادہ خوشبو رکھنے والا' شاخیں مروارید کی' تنہ سونے کا پتے زبرجد کے اور یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوۃ و سلام پڑھنے والوں کے لئے مختص ہو گا' ان کے علاوہ کوئی اور اسے دیکھ نہ پائے گا۔ (تحفتہ الحبیب)

اونٹ کی گواہی

○ تحفتہ الجلیب فیمازاد علی الترغیب و الترہیب میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو اونٹ کی چوری کے باعث لایا گیا' آپ نے شرعی سزا کے نفاذ کا حکم دیا' تو وہ پڑھنے لگا اللھم صل علیٰ محمد حتٰی لا یبقٰی من صوالک شئی۔ یہ پڑھا اور چل دیا اتنے میں اونٹ پکارا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' یہ شخص میرے چرانے سے بری ہے' آپ نے فرمایا! کون ہے جو اس شخص کو میرے پاس لائے' لوگ اسے آپ کی خدمت میں لائے' آپ نے فرمایا تو نے کیا پڑھا تھا۔ اس نے عرض کیا درود شریف' آپ نے فرمایا یہی وجہ ہے کہ مدینہ منورہ کے کوچہ و بازار فرشتوں سے اٹے پڑے ہیں اور وہ بڑی تیزی سے میرے اور تیرے درمیان حائل ہوگئے پھر آپ نے فرمایا' تو پل صراط پر چودھویں کے چاند کی طرح جگمگاتا ہوگا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کے کان میں آواز گونجنے لگے تو وہ مجھے یاد فرمائے' اور میری ذات پر صلوۃ و سلام پیش کرے ایک روایت میں ہے کہے ذکراللّٰہ من ذکرنی بخیر۔ اللہ تعالیٰ اسے یاد فرماتا ہے جو میرے ذکر میں مصروف رہتا ہے۔

اور پھر چہرہ خوبصورت ہوگیا

مفیدالعلوم از حضرت ابوحامد قزوینی علیہ الرحمہ میں ہے کہ باپ' بیٹا سفر کے لئے روانہ ہوئے' سرراہ' باپ فوت ہوگیا اور اس کی شکل بدل گئی' بیٹے نے جب باپ کی یہ حالت دیکھی تو رو رو کر دعا کرنے لگا' اسی اثناء میں اسے نیند نے آلیا' اس نے سنا' خواب میں کوئی کہہ رہا ہے تیرا باپ سودخور تھا اس وجہ سے شکل بدل گئی تھی' اب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفارش فرمائی ہے کیونکہ تیرا باپ جب بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کانام سنا کرتا تھا تو درود شریف پڑھتا تھا۔

جس کے باعث اس کا چہرہ پہلے کی طرح کردیا گیا ہے' جب وہ بیدار ہوا دیکھا تو اس کے باپ کی شکل و صورت پہلے کی طرح صحیح و درست تھی۔

السلام اے میم۔ حا اور میم' دال

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم مقدس محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں چار حرف ہیں' م' ح' م' د پہلی میم سے منت یعنی اللہ تعالیٰ کا اپنے احسان و کرم سے فرماتا ہے اپنی امت کو دوزخ سے رہائی دلا کر احسان فرمایئے۔

حا' محبت کی ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' میرے حبیب اپنی امت کے دل میں میری محبت کا بیج ڈالئے۔

دوسری میم' مغفرت پر دلالت کرتی ہے اور دال' دوام دین پر یعنی ان کے دلوں دین اسلام کو اتنا راسخ کر دیجئے کہ ہمیشہ تیری امت کے دل دین اسلام سے معمور رہیں۔

بعض نے کہا آپ کے اسم گرامی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے امت کے گناہ معاف' اور اسم احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باعث دوزخ سے رہائی ہو گی۔

چہرہ خوبصورت ہو گیا

حضرت حافظ ابو نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں کہیں جا رہا تھا' کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نوجوان قدم قدم پر درود شریف پڑھتا جا رہا ہے اللھم صل علی محمد وعلی آلہ محمد میں نے دریافت کیا۔ کیا تو صحیح نیت سے پڑھ رہا ہے' اس نے کہا آپ اپنا تعارف کرائیں میں نے کہا سفیان ثوری ہوں وہ کہنے لگا سفیان عراق ! کہاں! پھر اس نے سوال کیا! کیا آپ اللہ تعالیٰ کو پہچانتے ہیں' کہا ہاں! کہنے لگا کیسے؟ میں نے کہا وہ رات کو دن اور دن کو رات داخل فرماتا ہے بچے کو صورت عطا

فرماتا ہے' وہ کہنے لگا جیسے خدا کی معرفت چاہئے ویسے آپ کو حاصل نہیں ہوئی میں نے پوچھا پھر تو اسے کیسے پہچانتا ہے' وہ کہنے لگا جب میں عزم بالجزم کرتا ہوں تو وہ میرا پختہ ارادہ بھی تبدیل فرمادیتا ہے' اس سے میں نے پہچان لیا کہ کوئی میرا بھی مدبر ہے جو میری تدبیر کرتا ہے۔

میں نے قدم قدم پر درود شریف پڑھنے کا سبب دریافت کیا تو وہ کہنے لگا' میں اپنی والدہ کی معیت میں حج کے لئے آیا' میری والدہ مکہ مکرمہ پہنچی تو اس کا پیٹ پھول گیا' چہرہ سیاہ ہو گیا دل میں خیال آیا میری والدہ کس گناہ کا مرتکب ہوئی ہے' چنانچہ میں نے دعا کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلادیئے! پھر کیا دیکھتا ہوں کہ تہامہ (جانب مدینہ منورہ) سے ایک بادل نمودار ہوا جس میں سے ایک سفید لباس شخص باہر نکلا اور اس نے آتے ہی میری والدہ کے پیٹ اور چہرے پر ہاتھ پھیرا' فوراً تکلیف دور ہوگئی اور چہرہ خوبصورت ہو گیا' میں نے عرض کیا آپ کون شخصیت ہیں؟ ارشاد فرمایا انا نبیک محمد' فقلت یارسول اللہ اوصنی قال لا ترفع قدما الا وتقول اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد۔ میں تیرا نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوں اور فرمایا تم اپنے قدم نہ اٹھاؤ یہاں تک کہ پڑھ لیا کرو اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

طبقات ابن سبکی میں حافظ ابونعیم کا نام احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق لکھا گیا ہے' آپ بڑے صوفی' جامع فقہ وتصوف اور حفظ قرآن و حدیث میں اعلیٰ درجہ پر فائز تھے' ان کا لقب حافظ الدنیا تھا۔

محدثین فرماتے ہیں حافظ ابونعیم چودہ سال تک مکہ مکرمہ میں رہے' 430 ہجری کو 90 برس کی عمر میں وصال فرمایا۔

تہامہ حجاز کے شہروں میں سے ایک شہر ہے جو نجد سے مکہ مکرمہ کی جانب پڑتا ہے' آب وہوا کی تبدیلی کے باعث اس کا یہ نام مشہور ہے' نجد'

یمامہ میں شامل ہے' جدہ کعبہ شریف کی بائیں جانب حجاز کے مغرب میں ہے'
نجد' جرس اور اطراف کوفہ کے درمیان واقع ہے (امام نووی علیہ الرحمہ)

اور بادشاہ ہلاک ہو گیا

کسی عاشق رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیان ہے کہ وہ ظالم بادشاہ کے خوف سے جنگل میں چلا گیا وہاں جاکر اس نے ایک خط کھینچا اور اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزار پاک تصور کر کے ایک ہزار بار آپ کی خدمت میں صلوٰۃ وسلام پیش کیا پھر یوں دعامانگی الٰہی' صاحب مزار' حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تیری بارگاہ میں وسیلہ بناکر عرض کرتا ہوں' مجھے اس ظالم بادشاہ سے نجات عطا فرما!

ہاتف غیبی پکارا' سیدنا محمد رسول اللہ کتنے اچھے شفاعت فرمانے والے ہیں اگرچہ مسافت بہت ہے لیکن وہ اپنی شان و عظمت' کرامت و منزلت کے باعث بہت قریب ہیں۔ جاؤ تمہارے دشمن کو ہم نے ٹھکانے لگا دیا' جب وہ واپس پلٹا تو پتہ چلا بادشاہ مرچکاہے۔ قدرے عبارت ملاحظہ فرمائیے۔ قال بعضحھم هربت من سلطان جائرالی البر یۃ و خطیت خطافی الارض وسمیتہ قبر محمد صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم وصیلت علیہ

الف مرۃ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بار ہا اس پر اپنی شان کے مطابق درود شریف بھیجتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر جمعتہ المبارک کے دن درود و سلام پڑھتاہے اللہ تعالیٰ اس پر لاکھوں رحمتیں نازل فرماتاہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے دس

درجے بلند کرتا ہے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اسی طرح ہر ایک درود شریف پڑھنے پر دس گناہ اضافہ سے کرم فرماتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ جلوہ افروز تھے کہ ایک شخص حاضر خدمت ہوا جب کہ آپ کے پاس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے ہوئے تھے' آپ نے آنے والے شخص کو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آگے بٹھایا' تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے مجھے روئے زمین پر رہنے والوں سے ہمیشہ زیادہ قرب دیا آج کیا سبب ہے' آپ نے فرمایا یہ شخص مجھ پر ایسا درود شریف پڑھتا ہے جس کی مثال نہیں' دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا یہ پڑھا کرتا ہے۔ اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد فی الاولین والآخرین و فی الملاء الاعلٰی الی یوم الدین۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے' آپ اس درود شریف کے ثواب سے آگاہ فرمائیے' آپ نے فرمایا تمام سمندر سیاہی' تمام درخت قلم بن جائیں اور تمام فرشتے لکھنے لگیں' تو اس کے ثواب کو رقم کرنے سے عاجز رہیں گے!

ابن ملقن نے بھی اس واقعہ کو حدائق میں رقم فرمایا ہے لیکن انہوں نے یہ درود شریف درج کیا ہے اللھم صل علی محمد عددمن یصلی علیہ وصلی علی محمد کما تحب الصلوۃ علیہ وصل علٰی محمد المختار وصل علی محمد الذی من نورہ والشرق بشعاع وجھہ الاقطار وصل علی محمد علی آل بیتہ الابرار

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر درود بھیجتا' اس پر فرشتے درود بھیجتے ہیں خود خدا اپنی شان کے مطابق درود بھیجتا ہے جس کے باعث تمام آسمان اور زمین والے درود بھیجتے ہیں بلکہ سمندر' درخت' پرندے' چرندے' غرضیکہ کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہتی جو درود نہ بھیجتی ہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو منادی پکار کر کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے تجھ پر دس بار درود بھیجے آسمان والے یہ سن کر کہتے ہیں۔ تیرے درود شریف کے بدلے ایک سو بار تجھ پر رحمت فرمائے اسی طرح دوسرے آسمان والے دو سو تیسرے والے ہزاربار' چوتھے والے دو ہزار' پانچویں والے چار ہزار' چھٹے والے چھ ہزار' ساتویں آسمان والے سات ہزار بار درود بھیجتے ہیں۔

ص پھر اللہ تعالیٰ فرماتا اسے ثواب عطا کرنا میری ذمہ داری ہے جیسے اس نے میرے محبوب پر درودو سلام بھیجا اور دل و جان سے ان کی تعظیم و توقیر بجا لایا۔ مجھ پر حق ہے کہ میں اس کے ہر قسم کے گناہ معاف فرمادوں!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی وقت ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو فوری طور پر اس کا درود شریف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچا دیتا ہے' اور عرض گزار ہوتا ہے یہ فلاں بن فلاں کی طرف سے ہے!

آپ فرماتے ہیں اسے میری طرف سے دس بار درود شریف کا انعام پہنچاؤ اور اسے کہہ دو اگر ان دس میں سے ایک بھی تیرے پاس رہا تو بلاشبہ میری معیت میں جنت پائے گا! جیسے شہادت کی انگلی کے ساتھ درمیانی انگشت کا ساتھ ہوتا ہے' پھر فرشتہ عرش معلیٰ تک پہنچتا ہے' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے اسے میری طرف سے دس بار درود شریف کے انعام کا تحفہ پہنچا دو اور کہہ دو ان دس میں سے تیرے پاس روز قیامت ایک بھی درود شریف محفوظ ہوگا تو جہنم سے نجات پائے گا۔

پھر ارشاد ہوگا اس کے ہر حرف کے بدلے فرشتہ پیدا کیا جائے گا جس کے سینکڑوں منہ اور زبانیں ہوں گی وہ ان سے تسبیح و تمہید میں مصروف رہے گا'

اور اس کا تمام تر ثواب اس شخص کے نامہ اعمال میں درج ہوگا جس نے ایک بار نبی کریمؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں درودو سلام کا نذرانہ پیش کیا ہوگا۔

حاجات بر آئیں گی

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے جو کچھ بھی طلب کرو مجھ پر درود شریف پڑھ کر مانگو اللہ تعالیٰ کے کرم سے یہ بات بہت بعید ہے کہ اس سے دو حاجتیں طلب کی جائیں اور وہ ایک پوری کرے اور دوسری پوری نہ کرے، یعنی سبھی کچھ مانگا ہوا پورا کرے گا!

دعا کی قبولیت کا باعث

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دعا زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے یہاں تک کہ مجھ پر اور میری آل پر درود شریف پڑھا جائے۔ (حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ)

حضور سید عالم ﷺ کا چاند سے باتیں کرنا

عن العباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال احدقت بالنظرالی النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم فقال یاعم هل لک حاجة؟ قلت نعم، لما ارضعتک حلیمة وانت ابن اربعین لوما رائیتک تخاطب القمر ویخاطبک بلغة لم افهها قال یاعم قرضی القماط فی جانبی الایمن فاردت ان ابکی فقال القمر لا تبک فلوقطرت من دموعک قطرة علی الارض قلب اللّٰہ الخضراء علی الغبراء فصفق العباس (الی آخرہ)

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف غور سے دیکھا، آپ نے

فرمایا ! میرے چچا کیا آپ کوئی بات پوچھنا چاہتے ہیں' میں نے عرض کیا ہاں' جب حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو دودھ پلایا کرتی تھیں' ابھی آپ چالیس دن کے تھے' میں نے دیکھا آپ چاند سے باتیں کررہے ہیں اور چاند آپ سے ! ایسی زبان میں جو میں سمجھ نہیں سکتا تھا۔

آپ نے فرمایا چچا مجھے پٹی تنگ کر رہی تھے' میں نے رونا چاہا تو چاند عرض گزار ہوا' یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ روئیے گا نہیں' ورنہ آپ کے آنسو کا ایک قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کو الٹ دے گا!

حضرت عباس خوشی سے جھوم اٹھے اور تالیاں بجانے لگے آپ نے فرمایا چچا ذرا اور بھی سنیئے۔ میرے چچا جو پٹی مجھے تکلیف پہنچا رہی تھی اس کے باعث میں نے رونا چاہا تو چاند نے عرض کیا آپ روئیے گا نہیں اگر آپ کاایک آنسو بھی زمین پر گر پڑا تو زمین قیامت تک کوئی سبزہ نہیں اگائے گی پس میں نے اپنی امت پر شفقت کے باعث خاموش رہا۔ اس پر حضرت عباس آپ نے فرمایا چچا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں تو اپنی والدہ کے شکم اطہر میں لوح محفوظ پر قلم چلنے کی آواز بھی سن لیتا تھا۔

آپ نے فرمایا چچا کچھ اور بیان کروں ! عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے فرمایا میں تو عرش اعظم کے سامنے آفتاب و مہتاب کے سجدہ کرنے کی آواز بھی سنتا رہا ہوں حالانکہ میں اپنی والدہ ماجدہ کے شکم اطہر میں تھا۔

نیز فرمایا مجھے اس ذات اقدس کی قسم جن نسے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا' ان میں کسی کو بھی چالیس سال سے قبل تاج نبوت سے سرفراز نہ فرمایا گیا سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے' کیونکہ انہوں نے پیدا ہوتے ہی اعلان فرما دیا' میں اللہ کا بندہ ہوں مجھے کتاب عطا فرمائی گئی اور مجھے

نبوت سے نواز گیا اور آپ کے بھتیجے کے علاوہ یعنی مجھے !

آپ نے مزید فرمایا۔ چچا سنئے! میں پیر کی شب پیدا ہوا' اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں میں سات خصوصی پہاڑ پیدا فرمائے ہیں ان میں ان گنت فرشتے ہیں جنہیں صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے کتنے ہیں وہ قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں مصروف رہیں گے ان کے اس ذکرواذکار کا تمام ثواب اس خوش نصیب انسان کو ملے گا جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور اس کے اعضاء یعنی زبان اور دل وغیرہ درود شریف کے لئے متحرک ہو جائیں۔ (ذکرہ فی شواردالملح وموارد المنح وھو موضوع) (واللہ تعالیٰ اعلم)

حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے دیکھا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی چارپائی پر لیٹے ہوئے چاند سے کھیل رہے تھے۔ وھویشیر الیہ باصبعہ فحیثما اشارتحول القمر الٰی موضع اشارتہ اور آپ اپنی انگلی سے جس طرف اشارہ فرماتے ہیں چاند اسی طرف ہوجاتا ہے۔

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا
(اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ)

حضرت مولف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے عین ممکن ہے' آپ کے معجزات تو بچپن' جوانی بلکہ زندگی کے ہر لمحہ میں ظہور پذیر ہوتے رہے جن کا شمار ہی نہیں ہو سکتا۔

بلند آواز سے صلوۃ و سلام کا فائدہ

عن النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم من صلی صلٰوۃ وجھر بھا شھدلہ کل حجر ومدر ورطب ویابس۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بلند آواز سے صلوۃ و سلام پیش کرتے ہیں' ان کے لئے زمین کی ہر چیز پتھر'

مٹی، خشک و تر گواہ بن جاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دو فرشتے مقرر کردیئے ہیں میرا جب بھی کسی بندہ کے پاس ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود شریف پڑھے تو وہ دونوں اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے امین کہتے ہیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور پھر وہ مجھ پر درود و سلام نہ پڑھے تو فرشتے کہتے ہیں اللہ کرے تیری مغفرت نہ ہوا۔ اس پر خدا اور فرشتے امین کہتے ہیں۔

سب سے بڑا بخیل:

عن ابی ذر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم، قال الا اخبرکم بابخل الناس؟ قالوابلی یارسول اللّٰہ قال من ذکرت عندہ فلم یصل علی فذلک ابخل الناس۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا! کیا میں تمہیں سب سے بڑے بخیل کی بابت خبر دوں وہ کون ہے؟

عرض کیا ہاں یارسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایئے! آپ نے فرمایا سب سے بڑا وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود و سلام نہ پڑھے۔

ورایت فی الشفاء عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ان البخیل کل البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل علی۔ شفاء شریف میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی میں نے دیکھا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک وہی شخص بخیلی میں سب سے بڑھ کر ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور پھر وہ مجھ پر صلوۃ و سلام نہ پڑھے۔

حضرت شیخ سعدی عام بخیل کے بارے فرماتے ہیں۔

بخیل ار بود زاہد بحر و بر
بہشتی نباشد بحکم خبر

بخیل خشکی و تری' زمین اور سمندر میں عبادت کرنے والا ہی کیوں نہ ہو' بحکم حدیث شریف بہشتی نہیں ہوگا!

جب یہ عام بخیل کی بات ہے تو اندازہ لگایئے اس بخیل کا کیا حشر ہوگا' جسے خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ شخص بخیل اعظم ہے جو مجھ پر درودو سلام نہیں پڑھتا۔

اور تجھ پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
بخدیا کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس مجلس میں میرا تذکرہ ہو اور پھر وہ لوگ مجھ پر درود شریف نہ پڑھیں تو ان پر حسرت مسلط کردی جائے گی اگرچہ بہشت میں ہی کیوں نہ جائیں' یعنی وہ درود شریف پڑھنے والوں کے مراتب و مدارج دیکھ کر جنت میں بھی آرام حاصل نہیں کرپائیں گے حسرت سے پکاریں گے' کاش کہ ہم نے بھی آپ کی خدمت میں صلوۃ و سلام پیش کیا ہوتا۔ *نابش نعوری*

اسے جنت کا راستہ نظر نہیں آئے گا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من نسی الصلوۃ علی نسی طریق الجنۃ۔

ومن ذکرت عندہ فلم یصل علی فقد اخطاء طریق جنۃ

جو شخص مجھ پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا بھول گیا اسے جنت کا راستہ سجھائی نہیں دے گا۔

نیز فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر صلوٰۃ و سلام پیش نہ

کرے وہ جنت کا راستہ بھول جائے گا۔

جب صلوٰۃ و سلام کے بھول جانے کی سزا یہ ہے کہ اسے جنت کا راستہ نظر نہیں آئے گا تو ان مبلغین کا کیا حشر ہوگا جن کا صلوٰۃ و سلام سے روکنا معمول بن چکا ہے بقول امام دین گجراتی پھر یہ پڑھتے ہوئے اپنے مخصوص ٹھکانے کی طرف بھاگ جائیں گے۔

جنت میں کوئی سیٹ خالی نہیں
تو جلدی سے دوزخ میں وڑمام دینا

محبوبیت کا باعث

رسالہ قشیریہ میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے آپ کو دوسروں کی بہ نسبت دس ہزار گناہ زیادہ قوت سماعت سے نوازا یہاں تک کہ تو میرے کلام کو سن لیا اور میں نے تجھے دس ہزار مختلف زبانوں پر عبور عطاء فرمایا یہاں تک کہ تو نے میرے کلام کو سمجھا اور جواب دیا' مگر یاد رکھئے میرے ہاں محبوبیت کا مقام اس وقت تک حاصل نہیں کرپاؤ گے جب تک میرے حبیب نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بکثرت صلوٰۃ و سلام نہیں پڑھو گے۔

ایک اور روایت یوں آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اے موسیٰ علیہ السلام اگر آپ اس سے بھی زیادہ قرب چاہتے ہو جتنا آپ کا کلام آپ کی زبان کے قریب ہے' آپ کی روح آپ کے جسم اور آپ کا نور بصیرت آپ کی آنکھ سے قریب ہے نیز روز قیامت آپ کو تشنگی معلوم نہ ہوتو آپ میرے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بکثرت درودوسلام پڑھا کریں۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریا پر عصا مارا تو وہ پانی سے چمٹ گیا اوپر نہ اٹھ سکا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی آئی میرے حبیب صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درودوسلام پڑھیئے چنانچہ انہوں نے درود شریف پڑھا تو عصا پانی سے جدا ہوگیا۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص مجھ پر درودوسلام پڑھتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر عافیت کے دروازے کھول دیتا ہے۔

دس فرشتے

امام قرطبی علیہ الرحمہ سورۃ الاحزاب کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ظاہر وصال کے بعد جو بھی کوئی تم میں سے مجھ پر صلوٰۃ و سلام پیش کرے گا اللہ تعالیٰ بذریعہ حضرت جبرائیل علیہ السلام' اس کا صلوٰۃ و سلام میرے پاس بھیجے گا' اور کہے گا یارسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلاں بن فلاں آپ کی خدمت میں سلام پیش کرتا ہے میں کہو گا وعلیہ السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

سورۃ رعد کی تفسیر میں درج ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت ماب میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم بندہ کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں۔ فرمایا دس' جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

آپ نے فرمایا ایک فرشتہ انسان کی دائیں طرف' ایک بائیں' ایک سامنے ایک پیچھے' ایک پیشانی پر جب تو عاجزی و انکساری کرتا ہے تواللہ تعالیٰ تجھے رفعت مرحمت فرماتا ہے' جب تو اللہ تعالیٰ کو اپنی انانیت دکھائے گا تو وہ تجھے نیست و نابود کردے گا' ایک فرشتہ تیرے منہ میں رہتا ہے جو سانپ وغیرہ داخل نہیں ہونے دیتا' دو فرشتے تیری آنکھوں پر' دو فرشتے تیرے لبوں پر جو صرف تیرے منہ سے نکلنے والے درود شریف کی حفاظت کرتے ہیں' اس طرح یہ دس فرشتے جو ہروقت تیری خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔

جبرائیل کی تخلیق؟

آپ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا! یارسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے جب مجھے تخلیق فرمایا گیا تو ایک مقام پر دس ہزار سال تک ٹھہرا رہا! لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ کونسا وظیفہ کروں! پھر مجھے پکارا گیا جبرائیل! اس وقت مجھے معلوم ہوا میرا نام جبرائیل ہے' تو میں نے کہا لبیک اللھم لبیک۔ ارشاد ہوا' میری تقدیس بیان کرتے رہو چنانچہ دس ہزار سال یہ وظیفہ پڑھتا رہا! پھر ارشاد ہوا میری بزرگی بیان کرو۔ میں نے دس ہزار سال تک بزرگی بیان کی' پھر ارشاد ہوا دس ہزار سال تک میری حمد بجالاؤ میں حمد بیان کرتا رہا پھر دس ہزار سال تک عرش کو میرے لئے کھلا چھوڑا گیا۔ میں نے اس پر ایک سطر دیکھی' پھر مجھے آگاہ کیا گیا۔ یہ کلمہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ' ہے میں نے عرض کیا۔ یااللہ' محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کون ہیں؟

فرمایا اے جبرائیل اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تخلیق مقصود نہ ہوتی تو میں تجھے بھی نہ بناتا اور اگر وہ نہ ہوتے' جنت' دوزخ' چاند' سورج کو بھی پیدا نہ فرماتا' اے جبرائیل میرے حبیب پر صلوۃ و سلام پیش کرتے رہو چنانچہ میں دس ہزار سال تک درود شریف عرض کرتا رہا۔

درود شریف بہاریہ

بیان کرتے ہیں کہ کسی عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس انداز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں صلوۃ و سلام پیش کیا' بہار کا موسم تھا' باہر نکلا اور یوں صلوۃ و سلام پڑھنے میں مصروف ہوگیا اللھم صل علی محمد عدد اوراق الاشحار وصل علی محمد عدد الازھار و لثمار وصل علی محمد عدد قطر البحار وصل عی محمد عدد رمل الفقار وصل علی محمد عدد مافی البرار والبحر۔ ہاتف غیبی نے پکارا جو کچھ تو نے پڑھا اس کے ثواب لکھنے سے کاتبین عاجز ہیں۔

غروب ہونے تک تھک گئے ہیں' اور تو اللہ تعالیٰ کریم و رحیم کی طرف سے جنت عدن کا مستحق بن چکا ہے اور تیرے لئے آخرت کا گھر کیا خوب ہے!

موت کی تلخی ختم:

کسی صالح نے خواب میں ایک نیک بخت کو دیکھا اور دریافت کیا! تو نے موت کی تلخی کو کیسے پایا' اس نے کہا مجھے تو کسی قسم کی تلخی وغیرہ کا پتہ نہیں چلا' کیونکہ علمائے کرام سے میں نے سن رکھا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر بکثرت درود شریف پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ موت کی تلخی سے امن میں رکھے گا اور صلوۃ و سلام تو میرا معمول رہا اس لئے بوقت نزع تلخی محسوس تک نہ ہوئی۔

بال بال دعائے مغفرت کرتا ہے

حضرت مقاتل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں عرش کے نیچے ایک فرشتہ اور اس کا سر عرش سے متصل ہے' اور اس کے سر کی چوٹی جو طول و عرض میں عرش کشادگی تک پھیلی ہوئی اس پر جتنے ہیں ان پر مرقوم ہے۔ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ' جب کوئی انسان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوۃ و سلام پیش کرتا ہے تو اس فرشتے کا ایک ایک بال درود شریف پڑھنے والے کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے!

پیشاب کی بندش ختم:

کسی نیک بخت کا پیشاب بند ہوگیا' وہ حضرت شیخ عارف شہاب الدین بن ارسلان رحمہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا' جو مسجد اقصیٰ کے امام اور بہت بڑے زاہد تھے' انہیں اپنی تکلیف بتائی' وہ فرمانے لگے تو نے اس تکلیف کے علاج یا اس زہر کے تریاق کو کیوں چھوڑ رکھا ہے اور اسے پڑھئے اللھم صل وسلم وبارک علی روح سیدنا محمد فی الارواح وصل وسلم

علی قلب سیدنا محمد فی القلوب وصل وسلم علی جسد سیدنا محمد فی الاجساد وصل وسلم علی قبر سیدنا محمد فی القبور۔ وہ یہ درود شریف پڑھتے پڑھتے سو گیا جب بیدار ہوا تو ہر قسم کی بیماری سے عافیت پاچکا تھا۔

طب۔ پیشاب کی بندش ہو تو دودھ کے ساتھ مولی کا استعمال اس مرض کے لئے مفید ہے' درست کریں اور اس کا عصارہ بھی نافع ہے نیز تخم شمر ہے اس کے بیج مقوی حصاۃ ہے۔ ساہی کا کانٹا بھی فائدہ مند ہے۔

حکایت۔ جہاز غرق ہونے سے بچ گیا

ایک عارف کامل بیان کرتے ہیں کہ ہم سمندر کا سفر کر رہے تھے' کہ سخت ترین ہوا نے جہاز کو اپنی لپیٹ میں لے لیا' ہم ڈوب رہے تھے کہ مجھے اونگھ نے آلیا' اس وقت رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے شاد کام ہوا' آپ نے فرمایا جہاز والوں سے کہو اس درود شریف کو پڑھنا شروع کردیں۔ اللھم صل علی سیدنا محمد صلوۃ تنجینا بھا من جمیع الاھوال والافات وتفضی لنابھا من جمیع الحاجات وتطھرنابھا من جمیع السیات وترفعنابھا اعلیٰ الدرجات وتبلغنابھا اقصیٰ الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوۃ وبعد المماتـ میں بیدار ہوا اور ہم سبھی اس کا وظیفہ کرنے لگے' چنانچہ اس کی برکت سے اندھیری ختم ہوگئی اور ہم بعافیت منزل مقصود تک پہنچے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھ پر بکثرت صلوۃ و سلام پڑھتے رہو کیونکہ اس کی برکت سے مصائب و آلام ختم اور مشکلات آسان ہو جاتی ہیں۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جمعرات کو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتا ہے جو چاندی کے اوراق اور سونے کے قلم لئے آتے ہیں

اور اس رجسٹر میں ان لوگوں کے نام درج کرتے ہیں جو جمعرات کی شب کو کثرت سے صلوۃ و سلام پڑھنے میں مشغول ہوتے ہیں۔

بچوں کا رونا بھی ذکر الٰہی ہے؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچوں کو سال بھر تک رونے کے باعث مت مارا کرو! کیونکہ چار ماہ تک کے بچے کا رونا دراصل لاالہ الااللہ ہوتا ہے' چار ماہ تک میری ذات پر وہ درود شریف پڑھتا ہے اورچار ماہ تک اپنے والدین کے لئے اس کا رونا دعائیں ہوتی ہیں' گویا کہ بچے کا رونا' رونا نہیں بلکہ وہ اپنی بولی میں ذکر خدا و رسول اور والدین کے لئے دعوات بخشش میں محو ہوتا ہے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

صلوۃ و سلام مجسمہ انوارو تجلیات

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک سو مرتبہ صلوۃ و سلام پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت میں اسے ایک ایسا نور عطا فرمائے گا اگر اس کے انوارو تجلیات کو تقسیم کیا جائے تو تمام مخلوق کو ڈھانپ لے۔

اہل محبت کے صلوۃ و سلام خود سنتا ہوں

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جمعۃ المبارک کے دن اور رات کو مجھ پر صلوۃ و سلام پڑھا کرو کیونکہ جمعرات اور جمعۃ المبارک کے دن تمام فرشتے تمہارے درود و سلام کو میرے بارگاہ میں پیش کرتے ہیں اور اہل محبت کے درودوسلام تو میں ازخود اپنے کانوں سے سماعت فرماتا ہوں اسے حضرت سمرقندی تنبیہہ الغافلین میں رقم فرماتے ہیں۔ اسمع صلوۃ اہل محبۃ واعرفھم۔ اہل محبت کے درود شریف میں خود سنتا ہوں اور انہیں میں

پہچانتا ہوں۔

دور و نزدیک سے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

اسی سال کے گناہ معاف

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص زندگی بھر بکثرت درودوسلام کا وظیفہ کرتا رہتا ہے بعداز وصال بحکم خداتعالیٰ تمام مخلوق اس کے لئے دعائے خیروبرکت کرتی رہتی ہے۔

نیز فرمایا جو شخص اللھم صل علی محمدالنبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وسلم جمعتہ المبارک کے دن عصر کے وقت 80 مرتبہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اسی سالہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

جنت کا راستہ دکھائی نہیں دے گا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کے دن ایک قوم کو جنت میں جانے کا حکم ہوگا مگر وہ راستہ بھول جائیں گے۔ آپ نے فرمایا یہ وہ قوم ہوگی جس کے سامنے میرا نام آتا تو وہ مجھ پر صلوۃ و سلام نہیں پڑھتے تھے۔

گلاب کا پھول اور درود شریف

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے گلاب کا پھول سونگھا اور پھر مجھ پر درود شریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

خوشبوئے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سرخ گلاب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انبیاء کرام کی خوشبوں کے لئے تخلیق فرمایا۔

حضرت کلاباذی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جو شخص میری خوشبو سونگھنا چاہئے وہ سرخ گلاب کو سونگھ لیا کرے۔

فائدہ جلیلہ۔ اصحاب طب فرماتے ہیں سرخ گلاب صفرا کو مفید ہے اور اعضائے باطنی کے لئے مقوی ہے' بخار' سردرد کو آرام دیتا ہے' چالیس عدد گلاب کے پھول ایک اوقیہ آٹے ہیں ملائے اور ایک اوقیہ رب خراب میں ملاکر کھانے سے اعتدال کے ساتھ دست آجاتے ہیں۔

عمدہ آواز کے لئے گلاب کا پینا مفید تر ہے قلب' ومعدہ کو تقویت دیتا ہے قرص گلاب مقوی معدہ و جگر ہے' عرصہ دراز کے لئے بھی نافع ہے' طریقہ کار یہ ہے اصل السوس چار درہم زیرہ گلاب چھ درہم سنبل تین درہم باریک پیس کر عرق سنی میں ملائیں اور ایک ایک قرص کی گولیاں تیار کرلیں۔ (درہم تین ماشہ اور مثقال چار ماشے کا ہوتا ہے) گلاب کاشہد میں تیار کردہ گلقند معدہ کو بلغم اور رطوبت سے صاف رکھتا ہے' جس معدے میں رطوبت ہو سکنجبین کے ساتھ یہ گلقند نہایت مناسب ہے' بشرطیکہ نہار منہ استعمال کرے' ہاں گرم پانی کے ساتھ استعمال ہو۔ گلقند معدہ اور جگر بارد کے لئے مقوی ہے۔

ترکیب گل قند۔ ایک حصہ گلاب کے پھول تین حصے شہد' کو ملا کر ہلکی سی آنچ دیں' گلقند تیار اور اگر چینی سے بنانا ہو تو ایک حصہ گلاب کے پھول تین حصے چینی ملا کر دو دن تک دھوپ میں رکھیں' تین دن بعد ہاتھوں سے ملیں' نہایت عمدہ گلقند تیار ہوگی' مناسب مقدار میں استعمال کریں۔

اگر چاہتے ہیں کہ گلاب کی خوشبو زیادہ ہو تو جب اس کے پودے لگائیں تو اس کی جڑوں میں لہسن ڈال دیں' اور اگر چاہتے ہیں کہ جلدی پھول کھلیں تو سردیوں میں گرم پانی سے سینچا جائے گلاب کی قلمیں لگانے کا وقت موسم بہار کا آغاز ہے۔:۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ گلاب نہیں سونگھے گا اور پھر اس نے خشک پھول سونگھ لئے تو کیا وہ حانث ہوگا یا نہیں؟ اس میں علمائے کرام نے مختلف جواب دیئے ہیں روضہ اور تاج میں دونوں وجہیں مرقوم ہیں۔

لطیفہ۔ نور محمدی اور چاول

شرعۃ الاسلام میں ہے کہ چاول کھاتے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر صلوۃ و سلام پڑھنا مستحب ہے کیونکہ جنت میں وہ ایک خاص قسم کا جوہر تھا' جس میں اللہ تعالیٰ نے نور محمدی ودیعت فرما رکھا تھا' جب اس سے نور مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء الگ ہوا تو وہ فرقت کے باعث چور چور ہوکر دانہ دانہ بن گیا۔

حضرت علی المرتضیٰ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو چیز بھی زمین سے پیدا فرمائی ہے سبھی میں شفا بھی ہے اور وباء بھی' سوائے چاول کے کیونکہ اس میں شفا ہی شفا ہے اس میں بیماری نہیں ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد فلینظر ایھاازکی طعاما کے متعلق فرمایا اس سے چاول مراد ہیں۔

کتاب البرکتہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد مرقوم ہے کہ چاول کھایا کریں کیونکہ چاول باعث برکت ہیں۔

لطیفہ۔ حضرت عبدالرحمٰن صفوری اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے والد ماجد علیہ الرحمہ نے کسی شخص سے کہا آیئے مسور مبارک کھائیں اس نے جواباً کہا آپ مجھے منحوس چاول کھلایئے۔

حضرت ابوالفرح رزاز علیہ الرحمہ چاول نہیں کھایا کرتے تھے کیونکہ اس کی فصل کو پانی کی بکثرت حاجت ہوتی ہے اس لئے انہیں خوف کہ کہیں چاول

والے نے کسی کے پانی کو ناجائز طور پر اپنے کھیت میں نہ ڈال لیا ہو' یہ تھا ان کا تقویٰ و ورع' ان کا اسم گرامی عبدالرحمٰن ہے انہوں نے حضرت قاضی حسین علیہ الرحمہ سے علم فقہ حاصل کیا۔ 494ھ میں فوت ہوئے۔

فائدہ جلیلہ۔ منازل الابرار میں ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور عرض کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک نہایت وسیع و عریض گنبد نما محل سے نوازا ہے جس کا عرض تین سو سال کی مسافت ہے۔

اس میں نہایت خوشگوار ہوائیں چل رہی ہیں اس میں آپ کی ذات اقدس پر بکثرت درود شریف پڑھنے والے کے سوا کوئی اور داخل نہیں ہوگا!

حضرت طبرانی علیہ الرحمہ کبیر اور اوسط میں روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح و شام اس درود شریف کا وظیفہ کرتا ہے کراماً" کاتبین اس کا ثواب ایک ہزار دنوں تک تحریر کرتے رہتے ہیں۔ اللھم رب محمد صل علی آل محمد واجز محمد صلی اللہ علیہ وسلم ما ھواھلہ

غم غلط ہوجائیں گے

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا! میں آپ کی ذات اقدس پر بکثرت درودوسلام پیش کرتا رہتا ہوں' پھر بھی آپ فرمایئے کس قدر پڑھا کروں آپ نے فرمایا جتنا چاہو پڑھو' تمہارے لئے بہت بہتر ہے' عرض کیا دو تہائی حصہ آپ نے فرمایا پھر تو تمہارے ہر قسم کے غم غلط ہوجائیں گے' تمہاری خطائیں معاف ہوں گی' (رواہ الترمذی) ترغیب الترھیب میں ہے کہ دعا مانگتے وقت آپ کی ذات اقدس پر درورد وسلام پیش کرنے کی مقدار مقرر کرلیں۔ (یہ بہت اچھا ہے)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک سو چوہتر احادیث مروی

ہیں' حضرت ابوعمارہ رضی اللہ تعالیٰ بھی صحابی ہیں ان کے علاوہ کسی کا نام عمارہ نہیں۔ (تہذیب الاسماء)

حکایت۔ موئے مبارک کی تعظیم و توقیر

بلخ کا ایک امیر ترین شخص فوت ہوگیا' اس کے دو بیٹے تھے انہوں نے وراثت تقسیم کی تو اس کے ترکہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تین عدد "موئے مبارک" بھی تھے ایک ایک دونوں نے لے لیا جو تیسرا موئے مبارک تھا بڑے نے کہا اسے ہم کاٹ کر نصف نصف کرلیتے ہیں' چھوٹے بھائی نے کہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کا لحاظ رکھتے ہوئے نہ کاٹیں' بڑا کہنے لگا اچھا کیا آپ سبھی بال لے کر جو تو نے دنیا کا مال وراثتاً حاصل کیا ہے وہ مجھے دے کر جنت کے مستحق بن جاؤ۔

چھوٹے نے کہا مجھے منظور ہے آپ مال دنیا لے لو اور مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک دے دو' چنانچہ چھوٹے نے تینوں موئے مبارک حاصل کرکے اپنا تمام مال بڑے بھائی کو دے دیا' کچھ مدت بعد اس کا تمام مال جاتا رہا اور وہ فقیر ہوگیا' اس نے عالم غربت میں ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور اپنی غربت کی شکایت کی' آپ نے فرمایا! ارے بدنصیب! تو میرے موئے مبارک سے بے رغبتی کی اور مال دنیا کو ان پر ترجیح دی! اور تیرے بھائی نے وہ حاصل کئے اور احترام کیا' وہ انہیں جب دیکھتا ہے مجھ پر بکثرت درود شریف پیش کرتا ہے' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے سعادت دارین سے نواز دیا' جب بیدار ہوا تو اپنے چھوٹے بھائی کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے خادموں میں شمولیت اختیار کرلی۔

حضرت مولف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مجھے مکہ مکرمہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی زیارت نصیب ہوئی اور اس نعمت عظمیٰ کی زیارت پر میں اللہ تعالیٰ کا ہزارہا بار شکر بجالاتا ہوں۔

حکایت۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منہ چوم لیا

ایک عاشق رسول کریم علیہ التحیتہ والتسلیم کا بیان ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ایک مخصوص تعداد کے مطابق صلوۃ وسلم پیش کرنا معمول بنالیا' حسب معمول میں صلوۃ و سلام عرض کررہا تھا کہ مجھے اونگھ نے آلیا' آنکھیں بند ہوئی ہی تھیں کہ میرے مقدر کا ستارہ چمکا اور سرکار دوعالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے' فرمانے لگے اپنے منہ کو میرے قریب کرو تاکہ میں اسے چوم لوں۔

میں قدرے شرما سا گیا اور میرا چہرہ گھوم گیا' تو آپ نے میرے رخسار کو بوسہ دیا' جب میں بیدار ہوا تو میرا مکان خوشبو سے معطر تھا' چاروں طرف خوشبو مہک رہی تھی یقیناً وہ آپ کی بے مثال خوشبو تھی۔

عطر جنت میں بھی ایسی خوشبو نہیں
جیسی خوشبو نبی کے پسینے میں ہے

فائدہ۔ اپنے بیٹے کا نام محمد رکھوں گا

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس کے ہاں امید ہو وہ پختہ نیت کرلے کہ میں اپنے بیٹے کا نام محمد رکھوں گا تو اللہ تعالیٰ اسے بیٹا عطا فرمائے گا۔

نیز فرمایا جس گھر میں محمد نامی شخص ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرماتا ہے جس کی زوجہ حاملہ اور وہ ارادہ کرے کہ جو بچہ پیدا ہوا اس کا نام محمد رکھوں گا۔ اللہ تعالیٰ اسے فرزند عطا کرے گا۔

حضرت جلیلہ بنت عبدالجلیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیک وسلم میرے بچے زندہ نہیں رہتے آپ نے فرمایا' تم نذر مانو کہ آئندہ جو بچہ پیدا ہوگا اس کا نام محمد رکھوں گی' چنانچہ اس نے آپ

کے ارشاد پر عمل کیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے لڑکا عطا فرمایا جو زندہ رہا' جہاد میں شامل ہوا اور مال غنیمت پایا۔

تعظیم نام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب تم کسی نام محمد رکھو تو اس کی تعظیم بجا لایا کرو۔ اس کی نشست گاہ کشادہ رکھو' اس کی نقل مت اتارو۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کبھی مجلس شوریٰ منعقد کریں تو اس میں ایسے شخص کو بھی شامل کرلیا کریں جس کا نام محمد ہو' اگر ایسے نام والے سے مجلس مشاورت خالی ہوگی تو اس مشورے میں برکت نہیں ہوگی۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس گھر میں میرا نام ہو اس میں تنگدستی نہیں ہوگی نیز فرمایا جس گھر میں محمد نامی شخص ہوتا ہے اس میں خیروبرکت بکثرت ہوتی ہے۔

با آواز بلند درود شریف پڑھنے سے جنت مل گئی

کسی صالح کا بیان ہے کہ میرا ہمسایہ منکرات کا خوگر تھا' میں نے باربار اسے توبہ و استغفار کی طرف توجہ دلائی مگر وہ گناہ سے باز نہ آیا' یہاں تک کہ وہ فوت ہوگیا' ایک دن میں نے خواب دیکھا کہ وہ جنت میں ٹہل رہا ہے۔

میں نے جنت میں جانے کا سبب پوچھا تو وہ کہنے لگا ایک دن میں ایک محدث کی خدمت حاضر ہوا' وہ حدیث شریف بیان فرمارہے تھے کہ جو شخص نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف بلند پڑھے گا اس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے۔ میں یہ سنتے ہی آپ پر باآواز بلند صلوۃ و سلام پڑھنے لگا' حاضرین محفل بھی بلند آواز سے درود شریف پڑھتے جاتے تھے' یہی ایک نیکی ہمارے کام آگئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں مغفرت و

بخشش سے نواز دیا۔ عبارت ملاحظہ ہو۔

حکایت۔ قال بعض الصالحین کان لی جار مسرف علی نفسه وکنت آمره بالتوبة فلم یفعل فلما مات رایته فی الجنة' فقلت له لم فلت هذالمنزلة؟ قال حضرت محدثا فسمعته یقول من رفع صوته بالصلوة علی محمد صلی اللّٰه علیه وسلم وجبت له الجنة فدفعت صوتی بالصلوة علیه ورفع القوم اصواتهم فغفر اللّٰه لنا جمیعًا۔

ورایت فی المورد العذاب ان النبی صلی اللّٰه علیه و آله وسلم قال' من صنبح بالصلوة علی فی الدنیا ضجت الملائکة بالصلوة علیه فی السمٰوٰت العلی۔

ورایت فی الاذکار لامام النووی رضی اللّٰه تعالٰی عنه یستحب رفع الصوت بالصلوة علی محمد صلی اللّٰه علیه وسلم نص علیه الخطیب البغدادی وغیرہ۔

میں نے المورد العذاب میں دیکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں بخوشی بلند مجھ پر صلوۃ و سلام پیش کرتا ہے بلندوبالا آسمانوں میں فرشتے مسکرا مسکرا کر بلند اسے سلام پیش کرتے ہیں۔

میں حضرت امام نووی کی کتاب الاذکار میں دیکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلند صلوۃ و سلام پیش کرنا مستحب ہے حضرت خطیب بغدادی علیہ الرحمہ وغیرہ نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔

درود شریف اور فرشتہ

حضرت شیخ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک ہمسائے کا انتقال ہوگیا ایک دن مجھے خواب میں ملا' میں نے اس سے احوال دریافت کئے تو وہ کہنے لگا جب منکر نکیر سوال پوچھنے لگے تو میری زبان بند ہوگئی' میں نے دل ہی دل میں کہا شاید میں مسلمان نہیں رہا۔ اسی اثناء میں ایک شخص نمودار

ہوا اس نے مجھے جواب تعلیم کئے' میں نے پوچھا ایسی پریشانی کے عالم میں تو میرا خیرخواہ کیسے بن گیا؟ وہ کہنے لگا میں وہ فرشتہ ہوں جو تیرے بکثرت درود شریف پڑھنے کے باعث پیدا ہوا اور آج معاونت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

درود و سلام' خطاؤں پر غالب آگیا

حضرت ابن ملقن الحدائق میں رقم فرماتے ہیں کہ کسی شخص سے خواب میں پوچھا گیا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا وہ کہنے لگا جب میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرشتوں سے کہا گیا اس کے صلوۃ و سلام جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پڑھے ہیں انہیں اور جو اس سے خطائیں ہوئی ہیں شمار کرو! چنانچہ صلوۃ و سلام کی گنتی خطاؤں سے بڑھ گئی اسی کے صدقے مجھے جنت میں جانا نصیب ہوگیا۔

صبح و شام صلوۃ و سلام' باعث شفاعت ہے

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص صبح و شام مجھ پر دس دس مرتبہ صلوۃ و سلام پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے میری شفاعت سے بہرہ مند کرے گا۔ (رواہ الطبرانی)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص روزانہ تین مرتبہ اور ہر جمعہ کو سو بار یہ کلمات پڑھے گا قیامت میں وہ آپ کی جماعت میں اٹھایا جائے گا اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کریں گے۔

حکایت۔ میرا حشر بدترین شخصوں کے ساتھ ہو

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن جنگل میں تشریف لے گئے' دیکھا کہ ایک شکاری نے ہرنی پکڑ رکھی ہے ہرنی نے آپ سے فریاد کی!

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے فرمایئے مجھے رہا کردے تاکہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا آؤں۔

آپ نے فرمایا اگر تو واپس نہ آئے تو پھر؟ وہ عرض گزار ہوئی اگر میں واپس نہ آؤں تو میرا حشر اس شخص سے بھی بدتر جس کے سامنے آپ کا نام نامی لیا جائے اور پھر آپ پر درود شریف نہ پڑھے۔

پھر اپنی ضمانت پر شکاری سے ہرنی کو آزاد کرا دیا وہ اپنے بچوں کے پاس گئی' سارا ماجرا سنایا' بچوں نے سنتے ہی کہا تیرا دودھ پینا ہم پر اس وقت تک حرام ہے جب تک ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ضمانت کو پورا نہ کیا جائے' اس کے بعد وہ واپس آئی یہ دیکھتے ہی شکاری نے ہرنی کو آزادی کردیا' اور خود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر اسلام لے آیا۔

عبارت ملاحظہ ہو۔

حکایت۔ خرج النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم یوما الی الصحراء فوجداعرابیا صاء ظبیتہ' فقالت یانبی اللّٰہ! سألہ ان یخلی سبیل حتیٰ ارضع اولا دی واعود الیہ وان لم اعدالیہ کنت اشر ممن ذکرت عندہ فلم یصل علیک فضمنھا اعرابی فارسلھا فذھبت الی اولا دھا واخبرتھم بالقصۃ فقال لھا اولا دھا لبنک علینا حرام حتی توفی ضمانۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم فعادت للصیاد فاطلقھا واسلم۔

روضہ اقدس پر ہرنی کا سلام

حضرت مولف علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی زائر مدینہ روضہ اقدس پر حاضر تھا کہ ایک ہرنی آئی اور حرم پاک کے اندر داخل ہوگئی' پھر آپ کے مواجہہ شریف کے سامنے جاکھڑی ہوئی' سر سے اشارے کرتی رہی گویا کہ

بارگاہ رسالت اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سلام پیش کررہی ہے' پھر الٹے پاؤں آہستہ آہستہ پیچھے لوٹی' اس طریقے سے کہ اس کی پیٹھ روضہ مقدسہ کی جانب نہ ہوئی' لہٰذا اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ہرنی اسی ہرنی کی اولاد سے ہو جس کو آپ نے شکاری سے رہائی دلائی تھی۔ (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

عبارت ملاحظہ ہو۔

حکایت۔ قال بعضھم' کنت یوما عند قبرالنبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم واذالظبیة قداقبلت ودخلت الحرم حتی صارت امام القبر واشارت برسھا کانھا تسلم علیہ ثم رجعت علی عجزھاولم تول ظھرھا القبر الشریف۔

فلا شک ان ھذہ الطبیة من نسل تلک الظبیتہ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ میرا باہر جانا ہوا' آپ نے وہاں ایک طویل سجدہ فرمایا میں نے سبب دریافت کیا تو آپ فرمانے لگے ابھی ابھی جبرائیل امین نے حاضر ہوکر مجھے بشارت دی ہے کہ جو کوئی آپ پر ایک بار درود شریف پڑھے اس کے لئے ستر ہزار فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

حکایت۔ چوری کے الزام سے رہائی

ذکر کرتے ہیں کہ کسی شخص پر اونٹ کی چوری کا الزام تھا' شہادت کے باعث اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم نافذ ہوا کہ جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسے معاف کرنے کا مشورہ دیا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاف فرما دیا اور اس شخص سے دریافت فرمایا تو نے کس عمل کے باعث نہ اسے نجابت پائی' وہ عرض گزار ہوا سرکار! میں آپ پر یومیہ ایک سو بار درود شریف پڑھتا ہوں' آپ نے فرمایا

پھر تو نے عذاب دنیا و عقبیٰ سے نجات پا گیا۔

حکایت۔ کسی نیک بخت کا بیان ہے کہ مجھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی میں نے عرض کیا' سرکار آپ نے فرمایا ہے جو شخص جمعہ کے دن سو بار درود شریف پڑھے گا اسی سال کے گناہ سے معافی پائے گا آپ نے فرمایا تو نے سچ سنا ہے۔

یہودیوں کی عداوت کا ازالہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بروز ہفتہ مجھ پر درود و سلام کی کثرت کیا کریں کیونکہ اس دن یہودی مجھے زیادہ تر برا کہتے ہیں۔

(گویا کہ جو مسلمانی کا دعویٰ کر کے درود و سلام سے منع کرتے ہیں وہ یہودیوں کی معاونت میں مصروف ہیں)

پس جو شخص اس دن مجھ پر سو بار درود شریف پڑھے گا اس پر دوزخ حرام کر دیا جائے گا اور روز قیامت میرے شفاعت سے بہرہ مند ہو گا۔

الملا آوالاعتصام میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اتوار کو روم والوں کی مخالفت کرو! عرض کیا گیا کیسے مخالفت کریں آپ نے فرمایا وہ لوگ گرجوں میں جا کر میرے بارے غلط الفاظ کہتے ہیں اور بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور تم لوگ نماز فجر ادا کر کے مجھ پر صلوۃ و سلام کی کثرت کرو اور طلوع آفتاب تک درود و سلام' تلاوت قرآن اور دیگر عبادات میں مصروف رہو پھر دو رکعت نماز ادا کر کے سات بار درود شریف پڑھو اپنے اور اپنے والدین اور مومنین کے لئے مغفرت و بخشش طلب کرو' اللہ تعالیٰ اس کی' اس کے والدین اور ایمانداروں کی مغفرت فرمائے گا اور جو بھی دعا میں طلب کرے گا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے عطا فرمائے گا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان درود شریف پڑھتا ہے تو میں اسے روحانی طور پر جواب سے نوازتا ہوں۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مزار اقدس میں زندہ ہیں اور آپ کی طہارت کامل ہیں اور اسی طہارت مقدسہ سے آپ عرش اعظم کے نیچے اللہ تعالیٰ کے حضور ساجد رہتے ہیں اور آپ کے سجدہ کی مقدار دنیا کے جمعۃ المبارک کے وقت کی مثل ہے۔ (رواہ امام احمد ابن حنبل عبدالرحمٰن)

مسئلہ۔ اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سب سے افضل درود شریف پڑھوں گا تو اسے تشہد والا درود شریف ہی کفات کرجائے گا اور وہ حانث نہیں ہوگا۔

فائدہ جلیلہ۔

حضرت دمیری علیہ الرحمہ شرح منہاج میں بیان کرتے ہیں کہ کسی خوش نصیب نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ مجھے ایسا درود شریف تعلیم فرمادیجئے جو آپ کو بہت ہی محبوب ہو تو آپ نے فرمایا یہ درود شریف پڑھ لیا کرو۔ اللهم صل علی محمدالذی ملا ٔت قلبه من جلالک وعینه من جمالک واذنه من لذیذ خطابک فاصبح فرحا مسرواً مویدامنصورا متوجا مجبوراً۔

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوۃ و سلام پڑھنا' گناہوں کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسے ٹھنڈا پانی تیز آگ کو بجھا دیتا ہے' آپ فرماتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام پڑھنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے' بعض نے کہا صلوۃ و سلام' دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوۃ و سلام بھیجا' اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل' فرشتوں کا طریقہ اور نجات کا وسیلہ ہے۔

علمائے کرام فرماتے ہیں آپ کا جب بھی نام نامی آئے صلوۃ و سلام پڑھنا واجب ہوجاتا ہے' لہٰذا روئے زمین پر شب و روز میں کوئی بھی ایسا لمحہ رونما نہیں ہوتا جس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوۃ و سلام پیش نہ کیا جاتا ہو اس بات پر یہ آیۂ کریمہ خود دال ہے۔ ان اللّٰہ وملا ئکۃ یصلون علی النبی

اس میں یصلون کا صیغہ مضارع ہے اور مضارع کا خاصا دوام کا تقاضا کرتا ہے' صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ الیٰ یوم الدین۔

حکایت۔ حضرت امام عبدالرحمٰن الصفوری مصنف کتاب ہذا فرماتے ہیں میں خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اقدس سے بہرہ مند ہوا' تو میں تلاوت قرآن مجید کی لوح میں آپ پر صلوۃ وسلام پڑھتا چلا جارہا تھا اور آپ مسکراتے جاتے تھے' صلی اللہ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

تفسر سبحان الذی اسریٰ بعبدہ

سبحان الذی کی تفسیر کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کی ہر عیب و نقص سے تنزیہ پر دلالت کرتی ہے۔

سبحان کے لغوف معنی دوری کے ہیں یعنی ہر نامناسب چیز سے اللہ تعالیٰ کو دوری حاصل ہے' لہٰذا اللہ تعالیٰ جل و علیٰ کا ایسے انداز میں ذکر کرنا ہے جو کسی مخلوق کی شان کے لائق نہ ہو۔

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا! الٰہی! جو تیرا تسبیح خوان ہے اس کی کیا جزا ہے؟ آپ کے پاس وحی آئی کہ میری تسبیح و تقدیس کی حقیقت کو کوئی نہیں جانتا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف

سے ہر صبح منادی ندا کرتا ہے' لوگو!

اللہ رب العزت کی تسبیح میں مصروف ہو جاؤ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انوار و تجلیات کے پہاڑ اور سمندر ہیں جن کے اردگرد نور کے فرشتے' اپنے ہاتھوں میں نور کی تسبیحات کے لئے اس ذکر میں مصروف ہیں۔ سبحان ذی الحی الذی لا یموت سبوح قدوس ربنا رب الملائکۃ والروح

جو شخص اس تسبیح کو روزانہ ایک بار پڑھے' یا مہینے' سال میں یا عمر بھر ایک مرتبہ پڑھے لے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرمادے گا' اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں' یا وسیع و عریض صحرا میں ریت کے ذروں کی مثل ہی کیوں نہ ہوں۔

فائدہ جلیلہ۔ حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سبوح اور قدوس میں سین' ب اور ق پر پیش پڑھنا رضح ہے۔

سبوح کے معانی ہیں اللہ تعالیٰ کی شان کی لائق جو چیزیں نہیں ان سب سے مبرا ہونا۔

قدوس کے معانی ہیں۔ مطہر و پاکیزہ

مبارک جوہری کہتے ہیں سبوح' اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور دیگر علمائے کرام فرماتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا اپنا نام ہے۔

بعض اسے سبوحا" وقدوسا" بھی پڑھتے ہیں' یعنی سبوح و قدوس کی عبادت اور اس کے ذکر کرتا ہوں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور مینڈک

حدیث شریف میں ہے کہ ایک رات' صبح تک حضرت موسیٰ علیہ السلام مصروف عبادت رہے اوراس پر تھوڑی سی بڑائی کی بات دل میں در کر آئی' اللہ تعالیٰ نے اس کیفیت کو دور کرنے کیلئے دریا کے کنارے ایک مینڈک کی

باتیں سنا دیں۔

مینڈک کہنے لگا اے کلیم اللہ علیہ السلام، گزشتہ رات آپ عبادت کرکے اترانے لگے بڑا تعجب ہے میں تو چار سال سے مصروف عبادت ہوں، اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کررہا ہوں، میرے دل میں کبھی بڑائی پیدا نہیں ہوئی۔

آپ نے فرمایا تجھے خالق اکبر کا واسطہ مجھے بتایئے تم کونسی تسبیح پڑھتے ہو! وہ کہنے لگا!

سبحان من یسبح له من فی البحار سبحان من یسبح له من فی الارض القهار سبحان من یسبح له من فی روس الجبال سبحان من یسبح له بکل شفة و لسان۔

پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس تسبیح کو روزانہ ایک بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں اولاد حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ایک ہزار غلام آزاد اور ایک ہزار حج کرنے کا ثواب درج فرمائے گا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر امرا کو ذکر خدا کی برکات معلوم ہوں تو وہ امیری کو ٹھکرا دیں۔

اگر تاجر کو ذکر خدا کے منافع کی خبر ہو تو وہ تجارت کو چھوڑ دے۔

اگر ایک تسبیح کا ثواب تمام اہل زمین کو تقسیم کردیا جائے تو ہر ایک کو پوری آبادی سے دس گنا زیادہ ملتا!

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جو چاہتا ہے اس کی عمر دراز ہو، دشمن پر غالب آئے رزق میں برکت اور بری موت سے محفوظ رہے تو وہ ہر صبح و شام یہ کلمات پڑھ لیا کرے۔ سبحان اللّٰه ملاء المیزان ومنتهی العمل ومبلغ الرضا وزنة العرش ولا اله اللّٰه ملاء المیزان ومنتهی العلم ومبلغ الرضا وزنة العرش۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص سبحان اللہ وبحمدہ کا وظیفہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سنہری درخت ظاہر فرمائے گا جس کے پھل ابھرتی ہوئی جوانی والی لڑکیوں کے پستان کی طرح ہوں گے مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ شیریں' ان میں سے جب بھی کوئی پھل استعمال کرے گا اسی وقت ویسے ہی ہو جائے گا جیسا کہ اس نے حاصل کیا تھا۔

حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سبحان اللہ تعالیٰ وبحمدہ جب انسان کے منہ سے نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سچ فرمایا میرے بندے نے' سبحان وبحمدہ' اس وقت میرا بندہ مجھ سے جو کچھ طلب کرے گا میں عطا کروں گا اور اگر از خود کچھ بھی نہ مانگے تب بھی میں مغفرت و بخشش کے دامنوں سے نواز دوں گا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص سبحان اللہ وبحمدہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو دیگر فرشتوں کے ساتھ محو پرواز رہتا ہے اور پڑھنے والے کے لئے قیامت تک دعائے مغفرت کرتا رہے گا!

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص سبحان اللہ تعالیٰ وبحمدہ تین بار پڑھتا ہے جن میں اللہ تعالیٰ اس کے لئے تین شہر آباد فرمادیتا ہے' ہر شہر میں ایسی چیزیں ہوں گی جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان کی کیفیت کا تصور پیدا ہوا۔

اسریٰ .عبدہ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف تعظیم و تشریف کی اضافت ہے' حضرت علائی بیان کرتے ہیں کہ باتفاق علمائے کرام' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس نسبت سے بڑھ کر زیادہ شرف والی اور کوئی نسبت نہیں کہ خود اپنی بے مثال بارگاہ کے لئے .عبدہ کے شرف سے اپنے محبوب کو نواز رہا ہے۔

حضرت امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو

اپنی بارگاہ عالی میں بازیابی کے شرف سے نوازا تو اسم عبودیت سے آپ کی امت کو تواضع کا درس دیا۔

بعض بیان فرماتے ہیں جب آپ درجات عالیہ اور مقامات ارفع تک پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے حبیب! میرے قرب کا باعث کیا چیز ہوئی' آپ نے عرض کیا الٰہی تیری طرف عبودیت کی نسبت سے شرف حاصل ہوا' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ سبحان الذی اسری بعبدہ۔

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھایا گیا تو قوم نے انہیں خدا کا بیٹا سمجھ لیا لیکن آپ کی آمت پر اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا کہ حریم خاص میں بلانے کے باوجود آپ کو اس نسبت سے منزہ رکھا اور فرمایا اسریٰ .عبدہ' تاکہ آپ کی امت کہیں عیسائیوں کی طرح غلطی کا ارتکاب نہ کر بیٹھے !!

چار عیسائی عالم؟

سورۂ مریم کی تفسیر میں حضرت علائی بیان کرتے ہیں کہ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب آسمان پر اٹھایا گیا تو آپ کی قوم کے چار عالم جمع ہوئے لوگوں نے ان سے دریافت کیا۔

ایک نے کہا! وہ خدا تھے' زمین پر اترے جو کچھ یہاں پیدا کرنا تھا کیا اور چلائیے' قوم نے اس بات سے انکار کیا اور اسے جھٹلایا (ظاہر یہ قول عملاً'' عقلاً'' مردود ہے کیونکہ جو عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے قبل پیدا ہوچکا تھا وہ کس نے بنایا تھا) دوسرے نے کہا وہ خود خدا ان کی والدہ خدا اور خدا بھی خدا پس یہ تین خدا ہوئے' قوم نے اس غلط بات کو پلے باندھ لیا مگر دو علماء نے اس بات کو غلط قرار دیا' پھر لوگوں نے تیسرے سے دریافت کیا' تم کیا کہتے ہو' وہ کہنے لگا' عیسیٰ خدا کے بیٹے ہیں تمہارا کیا نظریہ ہے' اس نے کہا عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے' اس کے رسول ہیں وہ آپس میں جھگڑنے

لگے' تو اس عالم نے کہا یہ تو تمہیں معلوم ہے عیسیٰ کھاتے پیتے تھے' بولے بالکل درست ہے' فرمایا جو کھانے پینے کا محتاج ہے وہ خدا نہیں ہو سکتا' پھر وہ کہنے لگا تم جانتے ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سویا کرتے تھے انہوں نے کہا بالکل درست ہے وہ کہنے لگا جو سونے کا محتاج ہے وہ خدا نہیں ہو سکتا' اور یہ عالم سب پر غالب آگیا۔ (اسی بناء پر عیسائیوں کا ایک فرقہ ایسا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بندہ' رسول اور نبی مانتا ہے ایسے لوگوں کو کتابی کہا جاتا ہے جن کا اسلام نے ذبیحہ وغیرہ جائز رکھا)(تابش قصوری)

معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شب معراج: حضرت امام نووی علیہ الرحمتہ روضہ میں نقل فرماتے ہیں کہ اعلان نبوت کے دس سال تین ماہ بعد رجب المرجب کی ستائیسویں شب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں معراج کی سعادت عظمیٰ سے نوازا گیا' بعض نے تاریخ اور مہینہ میں اختلاف کیا ہے لیکن اصح یہی قول ہے' البتہ حضرت امام نجم الدین نسفی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں یہ پیر کی شب تھی۔

فائدہ: ماہ رجب المرجب کے فضائل میں بیان ہوچکا ہے کہ جو شخص ستائیسویں شب رجب کو یہ دعا پڑھے گا قبول ہوگی' اس کے درجات بلند ہوں گے اور محشر میں اس کا دل مطمئن رہے گا' جبکہ دوسروں کے دل مردہ ہوں گے دعا یہ ہے۔ اللھم انی اسئلک بمشاہدۃ الاسرار المحبین وبالخلوۃ التی خصت بھا سیدالمرسلین حین اسریت بہ لیلۃ السابع والعشرین ان ترحم قلبی الحزین و تجیب دعوتی یااکرم الاکرمین۔ پہلے دو رکعت نفل اس طریقہ سے پڑھے بعد از فاتحہ گیارہ بار سورہ اخلاص اور سلام پھیر کر دس مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوۃ و سلام پیش کرکے یہ دعا مانگے قبول ہوگی۔

سورہ اخلاص کا ثواب: حضرت امام حناطی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص ماہ رجب میں یومیہ ایک بار سورہ اخلاص پڑھا کرے تو دس ہزار اونٹوں

پر کاغذ لاد دیا جائے گا زمین و آسمان کے باشندوں کو سونے کے قلم دے دیئے جائیں گے اور وہ سورہ اخلاص کا ثواب ان کاغذات پر درج کریں گے۔

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب النصیحت میں رقم فرماتے ہیں جو شخص بسم اللہ اور لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم کے ساتھ یومیہ سورہ اخلاص سو بار پڑھا کرے وہ کبھی محتاج نہیں ہوگا اور ہر ظالم سے محفوظ رہے گا۔

حضرت علائی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں معراج کے سلسلہ میں بکثرت احادیث پائی جاتی ہیں' ان میں شریک بن نمبر علیہ ماعلیہ کی روایات ناقابل تحریر ہیں' حضرت امام نووی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں اس کی روایات شکوک و شبہات پر مبنی ہیں اسی لئے علمائے کرام انہیں ناپسند فرماتے ہیں' حضرت امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس پر تنبیہہ فرمائی ہے اور محققین نے بھی شریک کو مجہول قرار دیا ہے۔

شب معراج نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے پانچ سواریاں تھیں جن کی تفصیل اپنے اپنے مقام پر آئے گی۔

اوصاف حضرت جبرائیل علیہ السلام: اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی یوں تخلیق فرمائی' ملا ئکہ میں نہ زیادہ طویل اور نہ قصیر ہیں' عموماً سفید لباس سے ملبوس رہتے ہیں' جو موتیوں اور یاقوت سے مرصع ہے' ایک ہزار چھ سو بازو اور ہر بازو کا درمیانی فاصلہ پانچ سو سال کا ہے' لمبی گردن' پاؤں سرخ' پنڈلیاں زرد' سر سے قدم تک ستر ہزار زعفران کے پر جو چاند' ستاروں کی طرح چمکتے دمکتے رہتے ہیں' دونوں آنکھوں کے درمیان آفتاب کی سی چمک گویا کہ پیشانی مثل آفتاب' حضرت جبرائیل علیہ السلام' حضرت میکائیل علیہ السلام سے پانچ سو سال بعد پیدا کئے گئے' روزانہ جنت کی نہر سے غسل کرتے ہیں' جب بدن جھاڑتے ہیں تو ستر ہزار قطرے فرشتے بن جاتے ہیں جو تمام بیت المعمور کے طواف میں مصروف ہوجاتے ہیں اور قیامت تک ان کی

واپسی ممکن نہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام روزانہ عرش کی دائیں طرف نہروں میں سے کسی ایک نہر میں غسل کرتے ہیں تو ان کے حسن و جمال کی عظمت میں اضافہ ہوجاتا ہے جب بدن جھاڑتے ہیں تو ہر پر سے ستر ہزار قطرے نکلتے ہیں اور ہر قطرے سے ستر ہزار فرشتے پیدا کئے جاتے ہیں ان میں سے روزانہ ستر ہزار بیت المعمور میں داخل ہوتے ہیں جبکہ ستر ہزار ملا ئکہ بیت اللہ شریف کی زیادت کیلئے زمین پر اترتے ہیں وہ قیامت تک واپس نہیں پلٹیں گے! اسے حضرت امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سورہ نحل کی اس آیتہ کریمہ و یخلق مالا تعلمون وہ اللہ تعالیٰ ابھی ایسی چیزیں بھی تخلیق فرمائے گا جس کا تمہیں علم نہیں۔

حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑے ہیں' ان کے پاؤں لرز رہے ہیں اور ان کی ہر حرکت پر اللہ تعالیٰ ایک لاکھ فرشتے تخلیق فرماتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی اجازت کے سوا بولتے نہیں' جب انہیں اجازت ہوتی ہے تو لاالہ الااللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اس کلمے کا ورد کرنے والے ایمانداروں کیلئے استغفار میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جب اپنے محبوب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسے انعام و اکرام سے نوازنا چاہا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ تو عبودیت کے قدم پر قیام کر' ربوبیت کی عزت و عظمت کو پہچان' اور میرے شکر کے میدان میں چلو نیز میری قدر عظیم کا اعراف کرو' میں نے تجھ پر بڑا احسان فرمایا جو تمہارے پاس میرا حکم آئے اسے کان لگاکر سنو!

حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے! الٰہی تیری شان ارفع و اعلیٰ ہے' میں بندہ ضعیف ہوں' ارشاد ہوا' ہدایت کا پرچم' عنایت کا براق' قبولیت کی خلعت' رسالت علیہ السلام کا فیضان اور جلالت کا پٹکا لیکر ستر ہزار فرشتوں

کے جلوس میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دراقدس پر کھڑے ہوجایئے' جن کی ذات ہر مخلوق کی پناہ گاہ ہے' امشب تمہیں ان کا رکاب دار بننے کی سعادت سے نوازا جائے گا۔

حضرت میکائیل علیہ السلام کو حکم ہوا' تم بھی علم قبولیت لیکر ستر ہزار فرشتوں کے جلوس میں رسول کریم علیہ التحیتہ والتسلیم کے کاشانہ اقدس پر قیام کرو' حضرت عزرائیل اور حضرت اسرافیل کو بھی اسی طرح حکم دیا گیا' پھر ارشاد ہوا

جبرائیل ! چاند' سورج اور ستاروں کے انوارو تجلیات میں اضافہ کردو! اس نے عرض کیا! الٰہی! کیا ماجرا ہے؟ کیا قیامت آنے والی ہے؟ ارشاد ہوا' نہیں بلکہ آج ابوطالب کے دریتیم کو اپنے خصوصی انعام و اکرام اور رازونیاز سے نوازنا ہے! جایئے اور انہیں اس حقیقت و بشارت سے مطلع کریں!

جبرائیل عرض گزار ہوا! الٰہی س راز سے مجھے بھی آگاہ کیا جائے! ارشاد ہوا' ملوک کے راز مملوک کو' بادشاہ کے راز عوام کو' مالک کے راز غلام کو نہیں بتائے جاتے' چنانچہ حسب الارشاد حضرت جبرائیل علیہ السلام خدمت اقدس میں حاضر ہوئے' سلام عرض کیا! پھر گزارش کی حضور خواب استراحت سے بیدار ہوجایئے! اے میرے سردار' تیاری فرمایئے' آپ کیلئے مملکت آراستہ ہے' موجودات آپ کے فضائل کے شاہدین! براق حاضر ہے' اس پر سوار ہوجایئے!

جب آپ نے براق کو اپنے وجود اعجاز سے مشرف فرمایا اور وہ فضاء میں پرواز کرنے لگاتو فرشتوں نے صلوۃ و سلام کے ترانے پڑھنے شروع کردیئے۔

باغ عالم میں باد بہاری چلی سرور انبیاء کی سواری چلی
یہ سواری سوئے ذات باری چلی ابر رحمت اٹھا آج کی رات ہے۔

آج کی رات معراج کی رات ہے

جذب حسن طلب ہرقدم ساتھ ہے   آگے پیچھے فرشتوں کی بارات ہے
سر پہ نورانی سہرے کی کیا بات ہے   شاہ دولہا بنا آج کی رات ہے
آج کی رات معراج کی رات ہے۔

آپ محو پرواز تھے کہ ندا آئی' میرے محبوب میری طرف ہی توجہ کیجئے' اپنے چہرہ مقدس کو میری طرف ہی رکھئے جو اس ملاء اعلیٰ میں پہنچتا ہے وہ کسی غیر کی طرف متوجہ نہیں ہوتا' آپ اس نعمت عظمیٰ کے میسر آنے پر حمد وثناء میں مصروف ہوئے۔ کسی اور کی طرف ملتفت ہونا آپ کی شان عزیمت کے لائق ہی نہیں تھا' تسبیح و تقدیس سے رطب اللسان مقام قاب قوسین او ادنیٰ تک جاپہنچے!

پھر ندا سنائی دی! میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! الٰہی آج تک پہلے انبیاء و رسل کو جن جن نعتموں سے نوازا ہے ویسی ہی عظمتوں سے مجھے بھی سرفراز فرمایا جائے! لیکن مجھے جو بھی خلعت پہنائی جائے وہ مستعمل نہ ہو' فرمایا گیا! آپ کس چیز پر قناعت فرمائیں گے! کس بات کی خواہش رکھتے ہیں! آپ نے عرض کیا! الٰہی تو سبھی کچھ جانتا ہے' اے صاحب جودو کرم' میرے مقصد تجھ سے پنہاں نہیں ارشاد ہوا' آپ ایسی خلعت کے طالب ہیں جہاں تک کسی امیدوار کا وہم و گمان بھی نہ گزرا ہو کسی نے آج تک ایسی خلعت کی آواز بھی نہ سنی ہو' اچھا! ہمارے خزائن کرم میں تشریف لایئے اور ہمارے فضل و نعم کے حصول کیلئے اشارہ فرمایئے!

چنانچہ آپ کو ما زاغ البصر وما طغی لقدرائ من آیات ربہ الکبریٰ کی خلعت پہنائی گئی جو ماکذب الفوادمارائ کی میناکاری سے مرصع تھی پھر ارشاد ہوا! میرے حبیب؟ کیا آپ کو میری معرفت حاصل ہے؟ آپ تواضعا" عرض گزار ہوئے۔ سبحانک ماعرفناک حق معرفک! عرض کیا الٰہی! اس بات کی حکمت تو ہی زیادہ جانتا ہے؟ میرے حبیب! دیکھئے! آپ کو جس مقام سے نوازا جارہا

ہے۔ تمام مخلوق میں کسی ایک کو بھی یہ رفعت نصیب نہیں ہوگی! میں تجھے ایک عالم سے دوسرے عالم تک اور ایک معراج سے دوسری معراج تک سرفراز فرمایا ہے! یہاں تک کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز ایسی نہیں رہی جس پر آپ کو مطلع نہ فرمایا ہو! میرے حبیب اگر آپ کی تخلیق مقصود نہ ہوتی تو میں نہ فرشتوں کو پیدا کرتا اور نہ ہی افلاک کا وجود ہوتا۔ لولاک لما خلقت الافلاک۔

خیمہ افلاک کا ایستادہ اسی نام سے ہے
بزم ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں سو رہا تھا جب بیدار ہوا تو کائنات کو دن کی طرح روشن پایا' میں نے چاہا کہ زور زور سے پکاروں قیامت قائم ہوچکی ہے' مگر ہاتف غیبی نے آواز دی ابن عفان ٹھہرو! حبیب کو محبوب کے پاس لے جایا جارہا ہے۔

ابن جوزی علیہ الرحمتہ سے مروی ہے جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی بارگاہ اقدس اور محل کرامت وانس و قرب سے نواز' تو ارشاد فرمایا اے جبرائیل! طاؤسی لباس زیب تن کرو! نیز اپنے بازوؤں کو جواہرات غالیہ سے مرصع کرو! فضاء ملکوت اور صحن جبروت سے سات لاکھ ہاروں کے بغیر باہر نہ جانا! یاقوت اصفر' زمرد اخضر' طلائے احمر کے ہار تیار کرو! ہاں ہاں! سنو! ہر طرف رحمت کے دروازے کھول دو اور ہر ایک معذب سے عذاب اٹھالو!

جبرائیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے! الٰہی کیا قیامت قائم ہوگئی ہے؟ ارشاد ہوا' نہیں امشب ہم اپنے حبیب کو خلوت خاص میں بلارہے ہیں اور اپنے قرب کے جلوؤں سے آراستہ فرمائیں گے ابھی حجاز مقدس جاؤ! جبل نور غار حرا سے ہوتے ہوئے مکہ مکرمہ میں بنی ہاشم کے کوچے پہنچو' اس محلے

میں ایک گھر سے اس گھر میں چبوترے پر ایک یتیم کروٹ لئے آرام کررہا ہے
حالانکہ اس پر نیند کا کوئی غلبہ نہیں' اونٹ کے بالوں کی کملی اوڑھے نہایت
انکساری سے لیٹ رہا ہے اس میں تکبروغرور نام کی کوئی چیز نہیں!

وہاں جایئے اور ان کا نہایت ادب و احترام بجالایئے' ان کی خدمت میں
ہمیشہ رہنے کا عزم کیجئے۔ ان کے پاؤں دباؤ' اور اس ذات اقدس پر کثرت سے
صلوۃ و سلام پڑھتے رہو! اور پکارو! یاایھاالمزمل یا یاایھاالمدثر! آپ کو آپ کا
رب اپنے ہاں بلا رہا ہے۔ وہ اپنی طرف سے خصوصی عطیات سے نوازنے والا
ہے اور آپ سے ہر قسم کے حجاب اٹھانے والا' ہجرو فراق کی دوریاں اختتام کو
پہنچیں' وصل وصال کا حصول ممکن ہوا انورو تجلیات نے احاطہ فرمالیا! ملامت
کرنے والوں کے منہ پر مہر سکوت جم گئی' نصرت کے لشکر صف بستہ ہوئے۔

چنانچہ رب جلیل کے ارشاد سے جبرائیل علیہ السلام براق لئے حاضر
ہوئے' براق ناز کرنے لگا! جبرائیل نے ادبا" عصاء دکھایا! ادب کا حکم سنایا' جب
آپ سوار ہونے لگے تو جبرائیل نے رکاب پکڑی' میکائیل نے لگام اور پھر
براق ملکوت کی حدودو قیود کو روندتا ہوا سراپردہ حیرت تک جاپہنچا!

پھر انوارو تجلیات کے حجابات کو کراس کرتا ہوا۔ عرش تک جاپہنچا' عرش
آپ کی دائیں جانب کرسی بائیں طرف اور لوح و قلم آپ کی پشت کی جانب!
آپ ایسے مقام تک جا پہنچے جہاں تک کسی کی بھی رسائی نہیں ہوئی اور ایسے
محل قربت میں داخل ہوئے کہ سوائے آپ کے کسی کو بھی ایسا قرب نصیب
نہیں ہوسکا!

پھر آواز آئی یا خاتم النبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم آگے بڑھیے' آپ عرض
گزار ہوئے یارب العلمین میں حاضر! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ورفعنالک ذکرک
اورہم آپ کیلیئے آپ ہی کا ذکر ہمیشہ قائم رکھیں گے اور جو ایماندار آپ کی
خدمت میں صلوۃ و سلام پیش کرے گا میں اس پر رحمت نازل کرتا رہوں گا

حضرت امام بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ الم نشرح لک صدرک کا مفہوم یوں رقم فرماتے ہیں ہم نے آپ کے قلب اطہر کو ایمان' نبوت' حکمت اور جملہ علوم غیبیہ کے لئے کشادہ فرمادیا! ووضعنا عنک وزرک اور ہم نے آپ کو شافع مطلق بناکر گناہگاران امت کی خطاؤں اور گناہوں کا بوجھ اپ کے دل نازک سے اتار دیا۔

اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے آپ کو مزید فضائل و کمالات مرحمت فرمائے اور جو جزا کسی بھی نبی کو اس کی امت کی طرف سے اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہو اس سے بھی اعلیٰ و افضل جزا ہماری جانب سے آپ کو عنایت فرمائے' آپ کی دوای نبوت و رسالت کی طرح آپ ہمیشہ پر صلوۃ و سلام نازل فرماتا رہے۔

حضرت امام نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ "زہرالریاض" میں بیان کرتے ہیں' جب حضرت جبرائیل امین کو جنت سے آپ کے لئے براق لانے کا ارشاد ہوا تو وہ جنت میں گئے' چالیس ہزار براق آراستہ پیراستہ تیار دیکھے جنکی پیشانیوں پر لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ' نقش تھا ان سے الگ تھلگ ایک براق کو زاروقطار روتے پایا'نہ کچھ کھاتا ہے نہ پیتا ہے' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سبب دریافت فرمایا! براق نے کہا

میں چالیس ہزار سال سے نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی سن رکھا ہے اور آپ کی زیارت کے اشتیاق کے باعث مجھے کھانا پینا یاد ہی نہیں رہا بس یوں سمجھئے شب و روز آپ کے ذکروفکر سے ہی لو لگا رکھی ہے۔ آپ کا ذکر ہی میری غذا ہے۔

و ذکرک سیدی اکلی و شربی
و وجھک ان رایت شفاء دائی

میرے محبوب تیرا ذکر میرا کھانا پینا ہے اور تیری زیارت میرے دکھوں کا مداوا ہے!!

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسے اپنے ساتھ لیا' وہ گدھے سے بڑا اور خچر سے قدرے چھوٹا' چہرہ انسان سا' دونوں آنکھیں نہایت خوبصورت اور سیاہ' نرم و نازک کان' رنگت طاؤسی' زہرہ کی مانند پیشانی یاقوتی بدن سر مشک خالص کا' گردن عنبری' شانے اور دونوں کانوں کے درمیان سنہری لگام' جواہر کا تاج خالص ریشمی پلان' جہاں تک اس کی نظر جاتی وہی اس کا قدم پڑتا۔

حضرت جبرائیل نے اسے مزید سجایا' یاقوت احمر کا زین سیٹ کیا' زبرجد کی لگا ڈالی! روض الافکار میں ہے جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آسمان سے حرم مکہ میں اترے' آپ جہاں آرام فرماتے تھے وہاں پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا' آواز دی آرام و استراحت فرمانے والے' بیداری کی طرف رجوع فرمایئے۔

اے ابی طالب کے یتیم آپ کے مقاصد و مطالب کی تکمیل کا وقت آپہنچا! یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آج کی شب آپ کی شب ہے' آج کی دولت صرف تیری ہے آپ آفتاب معارف اور بدر لطائف ہیں' روز محشر ہر پریشان کے ملجاء و ماویٰ ہیں۔

غمزدوں کو رضاؔ مژدہ دیجئے کہ ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

آپ کے لئے لامکان آراستہ کیا گیا ہے جام محبت آپ ہی کے وصل سے متعلق ہے ساغر منقش آپ کا منتظر ہے' بیدار ہوجایئے آپ ہی کیلئے دسترخوان قدرت بچھے ہوئے ہیں آپ کی بیتابی کے دن گنے جاچکے ہیں' خالق کل سے ملاقات ہوا چاہتی ہے!

سید کائنات نے جبرائیل علیہ کے جملہ کلمات کو سماعت فرمایا اور دریافت کیا! جبرائیل! کیا رحمت کی بشارت لائے ہو یا [illegible]ت کی؟

جبرائیل بولے! آپ کا رب آپ کو سلام فرماتا ہے' اور اپنی خصوصی بارگاہ سے ان اسرار و رموز کو ودیعت فرمانا چاہتا ہے جو آپ اور آپ کے رب

کے درمیان طے شدہ ہیں' آپ نے فرمایا ! جبرائیل! میرے کریم نے مجھے طلب فرمایا ہے' ذرا یہ تو بتایئے وہ میرے ساتھ کیا معاملہ فرمانے والا ہے؟ جبرائیل عرض گزار ہوئے' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے صدقے آپ کے اسلاف و اخلاف کو بخشش سے نوازے آپ نے فرمایا' یہ تو میرے لئے ہوا' میری امت کیلئے کیا ہوگا؟ وہ بولے ولسوف یعطیک ربک فترضٰی یقیناً آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمادے گا کہ آپ اپنی رضا کا اعلان فرمادیں گے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

آپ نے فرمایا جبرائیل' ٹھہرو' میں وضو بنالوں! وہ عرض گزار ہوئے سرکار! بندہ آپ کے لئے سبیل کوثر کا پانی' یاقوت احمر کی ٹرے' سبز سندس کا لباس اور نور کی دستار لایا ہے ! جس پر چار سطریں یوں مرقوم ہیں۔ (1) محمد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (2) محمد نبی اللہ (3) محمد حبیب اللہ (4) محمد خلیل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جنت سے اسے رضوان جنت لائے ہیں' ان کے ساتھ چالیس ہزار فرشتے بھی خدمت کے لئے حاضر ہیں جو زمین و آسمانوں کی پیدائش سے قبل بھی آپ کی ذات اقدس پر صلوۃ و سلام میں مصروف رہتے ہیں' امشب اس عدیم المثال لباس کو زیارت سے مشرف فرمایئے!

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو فرما چکے تو حکم ہوا وضو کے پانی کو میکائیل کو دیتے ہوئے کہئے اسے عزرائیل اور اسرافیل کے ذریعے رضوان جنت کو پہنچا دو اور وہ اسے جنت الفردوس کی حوروں کو بطور تبرک دیں تاکہ حوران بہشتی اپنے چہروں کا غازہ بنالیں' جب حوروں نے وضو کے پانی کو اپنے چہروں پر لگایا ان کے حسن و جمال میں ناقابل بیان حد تک اضافہ ہوگیا۔

الغرض حضرت جبرائیل علیہ السلام نے صفا کی جانب سے آپ کی خدمت میں براق پیش کرنا چاہا تو براق نے ذرا تیزی دکھائی' اس وقت صفا پر ایک مرد کی صورت میں بت بنا ہوا تھا آپ نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا بھلا اس بدبخت' شقی کی کون عبادت کرے گا!

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے براق کو تنبیہہ کی اور کہا تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ تیری پشت پر آج کون سوار ہوا چاہتا ہے مجھے اس ذات اقدس کی قسم ان سے افضل کوئی جہان میں ہی نہیں۔ براق قدرے شرمندہ ہوا اور پوچھنے لگا کیا یہی عربی نبی ہیں کیا یہی صاحب حوض کوثر ہیں کیا حسن و جمال کی تخلیق کا بھی یہی باعث ہیں کیا یہی شافع محشر ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا ہاں تو براق نے اپنی پیٹھ جھکا دی اور عرض گزار ہوا! حضور مجھے اپنے وجود مسعود سے مشرف فرمایئے' ہاں میری ایک گزارش بھی ہے اپنے کرم سے منظور کیجئے! وہ یہ کہ روز حشر بھی مجھے خدمت کا موقع فراہم کریں امید کرتا ہوں کہ فراموش نہیں فرمائیں گے!

جب آپ براق پر سوار ہونے لگے تو آپ کی آنکھیں نمناک ہوگئیں' جبرائیل نے حیرانگی کے عالم میں پوچھا! حضور یہ کیا معاملہ ہے؟ آپ کی چشمان مبارک پر آنسوؤں کی جھڑی کیوں لگ رہی ہے؟ فرمایا! مجھے اس وقت امت یاد آرہی ہے' جبرائیل یہ تو بتایئے قیامت کے دن میری امت کو سواریاں میسر ہوں گی' جبرائیل عرض گزار ہوئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے یوم نحشر المومنین الیٰ الرحمٰن وفدا۔ ایمانداروں کو اس دن ہم رحمٰن کی خدمت میں حاضری کیلئے سواریاں مہیا کریں گے!

یہ سنتے ہی رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطمئن ہوئے' جبرائیل امین سے سرکار فرمانے لگے! یہ کتنی عجیب بات ہے ضعیف سا حیوان محبت اور اس کے اسرار کو اٹھانے کیلئے آمادہ ہے جس کے اٹھانے سے زمین اور پہاڑ

عاجز آئے' نیز اے جبرائیل ! براق مسافت طے کرتی ہوئی راستہ اپنے سوار سے دریافت کرتی جا رہی ہے۔

ارشاد ہوا جہات' حوادث کے محل ہیں اور میرا حبیب جہات سے مبرا' میرے پاس چل کر آنے سے رسائی ممکن نہیں لہٰذا جو میری حقیقت سے شناسا ہے وہ جانتا ہے قاب قوسین او ادنیٰ سے میرے محبوب ہمیشہ باریاب ہیں اور قرب سے ہردم سرفراز ہیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں' میں حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان میں تھا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا میں آپ کے خادم بننے کی سعادت چاہتا ہوں آپ کے پاس سواری اس لئے لایا ہوں کہ بادشاہوں اور اہل سلوک کے رسم و رواج کو ملحوظ رکھا جائے' تاکہ اعزاز و اکرام کے موافق معاملہ طے ہو۔

جب آپ سوار ہونے لگے جبرائیل نے براق کی لگام تھامی' میکائیل نے رکاب پکڑی اسرافیل لباس کے کناروں کو مس کرنے لگا! براق جبال مکہ مکرمہ کی بلندیوں سے پرواز کرنے لگا یہاں تک کہ آپ مدینہ طیبہ جا پہنچے وہاں دو رکعت نماز پڑھنے کا جبرائیل نے عندیہ ظاہر کیا آپ نے فرمایا یہ کونسی جگہ ہے؟ بتایا گیا' یہ آپ کا مقام ہجرت ہے پھر محو پرواز ہوئے اور اچانک ایک مقام پر رکے اور وہاں دو رکعت نماز ادا کی' عرض کیا گیا آپ جانتے ہی ہیں یہ وادی ایمن طور سینا ہے اسی مقام پر حضرت رب العزت جل جلالہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہمکلامی سے مشرف فرمایا تھا پھر بیت اللحم پہنچے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے ولادت ہے وہاں بھی آپ نے نماز ادا فرمائی' پھر روانہ ہوئے ہی تھی کہ آواز آئی! یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ذرا ٹھہریئے' میں نے اس آواز پر کان نہ دھرے اور چلتا رہا پھر بائیں جانب سے آواز سنائی دی' میں نے توجہ نہ فرمائی' پھر ایک آراستہ پیراستہ عورت سامنے آئی اس نے

بھی بات کرنے کی گزارش کی میں نے نظرانداز کیا اور چلتا رہا۔

جبرائیل علیہ اسلام سے وضاحت طلب کی!

تو کہنے لگے پہلی آواز یہودیوں کے داعی کی تھی' اگر آپ اس کی آواز پر رک جاتے تو آپ کی امت یہودیت کی طرف مائل ہوتی' دوسری آواز عیسائیوں کے مبلغ کی تھی اگر آپ متوجہ ہوتے تو آپ کی امت عیسائیت کی طرف راغب ہوجاتی اور وہ جو آراستہ پیراستہ عورت سامنے آئی وہ دنیا تھی' اگر آپ اس کی طرف نظر اٹھاتے تو آپ کی امت' عقبیٰ کے بجائے دنیا کی محبت میں مبتلا ہوجاتی۔

لطیفہ:۔ زاہد کون؟: ایک عارف دنیا سے بے رغبتی کی تلقین کررہاتھا کہ اسے کسی شخص نے کہا ہمیں دنیا سے کنارہ کشی کا سبق دیتا ہے اور تیرا لباس نہایت قیمتی اور سواری بہت اعلیٰ ہے یہاں تک کہ تمہارا لباس پانچ سو دینار سے بھی زائد قیمت ہے! عارف نے جواباً کہا دنیا کو اپنے ظاہر پر چھوڑ اسے اپنے باطن میں جگہ نہ دے اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے مال و نعمت سے نوازا ہے تو بطور شکرانہ اس کا ظہور بھی ہونا چاہئے کیونکہ دینوی مال و متاع کا مالک ہونے کے باوجود! اگر دل میں اس کی محبت نہیں تو تم زاہد ہو اور اگر دنیا کے مال سے اسے کچھ بھی حاصل نہیں اور پھر خواہش رکھتا ہے کہ میرے پاس مال و دولت ہوتو وہ شخص قابل مذمت ہے۔

نیز متاع دنیا کا مالک ہونے کے ساتھ وہ بخیلی کرتا ہے تو وہ دنیا کو محبوب جانتا ہے کیونکہ محبوب کا دل سے نکالنا نہایت دشوار گزار ہوتا ہے اور اگر صاحب سخاوت ہے تو اس کا راہ خدا میں خرچ کرنا اس چیز پر دلالت کرتا ہے کہ اسے دین سے محبت ہے اس لئے وہ اپنے مالک و خالق کو راضی رکھنے کیلئے سب کچھ نثار کرنے پہ تیار رہتا ہے!

اگر کہا جائے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زہد و ورع میں تمام

مخلوق سے آگے تھے تو. آپ نے یہ کیسے فرمایا' تمہاری دنیا سے تین چیزیں مجھے محبوب ہیں' خوشبو' عورت اور نماز تو میری آنکھوں کا سکون ہے!

جواباً کہا گیا ہے کہ یہ تین چیزیں صورتاً" دنیا ہیں لیکن حقیقتاً دنیا نہیں! کیونکہ ایسی دنیا مذموم ہے جو کفایت سے زائد ہو۔ وہ اشیاء جو لوازمات میں شامل ہیں وہ حقیقت میں دنیا نہیں یعنی مکان' خادم' بیوی' غلہ و غیرہ کا ھونا انسانی حیات کے لئے از بس ضروری ہے لہٰذا یہ مذموم نہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شریعت مقرر کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے یہ تینوں چیزیں محبوب بنا دیں اور منشائے خداوندی کے مطابق اعلان محبت فرمایا تاکہ قیامت تک آپ کی اتباع میں شریعت کی ملحوظ رکھا جائے' اس لئے کہ خوشبو سے محبت' عقل میں اضافہ کا باعث ہے اور جس قدر عقل ہوتی ہے دین اتنا ہی مضبوط ہوتا ہے۔ عورت' پارسائی' اور نسل انسانی کی بقاء کا سبب ہے عیال کی کثرت بندگان خدا کی کثرت پر دلالت کرتی ہے اور بندگان خدا کی کثرت عبادت کی کثرت پر دال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی ایسا نبی نہیں بھیجا جس نے نکاح نہ کیا ہو حتیٰ کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام انہوں نے نکاح تو کیا مگر اپنی زوجہ محترمہ سے فرمایا مجھے عورتوں سے کوئی رغبت نہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں کلمہ حصور آپ کیلئے موجود ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق آیا ہے کہ جب آپ آسمان سے دنیا پر تشریف لائیں گے تو نکاح بھی فرمائیں گے۔

بعض نے فرمایا خوشبو سے حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قلب مبارک مراد ہے کیونکہ آپ سوختہ آتش عشق رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اسی لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یمن کی طرف سے مجھے رحمٰن کی خوشبو آتی ہے آپ کا مزار اقدس کوفہ میں ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں آپ کا وصال ہوا باب زہد میں

تفصیل گزر چکی ہے دنیا کی بے ثباتی کے سلسلہ میں حضرت شیخ عارف باللہ سید جلیل القدر تقی الدین حسنی اپنی تصنیف تنبیہہ السالک میں کیا خوب فرماتے ہیں۔

ایا فرقة الاحباب لابدلی منک
ویادار دنیا اننی راحل عنک
ویاقصرالایام مالی و للمنٰی
ویاسکرات الموت مالی وللضحک
ومالی لاابکی لنفسی ، بعبرة
اذاکنت لاابکی لنفسی فمن یبکی

مفہوم: ایک نہ ایک دن دوستوں سے جدائی لازمی ہے اور اس دار دنیا سے کوچ بھی ضروری ہے دنوں کا ختم ہونا جب لازمی ٹھہرا تو بھلا میں کہاں اور پھر میری آرزوئیں کہاں ! جب موت یقینی ہے تو پھر ہنسی کہاں اور ہنسی کہاں' ہاں افسوس ! میں کتنا غافل ہوچکا ہوں کہ اپنی جان پر ایک آنسو بھی نہیں بہا پاتا اور جب اپنی کو تاہیوں پر از خود میں ہی نہ روؤں تو اور کون روئے گا!!؟

حضرت خواص رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ زہد تین حروف سے مرکب ہے ز سے ترک زینت ہا سے ترک ہوا اور دال سے ترک دنیا' بعض نے فرمایا زہد عاجزی و انکساری کے بغیر ایسے ہے جیسے بے پھل درخت! عبادت بلاعلم ایسے ہے جیسے ہاتھ میں تیر' کمان اور ستاروں کو نشانہ بنانا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پھر میں نے عمدہ لباس زیب تن کئے اور خوشبو لگائے ایک جوان دیکھا جس نے میری پیشانی کو چوما اور تھوڑی سی دیر مجھ سے غائب رہا حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا یہ کون تھا؟

انہوں نے بشارت دی' یہ آپ کی امت کا ایمان تھا جس میں اشارہ تھا

کہ آپ کی امت ایمان و ایقان سے زندہ رہے گی' ایمان پر خاتمہ اور ایمان کی دولت دامن میں لئے زندہ ہوگی پھر امن و سلامتی کے ساتھ داخل جنت ہوگی!

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میرے پاس تین پیالے لائے گئے پانی' دودھ اور شراب کا! میں نے دودھ کا پیالہ لیا' حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے آپ نے فطرت پر قبضہ کرلیا اگر آپ پانی استعمال کرتے تو امت غرق ہوجاتی اگر شراب کا پیالہ اٹھاتے تو امت بے عقل ہوجاتی آپ نے تھوڑا سا دودھ نوش فرمایا اگر پورا پیالہ استعمال فرما لیتے تو آپ کا کوئی امتی دوزخ میں نہ جاتا میں نے کہا پھر لاؤ! جبرائیل عرض گزار ہوا' اب وقت نہیں! جو ہونا تھا ہوچکا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر میرے پاس سفید' سبز' زرد اور سیاہ رنگ کے لباس لائے گئے' میں سفید لباس پسند کیا' جبرائیل عرض گزار ہوئے سفید لباس اہل اسلام کا ہے جبکہ زرد اہل کتاب کا' اس انتخاب کے سبب آپ کی امت یہودیت و عیسائیت سے محفوظ ہوگئی' سیاہ لباس دوزخیوں کا ہے اور آپ کی امت کو دوزخ سے کیا نسبت۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سفید لباس پہنا کرو کیونکہ یہ نہایت پاکیزہ اور عمدہ ہوتا ہے۔

حضرت ابن بطال رحمہ اللہ تعالیٰ شرح بخاری میں بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عموماً سفید لباس زیب تن فرمایا کرتے اور اس کے استعمال کی رغبت دلاتے ہوئے فرماتے یہ ان فرشتوں کا لباس ہے جنہوں نے غزوہ احد وغیرہ میں ہماری نصرت فرمائی۔

حضرت علائی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں نبی کریم فرماتے ہیں شب معراج جب میں مسجد اقصیٰ پہنچا تو دروازہ مسجد پر مجھے تین شخص ملے ایک کے ہاتھ دودھ کا پیالہ' ایک کے پاس پانی اور ایک کے ہاں شراب کا برتن تھا مجھے پینے

کیلئے دیئے گئے میں نے دودھ نوش فرمایا اس پر مجھے بشارت دی گئی کہ آپ کی امت ہدایت یافتہ ہوگی۔ عقائق میں مذکور ہے کہ میرے پاس' ایک بوڑھا' ایک ادھیڑ عمر اور ایک نوجوان لایا گیا اور ارشاد ہوا ان میں سے کوئی پسند کریں میں نے نوجوان کو اختیار کیا' حضرت جبرائیل عرض گزار ہوئے آپ نے عافیت اختیار فرمائی بوڑھا دولت اور ادھیڑ عمر بخت ہے اور یہ دونوں تغیر سے خالی نہیں۔ !!!

جذامی کی ناعاقبت اندیشی: حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ شب معراج نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک ایسی قوم پر گزر ہوا جو جذام ایسی مرض میں مبتلا تھی آپ نے اس پر تاسف کا اظہار فرمایا تو آپ کو آگاہ کیا گیا کہ یہ ایسے لوگوں کی اولاد ہے جنہوں نے کبھی اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب نہیں کی تھی اگر وہ ان کلمات کا وظیفہ کرلیتے تو اس موذی مرض میں مبتلا نہ ہوتے۔ سبحان اللّٰہ وبحمدہ ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت قبیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تم بعداز نماز فجر ان کلمات کا تین بار پڑھنا اپنا معمول بنالو تو نابینائی' جذام اور فالج سے عافیت میں رہو گے۔ سبحان اللّٰہ العظیم و بحمدہ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو آدمی اللہ تعالیٰ کے اس کلام کو پڑھنا اپنا معمول بنا لے تو اللہ تعالیٰ اسے جو مانگے گا عطا فرمائے گا۔ اللھم فاطر السموت والارض عالم الغیب والشھادہ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزید فرماتے ہیں حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل کا وظیفہ ہر خوف سے بے نیاز کردیتا ہے۔ (امام غزالی علیہ الرحمتہ)

آٹومیٹک فصل: حضرت علائی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج ہمارا ایک ایسی قوم پر گزار ہوا جو یومیہ فصل بوتے ہیں اسی روز وہ فصل پک کر تیار ہوجاتی ہے اور وہ لوگ فوراً کاٹ لیتے ہیں جبرائیل نے آپ کے ارشاد پر عرض کیا یہ وہ ایماندار ہیں جو جہاد میں مصروف رہتے ہیں انہوں نے کہا کہ راہ خدا میں مجاہدین کی نیکیاں سات سو گنا بڑھ جاتی ہیں۔

نیز فرمایا ہمارا ایک اور قومپر گزر ہوا جن کے سر پتھر سے کچلے جارہے تھے اور پھر اپنی اصلی حالت پر نمودار ہوجاتے' آپ کے فرمان پر جبرائیل عرض گزار ہوئے یہ وہ لوگ ہیں جن پر نماز گراں گزرتی ہے' اسی لئے یہ ایسی سزا میں مبتلا ہیں۔

آپ فرماتے ہیں پھر ایک ایسی قوم پر گزر ہوا جن کے آگے پیچھے پیوند لگے ہوئے ہیں اور زقوم ان کی خوراک ہے دریافت کرنے پر جبرائیل عرض گزار ہوئے یہ وہ لوگ ہیں جو زکوٰۃ ادا نہیں کیا کرتے۔

حضرت مجاہد اور قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ضریع ایک کانٹے دار گھاس ہوتی ہے جو زمین پر پھیلتی ہے اسے اونٹ بڑے ذوق سے کھاتے ہیں موسم بہار میں اسکو شبرق اور گرما میں ضریع کہتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ضریع ایلوے سے زیادہ کڑوی' مردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔

طیب اور خبیث: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ہمارا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے سامنے حلال و طیب اور حرام و خبیث گوشت پڑا ہوا ہے وہ پاکیزہ عمدہ اور حلال کو چھوڑ کر حرام اور خبیث کی طرف لپکتے ہیں۔

میرے معلوم کرنے پر جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی منکوحہ بیویوں کو چھوڑ کر دوسری عورتوں سے منہ کالا کرتے ہیں یہ زانی ہیں جو

حرام کاری میں مبتلا ہیں۔

حضرت شیخ تقی الدین حصنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تنبیہہ السالک میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ زنا ہے۔

حضرت ابو سعید رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا محصنہ کے ساتھ زنا کا مرتکب ہونا اللہ تعالیٰ کے نزد ستر کبیرہ گناہوں سے بڑھ کر ہے۔ جو محصنہ سے زنا کرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی قیامت لعنت جاری رہے گی تفصیل باب التقویٰ میں مذکور ہے۔

نیز فرمایا پھر ہمارا ایسی قوم پر گزر ہوا جن کی زبانیں قینچیوں سے کاٹی جارہی ہیں جب زبانیں کٹ جاتی ہیں تو پھر اپنی اصل حالت پر بن جاتی ہیں اور پھر کاٹ دی جاتی ہیں' دریافت کرنے پر جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ وہ خطیب دواعظ ہیں جو لوگوں کو تو پندونصائح کرتے ہیں لیکن خود عمل سے عاری ہیں۔

پتھر سے بیل: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج ہمارا ایک چھوٹے سے پتھر پر گزر ہوا جس سے ایک بیل برآمد ہوتا ہے اور جس سوراخ سے نکلتا ہے پھر اسی میں داخل ہونے کی ناکام کوشش کرتا ہے مگر داخل نہیں ہوپاتا۔

دریافت کرنے پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا یہ وہ شخص ہیں جو غلط باتیں کہتے ہیں اور پھر نادم ہوکر لوٹانا چاہتے ہیں مگر بے بس ہوجاتے ہیں۔

پھر کچھ عورتیں دیکھیں جو اپنی پلکوں سے لٹک رہیں ہیں' پوچھنے پر بتایا گیا ہے یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنی اولاد کے بجائے دوسروں کے بچوں کو دودھ پلادیتی تھیں۔

حضرت علائی رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم سے کسی صحابی نے عرض کیا میں کس سے زیادہ عمدہ سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا اپنے والدین کے ساتھ' عرض کیا والدین وصال کر چکے ہیں فرمایا اپنی اولاد سے حسن سلوک کو لازم پکڑو! اولاد کے حقوق پورے کرنے والدین پر ضروری ہیں۔

رضائے خدا' رضائے والدین: محسن اعظم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی والدین کی رضا و خوشنودی سے معلق ہے جس نے اپنے والدین کو راضی کیا گویا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کو راضی کیا اور جس نے والدین کو ناراض کیا وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنا اور وہ مستحق عذاب ہوا۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ والدین کے ساتھ عمدہ سلوک کرنے والے جنت میں انبیاء کرام علیہم السلام کے پڑوسی ہوں گے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا والدین سے حسن سلوک' نماز' روزہ' حج و عمرہ' نفلی عبادات اور جہاد فی سبیل اللہ سے بھی افضل ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں والدین کے ساتھ عمدہ سلوک کرنے والے سے کہا جائے گا تو جو عمل کرنا چاہتا ہے کرلے میں تیری مغفرت کروں گا' اور والدین کے نافرمان کو کہا جائے گا تو جو چاہئے نیک عمل کر' تیرے تمام عمل اکارت جائیں گے اور میں تیری مغفرت نہیں کروں گا۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت ایک صحابی حاضر ہوئے اور عرض کیا میں جہاد میں شامل ہونا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا کیا تمہاری والدہ ہے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا تم اپنی والدہ کی خدمت میں رہو' یہی جہاں ہے کیونکہ جنت اس کے قدموں میں ہے۔!

ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ کسی صحابی نے جہاد میں شمولیت کے لئے عرض کیا تو آپ نے فرمایا تمہارے والدین موجود ہیں عرض کیا ہاں یارسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے فرمایا انہی کی خدمت انجام دو جنت تو ان کے قدموں میں ہے یعنی ان کی خدمت سے جنت کا حصول آسان ہو جاتا ہے۔

ایک شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے والد کے بارے کچھ باتیں کیں کہ یہ میرا مال لینا چاہتا ہے۔ یہ کمزور اور میں قوی تھا۔ یہ محتاج اور میں غنی تھا میں نے اپنی ملکیت میں اسے کبھی منع نہ کیا آج بس کمزور ہوں یہ قوی ہے میں محتاج ہوں یہ غنی ہے اور اب یہ مجھے مال وغیرہ دینے میں اعراض کرتا ہے۔

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چشمان مبارکہ نمناک ہوگئیں اور فرمایا تیری اس حالت کو جو کوئی پتھر یا ڈھیلا بھی سن پائے تو رونے لگے پھر آپ نے لڑکے سے فرمایا تو اور تیرا مال سبھی تیرے باپ کا ہے۔ انت وما لک لابیک۔

فصل

حقوق الوالدین

مسئلہ: والد صاحب کو اپنی اولاد کا مال شرعی طریقہ سے کھانا جائز ہے بصورت دیگر حرام! البتہ اگر اس نے بیٹے کا مال شرعی طریقہ کے علاوہ اٹھالیا تو بیٹا اپنے باپ کے خلاف مقدمہ نہیں کرسکتا!

حنابلہ کے نزدیک بیٹے کا باپ کے خلاف دعویٰ دائر کرنا حق ابوت کے باعث غیر مسموع ہوگا۔

والدین کے لئے دعا کرنے سے رزق میں ترقی ہوتی ہے۔

حضرت امام قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ سورہ ابراہیم کی تفسیر میں فرماتے ہیں جو شخص کافر والدین کے حق میں دعا کرے وہ ان کے بجائے حضرت آدم و حوا علیہما السلام کے حق سے ہوجاتی ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کافر کیلئے دعائے مغفرت حرام ہے۔!

حضرت علائی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں اگر کہا جائے والدین نے حصول لذت کی نیت کی پھر بچہ پیدا ہو کر دنیا کے مصائب و آلام میں پھنس گیا تو بچہ پر والدین کا کیا احسان ہوا؟

کسی نے سکندر ذوالقرنین سے کہا تیرے استاد کا تجھ پر احسان ہے یا تیرے والدین کا؟ اس نے کہا میرے استاد صاحب کا مجھ پر احسان عظیم ہے جبکہ والدین نے تو مجھے عالم فساد اور دنیوی آفت میں لا ڈالا انہوں نے لذت کا قصد کیا اس پر جواباً" کہتے ہیں اہل عقل کی کیفیت کے اعتبار سے یہ بات غیر مناسب ہے کیونکہ عقلمند محض حصول لذت کی نیت نہیں کرتا اگرچہ لذت

سے وہ بہرہ مند ہوتا بھی ہو البتہ اس کی غرض بچہ کی پیدائش میں یہ ہوتی ہے کہ میری اولاد اللہ تعالیٰ کی توحید کی قائل ہو۔ اسی طرح عام آدمی اگرچہ ابتدا حصول لذت کی طرف راغب ہوتا ہے مگر جب اولاد ہوجاتی ہے تو اس کے ساتھ بھلائی اور بہتری کی کوشش میں مصروف رہتا ہے وجودمیں آنے وقت سے بلوغت تک وہ ہر قسم کی آفتوں اور مصیبتوں کو اس سے دور رکھنے کی سعی میں رہتاہے! اس طرح وہ بھی سلوک و احسان کے مستحق ہوتے ہیں اور تمام شکوک و شبہات از خود رفع ہوجاتے ہیں۔

تہذیب الاسماء واللغات میں ہے کہ اساتذہ علم' روحانی باپ ہوتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے درمیان ان کا واسطہ وسیلہ ہیں تلامذہ کو اپنے اساتذہ کے حق میں اپنے والدین کی طرح دعا اور ان کے اوصاف و کمالات بیان کرنے کا حکم ہے۔

اوقات لذات: مامون الرشید نے ایک دن اپنی لونڈی سے سوال کیا ایک ساعت کی لذت کیا؟ ایک دن کی لذت' تین دن کی لذت' ایک ماہ لذت' سال کی لذت اور تمام عمر کی لذت کیا کیا ہے؟

لونڈی نے جواب دیا! جماع ایک ساعت کی لذت ہے' شراب ایک دن کی لذت ---- تین دن کی' دلہن ایک ماہ کی لذت' بیٹا' ایک سال کی لذت' بھائیوں ملاقات زندگی بھر کی لذت سے عبارت ہے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہنا ہمیشہ کی لذت سے شاد کام ہونا ہے' حضرت امام غزالی (کتاب النصیحہ)

ایصال ثواب: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان کلمات کو پڑھ کر اپنے والدماجد کی روح کو ایصال کرتا ہے گویا کہ اس نے اپنے والد کے تمام شرعی حقوق ادا کردیئے۔ الحمدللّٰہ رب العلمین' رب السموت و رب الارض رب العلمین' وله الکبریاء فی السموت

والارض وھوالعزیزالحکیم' الحمدللّٰہ الملک رب السموت ورب الارض رب العلمین ولہ النورفی السموت والارض وھو العزیزالحکیم۔ (تحفۃ الجلیب)

غیروں کے لئے عورت کا بناؤ سنگھار: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روتے پایا' میں نے رونے کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا شب معراج میں نے اپنی امت کی کچھ عورتوں کو سخت عذاب میں گرفتاردیکھا ' ان میں سے کچھ تو اپنی چھاتیوں سے لٹکی ہوئی تھیں جن کے منہ میں تارکول (مک) کے قطرے ٹپکائے جارہے تھے' یہ وہ عورتیں تھیں جو بلاوجہ اپنا دودھ دوسروں کے بچوں کو پلادیا کرتی تھیں۔

بعض کودیکھا جو اپنی چھاتیوں سے لٹکی ہوئی ہیں اور ان کے نیچے آگ جل رہی ہے اور ان کے بدن پگل رہے ہیں فرمایا یہ وہ عورتیں تھیں جو اپنے خاوند کے علاوہ دوسروں کیلئے بناؤ سنگھار کرتی ہیں۔

نیز فرمایا جو عورت اپنے خاوند کے علاوہ دوسروں کیلئے سرمہ وغیرہ لگائے گی اللہ تعالیٰ اسے ذلیل و خوار کرے گا اور اس کی قبر کو دوزخ کا گڑھا بنا دے گا۔

باپ کی مغفرت: بیان کرتے ہیں کہ ایک صاحب سفر پر جانے لگے تو اپنی بیوی سے کہا تو اسی منزل پر ہی رہنا' نیچے ہرگز نہ جانا جب کہ پہلی منزل پر اس کا باپ رہتا تھا وہ بیمار ہوا خاتون نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چھت سے نیچے اتر کر اپنے باپ کی عیادت کرنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا اپنے خاوند کے حکم پر عمل کر' وہ نیچے نہ آئی یہاں تک کہ اس کا باپ فوت ہوگیا پھر اس نے کفن' دفن میں شرکت کی اجازت مانگی' آپ نے فرمایا اپنے خاوند کے حکم پر عمل کر' وہ اپنے خاوند کے حکم پر عمل پیرا ہوئی تو

آپ نے اسے بشارت دی' اللہ تعالیٰ نے تیرے اس عمل کے باعث تیرے باپ کو مغفرت و بخشش سے نوازا ہے۔

پر کشش آواز اور روح پرور خوشبو: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر ہمارا ایک ایسی وادی سے گزر ہوا جہاں سے نہایت پر کشش آواز کے ساتھ ساتھ روح پر خوشبو آرہی تھی' دریافت کرنے پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا یہ جنت کی آواز اور خوشبو ہے جنت اللہ تعالیٰ کے حضور عرض گزار ہے الٰہی جو مجھے عطا فرمانے کا وعدہ کیا گیا وہ عطا فرمایئے۔

محلات' ریشم' سونا' چاندی' موتی' جواہرات' ہیرے' مونگے' چھلکتے ہوئے جام شہد دودھ اور شرابا" طہورا کی نہریں' جوش زن ہیں ان بے شمار نعمتوں سے بے شک میں مالا مال ہوں' لیکن مجھے وہ کچھ عطا فرمایئے جس کا تونے وعدہ فرمایا ہے۔

ارشاد ہوا' مسلمان' مرد' عورتیں' ایماندار مرد اور عورتیں تجھے عطا کیے' میں واحد یکتا ہوں' میرے سوا کوئی معبود نہیں' میں اپنے وعدے کا سچا ہوں' جنت عرض گزار ہوئی' الٰہی میں راضی ہوں' (جب تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی آگئے ہیں تو میری مراد بر آئی' میں راضی ہوں میرے خدا میں راضی ہوں۔)

جہنم کی پکار: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پھر چلتے چلتے اچانک نہایت بھیانک سی آواز سنائی دی' میں نے جبرائیل علیہ السلام سے کہا یہ بھیانک سی آواز کہاں سے آرہی ہے؟ وہ بولے یہ جہنم کی پکار ہے وہ کہہ رہی ہے الٰہی! تو نے مجھے زنجیروں اور طوقوں سے بھر رکھا ہے' گرمی اور آتش کی کثرت سے نوازا ہے اب میرے ساتھ جو وعدہ ہو چکا ہے پورا کر! ارشاد ہوا۔

تیری خواہش کے مطابق ہم نے تجھے مشرکین و مشرکات' (منافقین و کفار اور گستاخان انبیاء) عطا کیے' دوزخ سے آواز آئی الٰہی! میں سیر ہو گئی میرا مقصد

بر آیا میں تیری رضا پر راضی ہوں!

بوجھ پر بوجھ: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میرا ایک ایسے شخص پر گزر ہوا جو لکڑیوں کا بہت بھاری گٹھا باندھے ہوئے ہے جو اس سے اٹھایا نہیں جاسکتا مگر گٹھے میں اور لکڑیاں ڈالے جارہا ہے!

میرے دریافت کرنے پر جبرائیل علیہ السلام نے بتایا یہ وہ شخص ہے جو لوگوں کی امانتیں ادا نہیں کرسکتا مگر مزید حاصل کرتا رہتا ہے! یعنی یہ خائن ہے جو بوجھ تلے دبے جارہے ہے۔

راہزن: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ایک قوم پر گزر ہوا جسے چیرا پھاڑا جارہاہے دریافت کرنے پر معلوم ہوا یہ وہ لوگ ہیں جو مسافروں پر حملہ آور ہوکر ان کا مال و متاع چھین لیتے تھے راہزنی کرتے ہوئے ان کے دل نرم نہیں ہوتے تھے اب اپنے کئے کی سزا بھگت رہے ہیں۔

بیت المقدس 'مسجد اقصیٰ: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب ہم بیت المقدس پہنچے' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے براق باندھا پھر ہم مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے مجھے ایک بلند مقام ملا' جو فرشتوں سے بھرا ہوا تھا' پھر میں نے انبیاء علیہم السلام کو صف بستہ دیکھا جو اپنی شان و عظمت سے عجب سج دھج میں دکھائی دے رہے تھے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے قریش مکہ تو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں لیکن یہودونصاری کا گمان ہے خدا کا بیٹا بھی ہے اب ان رسولوں سے دریافت کیجئے کیا خدا کا کوئی شریک یا بیٹا ہے؟ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے۔

آپ ان سے دریافت تو کیجئے جو ہم نے آپ سے پہلے اپنے رسول بھیجے کیا ہم نے رحمٰن کے سوا اور بھی معبود بنائے ہیں؟ جن کی

عبادت کی جاتی ہو؟

تمام انبیاء رسل علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعلان فرمایا۔
پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اقامت کہی' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مصلیٰ امامت پر جلوہ افروز ہوئے۔

بزم کونین ساری سنواری گئی عرش کی چھت زمیں پر صفیں بچھ گئیں
انبیاء آگئے' مرسلین آگئے' مقتدی آچکے تو امام آگیا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انبیاء رسل اور ملائکہ کو نماز پڑھائی' حضرت امام نوی رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ کونسی نماز تھی جو شب معراج آپ کی اقتداء میں انبیاء رسل نے ادا کی کیا نماز تھی یا دعا؟
وہ جواب فرماتے ہیں یہ انبیاء کرام کیلئے مقررہ مخصوصہ نماز تھی۔ (گویا کہ یہ انہی پر فرض تھی (تابش قصوری) جب نماز ادا فرماچکے تو انبیاء کرام علیہم السلام آپ کی خدمت میں ہدیہ تحسین و تبریک پیش کرنے کیلئے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمانے لگے کیسا مقدس روح پرورنورانی اجتماع ہوگا! جہاں صرف انبیاء و رسول' ملائکہ اور امام الانبیاء و الملائکہ یا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس و اطہر تھی۔

نوریوں کے اجتماع میں تھے مقرر نور کے
ہورہا تھا مسجد اقصیٰ میں جلسہ نور کا
معجزوں کی تھی شب معراج اک لمبی قطار
معجزے پر معجزہ تھا جانا آنا نور کا

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام اوالعزم رسولوں نے آپ کے مناقب و فضائل بیان کئے حمد باری تعالیٰ کے بعد آپ کی نعت میں رطب اللسان رہے۔
حضرت آدم علیہ السلام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں! الہ العلمین کا شکر

ہے جس نے مجھے اپنے یدقدرت سے بنایا' فرشتوں سے سجدہ کرایا' انبیاء و مرسلین کو میری اولاد سے زینت بخشی' اور آج مجھے اس اجتماع میں شرکت کا موقع مرحمت فرمایا۔

حضرت نوح علیہ السلام ارشاد فرما ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے' جس نے میری دعا قبول فرمائی اور کشتی کے باعث مجھے اور مجھ پر ایمان لانے والوں کو محفوظ فرمایا اور نبوت کی عظمت سے نوازا نیز آج اس نورانی اجتماع میں شمولیت سے کا موقع فراہم کیا!

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام یوں خطاب فرما ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے مجھ پر بے پایاں فضل فرمایا مجھے اپنا خلیل بنایا' ملک عظیم سے نوازا' اور خلعت رسالت کے ساتھ مجھے مخصوص فرمایا مجھ پر نار کو گلزار کیا اور میری دعا کو قبولیت کا جامہ پہنایا۔ (آج میں اسی دعا کو رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نورانی صورت میں دیکھ رہا ہوں) جس کے باعث اس اجتماع میں شرکت پر مجھے ناز ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام یوں گویا ہوے' حمد وصلوۃ کے بعد اللہ تعالیٰ کا ہزارہا بار شکرادا کرتا ہوں جس نے مجھے اپنے ساتھ ہمکلامی کے شرف سے نوازا' رسالت عطا فرمائی' تورات عنایت کی اور مجھے اپنی محبت سے بہرہ مند کیا' نیز آج اس اجتماع میں مجھے آنے کا موقع فراہم کیا۔

حضرت داؤد علیہ السلام خطاب فرما ہوئے' اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے زبور عنایت کی' لوہے کو میرے ہاتھ پر نرم فرمایا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہ مصطفیٰ میں اپنا تعارف یوں کرایا' اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے جن وانس' درند' پرند پر حکمرانی عطا فرمائی۔ ہر محکوم کی بولی سکھائی مجھے ایسا ملک عنایت کیا جو میرے بعد اس دنیا میں کسی کو نہ مل سکا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام یوں مخاطب ہوئے۔ احکم الحاکمین کاشکر ہے جس نے مجھے تورات کا علم عطا کیا انجیل عنایت کی مادر زاد اندھوں اور کوڑھ میں مبتلا بیماروں کو میرے ہاتھوں شفا سے نوازا' مردوں کو زندہ کرنے کی طاقت عطا فرمائی۔

بیان کرتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام بھی آپ سے اجازت لیکر عرض گزار ہوئے اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' یاحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیک وسلم۔

بے شک حسن زیادہ میرا ساری خلقت نالوں
نہیں زیادہ قیمت میری آقا تیری کالیاں زلفاں نالوں

آخر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ اس طرح مخاطب ہوئے۔

گرامی قدر انبیاء ، مرسلین! آپ حضرات نے اپنے رب کی خوب حمدوثنا کی اور اس کی عطا فرمودہ نعمتوں پر بڑی عمدگی سے اظہار شکر فرمایا! میں بھی اپنے خالق و مالک کی عنائیات و انعامات کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے آج اجتماعی طورپر آپ حضرات کی زیارت و ملاقات کا شرف عطا فرمایا' اسی ذات اقدس و اعلیٰ نے مجھے آپ حضرات پر فضیلت بخشی' مجھے رحمۃ للعلمین بنایا میری امت کو خیرالامم ٹھہرایا' رؤف رحیم ایسے اوصاف سے بہرہ مند کیا' سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے آپ کے آپ خطاب کی توثیق فرماتے ہوئے کہا! یقیناً آپ کو سب پر فضیلت حاصل ہے' آج ہم آپ کو اس بلند مرتبہ پر فائز دیکھ کر قلب و روح میں سکون اور آنکھوں میں سرور محسوس کررہے ہیں۔

حمدوثنا اور آنکھیں: حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی بکثرت حمدوثنا کرتے رہو کیونکہ دعا کی دو آنکھیں اور دوبازو ہیں جن سے وہ محل قبولیت تک پرواز کرتی ہے اور اپنے قائل کے لئے قیامت مغفرت و بخشش

میں مصروف رہے گی۔

دوسری سواری' بیت المقدس سے آسمان تک: حضرت شیخ شرف الدین عیسیٰ سہروردی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں۔ انبیاء کرام کو ان کی شان کے مطابق مراتب و درجات سے نوازا گیا جیساکہ ذکر ہوا یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو برگزیدگی میں ممتاز کیا' حضرت ادریس علیہ السلام کو مقام علیا سے نوازا' حضرت نوح علیہ السلام کو مستجاب الدعوات بنایا' حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلعت وفا سے سرفراز کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہمکلامی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردوں کے زندہ کرنے میں شہرت عطا کی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دولت احمدیہ و رسالت محمدیہ کے تاج سے سجایا' کریمانہ اوصاف' طبیعت کی نرمی' لوگوں کی حاجت روائی و مشکل کشائی اور آپ کے اسماء' گرامی کی قدرومنزلت کو بیان فرمایا اور ایسی ایسی فضیلتیں عطا کیں جو کسی اور کو نہ مل سکیں اور ایسی ایسی تعریفیں بیان فرمائیں کہ آپ کے مثل کسی اور کے لائق ہی نہ کہیں' آپ ہر صفت اور ہر کمال کے حامل قرار پائے۔

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ارشاد ہوا صاحب مقام علیٰ کو جو نہایت نہایت حسن و خوبی کے ساتھ مبعوث ہوئے' ہمارے پاس لایئے تاکہ دونوں جہانوں کے باشندوں پر قاب قوسین او ادنیٰ کے مقام کا اعزاز بخشیں۔

خلعت پر خلعت: آپ مسجد حرام میں آرام فرماتھے' حضرت جبرائیل علیہ السلام ارشاد خداوندی کے مطابق آپ کو بیدار کرنے لگے حکم ہوا' نہایت نرمی اور لطیف کلام سے جگایئے اور رازونیاز کی باتیں کرنے کے لئے ہمارے ہاں لایئے۔ اگر دریافت کریں کون سے مقام پر جانا ہے تو کہہ دیجئے ایسے مقام پر جہاں وہم و گمان اور عقل و فہم کی بھی رسائی نہیں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے سراقدس کے پاس بیٹھ گئے جب

آپ بیدار ہوئے تو آپ کو سعادت عظمیٰ کے اعلیٰ مقامات و مراتب کیلئے لے جانے کی گزارش کی آپ کی خدمت میں براق پیش کیا گیا اور .بفضلہ و کرمہ تعالیٰ آپ سفر معراج پر روانہ ہوئے یہاں تک کہ مسجد اقصیٰ تک جا پہنچے۔

اثنائے سفر راستہ میں ان گنت عجائبات کا معائنہ کیا' انبیاء کرام علیہم السلام کو آپ ہی کیلئے مسجد اقصیٰ میں جمع فرمایا آپ نے امامت فرمائی انہوں نے خیر مقدم کیا پہلے آسمان پر اوصاف جمیلہ سے آپ کی نعت پڑھی گئی آپ کو ایسی خلعت پہنائی گئی (فی الا میین رسولًا منهم یتلو علیهم آیاتہ) جس سے آپ کے بلند مراتب کی شہادت ملتی ہے دوسرے آسمان پر آپ کو جدید خلعت عطا ہوا جس کے باعث مرسلین پر آپ کو مزید شرف حاصل ہوگیا' اس پر نقش تھا' وما ارسلناک الا رحمته للعلمین۔ تیسرے آسمان پر ایسی خلعت پہنائی گئی جس سے آپ کو خیر کثیر عنایت ہوا اس پر درج تھا یا ایها النبی انا ارسلناک شاہداومبشر اونذیرا۔ چوتھے آسمان پر بھی خلعت عطا ہوا جسے پہنا تو ملا ئکہ پر آپ کی وجاہت قائم ہوئی' اس پر لکھا تھا الحمدللّٰہ الذی انزل علی عبده الکتاب ولم یجعل له عوجا۔ پانچویں آسمان پر بھی ایک ایسی خلعت سے شاد کام ہوئے جس کے باعث رسولوں پر آپ کی فضیلت اور بڑھ گئی اس پر نقش تھا ان اللّٰہ و ملا ئکته یصلون علی النبی یا ایها الذین آمنواصلواعلیه وسلمواتسلیما۔ چھٹے آسمان پر خلعت تکریم عطا ہوا اس پر یوں میناکاری کی گئی تھی لقدجاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم۔ ساتویں آسمان پر ایسی خلعت عطا ہوئی کہ تمام ملا ئکہ اس کی خوبصورت اور مقناطیسی کشش سے حیران تھے اس سے آپ کے شرف کی ان کے دلوں پر دھاک بیٹھ گئی۔ اس پر مرقوم تھا سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجدالحرام الی المسجدالاقصیٰ اور اس سے آسمانوں کے ہر طرف نور پھیل گیا آپ

آگے بڑھے۔ جبرائیل علیہ السلام پیچھے ہٹے۔ پھر انوار تجلیات اس تیزی سے پھیلے کہ حجابات اٹھتے چلے گئے آپ نور کی وادی میں جاپہنچے وہاں خدائے جبار کی بے کیف آواز سنائی دی کہ آپ کو میں نے اپنا مقرب بنایا ہے پھر آواز آئی میں آپ کو اپنا انیس بنالیا ہے پھر ندا آئی السلام علیک ایھاالنبی ورحمۃ اللہ۔

حضرت امام ابن جوزی علیہ الرحمتہ کتاب الماجریات فی الاسئلہ والجوابات میں لکھتے ہیں جن شخصیات کو سیادت حاصل تھی۔ وہ بے حد آداب بجالائے۔ ملاء اعلیٰ والے آپ کی عقل سلیم کو عظیم کہتے ہوئے سنائی دیئے اور جو لوگ صاحب فضل و کمال تھے انہوں نے آپ پر اللہ تعالیٰ کے فضل وکریم کو بڑھتا ہوا ہی دیکھا اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس ندا سے شاد کام کیا۔ یاایھاالمزمل قم الیل الا قلیلا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بارگاہ الوہیت میں حاضری سے بہرہ مند ہوئے تو کچھ اس طرح عرض کیا! میرے مولیٰ! مجھے تیرے عزوجلال کی قسم میں ہمیشہ تیری خدمت کی پاس داری کروں گا' یہاں تک کہ میری جان تجھ نثار ہو۔ ہاں میں اپنی امت کی مغفرت و بخشش پر حریص ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا! میرے محبوب مقام سیادت میں سرداروں کا یہ طریقہ ہے کہ جب وہ اپنے کسی غلام کو مجلس اجلال و تحمید میں بلانا چاہتے ہیں اور مقام اکرام سے سرفراز کر اسے انعام و اکرام سے نوازنا چاہتے ہیں نیز تحائف کا قصد کرتے ہیں تو اسے خلعت تفضل سے بہرہ مندہ کرتے ہیں عمدہ سے عمدہ لباس دیتے ہیں۔

آپ عرض گزار ہوئے الٰہی! یہ کریمانہ وعدہ کب ایفاء ہوگا! اور اس عنایت و کرم کا کونساوقت ہے' آپ سے فرمایا گیا کیا آپ شب تار میں مجاہدہ و ریاضت میں مشغول رہے اسی وجہ سے ہم آپ کو مقام کرامت میں حجابانہ

طور پر بلاتے ہیں تاکہ آپ کے جلال و جمال کی غیرت ملحوظ رہے اور پھر خلوت میں جلوت اور جلوت میں خلوت کی نعمت سے شاد کام ہوں۔

پھر حجاب جبروت اور فضائے ملکوت میں منادی کرائی گئی' جنت عدن! آراستہ ہوجاؤ' جنت نعیم' تیار ہوجاؤ' اے انعام و نعم اپنے آپ کو سنوار لو' اے حورو خرام خرام نزاکتیں دکھاؤ' اے آسمانوں فخر کرو۔

اس ندا پر ہر ایک پکارا' خدایا کیا ماجرا ہے'
عرش بھر کیوں سجایا جارہا ہے

آواز آئی۔

کوئی مہمان بلایا جارہا ہے
کھڑے ہیں صف بصف حورو ملائک
کوئی نغمہ سا گایا جارہا ہے
سلامی کے لئے جبرائیل حاضر
انہیں دولہا بنایا جارہا ہے

مژدہ روح فزا سنایا گیا' آج سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں پھر جب گریبان غیب چاک ہوا تو نصر من اللہ وفتح قریب۔ کے پرچم سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانہ اقدس پر لہرانے لگے رسالت محمدیہ علیہ التحیتہ والثناء جھنڈے فضائے بسیط پر اڑنے لگے۔

جب سورج کی کرنیں ماند پڑھیں اور دن کا حسن رات کی تاریکی میں چھپ گیا' لوگوں کی آنکھوں کا نور نیند نے لپیٹ لیا تو آپ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آگے بڑھے اور عرض کیا سیدی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوجایئے درگاہ کبریائی میں باریابی سے نوازے جارہے ہیں۔

آپ جلال رسالت کی کیفیت کے ساتھ سوار ہوئے اور لشکر کرامت فرشتوں کا جلوس لئے رواں ہو جب آپ قرب جمال سے سرفراز ہوتے ہوئے

قاب قوسین ایسے سراپا جلال مقام تک فائزالمرام ہوئے تو آپ نے عرض کیا۔
ربنالا تواخذنا ان نسیااواخطانا۔اس پر آپ سے پوچھا گیا یہ استغفار
کس لئے' آپ نے عرض کیا' اپنی امت کیلئے ارشاد ہوا آپ تمام امت کی
بخشش کے طالب ہیں یا بعض کے؟ آپ عرض گزار ہوئے الٰہی آپ کے
اوصاف کرم کس قدر ہیں؟ حکم ہوا اپنے دائیں جانب دیکھئے آپ نے ایک
وادی دیکھی جو دخاں دھوئیں کے نام سے معروف تھی اور وہاں سوا دھوئیں
کے سوا کچھ سجھائی نہیں دیتا تھا آپ ۔نے دریافت کیا الٰہی یہ دھواں کیسا؟ ارشاد
ہوا یہ ان کے لئے ہے جو قبیح و غلیظ افعال و اعمال میں مبتلا رہیں۔

تجلیات معراج یا عجائب قدرت

شاہکار قدرت

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے عظیم نشانات میں سے معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور خاص ظاہر فرمایا وہ یوں کہ امام المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم بیداری میں عرش تک آن کی آن میں پہنچایا' ملکوت و سماوات کا نہ صرف مشاہدہ کرایا بلکہ مکان و لامکاں کی خوب سیر سے نواز کر رات کے ناقابل بیان مختصر سے حصہ میں واپس فرمایا۔

مرکز عجائب

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لامعدود معجزات میں سے معجزۂ معراج اتنا عجیب ہے کہ اسے مرکز عجائب قرار دیا جاسکتا ہے۔ یوں تو معجزہ میں قدرت خدا ہی کارفرما ہوتی ہے۔ مگر مقام ظہور کی تبدیلی سے نام بدل جاتا ہے۔ اگر اس کی قدرت بلاواسطہ ہو تو آیت کہلاتی ہے۔ نبی کے واسطے سے ہو تو معجزہ اور ولی کے ذریعہ ہو تو کرامت ہوتی ہے۔ لہٰذا ان مظاہر قدرت میں سے کسی ایک کا انکار دراصل ذات الٰہیہ کے انکار کے مترادف ہے۔

سبحان الذی

اپنے حبیب کے ذکر کو اللہ تعالیٰ نے اپنی تقدیس و تحمید اور تسبیح سے شروع فرما کر اہل محبت کو اشارۃً بتایا کہ تم جب بھی میرے محبوب کا ذکر کرو تو

تسبیح پڑھتے رہو۔ نیز واضح کیا جارہا ہے کہ بے شک واقعہ معراج بے حد حیران کن ہے مگر میری طرف تو دیکھو میں ہر عیب' نقص' مجبوری' عجز اور کمزوری سے پاک نیز ہر چاہت پر قادر ہوں اور پھر یومنون بالغیب بھی تو میرا ہی کلام ہے۔ وہ نہ بھولنے پائے۔

حرکت

سیر بلا ارادہ و حرکت ممکن نہیں۔ اس میں چند شرائط ہیں۔ محرک' متحرک' مبداء حرکت' مدت حرکت' مقصد حرکت اور منتہائے حرکت' قرآن کریم نے غلامان عقل پر تمام امور پہلے ہی واضح کردیئے کہ حرکت میں سب سے اول متحرک کو سمجھنا ضروری ہے۔ چنانچہ فرمایا سبحان الذی' وہ خود ذات الیہ ہے۔ سبحان متحرک' عبد متحرک لیلاً مدت حرکت' مسجد حرام (بیت اللہ شریف)' مبداء حرکت' مسجد اقصیٰ' منتہائے حرکت ارضی اور منتہائے حرکت لامکان قاب قوسین او ادنیٰ یا دنیٰ فتدلیٰ

اعلم من الخلائق

شب معراج انبیاء و مرسلین نے مسجد اقصیٰ میں نہ صرف آپ کی اقتداء میں نماز ہی ادا کی بلکہ اس مسئلہ کی عملاً' تائید و توثیق فرما دی کہ ہم علوم و عرفان نبوت و رسالت کے امین ہونے کے باوجود امامت کے لئے حبیب خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی حقدار سمجھتے ہیں کیونکہ جملہ انبیاء و مرسلین میں آپ ہی سب سے زیادہ صاحب علم ہیں۔ اعلم الخلائق ہونے کا بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے۔ فقہائے کرام نے شرائط امامت میں ایک اہم شرط یہی درج کی ہے کہ احق بالامامۃ اعلم منصب امامت کا زیادہ حق دار وہ ہے جو شریعت کا زیادہ علم رکھنے والا ہے

حیات انبیاء

انبیاء و مرسلین میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ نے مردے کو زندہ کرنے کا

معجزہ عطا فرمایا تھا جن میں حضرت سیدنا ابراہیم' حضرت موسیٰ' حضرت سیدنا عیسیٰ علیہم السلام خصوصیت سے قابل ذکر ہیں لیکن سید عالم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزۂ معراج نے تمام انبیاء و مرسلین کو حیات برزخی سے عالم دنیا کی زندگی عطا کر کے مسجد اقصیٰ میں جمع فرمایا جہاں آپ کی اقتداء میں نماز شب اسریٰ ادا کی جو صرف انہی پر فرض تھی تاکہ وعدۂ میثاق کی عملی توثیق پر مہر تصدیق ثبت ہو جائے۔

دیئے معجزے انبیاء کو خدا نے
ہمارا نبی معجزہ بن کے آیا

دیدار الٰہی کا پہلا تمنائی

قرآن کریم میں دیدار الٰہی کے پہلے تمنائی حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی السلام دکھائی دیتے ہیں جنہوں نے واضح طور پر بارگاہ الٰہی میں عرض کیا۔ الٰہی! میں تیرے دیدار کا طالب ہوں' اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے کلیم' تم میری زیارت کی تاب نہیں رکھتے البتہ میں اپنے انوار و تجلیات میں سے کوہ طور پر پرتو ڈالتا ہوں۔ ادھر دیکھو اگر پہاڑ سلامت رہے اور تمہارے حواس برداشت کر سکیں تو بات بن سکتی ہے۔ پھر کیا ہوا۔

موسیٰ ز ہوش رفت یک پر تو صفات
تو عین ذات می نگری در تبسمی

(جامی علیہ الرحمتہ)

پہلا خلائی مسافر

دنیائے اسلام کے تمام فرقے اور مذاہب اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے شر سے محفوظ فرما کر آسمانوں پر اٹھا لیا اور آج تک وہ جسد عنصری کے ساتھ آسمانوں پر جلوہ افروز ہیں۔ پھر قرب قیامت آسمان سے زمین پر نزول فرمائیں گے۔ ایک عرصہ تک دین

مصطفوی کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف رہیں گے اور پھر بوقت وصال خاتم المرسلین رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار اقدس میں گنبد خضرا کے سایہ تلے دفن ہوں گے۔

لطف کی بات ہے کہ عیسائی اور یہودی بھی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر اٹھا لیا تھا۔ البتہ ان کا عقیدہ ہے کہ تین روز سولی پر رہنے کے بعد زندہ کئے گئے اور پھر آسمانوں کی طرف اٹھائے گئے۔ (نعوذ باللہ من ذلک)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان میں نزول اجلال فرمانے پر ایمان رکھنے والے کے لئے یہ تسلیم کرنا چنداں مشکل نہیں کہ جس خدا نے انہیں آسمان پر اٹھایا ہے وہی خدا اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لامکاں پر اپنے دیدار پرانوار سے بہرہ ور فرمائے تو کونسی ناممکن بات ہے۔

ان اللہ علیٰ کل شئی قدیر (بے شک اللہ تعالیٰ ہر شئے پر قادر ہے' دیکھا جائے تو آج کل کی اصطلاح میں پہلے باضابطہ خلائی مسافر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ٹھہرتے ہیں مگر تمام افلاک' عرش و کرسی مکان و لامکان کو پہلے تسخیر کرنے والے سید عالم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرار پاتے ہیں۔ آپ ہی کے اشارے پر سورج واپس لوٹا' چاند دو ٹکڑے ہوا۔ گویا کہ آپ کائنات کے مسخر اعظم ہیں۔

رابطہ عالم

معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالق و مخلوق' عابد و معبود' طالب و مطلوب' محب اور محبوب کے رابطہ کو آسان اور سہل بنانے کی راہ ہموار کی۔

اب تو ضرورت ہی نہیں طور پر جائیں ہم کلیم
کرتے ہیں روز گفتگو یار سے ہم نماز میں

الصلوٰۃ معراج المومنین (نماز مومنوں کی معراج ہے۔) اسی طرف

شہ رگ سے۔

نحن اقرب

وہ ذات جو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اسے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو لامکاں پر ملاقات کے لئے بلانے کی چنداں ضرورت نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک۔ پھر زمین سے آسمان' عرش' کرسی' قاب قوسین اور جملہ امکانی حدود کی سیر سے مشرف فرمانا محض اس لئے تھا کہ آپ کی قدرومنزلت کے سکے اپنی تمام مخلوق کے دلوں پر بٹھا دے تاکہ محبوبیت عظمیٰ کو دیکھ کر آپ کی ذات والابرکات سے محبت و الفت اور اطاعت و فرمانبرداری اختیار کریں۔

دو راتیں

تاجدار کائنات کی حیات مبارکہ میں دو راتیں بڑی اہمیت کی حامل تھیں۔ جن کا شہرہ ساری خدائی میں ہے۔ ایک لیلہ المعراج' دوسری لیلہ الہجرۃ۔ ان دونوں راتوں میں رفقائے سفر بھی ایسے تھے جن کی دھوم پوری کائنات میں گونج رہی ہے۔ شب معراج جبرئیل رفیق سفر تھے تو شب ہجرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رفیق سفر بنے۔

رفیق معراج امام الملا ئکہ ہوئے تو رفیق ہجرت امام الصحابہ قرار پائے۔ رفیق معراج نے امین کا لقب پایا تو ہجرت میں رفاقت کا حق ادا کرنے پر ابوبکر کو تمغہ صداقت کبریٰ سے نوازا گیا۔ رفیق معراج سدرۃ المنتہی پر معذرت خواہ ہوا۔

اگر یک سر موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

مگر رفیق سفر ہجرت آج بھی گنبد خضریٰ میں پہلوئے صاحب معراج آرام فرما ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خلاصہ معراج

نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت کے بعد مسلسل بارہ سال تک مشرکین مکہ کے مظالم کا نہایت صبر و استقامت کے ساتھ مقابلہ کیا۔ جیسے جیسے آپ کی تبلیغ کا دائرہ وسیع ہوتا گیا ویسے ویسے کفار کے ظلم نے بھی وسعت پیدا کرلی۔ 27 رجب 12 نبوت کا دن آپ پر انتہائی تکلیف دہ تھا حتیٰ کہ اپنے کاشانہ اقدس میں بھی نہ جاسکے اور اپنی چچا زاد ہمشیر حضرت ام ہانی کے ہاں رات کو ٹھہر گئے جو بیت اللہ شریف سے صرف دو سو قدم پر تھا۔ وہیں سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو علو مراتب اور دیدار پرانوار سے نوازنے کیلئے اپنے قرب خاص میں بلایا۔ پہلے مسجد حرام بیت اللہ شریف سے مسجد اقصیٰ بیت المقدس تک رات کے انتہائی قلیل حصہ میں سیر سے بہرہ ور ہوئے۔ وہیں جسد عنصری کے ساتھ عالم بیداری میں تمام انبیاء و مرسلین کی امامت کرائی۔ پھر آسمانوں کی طرف عروج فرمایا۔ جنت' دوزخ' عرش' کرسی' آسمان' لامکان الغرض جہاں تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہر چیز کا آپ نے معائنہ و مشاہدہ فرمایا۔ پھر حریم خاص سے نوازا۔ انعامات و اکرامات عطا فرمائے۔ پھر آپ آن واحد میں سرزمین مکہ مکرمہ پر تشریف لائے۔ جب صبح اس واقعہ عجیبہ سے آپ نے مطلع فرمایا تو سب سے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے تصدیق فرمائی مگر کفار نے انکار کیا۔ تصدیق و تکذیب کی جو لہر اس وقت اٹھی تھی آج تک برابر جاری ہے۔ خوش بخت ہیں جو صداقت سے وابستہ ہیں۔

از مترجم غفرلہ

باب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناقب امہات المومنین رضی اللہ عنھن

حضرت ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے پہلے حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حبالہ عقد میں لیا زمانہ جاہلیت میں بھی آپ طاہرہ کے پاکیزہ لقب سے معروف تھیں۔ قریش میں مالی طور پر آپ سب سے فائق اور شرافت میں سب سے باعظمت مشہور ہوئیں تجارتی امور انجام دہی کیلئے آپ نے بہت سے ملازم رکھے ہوئے تھے جنہیں آپ باقاعدہ ایک معاہدہ کے مطابق مشاہرہ دیتیں' مضاربت کا طریقہ بھی آپ کے ہاں جاری تھا' منہاج میں قراض و مضاربت کی یوں تعریف کی گئی ہے' کہ قراض مضاربت یہ ہے کہ ایک شخص روپیہ' پیسہ دے اور دوسرا اس سے کاروبار چلائے جو نفع ہو طے شدہ شرائط کے مطابق تقسیم کرلیں۔

حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دیانت' امانت' صداقت اور عمدہ اخلاق کی رپورٹ پہنچی تو آپ سے گزارش کی گئی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مال ملک شام میں فروخت کیلئے لے گئے اور اپنا میسرہ نامی غلام بھی آپ کی خدمت کے لئے ساتھ روانہ کیا!

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شام کے صوبہ حوران کے شہر بصرہ پہنچے' اس سے قبل آپ اپنے چچا ابوطالب کی معیت میں پہلے یہ شہر دیکھ چکے تھے جبکہ اس وقت آپ کی عمر شریف بارہ سال تھی! اور گرمی کا موسم تھا اہل مکہ خصوصاً" قریشی امراء سردیوں میں یمن اور گرمیوں میں شام کا سفر اختیار کرتے۔ عجیب بات تھی کہ یہ سفر بخوشی کرتے تھے جبکہ بیت اللہ شریف میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا انہیں شاق گزرتا! سورہ قریش میں انہی اسفار کی رغبت اور ان کا عبادت سے اعراض کرنا مذکور ہے۔

باوجود اس کے اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے سردیوں' گرمیوں میں سفر کی صعوبتوں کو آسان بنادیا اور ایسے طریقے سمجھائے کہ ان کا بری اور بحری سفر آرام دہ ہو تا گیا۔

بحیرا راہب سے پہلی ملاقات: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حضرت میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لئے بصرہ پہنچے تو سب سے پہلے آپ کا پڑاؤ ایک راہب کے عبادت خانے کے باہر ایک درخت کے نیچے ہوا۔ راہب کی نظر آپ کے نورانی چہرے پر گئی تو وہ دریافت کرنے لگا یہ نوجوان کون ہے؟ جو درخت کے نیچے آرام فرما ہے' راہب کا نام بحیرا تھا اسے بتایا گیا یہ قریشی نوجوان مکہ سے تجارت کی غرض لئے بصرہ تشریف لائے ہیں۔

راہب نے کہا! مجھے کتب قدیمہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس درخت کے نیچے نبی کے سوا کوئی نہیں بیٹھے گا! (دیگر کتب سیر میں ہے کہ راہب نے آپ کی بڑی تعظیم کی اور آپ کی خدمت بجالایا اور کئی بشارتوں سے نوازا)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بخیروعافیت مکہ مکرمہ مراجعت فرما ہوئے' تو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اپنے غلام میسرہ سے سفر کی روائداد بڑی تفصیل سے سنی' حضرت میسرہ رضی اللہ عرض گزار ہوئے مخدومہ کائنات!

آپ کے مبارک سفر کی روائداد الفاظ میں بیان میں نہیں کی جاسکتی ہے البتہ اتنی سی بات سے آپ کی شان و شوکت اور عظمت و رفعت کا اندازہ لگا لیجئے کہ سخت ترین گرمی میں بادل آپ پر سایہ کرتا۔ دو فرشتے ہروقت آپ کی خدمت میں حاضر رہتے۔ آپ اونٹ پر سوار ہوتے تو سواری ازخود جھک جاتی' قدم قدم پر برکات کا ظہور رہا۔ حتیٰ کہ دیکھئے مال تجارت میں کئی گنا اضافہ ہوا

الغرض: حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کو نکاح کا پیغام دیا نیز کچھ تحائف خدمت اقدس میں پیش کئے تاکہ آپ وہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد خویلد کو عطا کریں اس لئے کہ وہ بھی آپ کی طرف راغب ہوں اور یوں نکاح میں ان کی رضا بھی شامل ہوجائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس امر کی اطلاع حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو طالب اور دیگر قرابت داروں کو دی۔

وہ اس بات پر بہت خوش ہوئے اور حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد ماجد خویلد بن اسد بن عدی بن عزیٰ بن قصی بن کلاب کے پاس پہنچے۔ ان کی رضا مندی شامل حال ہوئی اور حضرت ابو طالب نے یوں خطبہ نکاح پڑھا۔الحمدللّٰہ الذی جعلنا من ذریۃ ابراہیم و زرع اسماعیل وجعل لنا بیتنا محجوبا وحرما آمنا وجعلنا سواس حرمہ والحکام علی الناس۔اس معبود برحق کی حمدوثنا جس نے ہمیں ذریت ابراہیم و اولاد اسمٰعیل سے بنایا اور ہمارے لئے بیت اللہ شریف بنایا جو حرمت و امن کا ٹھکانہ ہے اور ہمیں اس کی حرمت و پاسبانی محافظ ، نگہبانی کے شرف سے ممتاز کیا۔ نیز لوگوں پر حاکم کیا۔

ہاں! یہ میرے بھتیجے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات والا صفات اتنی عظمت و شان کی مالک ہے کہ اگر تمام لوگوں سے موازنہ کیا جائے

تو ہر شان میں ہر ایک سے بھاری ہیں۔

ہاں اگر مال سے مطابقت کرو تو ان کے مقابل مال کیا چیز ہے مال توڈھلتا سایہ ہے! جو وقت کی تبدیلی سے زائل ہوجاتا ہے۔ پھر باجازت حضرت خویلد مہر موجل اور کچھ معجل طے پایا' پھر آپ کے ساتھ نکاح کردیاگیا! اس وقت آپ کی عمر شریف پچیس سال' جبکہ حضرت خدیجہ کی عمر چالیس سال تھی ہاں آپ نے بیس خوبصورت جوان اونٹ بطور حق مہر ادا فرمائے' نیز ولیمہ میں ایک یا دو اونٹ ذبح کئے گئے۔

حضرت علامہ صفوری علیہ الرحمتہ شرف المصطفیٰ میں سے تفصیل بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ حضرت ابوطالب نے ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا! کیا میں تجھے حضرت خدیجہ کے پاس نہ لے چلوں وہ ایک رحم دل خاتون ہیں اس نے اپنے کاروبار تجارت کے لئے ملازم رکھے ہوئے ہیں امید ہے ہمیں اس سے منافع حاصل ہوں گے۔

آپ رضامند ہوئے اورحضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھاکے پاس اپنے چچاکے ہمراہ پہنچے' باتیں ہوئیں تو حضرت خدیجہ نے عرض کیا! میں اپنے ہر ملازم کو ایک اونٹنی دیتی ہوں اور ان کیلئے دو اونٹیاں ہوں گی!

پھر پروگرام کے مطابق آپ مال تجارت لیکر شام کی طرف روانہ ہوئے جب کہ آپ نے خدمت کے لئے حضرت میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ کیا نیز حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے تاکید فرمائی کہ آپ کی خدمت میں قطعاً" فرق نہ آنے پائے اور جو جو واقعات ظہور پذیر ہوں انہیں اچھی طرح ذہن نشین کریں۔

یہاں تک کہ آپ شام پہنچے اور بحیرا راہب کے عبادت خانہ کے قریب قیام فرمایا' بحیرانے میسرہ سے پوچھا تم کون ہو! وہ عرض گزار ہوا' میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا غلام ہوں پھر وہ آپ کے پاس آیا اور آپ کے

سراقدس کو چوم لیا عربی کلمات ملاحظہ ہوں۔ فدنا من محمد وقبل راسه وقال آمنت بک ثم قال یا محمد رایت منک العلامات کلها الا واحده فاکشف لی عن کتفک فکشف له فرای خاتم النبوة۔

پھر وہ آپ کے قریب آیا اور سراقدس کو چومتا ہوا پکار اٹھا میں آپ پر ایمان لایا نیز کہنے لگا! یارسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آپ کی تمام علامات کو دیکھ چکا ہوں البتہ ایک علامت باقی ہے وہ یہ کہ آپ اپنے شانوں سے کپڑا ہٹائیے' آپ نے اپنا کندھا کھولا تو اس نے آپکے دونوں کندھوں کے درمیاں مہر نبوت کو دیکھا! جس کی تفصیل میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باب میں گزر چکی ہے مہر نبوت کو چوما پکار اٹھا۔ اشھدان لا اله الا اللّٰه واشھدان محمدا رسول اللّٰہ

یہ کلمات اس نے دو مرتبہ کہے پھر وہ عرض گزار ہوا اے میسرہ اسے یہودیوں کے شر سے محفوظ رکھنا کیونکہ وہ آپ کے سخت ترین دشمن ہیں۔ درثمین ہے اس راہب کا نام نسطورا درج ہے۔

ممکن ہے ایک نام ہو اور دوسرا لقب پھر شہرت کے باعث دونوں ہی عَلَمْ بن گئے ہوں۔ (تابش قصوری)

جب آپ مکہ مکرمہ مراجعت فرما ہوئے تو میسرہ آپ سے عرض گزار ہوا' حضور آپ ازخود مال تجارت سے کثیرترین نفع کی بشارت حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو دیجئے چنانچہ آپ خوشخبری سنانے اس انداز میں چلے' حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے آپ کو اونٹ پر سوار دیکھا آپ کے دائیں بائیں دو فرشتے ننگی تلوار لئے حفاظت کرر ہے ہیں اور آپ کے سراقدس پر بادل سایہ کناں تھا' آپ کاشانہ طاہرہ پر جلوہ فرما ہوئے اور منافع کی بشارت دی۔ انہوں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا آپ میسرہ کے ہاں تشریف لے جائیے اور فرمائیے وہ میرے ہاں جلد آئے۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مقصد تھا کہ جو معجزات وہ دیکھ رہی ہیں ان کی میسرہ سے تصدیق ہوجائے جب میسرہ سے بھی یہ امر متحقق ہوا تو نہایت خوشی و مسرت کا اظہار کرنے لگیں' میسرہ نے اس پر بحیرا راہب نے جو کچھ کہا تھا اس کی تفصیل بھی سنا دی کہ راہب نے کہا ہے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس امت کے نبی ہیں۔

بعدہ آپ سے عرض گزار ہوئیں! یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اب آپ اپنے چچا حضرت ابوطالب کے پاس تشریف لے چلیں اور انہیں ہمارا پیغام دیجئے کہ وہ ہمارے ہاں جلد پہنچیں۔

حضرت ابو طالب نے یہ پیغام سنا تو پریشانی کے عالم میں گمان کرنے لگے شاید حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میرے پاس واپس بھیج دیں ممکن ہے تجارت میں کوئی بات واقع ہوچکی ہو!

حضرت ابو طالب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے تو فرمانے لگیں براہ کرم آپ میرے بھائی عمر کے پاس جائیں اور انہیں کہئے وہ میرا نکاح محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کردیں۔

ابو طالب ان کے بھائی کے پاس پہنچے تو انہیں نشے سے سرشار پایا اور انہوں نے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکاح کی اجازت دیدی۔

گزشتہ صفحات میں یہ مسئلہ بالتفصیل واضح ہوچکا ہے جو شخص نشہ میں چور ہو بشرطیکہ اس نے شراب اپنے اختیار سے حرام سمجھتے ہوئے بھی پی لی تب بھی اس کی طلاق' نکاح اور تمام افعال و اعمال میں تصرفات "کا حاصل گردانا جائے گا اگرہ اس کے نفع یا نقصان کیلئے ہو سبھی باتوں پر حکم نافذالعمل ہوگا۔

حضرت منصف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ میں نے عقائق الحقائق میں دیکھا' جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمالیاتو حاسد باتیں بنانے اور کہنے لگے محمد صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم ایسے فقیر سے اتنی امیر ترین خاتون نے کیسے نکاح کرلیا جب یہ خبر حضرت سیدہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کانوں تک پہنچی تو انہیں اس طعنہ پر بڑی غیرت آئی اور تمام روسائے مکہ کو آپ نے حرم شریف میں بلایا اور سبھی کو گواہ بناتے ہوئے فرمایا لوگو! جتنی بھی میری چیزیں میری ملک ہیں وہ بتمامہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتی ہوں اگر وہ میرے فقر پر راضی ہوں' یہ انہی کا کرم ہوگا! لوگوں کو اس پر بے حد تعجب ہوا اور اس اعلان پر وہ خائب و خاسر سر جھکائے نکل گئے نیز آپس میں گفتگو کرتے جاتے تھے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو اب مکہ مکرمہ میں سب سے زیادہ مالدار ہیں اب خدیجہ جیسا مکہ مکرمہ میں کوئی محتاج نہیں! یہ بات حضرت خدیجہ کو بے حد پسند آئی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمانے لگے اس کے بدلے میں میں طاہرہ کو کیا دوں!

اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے' اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا اور بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس ایثار و قربانی کا صلہ ہم دیں گے۔

چنانچہ شب معراج جب آپ جنت کی سیر فرما رہے تھے تو اس میں ایک عظیم ترین محل دیکھا جو حد نظر تک وسیع و کشادہ ہے اس میں ایسی اشیاء رکھ دی گئیں تھیں جو نہ کسی آنکھ دیکھیں نہ کانوں نے سنی اور نہ ہی کوئی انسان اپنے دل میں ان کا تصور و خیال ہی لا سکتا ہے آپ نے دریافت فرمایا یہ کس کا محل ہے؟ آواز آئی یہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا آپ نے فرمایا میں انہیں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مال دنیا کے بدلے جنت میں کتنا بڑا محل عطا فرمایا:۔

اول کون؟ : امام محب طبری علیہ الرحمتہ زہری اور حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ عورتوں میں سب سے پہلے حضرت سیدہ خدیجۃ

الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایمان لائیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ماہ رمضان المبارک میں پیر کے دن اپنی بعثت کا اعلان فرمایا حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسی روز ہی آپ کی نبوت و رسالت کی تصدیق کی اور ایمان کا شرف پایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ماہ رمضان المبارک میں معمول تھا کہ غار حرا میں جاکر مصروف عبادت رہتے جب مہینہ گزر جاتا آپ مکہ مکرمہ تشریف لے آتے گھر جانے سے قبل بیت اللہ شریف کا سات بار طواف کرتے۔

جس سال آپ مبعوث ہوئے اور اعلان نبوت و رسالت کا فرمان جاری ہوا اس وقت آپ غار حراء میں جلوہ افروز تھے حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ کی خدمت میں وحی لیکر حاضر ہوئے۔

الاراثمین فی خصائص الصادق الامین۔ میں مرقوم ہے کہ حضرت اسرافیل تین سال تک پیغام وحی لاتے رہے بعدہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذمہ وحی کو سپرد کیا گیا وحی کی سات قسمیں ہیں خواب میں بیداری میں شب معراج میں ایک قسم وہ جو اسرافیل لیکراترتے رہے۔ ایک قسم جو حضرت جبرائیل علیہ السلام لاتے رہے ایک جرس (ٹیلی فون کی گھنٹی کی آواز جیسی) ایک قسم دل پر کلمات کا القاء اور ایک پس پردہ اللہ تعالیٰ کا آپ کو ہمکلام ہونا۔

کلیمے کہ چرخ سرطور اوست
ہم نور ہا پر تو نور اوست

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وما کان لبشران یکلمہ اللّٰہ الا وحیا اومن وراء حجاب اویرسل رسولا کسی انسان کی یہ طاقت نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے روبرو ہمکلام ہو ہاں البتہ وہ بذریعہ وحی پس پردہ یا اپنے پیغام رساں کی وساطت سے ہمکلامی کا شرف عطا فرماتا ہے!

جیسے حضرت داوٗد علیہ السلام بذریعہ وحی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے

پس پردہ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ کلام کا شرف حاصل تھا۔ فلما جاء جبرائیل قالت الاحجار! السلام علیک یارسول اللّٰہ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے تو پتھر الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنے لگے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا جب میں غار حرا سے باہر نکلا اور جبل نور کے درمیان پہنچا تو آسمان سے آوازیں سنائی دے رہی تھیں افت رسول اللہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں جبرائیل ہوں۔ اسی اثناء میں' میں نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی تو جبرائیل علیہ السلام کو آسمان کے کنارے پر دیکھا' مجھ پر ایسی کیفیت طاری تھی کہ چلنے پھرنے کا تصور محو ہوگیا چنانچہ حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میرے پاس قاصد بھیجے چنانچہ میں انہیں چھوڑ کر اپنے گھر پہنچا۔

حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت کیا ! یا اباالقاسم این کنت ؟ اے ابو قاسم آپ کہاں تھے؟ اللہ کی قسم میں نے آپ کے لئے تو قاصد بھیجے تھے' آپ نے تمام کیفیت بیان فرمائی تو حضرت خدیجتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں' آپ ثابت قدم رہئے۔ اور سنئے جس کے قبضہ قدرت میں خدیجہ کی جان ہے اسی ذات اقدس کی قسم آپ اس امت کے نبی ہوں گے۔ اس نعمت پر میں آپ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتی ہوں۔

جبرائیل کی زیارت: بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں یا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوں تو مجھے بھی دکھایئے گا!

چنانچہ جب جبرائیل آئے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خدیجہ! یہ جبرائیل ہیں! ادھر آیئے اور میرے دائیں ران کے قریب بیٹھ کر دیکھ لیجئے! چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا آپ نے دریافت فرمایا کیا تم جبرائیل کو دیکھ رہی ہو! عرض کیا ہاں پھر آپ نے بائیں طرف کہا ادھر سے دیکھو پھر سامنے کی طرف سے دکھایا آپ کہتی جاتی تھیں میں نے دیکھ لیا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جبرائیل کو دیکھتے ہی عرض کیا! یا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ واقعی جبرائیل ہیں شیطان ایسی صورت اختیار نہیں کرسکتا! پھر حضرت خدیجہ نے لباس تبدیل کیا اور اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں' ان سے آپ کی تمام کیفیات بیان کیا۔ وہ بولے خدائے قدوس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے خدیجہ اگر تم ان باتوں میں سچی ہو تو سمجھ لو یہ وہی ناموس اکبر آئے تھے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا کرتے تھے۔ ثم قام ورقة رضی اللّٰه تعالٰی عنه الٰی النبی صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم وقبل راسه! پھر حضرت ورقہ بن نوفل آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سراقدس کو چوم لیا۔

محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی ایسی بات سماعت فرماتے جو باعث تکذیب و استہزاء ہوتی تو آپ کو نہایت ناگوار گزرتی' اس کی شدت اور تکلیف کو رفع کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو معاون بنا دیا تھا جب آپ گھر آتے تو باتوں ہی باتوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس تکلیف کو دور فرما دیا کرتیں۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت و کرامات میں سے یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے حضرت جبرائیل آپ کی خدمت میں سلام پیش کیا کرتے تو آپ جواباً فرماتی اللہ تعالیٰ سلام ہے

اور یہ سلام اسی کی طرف سے ہے میری طرف سے بھی جبرائیل کو سلام ہو۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک دن بارہ گاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں سدرۃ المنتہی سے کبھی نیچے نہیں اترتا مگر اللہ تعالیٰ کا حکم ملتا ہے جبرائیل جایئے اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو میرا سلام پہنچایئے۔

ایک بار حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تھوڑی دیر تک حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی خدمت میں ایک برتن لئے حاضر ہوں گی جس میں کھانے کی اشیاء ہوں گی ان کے آنے پر اللہ تعالیٰ جل و علیٰ اور میری طرف سے سلام کہئے گا! اور انہیں جنت میں ناقابل تصور حد تک خوبصورت محل کی بشارت سنایئے گا!

وہ محل انتہا پر سکون اور آرام دہ ہے کہ کسی قسم کی ناقابل برداشت آواز تک نہ ہوگی نہ وہاں کسی قسم کی مشقت اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا' باغات کی قطاریں جنتی بہار دکھا رہی ہوں گی ناریل کے درختوں کا ایک حسن ہوگا یہ انعام ہے اس بات پر کہ وہ خواتین میں سب سے اول دائرۂ اسلام میں داخل ہوئیں اور خدمت اسلام و رسول علیہ السلام' میں ہمہ تن مصروف رہیں۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تمنا؟

: حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے بعد سیدہ فاطمہ خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا عموماً مغموم رہتیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ نے عرض کیا! ابا جان ! مجھے کھانے پینے میں اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں ہوگا جب تک آپ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے مجھے میری والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی برزخی کیفیت کو

واضح نہیں فرماتے!

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے احوال معلوم کئے۔ تو حضرت جبرائیل علیہ نے کہا حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت سیدہ سائرہ اور حضرت سیدہ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان بڑی عظمت و برتری کے ساتھ جلوہ افروز ہیں۔

جب حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر نزع کا عالم طاری ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! کیا سکرات موت کی شدت تمہیں ناگوار ہے' واللہ! تمہارے لئے یہ شدت مفید ہے ہاں جب تم جنت میں اپنی سوتوں کے ہاں پہنچیں تو میرا سلام کہنا' یعنی حضرت مریم بنت عمران' حضرت آسیہ بنت مزاحم اور حضرت ام کلثوم ہمشیرہ حضرت موسیٰ علیہ السلام' کو میرا سلام پہنچانا! وہ بولیں ! بہت اچھا آپ کا سلام پہنچایا جائے گا۔ اسے امام قرطبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورہ تحریم کی تفسیر میں ذکر کیا عرائس البیان میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہمشیرہ کا نام مریم مرقوم ہے اور آپ کی والدہ کا نام لوخابنت باند ابن لاوی بن یعقوب علیہ السلام۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بکثرت تذکرہ فرمایا کرتے اور ان کے مدارج کی ترقی کیلئے دعائیں فرماتے رہتے ایک دن آپ حضرت طاہرہ کا ذکر فرما رہے تھے تو میں نے عرض کیا آپ کو اس ضیعفہ سے بہتر خاتون اللہ تعالیٰ نے عطا فرما دی ہے۔ یہ سنتے ہی آپ نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا جس کے باعث مجھے بہت ندامت ہوئی میں نے معافی طلب کی اور عرض کیا آپ اپنی شکر رنجی دور فرمائیے آیندہ کبھی بھی ان کے ذکر خیر کے سوا آپ کی خدمت میں کوئی اور بات نہیں کروں گی۔

آپ نے میری معذرت پر اظہار فرماتے ہوئے کہا کہ وہ تو اس وقت

ایمان سے سرفراز ہوئیں جب کفار مکہ مجھے ایذائیں دے رہے تھے انہوں نے مجھے ان نازک ترین لمحات میں پناہ دی جبکہ مشرکین میری جان کے درپے تھے انہوں نے میری ایسی فضا میں تصدیق کی جبکہ اہل کہ میری تکذیب کرر ہے تھے۔ آنحضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے دعائیں فرماتے کبھی نہ اکتاتے! امہات المومنین میں آپ بلحاظ فضل و شرف ممتاز ہیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں عورتوں سے افضل ترین حضرت خدیجتہ الکبریٰ' حضرت سیدہ فاطمہ' حضرت مریم بنت عمران' حضرت آسیہ بنت مزاحم ہیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہجرت سے تین سال قبل مکہ مکرمہ میں وصال فرمایا۔ جنت الماویٰ مقام حجون میں آپ کا مزار مبارک ہے! 65 سال آپ نے عمر پائی' آپ کی قبر شریف میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اترے اور متبرک فرمایا اس وقت تک نماز جنازہ فرض نہیں تھی بعض بیان کرتے ہیں کہ ابو طالب کی وفات کے تین دن بعد حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وصال فرمایا ان کے وصال کے بعد قریش مکہ آپ کو زیادہ تکالیف پہنچانے لگے طبری کا بیان ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام اولاد امجاد' حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا' خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے۔

مناقب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ہے کہ حضرت ابراہیم بن محمد' ماریہ قبطیہ سے متولد ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے حضرت خدیجتہ الکبریٰ کے دو نکاح ہوئے تھے' پہلا عتیق بن عائد بن عبداللہ سے اور دوسرا ابوہالہ سے!

علامہ قرطبی نے سورہ احزاب کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ ان کانا رزارہ تھا ان آپ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا اور اس نے اسلام کا شرف پایا' چنانچہ وہ کہا کرتے تھے کہ میں والدین' بہن' بھائیوں کی نسبت سبھی لوگوں سے افضل

ہوں، میرے باپ رسول کریم ہیں میری والدہ خدیجہ ہیں، اور میرے بھائی قاسم اور میری ہمشیرہ فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔

بصرہ میں ان کا انتقال ہوا جنازے میں لوگوں کا بے پناہ ہجوم تھا اس لئے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ربیب ہیں بعض نے کہا کہ آپ جنگ جمل میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حبیبہ حبیب خدا حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دوسری زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں ام عبداللہ کنیت پائی کیونکہ انہوں نے بارگاہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا تھا کہ ہر خاتون نے کنیت پائی ہے مجھے بھی کنیت عطا فرمایئے چنانچہ آپ نے فرمایا اپنے بھانجے کے نام پر ام عبداللہ رکھ لیں۔

یوں بھی بیان کرتے ہیں کہ جب آپ کی ہمشیرہ کے ہاں حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرزند متولد ہوا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسے لیکر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈال کر فرمایا یہ عبداللہ ہیں اور تم ام عبداللہ!

حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد جس خاتون کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زوجیت میں اول ہونے کا شرف نصیب ہوا وہ آپ ہی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار صد درہم آپ کا حق مہر ادا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ یاایھاالنبی قل لازواجک انکنتن تعرون الحیوۃ الدنیا وزینتھا (الاینہ) نازل ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے حکما" فرمایا اپنے والدین سے اس اختیار کے بارے مشورہ کریں کیونکہ

آپ کو ان سے محبت تھی اور اختیار میں یہ احتمال تھا کہ جوانی کے باعث کہیں علیحدگی کو اختیار نہ کرلیں! مگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اللہ و رسول کواختیار فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا!اسی طرح تمام امھات المومنین کو اختیار کا حکم دیں! حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اچھی طرح جانتے تھے کہ آپ کے والدین بھی ان کی حضور سے علیحدگی کو برداشت نہیں کریں گے۔

حضور نے فرمایا اگر امھات المومنین نے اس سلسلہ میں آپ کے عمل کو دریافت کیا تو ضرور آگاہ کروں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے معلم کتاب و حکمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے مجھے نرم دل تخلیق فرمایا ہے جب ان تمام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مطابق ہی عمل کیا تو ان کی حوصلہ افزائی کیلئے یہ آیت نازل فرمائی اور جاہلیت کا اختیار ختم کرکے رکھ دیا۔

عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمام عورتوں سے زیادہ فقیہ عالمہ اور حسین تھیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

فائدہ: فقہ ایک ایسا علم ہے جس میں غالب حصہ ظن کا ہوتا ہے جو عموم پر دلالت کرتا ہے کوئی شخص جس علم میں کمال پاتا ہے اسے اسی علم کا عالم کہا جاتاہے لہٰذا ہر فقہ علم ہے مگر ہر علم رکھنے والا فقیہ نہیں ہوسکتا۔ اورانبیا کرام کو فقیہ نہیں کہہ سکتے کیونکہ ان کا علم ظنی نہیں یقینی ہوتا ہے جو منجانب اللہ ہے!

حضرت امام زہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ امھات المومنین کے علوم و معارف کو اور جہاں کی تمام عورتوں کا علم جمع کیا جائے تو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا علم سب سے اعلیٰ و افضل ہوگا۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور پیغام

سنایا کہ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح آپ سے فرما دیا ہے ان کے پاس حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک تصویر تھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ میں جنت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ ہوں تو میں ہر قسم کے غم سے بے نیاز ہوگئی!

حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغموم رہا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے آپ کا نکاح آسمان پر ایک کنواری خاتون سے فرما دیا جس کی صورت اس تصویر کے مشابہ ہے اور اس خاتون سے زمین پر نکاح فرمالیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیغام پہنچانے والی خاتون کو بلایا اور تصویر دکھا کر فرمایا کیا تو اس صورت کے مشابہ عورت کو جانتی ہے؟ وہ عرض گزار ہوئی ہاں! یہ حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صورت ہے! چنانچہ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور فرمایا یہ دیکھئے کیا آپ کی بیٹی کی صورت ہے؟ عرض کیا جی ہاں! یہ عائشہ کی صورت پر ہے! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ عائشہ سے میرا نکاح آسمان پر فرما دیا اور حکم دیا زمین پر آپ نکاح فرمالیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا وہ تو ابھی کمسن ہے آپ نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ کو بھی معلوم ہے پھر بھی اس نے میرے ساتھ نکاح فرمایا۔ اس پر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح آپ سے کردیا۔

حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب گھر آئے تو ایک پرات چھواروں کی انہیں کے ہاتھوں بھیج دی اور فرمایا بیٹی! عرض کرنا! میں وہی ہوں جس کی نسبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہوئی اور میں نہیں جانتی کہ

میں آپ کے ہاں قابل قبول ہوں یا نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسی طرح عرض کردیا آپ نے فرمایا عائشہ ہم نے آپ کو قبول فرمالیا ہے!

حضرت علامہ محب طبری علیہ الرحمتہ کا بیان ہے کہ نکاح مدینہ طیبہ میں چھ سال کی عمر میں ہوا اور نو سال کی تھیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں نو سال تک رہیں جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے تو آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

روضہ میں ہے کہ ماہ شوال میں نکاح کرنا مستحب ہے تحفتہ العروس نزہتہ النفوس میں ہے کہ جمعتہ المبارک کے دن نکاح کرنا مستحب ہے۔

باب حفظ امانت میں گزر چکا ہے کہ جب کسی خاتون سے نکاح کا ارادہ ہوتو پیغام نکاح سے قبل اسے دیکھ لینا مسنون ہے اگرچہ عورت اجازت نہ بھی دے حالانکہ اسے دوبارہ دیکھنا بھی جائز ہے۔ اگر دیکھنے کا موقع میسر نہ ہو تو کسی خاتون کو بھیج کر اس کی کیفیت معلوم کرائیں۔

اگر کسی باکرہ خاتون نے کسی شخص کو نکاح کا پیغام دیا مگر اس کے والد نے قبول نہ کیا پھر اس عورت نے ازخود اس شخص سے نکاح کرلیا لیکن باپ نے کسی دوسرے شخص سے نکاح کردیا تو پہلا نکاح ہی صحیح و درست ہوگا بشرطیکہ خاوند نے عورت سے صحبت کرلی ہو ورنہ دوسرا نکاح درست تسلیم کیا جائے گا یہ شوافع کے نزدیک ہے اور حنفیہ کے نزدیک پہلا نکاح ہی درست قرار دیا جائے گا۔ (بشرطیکہ کوئی اور صورت درپیش نہ ہو)

ایک بار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں خصوصی دعا کی درخواست کی تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں دعا فرمائی۔ الٰہی عائشہ بنت ابوبکر کو ظاہری و

باطنی مغفرت سے بہرہ مند فرما اس سے کسی قسم کی خطاء و لغزش واقع نہ ہو!

پھر آپ نے دریافت فرمایا! عائشہ کیا اس دعا پر خوش ہو! عرض کیا ہاں یارسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! نیز فرمایا! عائشہ! اس ذات اقدس کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں اپنی تمام امت کے لئے شب و روز دعائے مغفرت و بخشش کرتا رہتا ہوں! اور فرشتے میری دعا پر امین کہتے رہتے ہیں۔!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تمام عورتوں پر ایسے ہی فضلیت حاصل ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے دیکھا' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑی فراخی سے باتیں کررہی ہیں اس پر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بیٹی! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہمیشہ نیازمندی اختیار کرو! جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے چلے آئے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کی رضا کے مطابق باتیں کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ اسی اثناء میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پھر آنا ہوا تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بہت خوش پایا تو آپ بھی بہت خوش ہوئے۔

ایک دفعہ کسی بات پر طرفین کے درمیان شکررنجی ہوئی تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا گیا انہوں نے حضور سے اتنی سی بات کو بھی ناپسند کیااور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سختی سے ہدایت فرمانے لگے' حضور

نے فرمایا آپ جایئے یہ ہمارا اپنا معاملہ ہے اور مسکرا دیئے۔

ایک مرتبہ کسی معاملہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شکر رنجی ہوئی تو جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرماتا ہے عائشہ کو راضی کیجئے چنانچہ آپ آئے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خوش ہوگئیں۔ چنانچہ اس صلح پر حضرت جبرائیل علیہ السلام شیرینی لیکر آئے اور کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب آپ نے ہماری طرف سے صلح کو قبول فرمایا تو خوشی و مسرت کے لئے شیرینی بھی ہماری طرف سے ہی قبول کریں!

کتاب العقائق میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آسمانوں پر میرا نکاح فرمایا' فرشتوں کو گواہ بنایا تو چالیس روز تک دوزخ کے دروازے بند کردیئے اور جنت کے دروازے کھول دیئے۔

آپ نے فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اخلاق میں ریشم کی طرح اور اخلاص میں خوشبو کی مانند ہیں تفسیر قرطبی میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بلقیس جہان بھر کی خواتین میں نہایت حسین و جمیل پنڈلیوں والی خاتون تھیں وہ جنت میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی ازواج میں سے ہے اس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کیا وہ مجھ سے بھی زیادہ حسین و جمیل تھیں آپ نے فرمایا تم جنت میں ان سے زیادہ حسن کی مالک ہوں گی! عرائس البیان میں ہے جب حضرت بلقیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام قبول کیا تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان سے نکاح فرمالیا!

فائدہ: کتاب البرکت میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

حمام سے نکل کر پاؤں پر ٹھنڈا پانی ڈالنا قولنج سے نجات کا باعث ہے اور معمول تھا کہ جب حمام میں سے کسی قسم کی بے چینی محسوس کرتے تو یہ کلمات پڑھ لیا کرتے یابریارحیم من علینا وقنا عذاب السموم گرمیوں میں غسل کرے سو جانا صحت کیلئے مفید ہو۔ آدمی جب حمام میں جائے تو یہ پڑھے۔ اللھم انی اسئلک الجنۃ واعوذبک من النار اس کے بعد ٹھنڈا پانی پیئے۔ بلاضرورت گرم پانی پینا مکروہ ہے شہد کا شربت قولنج کیلئے مفید ہے سب سے ہلکا پانی بارش کا ہے جو بہت نافع ہے جب کہ رات کو بارش ہو جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر کرم فرمانا چاہتا ہے تو رات کو ان پر بارش برساتا ہے لفظ المنافع میں ہے کہ بلغم کا علاج مناسب وقت پر غسل کرتے رہنا ہے اور سوادا کا علاج پیدل چلنا ہے غلیظ خون کا علاج جونکیں لگانا ہے صفرطاء کیلئے کھجور فائدہ مند ہے ایسے ہی جیسے بچے کو ایک کھجور دیں تو وہ خوش ہوجاتا ہے اور یہ جلدی روٹھ جاتا ہے جیسے بچے کا معمولی سی بات پر روٹھ جانا!

حضرت سلیمان علیہ السلام اور ملکۂ بلقیس! !

: حضرت سلیمان علیہ السلام نے حضرت بلقیس سے نکاح فرمایا ان سے نہایت شفقت و محبت کا برتاؤ فرمایا شہزادی کے تخت کا سامنے والا حصہ سونے کا تھا جس میں یاقوت' زبرجد کی میناکاری کی گئی تھی۔ پچھلا حصہ چاندی سے مرصع تھا جس میں رنگارنگ کے جواہر و لعل منقش تھے۔ اور اس کے چاروں پائے سونے' چاندی' یاقوت اور زبرجد سے بنائے گئے تھے جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ ملکہ بلقیس تو بالکل قریب آچکی ہے تو آپ نے اپنے درباریوں سے فرمایا تم میں سے کون ہے جو اس کاتخت اس کے آنے اور اسلام قبول کرنے سے پہلے یہاں لائے۔

بیان کرتے ہیں کہ آپ نے اس کے آنے سے پہلے پہلے اس کے تخت کو جائز طریقہ سے اپنے قبضہ میں لانا چاہا اگر اسلام لانے کے بعد لاتے تو

مسلمان کے مال پر ناجائز طریقہ سے قبضہ کرنا ہوتا جو جائز نہیں تھا اس لئے آپ نے اس کے اسلام لانے سے قبل تخت طلب فرمایا۔

آپ نے اس سے نکاح فرمانے کے بعد بھی اسے اس کے ملک پر حکمران رکھا' جنات کو نکاح کرانا پسند نہ آیا توانہوں نے ملکہ بلقیس کے پاؤں کی تنقیص کی خبراڑا دی حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے محل کے سامنے شیشے کا فرش بنوایا اس پر پانی چھوڑ دیا اور اس میں مچھلیاں ڈال دیں۔ درمیان میں اپنا تخت رکھوایا اور اس پر جلوہ افروز ہوئے جب ملکہ آئیں تو انہوں نے پانی کو قدرے گہرا محسوس کرتے ہوئے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا ذرا اوپر اٹھایا حضرت سلیمان علیہ السلام کی نظران پر جاپڑی دیکھا تو وہ نہایت خوبصورت ہیں۔ آپ نے فرمایا پنڈلیوں کو ڈھانپ لو یہ تو شیشے کا فرش ہے جو معمولی سے پانی کے باعث چمک رہا ہے حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہزادی کے آنے سے پہلے پہلے اس کا تخت حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پیش کردیا۔ (تفصیل سورہ نمل میں ملاحظہ فرمایئے)۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھا یاالٰھنا والہ کل شی یاذالجلال والاکرام تو تخت آنکھ جھپکنے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے آموجود ہوا۔

بعض کہتے ہیں فرشتوں نے آپ نے سامنے کردیا جسے بلقیس اپنے سات محلات کے اندر مقفل کرکے آئی تھی اور کنجیاں اس کے پاس تھیں تاہم حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے خدام کو حکم فرمایا اس میں قدرے تبدیلی کردو تاکہ ہم دیکھیں وہ اپنے تخت کو پہچانتی بھی ہے کہ نہیں۔ جب اس نے ایک نظر تخت کو دیکھا تو پکار اٹھی یہ تو وہی میرا ہی تخت ہے جس کے باعث حضرت سلیمان علیہ السلام پر اس کی عقلمندی و دانائی واضح ہوگئی جب کہ جنوں نے مشہور کر رکھا تھا کہ وہ کوئی زیادہ عاقلہ نہیں تاکہ حضرت سلیمان ...

السلام اس سے نکاح نہ فرمائیں۔

دعوت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

: علامہ محب طبری علیہ الرحمتہ حضرت امام احمد بن جنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے کھانا تیار کیا اور آپ کو دعوت دی آپ نے فرمایا کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی مدعو کیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں' آپ نے تین بار دریافت فرمایا کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بھی دعوت ہے وہ عرض گزار ہوئے ہاں! تو پھر آپ دونوں اس کے گھر تشریف لے گئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ میرا باہر جانا ہوا تو حضور نے تفریحا" فرمایا آیئے دوڑ لگایئے چنانچہ میری حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے حضور نے مجھے آگے نکل جانے کا موقع فراہم کیا پھر جب میرے بدن نے قدرے موٹاپا پکڑ لیا تو دوڑ میں میں پیچھے رہ گئی آپ نے فرمایا یہ اسی دن کا بدلہ ہوا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بخار میں مبتلاء پایا فرمایا بخار کو برا نہ کہو' میں تجھے ایک وظیفہ عطا فرماتا ہوں اسے پڑھو بخار اتر جائے گا چنانچہ آپ نے یہ وظیفہ مرحمت فرمایا اللھم ارحم جلدی الرقیق وعظمی الدقیق من شدۃ الحریق یاام ملدم ان کنت امنت باللّٰہ العظیم فلاتصدعی الداس ولاتغیری الغم ولاتاکلی الحم ولاتشربی الدم وتحول عنی الی من اتخذمع اللّٰہ الھا آخرا۔ آپ فرماتی ہیں جب میں نے یہ کلمات پڑھے تو بخار اتر گیا' صحت بحال ہوگئی۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت

مجھے شدید درد تھا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے سات بار مقام درد پر مسح کرو اور یہ کلمات پڑھئے اعوذ بعزۃ اللّٰہ وقدرتہ من شر ما اجد میں نے جیسے ہی ان کلمات کو پڑھا درد رفع ہوگیا پھر میں ان کو اپنے اہل و عیال اور دوسروں کو پڑھنے کی تاکید کی۔

امام ابن جوزی رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مرض کا جوش رات کو کم ہوجاتا ہے کیونکہ رات دن سے سرد ہے۔ اور غذا رات کو ہضم ہوتی ہے۔

نیز یہ بھی کہا کہ رات کو مریض اپنے مرض کو اس لئے زیادہ محسوس کرتا ہے کہ اس کا دل بہلانے والا نہیں ہوتا۔

خصوصیات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

: حضرت ام امومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں مجھے دیگر عورتوں کی بہ نسبت چند خصوصیتیں حاصل ہیں شکم مادر میں میری تصویر بننے سے قبل ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میری صورت دکھائی گئی۔ مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ پیار عطا فرمایا' اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں میری برات کا اعلان فرمایا۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اعلانیہ فرمایا ام المومنین پر افتراء کرنے والے منافق اور جھوٹے ہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم انور پر مکھی بیٹھنے سے محفوظ رکھا کیونکہ وہ نجاست پر بیٹھتی ہے۔ پھر آپ کو ایسے اتہام سے کیونکر محفوظ نہ فرماتا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آپ کا تو سایہ زمین پر نہیں پڑھنے دیا تاکہ کسی کا پاؤں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سائے پر نہ پڑ جائے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و آبرو کی حفاظت کیونکہ نہ فرماتا! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آپ کے نعلین شریف کو جب نجاست لگی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آکر مطلع فرمائیں اگر ایسی بات ہوتی تو حضرت عائشہ کو الگ کردینے کا حکم بھی نازل

ہوجاتا جب آیات برات نازل ہوئیں تو ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر بجا لائیں اسی اثناء میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیٹی کو طمانچہ مارا تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صدیق رک جایئے! انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمدوثناء اور شکر ایسے کیا ہے جیسے کرنے کا حق ہوتا ہے' حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی منقبت میں کیا خوب کہا۔

حصان رزان ماتزن برئیتک

وتصبح عزتی من لحوم الغوافل

آپ پارسا' عصمت ماب اور صاحب عزووقار ہیں کسی مکروہ بات سے متہم نہیں اور غافل عورتوں کے گوشت سے بے نیاز صبح کرتی ہیں یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں۔

اور وہ اندھا ہوگیا: الزہرا الفائح میں ہے کہ کسی شخص نے بیان کیا ہے کہ کوئی شخص سید عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں نازیبا کلمات کہہ رہا تھا میں نے سنا اور خاموش رہا۔ بعدہ رات کو خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا! تیرے سامنے میری اہلیہ محترمہ کی فلاں شخص نے تنقیص کی تو خاموش رہا! تو نے اس کی مذمت کیوں نہ کی! وہ کہنے لگا مجھے قدرت نہیں تھی آپ ے فرمایا تو جھوٹا ہے پھر آپ نے شہادت کی انگلی سے میری آنکھوں کی طرف اشارہ کیا جب بیدار ہوا تو اندھا ہوچکا تھا۔

اعتراض اور جواب: حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر رافضی نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کو سامنے رکھتے ہوئے اعتراض کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا و قرن فی بیوتکن' تم اپنے گھروں میں قرار پکڑو تو جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے عراق کی طرف کیوں نکلیں؟

علمائے کرام جواباً فرماتے ہیں آپ نے وان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما (اگر ایماندار دو جماعتیں آپس میں لڑیں تو ان کے درمیان مصالحت کرا دو) کو سامنے رکھتے ہوئے یہ عمل فرمایا کیونکہ یہ آیت مرد اور عورت کے لئے عام ہے پس آپ کا صلح کیلئے نکلنا حق تھا۔

حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا جو حضرت لوط علیہ السلام کی ہمشیرہ ہیں اور وہ حضرت ابراہیم کے چچازاد بھائی تھے جب ہجرت کے دوران جابر بادشاہ نے انہیں پکڑا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر تمام حجاب اٹھا دیئے حضرت ابراہیم علیہ السلام دیکھ رہے تھے کہ اس ظالم کی حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا تک رسائی نہیں ہوئی۔ دیواریں آئینہ بن گئیں۔ یہاں تک کہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کا دل مطمئن رہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اس معاملہ میں کیوں حجاب نہ اٹھائے گئے جب وہ جماعت سے پیچھے رہ گئی تھیں یہاں تک کہ منافقین کو اتہام کا موقع ملا؟

اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حجاب اٹھا دیئے جاتے تب بھی منافقین یہی کہتے کہ وہ اپنی زوجہ کی پردہ پوشی کرتے ہیں اور لوگ کسی شک میں پڑے رہتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے خود اعلان برائت فرماتے ہوئے اعلان کیا سبحانک ھذا بھتان عظیم' اولیٔک مبرؤن مما یقولون آپ بالکل طیب و طاہر اور پاک ہیں' یہ بہت بڑا بہتان ہے آپ اس بات سے بلاشبہ بری ہیں' جو کچھ منافق کہتے ہیں۔

یہ برات حجاب اٹھانے سے بھی افضل ہے یہاں تک کہ آپ کے باعصمت ہونے کا نبی کریم ص کو خوب اطمینان تھا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا پر کوئی ظالم غالب نہ ہوا نیز کسی کو آپ کی طرف ہاتھ اٹھانے کی جرات تک ہوئی!

اگر کہا جائے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی برات بچے کی زبان سے

ہوئی جب کہ وہ خود نبی تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرح ان کی برات خداتعالیٰ کی طرف سے کیوں نہ ہوئی؟ حالانکہ حضرت عائشہ صدیقہ نبی تو نہیں تھیں؟

پہلا جواب یہ ہے کہ مصر میں حضرت یوسف علیہ السلام کے علاوہ کوئی اور نبی نہیں تھا کہ اس کی زبان سے برات کا اعلان کرایا جاتا اور یہ مناسب نہیں تھا کہ اپنی برات کا اعلان وہ ازخود فرماتے اس لئے بچے کی زبان سے ان کی پاکدامنی کا اظہار کرایا گیا جسے ابھی تک بولنے کی بھی طاقت نہیں تھی اور حضرت عائشہ کی برات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان سے کرائی گئی جس کی کائنات میں مثال ہی نہیں ہاں' آپ کہاں کہاں بچہ؟

دوسرا جوب یہ ہے کہ اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام پر وحی کا نزول بند تھا کیونکہ آپ کو بھی اعلان نبوت کا حکم ہی نہیں ہوا تھا جیسے حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زمانے میں نزول وحی کا سلسلہ منقطع تھا چنانچہ ان کی برات بھی اللہ تعالیٰ نے ان کے بچے سے کرائی! جب کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وقت تو وحی کا نزول باقاعدہ جاری تھا چنانچہ بچوں کی زبانی برات سے ابلغ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان سے آپ کی طہارت و پاکیزگی اور عصمت کا اعلان ہو۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روزے سے تھیں کہ سائل آیا اور آپ نے ایک روٹی اسے عطا فرمائی اس لئے کہ آپ کے پاس اس وقت صرف ایک ہی روٹی تھی۔

عیون المجالس میں ہے کہ جب حضرت عائشہ صدیقہ کوئی درہم صدقہ و خیرات کرتیں تو اسے اچھی طرح صاف کرلیتیں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا سبب دریافت فرمایا تو عرض گزار ہوئیں اس لئے کہ میرا درہم فقیر کے ہاتھ میں جانے سے قبل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں جاتا ہے۔ (جیسے اس

کی شان ہے) اس پر آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا عائشہ اللہ تعالیٰ تجھے مزید توفیق عطا فرمائے۔!

حضرت امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارگاہ رب العالمین میں عرض کیا! الٰہی میری امت کا حساب میرے سپرد کیجئے۔ پھر ایک شخص فوت ہوا جس پر چند درہم قرض تھے آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھنے سے اعراض فرمایا تو ارشاد فرمایا آپ رحمتہ للعالمین ہیں اور میرے ایک بندے سے اعراض کررہے ہیں' میں رب العالمین ہوں لہٰذا یہ معاملہ مجھ پر ہی چھوڑیئے کیونکہ میری رحمت کی کوئی حد ہی نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر جب افتراء کیا گیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تم اپنے والدین کے پاس چلی جاؤ بلکہ گھر میں ہی رکھا جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اچھی طرح جانتے تھے کہ یہ محض افتراء ہے اگر اپنے گھر سے انہیں والدین کے گھر بھیج دیا گیا تو افتراء کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہوگی' جو شان رسالت کے خلاف ہے۔ (تابش قصوری)

چشم فراست: حضرت امام قشیری رحمتہ اللہ تعالیٰ سورۂ نور کی تفسیر میں فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا القوافراسۃ المومن فانہ ینظر بنوراللّٰہ ایماندار کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں آپ کے لئے چشم فراست سے کام لینا اولیٰ تھا۔

اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی آزمائش کے لئے چشم فراست بند کردیتا ہے۔

نوادر الملح میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہا کی حاجت کا علم آپ سے پوشیدہ رکھا حالانکہ آپ اکرم الخلق ہیں اس لئے کہ نجومی اور کاہن کی بات غلط ہو۔

ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ! کیا تم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی برات کے بارے میں جانتے تھے! عرض کیا ہاں ! آپ نے فرمایا پھر تم نے مجھے کیوں اطلاع نہ دی! جبرائیل عرض گزار ہوئے اللہ تعالیٰ نے منع فرما دیا تھا اور حکم ہوا جبرائیل امتحان میری طرف سے ہے تو برات کا اعلان بھی میری سے ہی ہوگا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اعلان نبوت کے چار سال بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت ہوئی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت میں بعمر 68 سال 58ھ میں وصال فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں بقول امام نووی رحمتہ اللہ تعالیٰ آپ سے ایک ہزار دو سو دس احادیث مروی ہیں۔

حضرت ام المومنین حفصہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا

: سید عالم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تیسری اہلیہ محترمہ ام المومنین حضرت حفصہ بنت سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ تیسری ہجری میں ان کا نکاح ہوا چار سو درہم حق مہر تھا علامہ طبری کہتے ہیں پہلے پہل حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کا پیغام دیا جسے سیدنا فاروق اعظم نے منظور نہ کیا جب یہ خبر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاں پہنچی تو آپ نے سیدنا فاروق اعظم سے فرمایا کیا تجھے عثمان سے بہتر داماد کی خبر نہ دوں؟ اور حضرت عثمان سے کہا کیا تجھے عمر سے بہتر خسر نہ بتاؤں؟

وہ عرض گزار ہوئے کیوں نہیں یارسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! چنانچہ

آپ نے فرمایا پھر تم حفصہ کا نکاح میرے ساتھ کیجئے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی دامادی کے شرف سے نواز تا ہوں! چنانچہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی رضا کو مقدم سمجھتے ہوئے آپ سے نکاح کردیا!

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شب بیدار اور بکثرت روزے رکھنے والی تھیں جنت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اعلیٰ مقام پر فائز ہوں گی۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اعلان نبوت سے پانچ سال قبل پیدا ہوئیں آپ سے ساٹھ احادیث مروی ہیں محب طبری کہتے ہیں حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اکتالیس ہجری میں وصال فرمایا مجمع الاحباب اور صفوۃ الصفوۃ میں 48ھ ہے۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

: امہات المومنین میں حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی ہیں جن کا اسم گرامی ہند بنت ابی امیہ ہے ابو امیہ کا نام حضرت سہیل بن مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے' حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں ابو سلمہ جنہوں نے ہماری واپسی کے بعد ہجرت مدینہ طیبہ کا ارادہ کیا تھا مجھے اپنے اونٹ پر سوار کیا میرا بیٹا سلمہ میرے پاس تھا جب بنی مغیرہ کے لوگوں نے دیکھا تو ابو سلمہ پر طعن کرنے لگے اور کہنے لگے اس خاتون کو تمہارے ساتھ نہیں جانے دیں گے یہ یہاں کی بسنے والی ہے چنانچہ ان کے ہاتھوں انہوں نے اونٹ کی مہار کھینچ لی۔ میرے بیٹے کو چھین لیا میں روزانہ مقام ابطح جاتی جہاں سے میرے بیٹے کو ان لوگوں نے پکڑا تھا وہاں جاکر خوب روتی ایک روز بنی عامر کے کسی شخص نے میری حالت دیکھی تو ان لوگوں سے کہنے لگا تم نے اس بچاری سے بیٹا چھین لیا ہے' اسے واپس کردو' چنانچہ ان لوگوں نے مجھے میرا بیٹا واپس کردیا۔

میں نے اپنے بیٹے سلمہ کو لیا اور مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت اختیار کرلی' میرے ہمراہ سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے اور کوئی نہیں تھا مقام تنعیم پر حضرت عثمان بن طلحہ ملے دریافت کرنے لگے ابوامیہ کی بیٹی کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا اپنے خاوند کے پاس مدینہ طیبہ جا رہی ہوں!

انہوں نے میرے اونٹ کی مہار پکڑی اور مدینہ طیبہ کی طرف چل پڑے' خدا کی قسم میں نے ان سے بڑھ کر کسی شخص کو بزرگ نہیں دیکھا' جب منزل پر پہنچے' اونٹ بٹھاکر ایک طرف ہٹ جاتے' یہاں تک کہ منزل بہ منزل طے کرتے ہوئے جب مدینہ منورہ پہنچے تو کہنے لگے اللہ تعالیٰ کے کرم سے ہم مدینہ پاک داخل ہوئے ہیں مجھے وہاں چھوڑ کر خود مکہ مکرمہ واپس پلٹے۔

وہ بیان کرتی ہیں' حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی پر مصیبت نازل ہو وہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر یہ دعا کرے۔ اللھم عندک احتسبت مصیبتی ھذہ اللھم اخلفنی فیھا خیرا منھا تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے بہتر جزاء عطا فرماتا ہے!

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غزوہ احد میں کاری زخم لگا تھا وہ بڑھتا گیا یہاں تک کہ جمادی الثانی 4ھ میں انتقال فرماگئیں۔ حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں میں نے وہی دعا پڑھنی شروع کی جس کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جب شوال میں میری عدت پوری ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے نکاح کا پیغام دیا' میں نے انکار کیا' پھر مجھے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے پیغام نکاح وصول ہوا تو میں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیغام کو بخوشی قبول کیا مگر میں نے اپنی غیرت کی کیفیت بھی بیان کردی تو

آپ نے میرے لئے خصوصی دعا فرمائی' پھر میں امہات المومنین میں اس طریقہ سے رہتی کہ وہ مجھ پر رشک کرتیں۔

اہم واقعہ: آپ فرماتی ہیں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن و حسین اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اپنے پاس بٹھایا اور فرمایا! اے اہل بیت' اللہ تعالیٰ کی تم پر رحمت ہو تم صاحب حمدومجد ہو یہ سنتے ہی مجھے رونا آگیا' آپ نے دریافت فرمایا! کیوں روتی ہو۔ میں نے عرض کیا آپ نے ان کی تخصیص فرمادی اور مجھے چھوڑ دیا' آپ نے فرمایا تم اور تمہارے بیٹے اہل بیت میں سے ہیں' اس لئے کہ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت عاتکہ کی بیٹی تھیں اور یہ بیان ہوچکا ہے کہ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی آپ کے پھوپھی زاد تھے' ان کی والدہ کا نام برہ بنت عبدالمطلب ہے' ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ایک بار حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے دامن میں چھپاکر دعا کی۔ اللھم الیک لاالی النار' میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور میں! آپ نے فرمایا تم بھی!

باب الصدقہ میں گزر چکا ہے کہ ابوسلمہ کا نام عبداللہ ہے' اور ان کے بھائی کا ذکر سورۂ کہف وصافات کے بیان میں آچکا ہے' حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا 59ھ میں وصال ہوا اور الدرالثمین فی خصائص الصادق الامین میں یوں مرقوم ہے ام سلم بنت عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم)

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام رملہ ہے یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ اور والد کا نام حضرت ابوسفیان

ہے جس کا نام صخر بن حرب امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف ہے یہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھوپھی ہیں۔ (در ثمین)

مگر یہ بات درست نہیں کیونکہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابوالعاص بن امیہ کا شجرہ اس طرح ہے پھر ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی پھوپھی کیسے ہوئیں؟

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے سے پہلے عبیداللہ بن جحش کے عقد میں تھیں جب وہ اسلام لائے اور حبشہ کی جانب ہجرت اختیار کر گئے' ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے مجھے ایک رات خواب میں اپنا خاوند نہایت بدصورت نظر آیا' صبح ہوئی تو وہ مجھے کہنے لگا میں نے دین کے معاملہ میں غور کیا تو مجھے نصرانیت سے بہتر کوئی معلوم نہیں ہوا' میں اس کے قریب پہنچ چکا تھا لیکن پھر میں دین اسلام میں داخل ہوا اب پھر میں نصرانیت کو قبول کرلیا ہے میں نے کہا واللہ! نصرانیت میں کوئی بہتری نہیں اور ساتھ ہی میں نے اپنا خواب بیان کردیا اس نے غضب میں آکر مجھ پر شراب انڈیل دی اور مرتد ہوکر مرگیا۔

پھر میں نے ایک حسین تر خواب دیکھا کوئی مجھے کہہ رہا ہے اے ام المومنین میں نے اس سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حرم پاک میں آنے کی تعبیر لی پھر جب عدت تمام ہوئی۔ تو میرے پاس نجاشی کی طرف سے ابرہہ نامی لڑکی آکر کہنے لگی ہمارے بادشاہ نے کہا ہے' مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خط لکھا ہے کہ میں تیرا نکاح ان کے ساتھ کردوں! میں نے جواباً کہا اللہ تعالیٰ تجھے ہر بھلائی سے بہرہ مند فرمائے' پھر لڑکی نے کہا یہ بھی فرمایا ہے کہ آپ کسی کو اپنے نکاح کا وکیل بنادیں جو آپ کا نکاح کرے۔ میں بشارت سنانے والی لڑکی کو اپنی طرف سے ایک خلعت اور اپنے کنگن دیدیئے نیز حضرت خالد بن سعید کو نکاح کا وکیل مقرر کردیا۔

جب رات آئی تو نجاشی نے تمام مسلمانوں کو اپنے ہاں بلایا جو وہاں موجود تھے پھر یہ خطبہ پڑھا الحمدللّٰہ الملک القدوس السلام المومن المھیمن العزیزالجبار واشھدان لاالہ الااللّٰہ واشھدان محمداً عبدہ ورسولہ وارسلہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولوکرہ المشرکون۔ پھر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے نکاح کیا گیا چار سو دینار مہر مقرر ہوا اور اس نے از خود قوم کے سامنے دینار بکھیر دیئے۔

کتاب "شرف المصطفیٰ" میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکیل تھے درثمین میں ہے کہ یہ نجاشی کے پاس قاصد بن کر گئے تھے اور وکیل پہلے ہی شخص تھے بعض نے کہا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وکیل بنایاگیا تھا حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد ابوسفیان اس وقت دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے فتح مکہ کے موقع پر اسلام سے مشرف ہوئے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب مہر میرے پاس پہنچا تو جس لڑکی نے مجھے بشارت سنائی تھی پچاس مثقال میں نے اسے عطا کردیئے مگر اس نے سبھی واپس کرتے ہوئے کہا میں نے دین مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثنا کو قبول کرلیا ہے آپ بارگاہ مصطفیٰ میں میرا سلام کہہ دینا اور عرض کرنا میں بھی دین اسلام میں آچکی ہوں!

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں حضرت نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خواتین کو تحائف خصوصاً خوشبو' عطر وغیرہ میرے پاس بھیجنے کا حکم دیا پھرہم مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئیں تو وہ لڑکی کہنے لگی بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں میرا سلام و پیغام دینا نہ بھولئے گا!

جب میں مدینہ طیبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس لڑکی کی کیفیت بیان کی اس کا سلام پیش کیا آپ مسکرائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کی اس پر رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں!

حضرت ام حبیبہ اور ابوسفیان: ابوسفیان' اسلام لانے سے قبل مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو اپنی بیٹی ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مسند شریف پر بیٹھنا چاہا تو فوراً ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے منع فرما دیااور آپ کا بستر لپیٹ کر الگ رکھ دیا۔ ابوسفیان نے حیرانگی کے عالم میں دریافت کیا! کیا میں اس لائق نہیں تھا؟

بیٹی نے جواب دیا! ہاں تم اس کے لائق نہیں تھے' 44ھ میں آپ کا وصال ہوا' بعض نے 40ھ بھی لکھا ہے واللہ تعالیٰ اعلم اس وقت آپکے کی بھائی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر حکومت تھے!

ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

: حضرت ام المومنین سودہ بنت زمعہ بنت قیس بن عبد شمس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حرم پاک میں شمولیت کا شرف حاصل ہے' پہلے پہل ان کے چچازاد سکران بن عمرو بن عبد شمش نے ان سے نکاح کیا' پھر ان کا حالت اسلام میں انتقال ہوا اور حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے بعد آپ سے نکاح فرمایا چار صد درہم مہر مقرر ہا' حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی پہلے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عقد ہو چکا تھا۔

حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے زیادہ عمر ہونے پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے معاملات میں اختیار دے دیا تھا اور عرض کیا میری غرض صرف یہی ہے کہ عاقبت میں میرا شمار ازواج مطہرات میں ہو' اور اپنی مصاحبت کو حضرت عائشہ پر ایثار کردیا۔

ایک دن ازواج مطہرات بارگاہ رسالت ماب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر دریافت کرنے لگیں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں سے آپ کو جلدی کون ملے گی؟

آپ نے فرمایا جس کا ہاتھ لمبا ہوگا! اور فرماتی ہیں کہ ہم نے اپنے ہاتھوں کو ایک بانس کی لکڑی سے پیمائش کرنا شروع کی۔ پھر ہم تمام سے پہلے حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وصال فرمایا وہ نہایت صالحہ اور بہت صدقہ و خیرات کرنے والی خاتون تھیں جس سے پتہ چلا ہاتھ لمبے ہونے کامفہوم سخاوت سے عبارت تھا!

مگر محب طبری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس میں راوی کی غلطی ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ پر بھی اظہار تعجب کیا ہے کیونکہ امہات المومنین میں سب سے پہلے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وصال فرمایا جو عطاء و سخا اور صدقہ و خیرات دینے میں ممتاز تھیں' ان کا ہاتھ اس وجہ سے خوب دراز تھا جبکہ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خلافت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں انتقال کیا بعض نے تو 54 ہجری خلافت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں وصال بیان کیا ہے البتہ شہرت پہلے قول ہی کو ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی امہات المومنین میں شمولیت کی سعادت حاصل ہے آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی کی لڑکی ہیں' آپ کی والدہ کا نام امیمہ بنت عبدالمطلب ہے آپ کی پھوپھیوں میں حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ کوئی بھی اسلام کا شرف حاصل نہ کرپائیں۔

ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں قریشی لوگوں میں مجھے کتنے ہی افراد نے پیغام نکاح دیا مگر میری ہمشیرہ حضرت حمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں مشورہ طلب کیا' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کہاں ہیں کیا اسے خبر نہیں جو اسے کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیم سے مرصع کرے گا۔ انہوں نے دریافت کیا وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سنتے ہی میری ہمشیرہ کو بہت طیش آیا اور پکار اٹھیں کیا آپ اپنی پھوپھی کی لڑکی کا نکاح ایک غلام سے کئے دیتے ہیں اس لئے کہ حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے آپ کے لئے خرید کیا تھا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے تنبیہہ فرمائی' اس نے حضرت زینب کو اطلاع کردی تو وہ بھی حمنہ پر بہت غضبناک ہوئیں' اور پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ وما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللّٰہ ورسولہ امراً ان یکون لہم الخیرۃ من امرھم۔ کسی ایماندار مرد اور عورت کو اپنے معاملہ میں کوئی اختیار نہیں جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کسی امر میں اپنا فیصلہ نافذ کردیں۔

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ سنتے ہی کہا میں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتی ہوں' اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم پر سرتسلیم خم کرتی ہوں' پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کیا کروں؟ میں نے دیکھا ہی نہیں تھا پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ سے حضرت زینب کا نکاح کرویا جب آپ شب معراج جنت کا معائنہ فرمارہے تھے تو امہات المومنین کی تصاویر میں حضرت زینب کی صورت بھی ملاحظہ فرمائی' واپسی پر انہیں زید کے نکاح میں دیکھا تو خیال پیدا ہوا یہ میری زوجہ

کیسے ہوں گی جب کہ وہ زید کے پاس ہے ایسے عالم میں آپ نے یا مثبت القلوب ثبت قلبی پڑھا' اسے حضرت زینب نے سن لیا اور وہ حضرت زید کے پاس آئیں' انہیں آپ کے نظریہ کی اطلاع دی' اس پر انہوں نے کہا واللہ مجھے رسول کریم علیہ التحیتہ والتسلیم سے زیادہ اور کوئی محبوب نہیں اور آپ کو بھی مجھ سے زیادہ محبوب ہیں۔ اس کے بعد ہم کبھی جمع نہیں ہوں گے اٹھے تاکہ کہ میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روبرو طلاق دیدوں' جب حضرت زید' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ نے فرمایا امسک علیک زوجک' اپنی زوجہ کو اپنے پاس ہی رہنے دو' بعدہ یہ آیت شریف نازل ہوئی۔ واذ تقول للذی انعم اللّٰہ علیک وانعمت علیہ امسک علیک زوجک واتق اللّٰہ ----- الایتہ۔ جب آپ یہ آیت تلاوت فرمارہے تھے آپ کے جسم اقدس سے پسینہ ٹپک رہا تھا اور اس روز بہت سے لوگ اسلام میں یہ کہتے ہوئے داخل ہوئے اگر یہ قرآن خدائی کلام نہ ہوتا تو یہ آیت حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی نہ ظاہر کرتے۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

: بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید کے چچا مکہ مکرمہ آئے ان سے نام پوچھا کہا زید بن حارثہ پھر ان کی والدہ کا نام دریافت کیا حضرت زید نے بتایا سعدی' پھر ان کے چچا نے آپ کے والدین کو اطلاع کردی۔ وہ مکہ مکرمہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور اپنے بیٹے کو آپ سے طلب کیا آپ نے انہیں لے جانے کا اختیار دیا مگر حضرت زید نے آپ سے جدا ہونا پسند نہ کیا' مجبوراً ان کے والدین آپ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس چھوڑ کر واپس ہوئے۔

جب حضرت زینب کی عدت پوری ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زید کے ذریعے پیغام نکاح دیا' حضرت زید پشت کرکے کھڑے

ہوئے اور پیغام دیا' حضرت زینب نے کہا بہت اچھا ذرا میں اپنے رب سے اجازت لے لوں۔ چنانچہ آپ نماز کی نیت باندھ کر کھڑی ہوگئیں' اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ فلما قضیٰ زید منہا وطراً زوّجنا کہا۔

ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

○ ام المساکین

حضرت ام المومنین زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قبل از اسلام ام المساکین کے نام سے معروف تھیں کیونکہ آپ ضرورت مند لوگوں کی مالی طور پر حوصلہ افزائی فرمایا کرتی تھیں' پہلے حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں جب وہ غزوۂ احد میں جام شہادت سے سیراب ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکاح فرما کر ام المومنین کا شرف پایا' مگر زیادہ دیر خدمت اقدس کا موقع نہ مل سکا کیونکہ بعد از نکاح دو یا زیادہ سے زیادہ آٹھ ماہ تک زندہ رہیں پھر وصال ہو گیا اور جنت البقیع میں آرام فرما ہوئیں۔

ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

حضرت ام المومنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پہلے نام برہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کا نام میمونہ رکھا' غزوۂ خیبر کے بعد جب آپ سات ہجری کو عمرہ کے لئے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے تو ان سے نکاح فرمایا۔

پہلے پہل وہ ابی وہم بن عبدالعزیٰ کے عقد میں تھیں' بعدہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیغام نکاح دیا' انہوں نے اپنے بہنوئی حضرت عباس (جو ام الفضل لبابہ کبریٰ کے خاوند تھے) کو اس سلسلہ میں اختیار دیا' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار سو درہم مہر ادا کیا جیسے ام المساکین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عطا فرمایا تھا آپ نے حالت احرام میں حضرت میمونہ سے نکاح فرمایا' مگر مسلم شریف میں ہے کہ آپ نے حالت حلال میں نکاح

فرمایا' علامہ محب طبری علیہ الرحمہ کہتے ہیں احتمال ہے وہ ماہ محرم ہوگا۔

حضرت مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں تعجب ہے طبری کو یہ بھی معلوم نہیں کہ نبی کا نکاح حالت احرام میں بھی منعقد ہو جاتا ہے' روضہ میں مرقوم ہے کہ آپ نکاح کی بہ نسبت آخری خاتون ہیں جن سے آپ نے نکاح فرمایا!

حضرت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے انہیں نکاح کا پیغام ملا اس وقت وہ اونٹ پر سوار تھیں تو فرحت و انبساط کے باعث وہ اونٹ سے اچھل کر نیچے آ پڑیں اور کہا' اونٹ اور ساز و سامان سبھی کچھ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہے' آپ کی حقیقی تین بہنیں اور بھی تھیں لبابہ الکبریٰ ام الفضل' لبابہ الصغریٰ ام خالد بن ولید' اور عصماء' چند اخیافی بہنیں تھیں یعنی والد کی طرف سے' زینب بنت خدیجہ اسماء اور سلمیٰ' رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان چھیاسٹھ ہجری کو مقام سیرف میں انتقال ہوا' یہی وہ مقام ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے گئے تھے۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان پر نماز جنازہ کی امامت فرمائی پھر قبر میں وہ اور حضرت عبداللہ بن شداد اترے' یہ دونوں حضرت میمونہ کے بھانجے تھے (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

حضرت ام المومنین جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنی مصطلق سے تھیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب ان سے جہاد فرمایا تو دیگر گرفتار شدہ لوگوں میں آپ بھی شامل تھیں 'غنیمت کے طور پر آپ حضرت

ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصہ میں آئیں مگر انہوں نے مکاتبہ بنا دیا' آپ نہایت حسین و جمیل تھیں' آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں زرکتابت کے سلسلہ میں معاونت کے لئے حاضر ہوئیں تو اس خیال سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہیں نکاح کا ارشاد نہ فرما دیں براہ راست آپ کے پاس آنے سے شرماتی تھیں' تاہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' تیری آزادی کے لئے میں زرمکاتبت ادا کردیتا ہوں' اگر تیری مرضی ہو تو تم میری رفیقہ حیات بھی بن سکتی ہو' حضرت جویریہ نے عرض کیا' میں راضی ہوں البتہ میرے ساتھ جتنے قیدی آئے ہیں ان تمام کو رہا کردیا جائے کیونکہ وہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ کے قرابت دار ہو جائیں گے۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم نے حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر اپنی قوم کے لئے باعث خیروبرکت کسی اور خاتون کو نہیں دیکھا۔

پوشیدہ اونٹ کہاں ہیں؟

بعض کا بیان ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی المصطلق سے جہاد فرمایا' اور دوسرے قیدیوں کے ساتھ حضرت جویریہ بھی قیدی بن کر آئیں آپ نے محافظ صحابی سے فرمایا ان کی حفاظت کرنا' جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد ماجد حضرت حارث اونٹ لے کر اپنی بیٹی کا فدیہ ادا کرنے آئے' راستے میں دو اونٹ اسے بہت محبوب لگے تو انہیں وادی عقیق میں کسی گھاٹی میں پوشیدہ کرکے مدینہ پاک حاضر ہو کر عرض گزار ہوا' آپ کے ہاں میری بیٹی گرفتار ہے اس کے فدیہ میں یہ اونٹ لیجئے اور میری بیٹی کو آزاد فرمایئے' آپ نے فرمایا وہ دو اونٹ کہاں ہیں؟ سنو تم انہیں وادی عقیق کی فلاں گھاٹی میں پوشیدہ کرکے آئے ہو' یہ سنتے ہی وہ پکار اٹھا۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد انک رسول اللہ

واللہ ! سوا اس وحدہ لاشریک کے کوئی اس راز سے واقف نہیں تھا (حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو دیکھتے ہی وہ خود' اس کے دو بیٹے اور اس کی قوم کے متعدد افراد ایمان کی دولت سے سرفراز ہوئے' پھر ان دونوں اونٹوں کو لایا گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کردیئے' آپ نے حضرت جویریہ کو باپ کے سپرد کردیا' بعدہ حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی بیٹی حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کا پیغام دیا اور ان کے والد نے منظور کرتے ہوئے آپ سے نکاح کردیا' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار صد درہم بطور مہر ادا فرمائے' حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر اس وقت بیس سال تھی' یہ نکاح پانچ ہجری کو ہوا' اور پچاس ہجری کو انہوں نے وصال فرمایا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

ام المومنین حضرت صفیہ بن حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا

ام المومنین حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات ہجری کو نکاح فرمایا' ان کا خاوند غزوۂ خیبر میں قتل ہوگیا تھا' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خیبر میں فتح حاصل ہوئی' قیدیوں کو جمع کیا گیا۔ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے کوئی کنیز عنایت فرمایئے' آپ نے فرمایا جاؤ اور قیدیوں میں سے ایک کنیز لے لو! انہوں نے حضرت صفیہ کو حاصل کرلیا تو ایک صحابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض گزار ہوئے حضرت صفیہ کو دحیہ کے سپرد کردیا گیا ہے حالانکہ وہ بنی قریظہ اور نضیر کے سرداروں سے ہے' سوائے آپ کے کسی اور کے لائق نہیں۔

آپ نے فرمایا جایئے اور انہیں بلایئے' حضرت صفیہ' حضرت وحیہ کی معیت میں آپ کے پاس آئیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت دحیہ کلبی سے فرمایا' تم کوئی دوسری کنیز لے لو! پھر آپ نے حضرت صفیہ کو آزاد کرکے اپنے حبالہ عقد میں لے لیا' اس وقت حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سترہ برس کی تھیں۔ راستہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضاعی خالہ حضرت ام سلیم نے انہیں سامان کے ساتھ رخصت کیا' یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں خیبر کے دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لایا گیا' آپ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ان کو سہارا دیں' انہوں نے مقتولین خیبر پر جب گزر کیا تو حضرت صفیہ کے باپ' بھائی اور خاوند قتل ہو چکے تھے' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات ناگوار گزری تو آپ نے فرمایا اسے آزاد کردیا جائے اور اپنی قوم کے پاس جانا چاہئے اسے اختیار ہے' چاہے تو اسلام لے آئے' اس پر حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو اختیار کرتی ہوں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مقام روحاء پہنچے اس وقت تک حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیدل چل رہی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سواری روکی اور فرمایا آیئے میرے ساتھ سوار ہو جایئے اور پھر آپ نے سہارے سے سوار کرانا چاہا تو انہوں نے تعظیم و احترام کے پیش نظر آپ کی ران پر قدم رکھنا مناسب نہ سمجھا مگر آپ کے ارشاد فرمانے پر سہارا لیا اور سوار ہوئیں' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی سوار ہوئے اور اپنا کمبل ان پر ڈال دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہنے لگے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے انہیں اپنی کملی میں چھپالیا ہے تو یہ ام المومنین کی عظمت سے بہرہ مند ہو گئیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ سے اپنی بابت دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا میں تو حالت شرک میں بھی آپ کی عظمت و مودت کو دل میں جگہ دیئے ہوئے تھی اب تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس عظیم دولت سے نواز دیا پھر کیوں نہ مجھے آپ سے رغبت و محبت ہو!

چاند گود میں اتر آیا

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آنکھ میں نیل سا پڑ چکا تھا' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا سبب دریافت فرمایا تو عرض کیا' میں سو رہی تھی' میرا سر ابن ابی حنیف کی گود میں تھا' کہ خواب دیکھا میری گود میں چاند اتر آیا ہے۔ میں نے اسے خواب سنایا تو اس نے سنتے ہی بڑے غضب سے مجھے طمانچہ دے مارا اور کہنے لگا تو بادشاہ کی تمنا کرتی ہے' یہ نیلا داغ اسی طمانچے کا ہے جس کا اثر آنکھ پر ہوا' حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک دفعہ ان کے خاندان کی طرف نسبت کی تو آپ کو افسوس ہوا اور رونے لگیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے پاس لائے اور رونے کا سبب دریافت کیا' بولیں' مجھے کہتی ہیں تم یہودی کی بیٹی ہو' آپ نے فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ میں بھی تمہاری طرح افضل ہوں کیونکہ میرے سرتاج بھی نبی کریم محبوب رب العالمین ہیں اور میرے باپ حضرت ہارون علیہ السلام جبکہ میرے چچا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ بیس نسبوں تک آپ کا شجرہ حضرت ہارون سے جا ملتا ہے' حضرت ہارون علیہ السلام حج کے لئے مکہ مکرمہ آئے بعدہ مدینہ طیبہ تشریف پہنچے اور یہی بیمار ہو کر

وصال فرما گئے۔ احد شریف پر آپ کا مزار اقدس ہے' آپ نے وصال سے قبل کوہ احد میں دفن کرنے کی وصیت فرمائی تھی چنانچہ لوگوں نے آپ کی وصیت کے مطابق احد پہاڑ پر دفن کیا۔

جمعہ المبارک سے محبت

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیز بیان کرتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چلا کہ وہ یوم سبت کو پسند اور یہودیوں پر سخاوت کرتی ہیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے دریافت فرمایا تو عرض گزار ہوئیں' اللہ تعالیٰ نے یوم سبت کی جگہ جمعتہ المبارک عطا فرما دیا ہے۔ مجھے اس سے محبت ہے رہا معاملہ یہودیوں کو صدقہ و خیرات سے نوازنے کا تو ان سے میری قرابت ہے اس لئے صلہ رحم کرتی ہوں

حلال کم حرام زیادہ

کتاب العرائس میں ہے یہودیوں کے پاس رزق حلال اتنا ہی آتا جتنا ان کے لئے یومیہ ضرورت ہوتی' مگر حرام مال کے ڈھیر لگ جاتے' اللہ تعالیٰ نے شنبہ کے دن ان پر مچھلی کا شکار حرام ٹھہرایا اور عبادت کے لئے مخصوص فرمایا' یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا زمانہ تھا' ہفتہ کے دن بے شمار مچھلیاں پانی کی سطح پر نمودار ہو جاتیں' اور جب سورج غروب ہوتا تو وہ پانی کی تہہ میں چلی جاتیں۔ یہودیوں نے سمندر کے کناروں پر چھوٹے چھوٹے حوض بنا لئے' مچھلیاں ان میں آ جاتیں اور یہ لوگ ہفتے کے دن رکاوٹ ڈال دیتے اور اتوار کو جاکر پکڑ لیتے' ان لوگوں کی تعداد ستر ہزار کے قریب تھی اس سلسلہ میں ان کے تین گروہ بن گئے۔

1 ۔ بعض نے ہفتے کے دن مچھلیاں قید کرنا اور اتوار کو پکڑ لینا معمول بنا لیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں بندر بنا دیا۔

2 - بعض نے خاموشی اختیار کی ہے۔

3 - اور بعض نے انہیں روکا کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی مت کرو ورنہ اللہ کی گرفت میں آ جاؤ گے۔

چنانچہ یہ دو گروہ عذاب سے محفوظ رہے جبکہ پہلا عذاب الٰہی میں گرفتار ہوا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ یہودیوں کو بھی اسی طرح شکار نہ کرنے کا حکم تھا جس طرح آپ لوگوں کو نماز ادا کرنے کا حکم ہے یعنی جمعۃ المبارک' مگر ان لوگوں نے جمعہ کی بجائے ہفتہ کو اپنایا اور آزمائش میں ڈالے گئے پھر اسی بنا پر شنبہ کے دن شکار کرنا حرام ٹھہرایا مگر انہوں نے تعظیم نہ کی اس شہر کا نام ایلہ تھا' (آج بھی یہ شہر موجود ہے' جس پر اسرائیل کا قبضہ ہے)

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی کنیز سے پوچھا تو نے یہ بات کس کے اشارہ پر کی وہ کہنے لگی مجھے شیطان نے بہکایا تھا' چنانچہ آپ نے اسے آزاد فرما دیا۔

ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال پچاس ہجری ماہ رمضان میں ہوا۔ بوقت وصال ان کے پاس ایک لاکھ درہم تھے جس میں تہائی حصہ کی اپنے بھانجے کے لئے وصیت کی' منہاج میں وضاحت ہے کہ ذی غیر مسلم کے لئے وصیت صحیح ہے!!

علامہ محب طبری علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ بالاتفاق امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن یہ ہیں' ان کے بارے کوئی اختلاف نہیں' ان میں چھ قریشی ہیں

حضرت خدیجۃ الکبریٰ' حضرت عائشہ صدیقہ' حضرت حفصہ' حضرت ام حبیبہ' حضرت ام سلمہ' حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔ چار عرب

شریف سے ہیں۔

حضرت زینب بنت جحش' حضرت زینب بنت خزیمہ' حضرت میمونہ بنت حارث' حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن

ایک بنی اسرائیل سے ہیں جن کا ابھی تذکرہ ہوا یعنی حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا علامہ قرطبی نے ان کا نام ہارونیہ بھی درج فرمایا ہے (یعنی حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے ہونے کی نسبت ہارونیہ بھی کہلاتی ہیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چار سیریہ تھیں جن میں حضرت ماریہ قبطیہ بھی ہیں۔ حضرت ابراہیم بن رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں کے صاحبزادے ہیں' شاہ مقوقس نے مصر سے آپ کی خدمت میں بطور ہدیہ بھیجا آپ نے انہیں کنیز کی حیثیت سے اپنے ہاں رکھا بعض روایات میں آتا ہے کہ آپ نے آزاد فرما کر ان سے نکاح فرمایا تھا'

ریحانہ بنت عمرو قریندہ کو بھی آپ کی خدمت کا شرف نصیب ہوا

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تین صاحبزادے ہیں عبداللہ حضرت عبداللہ المعروف طیب و طاہر 2 - حضرت قاسم 3 - حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہم (ہیں)

چار صاجزادیاں ہیں

حضرت زینب حضرت رقیہ' حضرت ام کلثوم' حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن

ان تمام کو ماننا' پہچاننا اور یاد رکھنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے' کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے سردار ہیں اور انسان کے لئے یہ بات انتہائی معیوب ہے کہ انہیں اپنے سردار کی اولاد کا بھی پتہ نہ ہو' اور یہ تمام اولادیں حضرت ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہیں۔ سوائے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کیونکہ وہ حضرت ماریہ قبطیہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہیں۔

روضہ میں مرقوم ہے کہ ہر وہ خاتون جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکاح کیا اور پھر مفارقت بھی کرلی ہو پھر بھی اس کا دوسرے کے ساتھ نکاح حرام ہے۔ البتہ کنیز کے بارے مختلف آراء ہیں' مگر صاحب انوار اور عینی نے تحریک پر صاد کیا ہے' دیگر اکابر نے بھی اس کی تصدیق کی ہے' صاحب تعلیقہ اور بارزی یوں تصریح کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا من جاء بالحسنة فله عشر امثالها اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے لئے ارشاد ہوا' ومن یقنت منکن للہ ورسوله وتعمل صاحا نوتها اجرها مرتین تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا ثواب کیسے کم ہو سکتا ہے' لہٰذا دوسروں کو جب ایک نیکی کا ثواب دس گنا دینے کا ارشاد ہے تو ان کی ایک نیکی دو نیکیوں کے برابر اس بنا پر ہر ایک نیکی کا ثواب امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو بیس گنا بڑھ جائے گا۔ (واللہ تعالیٰ وحبیبہ اعلم الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

فضائل صحابہ کرام علیہ الرحمتہ والرضوان

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

وسلام علی عبادہ الذین اصطفی (الایۃ)اور اللہ تعالیٰ کی منتخب بندوں پر سلام ہو!

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں' وہ منتخب اور مخصوص افراد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا گناہ میرے صحابہ سے عداوت رکھنا ہے اگر کسی شخص کے اس تمام انسانوں کے گناہ ہوں وہ ایسی حالت میں اللہ سے ملاقات کرے یہ اس کے لئے اس سے اچھا ہو گا کہ وہ صحابہ کرام کی دشمنی میں مرے' یعنی تمام انسانوں کے گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اور جرم صحابہ کرام سے عداوت و دشمنی اور بغض ہے! یہ ایسا گناہ ہے جسے روز قیامت بخشا نہیں جائے گا! حدیث ملاحظہ ہو۔ عن النبی لان یلقی اللہ عبد بذنوب العباد خیرلہ من یبغض رجلا من اصحابی فانہ ذنب لا یغفرلہ یوم القیامۃ

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب کو میرے لئے اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا ان میں سے کسی کو میرا وزیر اور کسی کو میرا خسر بنایا جو

انہیں برا کہے اس پر اللہ تعالیٰ' ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے' فمن سبھم فعلیہ لعنۃ اللّٰہ والملائکۃ والناس اجمعین۔ شفاء شریف میں ہے۔اللّٰہ اللّٰہ فی اصحابی فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن آذاھم فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی اللّٰہ ومن آذی اللّٰہ یوشک ان یاخذہ۔ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں غلط بات کہنے سے ڈرتے رہو۔ جو ان سے میری محبت کے باعث محبت رکھتا ہے تو میں ان سے محبت رکھتا ہوں اور جو ان سے عداوت رکھتا ہے وہ گویا کہ مجھ سے عداوت رکھتا ہے جس نے انہیں کسی طرح بھی تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی گویا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی اللہ تعالیٰ اسے بہت جلد عذاب سے دوچار فرمائے گا۔

حضرت شیخ عبدالرحیم بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ چالیس تابعین علیہم الرحمتہ والرضوان سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے بارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد بیان فرمایا جس نے میرے اصحاب سے محبت کی اور انہیں محبوب جانا' ان کے لئے دعائیں کیں۔ روز قیامت وہ میرے ساتھ ہو گا۔

اہل مدینہ کے ہاں اول التابعین حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور اہل کوفہ کے نزدیک سید التابعین حضرت سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں' نیز اہل بصرہ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اولیت دیتے ہیں یہ بات حضرت قیس بن حازم سے روایت کی گئی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ' میرے ازواج اور میرے اہل بیت سے جس نے محبت رکھی اور ان میں سے کسی پر طعن نہ کیا وہ شخص ان کی

محبت کی دولت لئے دنیا سے رخصت ہوا وہ روز قیامت میری معیت میں ہوگا دیکھئے حدیث شریف قال ابن عباس قال النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم من احب اصحابی و ازواجی واہل بیتی ولم یطعن فی احد منھم و خرج من الدنیا علی مجنھم کان معی فی درجتی یوم القیامۃ۔

مبارک وطن

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قال النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم من مات من اصحابی بارض قوم کان نورھم وقائدم یوم القیامۃ میرے صحابہ کرام علیہ الرحمتہ الرضوان میں سے کوئی جس جگہ وصال فرمائے۔ وہاں کے لوگوں کیلئے روز قیامت ان کا وہ قائد ہوگا اور ان کے لئے انوار و تجلیات کا سبب بنے گا۔

صحابی کون؟

والصحابی کل مسلم رای النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ولو ساعۃ وان لم یجالسہ۔ صحابی اس خوش نصیب مسلمان کو کہتے ہیں جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حین حیات دیکھا اگرچہ ایک لمحہ ہی کیوں نہ دیکھا ہو گو اسے آپ کی خدمت اقدس میں بیٹھنے کی سعادت بھی حاصل نہ ہوئی ہو۔ امام بخاری اور دیگر محدثین علیہم الرحمتہ کا یہی مذہب ہے۔

ارتداد سے صحابیت کا شرف منقطع نہیں ہوتا بشرطیکہ وہ دوبارہ زمرہ اسلام میں شامل ہوچکا ہو!!

امام ابن الصلاح علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داردنیا سے راہی بقاء ہوئے تو اس وقت ایک لاکھ چودہ ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین موجود تھے جنہوں نے آپ سے ارشادات و ملفوظات سننے اور روایت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

(5) صحبت النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم فاتحسنت صحبتہ۔
بارگاہ نبوت میں ہمہ وقت حاضری اور نبی کریم علیہ التحیتہ والتسلیم کی خدمت میں حاضر رہنا مجھے جملہ اعمال سے حسین لگتا ہے۔

اور علامہ طبری بیان کرتے ہیں کہ صدیق اکبر اٹھارہ سال کی عمر سے آپ کی خدمت میں باقاعدہ رہنا شروع کردیا تھا۔

محبت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عن انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم حب ابی بکر واجب علی امتی' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت میری امت پر فرض ہے!

محبت صدیق کا ثمرہ

عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' لما کانت الليلة التی ولد فیھا ابوبکر تجلی ربکم علی جنات عدن فقال عزتی وجلالی لا ادخلک الا من احب ھذا المولود۔

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم علیہ التحیتہ والتسلیم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے' تمہارے رب جل و علیٰ نے :نات عدن کو اپنے خصوصی تجلی سے نوازا اور ارشاد فرمایا' مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم تیرے اندر میں صرف اسے ہی داخل کروں گا جو اس نومولود سے محبت رکھے گا!!

افضل ترین مردماں

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا' تمہارے

سامنے ابھی ایک وہ شخص ظاہر ہو گا جسے اللہ تعالیٰ نے میرے بعد تمہارے لئے سب سے افضل و بہتر تخلیق فرمایا ہے۔ اور اس کی شفاعت انبیاء کرام جیسی ہوگی جیسے ہی آپ نے اپنے کلام کو مکمل فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلوہ گر ہوئے' سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیکھتے ہی فرط محبت سے کھڑے ہوئے اور آپ کو چوم لیا!!! یطلع علیکم رجل لم یخلق اللّٰہ بعدی احد خیراً منہ ولا افضل ولہ شفاعۃ کشفاعۃ النبیین فطلع ابوبکر فقام الیہ النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم فقبلہ۔ حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا محشر کے دن منادی ندا کرے گا این السابقون الاولون؟ فقال من السابقون الاولون کہاں ہیں' عرض کیا گیا کون؟ فرمایا این ابوبکر' یعنی ابوبکر کہاں ہیں؟

فتجلی اللّٰہ لہ خاصۃ وللناس عامہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں خصوصی تجلی سے سرفراز فرمائے گا جبکہ دیگر لوگوں کے لئے عام تجلی ہوگی!

بعض روایات میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز اور روزے کے باعث تم پر فضیلت نہیں رکھتے بلکہ ان کا دل محبت الٰہی اور مخلوق خدا کی خیر خواہی سے معمور ہو چکا ہے (شرح اربعین' شرح بخاری شریف)

محبت صدیق کا صلہ

قال انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اجتمع النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم بجبریل فی الملاء الاعلٰی فقال یاجبریل ھل علٰی امتی حساب قال نعم ماخلا ابابکر یقال لہ یا ابابکرا دخل الجنۃ فیقول لا ادخلھا حتٰی یدخل معی من احبنی فی دار الدنیا۔

(شب معراج) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملاء اعلیٰ میں حضرت

جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کیا میری امت کا بھی حساب ہوگا؟ انہوں نے کہا ہاں! البتہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حساب نہیں ہوگا جب انہیں کہا جائے گا جنت میں تشریف لے جایئے تو وہ عرض گزار ہوں گے میں جنت میں نہیں جاؤں گا جب تک وہ تمام لوگ جنت میں داخل نہ ہو جائیں جو دنیا میں میرے ساتھ محبت رکھتے تھے۔

سیدنا فاروق اعظم کی آواز

قال عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ وددت انی شعرۃ فی شعر ابی بکر"
سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا' مجھے یہ بات بے حد پسند ہے کاش کہ میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بال ہوتا' نیز میری آرزو ہے کہ میں جنت میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منازل ملاحظہ کرتا!

لبیک یارسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی پھر کھڑے ہوکر دریافت فرمایا این ابوبکر؟ قال لبیک یارسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! حاضر! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیہ وسلم' آپ نے فرمایا آپ نے پہلی رکعت پائی! عرض کیا میں پہلی صف اور پہلی رکعت میں شامل ہوا بعدہ وضو کے بارے مجھے وسوسہ سا ہوا جب میں صف سے نکل کر مسجد کے دروازے پر آیا تو ہاتف غیبی نے آواز دی ادھر توجہ کریں میں نے ادھر دیکھا تو سونے کی ایک پلیٹ نظر آئی جس میں نہایت صاف شفاف اور پاکیزہ پانی تھا جو برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ طیب اور اسے ایک رومال سے ڈھانپ دیا گیا تھا جس پر تحریر تھا لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ' ابوبکر الصدیق' پھر میں نے وضو کیا اور اسی طرح

رومال سے ڈھانپ دیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں قرات سے فارغ ہوا تو رکوع کے لئے اپنے گھٹنے پر ہاتھ لے گیا مگر رکوع نہ کرسکا جب تک آپ نہ آئے۔ تمہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے وضو کرایا حضرت میکائیل علیہ السلام نے رومال دیا۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام نے میرا گھٹنا پکڑے رکھا!!

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جنتی جاگیر

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حدیث شریف میں دیکھا ہے کہ شجرطوبیٰ کے نیچے فرشتوں کا اجتماع ہوا وہاں ایک فرشتے نے اپنی آرزو کا اس طرح اظہار کیا کیا ہی اچھا ہو کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہزار فرشتوں جیسی قوت عطا فرمائے اور ہزار پرندوں کے پر پھر میں جنت میں پرواز کروں یہاں تک کہ اس کی آخری حد کو چھو لوں!

اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی خواہش کے مطابق طاقت اور پر عنایت فرمائے پھر اس نے جنت کی پیائش کیلئے پرواز شروع کی ایک ہزار سال تک اڑتا رہا آخرکار تھک ہار کر پروں سے ہاتھ دھو بیٹھا' اللہ تعالیٰ نے دوبارہ اسے وہی طاقت پرواز عطا فرمائی اور وہ پھر ایک ہزار سال تک محو پرواز رہا یہاں تک کہ پھر اس کے پر کمزوری کے باعث گر پڑے۔ تیسری بار پھر اللہ تعالیٰ نے اسے طاقت سے نوازا وہ پرواز کرنے لگا یہاں تک کہ ہزار سال تک پرواز میں رہا! پروں نے پھر جواب دیدیا اور جنت کے ایک محل کے دروازے پر روتا ہوا گر پڑا۔

محل سے ایک حور نے جھانک کر دیکھا تو کہا تم کیوں رو رہے ہو۔ جنت تو فرحت و انبساط کی جگہ پر خوشی اور سرور کا مقام ہے۔ اس نے کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے جن کی پیائش کے سلسلہ میں معارضہ کیا تھا' اس نے مجھے طاقت سے نوازا یہاں تک کہ تین ہزار سال تک محو پرواز رہا اب تھک کر گر

پڑا ہوں' نہ جانے جنت ابھی کتنی وسعت رکھتی ہے!

حور نے جواباً کہا' مجھے رب العزت کی قسم ہے جس قدر اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے جنت تیار کی ہے ابھی اس کے دس ہزار حصوں میں سے ایک حصے کو بھی تم عبور نہیں کرپائے!! (سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم)

آفتاب کی زینت نام صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یاعائشة الا امنحک الا احبوک قالت بلٰی یا نبی اللہ! قال ان اسم ابیک مکتوب علی قلب الشمس وان الشمس لتقابل الکعبة کل یوم فتمتنع من العبور علیھا فیزجرھا الملک الموکل بھا ویقول بحق مافیک من الاسم الا ماعبرت فتعبر۔ (عیون المجالس)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا! کیا میں تمہیں خوشخبری سناؤں' کیا میں تمہیں خصوصی بات سے آگاہ کروں؟ عرض کیا! کیوں نہیں یا نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضرور آگاہ فرمایئے!

آپ نے فرمایا' تمہارے باپ کا نام آفتاب کے سینٹر (قلب) میں نقش ہے جب سورج یومیہ کعبہ مقدسہ کے مقابل پہنچتا ہے تو رک جاتا ہے پھر وہ فرشتہ جو اس پر مقرر ہے وہ چلاکر کہتا ہے اس مقدس نام کے صدقے روانہ ہو جس کا نام تیرے قلب میں نقش ہے یہ سنتے ہی آفتاب منزل کی طرف رواں ہوجاتا ہے!

فرشتے بصورت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صاحب معراج تاجدار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں

نے شب معراج آسمان پر ایک ایسا فرشتہ دیکھا جو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صورت پر تھا! میں نے بارگاہ الٰہی! میں عرض کیا! کیا صدیق کو مجھ سے پہلے عروج عطا ہوا آواز آئی نہیں بلکہ آپ کی ان سے محبت کے باعث میں نے ہر آسمان میں ان کی صورت پر ایک ایک فرشتہ بنا دیا!

محبت صدیق کا ثمرہ

شب ہجرت غار ثور میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں نے جہاں تک ممکن تھا اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کے جو مراتب و مناصب ہیں پہچان لئے! آپ سے گزارش ہے' آپ مجھے مطلع فرمایئے اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کے وسیلہ سے میرا کیا مقام ہے!

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! میں اللہ کا رسول ہوں' تم میرے تصدیق کرنے والے ہو' میرے بازو! میرے غمگسار' مونس و غمخوار ہو' میرے خلیفہ اور میرے نائب اور تم بعداز وصال میرے پہلو میں ہوں گے جو بھی شخص تیرے ساتھ محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے بخشش سے بہرہ مند فرمائے گا۔

سوز صدیق و علی از حق طلب

الریاض النضرۃ میں ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف دیکھا اور مسکرا دیئے انہوں نے مسکرانے کا سبب دریافت کیا' تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا قال سمعت النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم یقول لا یحوزا حدالصراط الا من کتب لہ علی بن ابی طالب الجواز کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا! پلصراط سے وہی شخص

گزرے گا جس کے پاسپورٹ پر علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستخط ہوں گے!

یہ سنتے ہی حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا! قال علی! وانا سمعتیقول لا تکتب الجواز الا لمن یحب ابابکر"

مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یاعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ!

جسے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت نہیں ہوگی اس کے لئے پاسپورٹ جاری نہ کریں۔

وادی مقدس

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں قرآن کریم اس آیت مبارکہ فاخلع نعلیک انک بالوادالمقدس طوی' موسیٰ علیہ السلام اپنے جوتے اتار لیجئے۔ آپ تو وادی مقدس طوی میں ہیں) کے متعلق سنا ہے کہ اسی کی خاک سے صدیق اکبر کا جسم تیار ہوا ہے قرطبی فرماتے ہیں مقدس' مطہر اور پاکیزہ کو کہتے ہیں۔

نکتہ

طور پہاڑ کے دامن کو وادی مقدس کے نام سے شہرت حاصل ہے مگر صدیق اکبر کا خمیر اس خاک سے تیار نہیں ہوا بلکہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرتے ہوئے علماء کرام بیان کرتے ہیں کہ انسان کو بعد از وصال وہی دفن کیا جاتا ہے جہاں سے اس کا خمیر تیار ہوا ہو! اس بناء پر وادی مقدس سے بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گنبد خضریٰ' روضہ مقدسہ' مسجد نبوی شریف کو بھی قرار دیا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہوگا کیونکہ صدیق تو حبیب کے پہلو میں مدینہ طیبہ آرام فرما ہیں اور ضرب المثل

بھی کتنی درست ثابت ہو رہی ہے۔۔

پہنچی وہی پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔

واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعلم (تابش قصوری)

سورج کو حبیب و صدیق کی زیارت!

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شب معراج میرے سامنے ہر چیز کو پیش کیا گیا یہاں تک کہ آفتاب کا بھی میں نے معائنہ کیا اسے سلام سے مشرف کیا اور اس سے گہن (گرہن) کے بارے دریافت کیا تو سورج نے عرض کیا! اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک گاڑی ایسی عظیم شئی پر رکھا ہوا ہے جس کے باعث میں رواں دواں رہتا ہوں اور جب میں بلندیوں پر اپنی بڑائی کی طرف دیکھتا ہوں تو سمندر میں گر پڑتا ہوں ایسی کیفیت میں مجھے دو ہستیوں کی زیارت ہوجاتی ہے ان میں ایک احد احد اور دوسری شخصیت صدقت صدقت کے کلمات ادا کرتی ہے تو ان دونوں کے وسیلہ سے مجھے گرہن سے نجات حاصل ہوتی ہے پھر میں اللہ تعالیٰ کے حضور عرض گزار ہوتا ہوں یہ کون کون سی شخصیت ہے آواز آتی ہے احد احد پکارنے والے میرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور جو صدقت صدقت سے احد احد کی توثیق کرتا ہے وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں!!

صداقت صدیق کی حفاظت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم خاص اور آپ کی رضاعی خالہ ام سلیم کے صاجزادے بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا ایک انصاری عورت بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور اپنا خواب یوں عرض کیا! میں نے خواب میں دیکھا کہ شہد کی مکھی میرے گھر میں گر پڑی ہے جبکہ میرا خاوند سفر میں ہے!

آپ نے فرمایا اب تم صبر کرو! اور اس سے ملنے کا خیال دل سے نکال دو! وہ روتی ہوئی وہاں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی اور اپنا خواب سنایا! مگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو تعبیر دی اسے بیان نہ کیا۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جایئے' آج شب تو اس سے ملے گی! وہ چلی اور ان دونوں تعبیروں کے باعث متفکر تھی' جب کچھ رات بیت گئی تو اس کا خاوند گھر پہنچ گیا پھر اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جاکر حسب واقعہ اطلاع دی' آپ دیر تک اس کی طرف دیکھتے رہے یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور بیان کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ نے جو تعبیر دی وہی درست تھی کیونکہ اس کا خاوند فوت ہوچکا تھا مگر جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان صداقت سے یہ کلمات برآمد ہوئے کہ تمہارا خاوند آج شب تجھے ملے گا تو اللہ تعالیٰ نے اسے دوبارہ زندگی سے نوازا اور فرمایا مجھے حیا آتی ہے کہ صدیق کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات پورے نہ ہوں اور ان کی طرف کذب کاالزام منسوب ہو (واللہ تعالیٰ اعلم)

قال یا محمد الذی قلتہ ھو الحق ولکن لما قال الصدیق انک تجتمعین بہ ھذہ اللیلۃ استحیا اللہ منہ ان یجری علی لسانہ الکذب لانہ صدیق فاحیاہ کرامۃ لہ۔

شہادت صدیق' مسلم

حضرت نسفی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنازہ لایا گیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھنا چاہی تو جبرائیل علیہ السلام آئے اور نماز جنازہ کی ادائیگی سے منع کیا۔ یہاں تک کہ صدیق اکبر حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ اس شخص کی نماز پڑھایئے'

میں اس کی نسبت خیر کے سوا کچھ نہیں جانتا! اسی اثناء میں حضرت جرائیل علیہ السلام آئے اور نماز جنازہ کی ادائیگی کے بارے کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت میری شہادت پر مقدم ہے!

چارصد حوریں اور صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرشتے ملاقات کرتے رہتے ہیں اور انہیں جنت کی سیر کراتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے شب معراج ایک عظیم الشان محل دیکھا جسے اوپر سے نیچے تک ریشم و حریر سے سجایا گیا تھا جب جرائیل سے اس سلسلہ میں دریافت کیا گیا یہ محل کسے عطا ہوگا تو انہوں نے کہا یہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے!!

سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کچھ مخصوص حوریں ہیں جنہیں گلاب سے تخلیق کیا گیا ہے وہ جنت میں گلابی نسبت سے معروف ہیں وہ انبیاء رسل' صدیقین اور شہداء کے لئے وقف ہوں گی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملکیت میں ایسی چار صد حوریں دی جائیں گی۔

امام الانبیاء کی آخری نماز

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جماعت کے ساتھ جو آخری نماز ادا فرمائی وہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں تھی عربی کلمات ملاحظہ ہوں!

عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ آخر صلاۃ صلاھا النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم التی خلف ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ (رواہ النسائی والطبرانی)(تفصیل مناقب عشرہ مبشرہ میں آرہی ہے)

ایک روایت میں یوں بھی آیا ہے کہ ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم صلی خلف عبدالرحمٰن بن عوف ایضاً بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی۔

وضاحت

اس میں مطلقاً نماز کی ادائیگی کے بارے میں ہے جبکہ اول الذکر حدیث میں آخر صلاۃ کے کلمات ہیں اس لئے یہاں کوئی ابہام نہیں' سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کوئی سی نماز حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بھی اقتداء میں ادا کی ہوگی۔ نیز اس سے یہ بھی واضح ہو رہا ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان حضرات کی اقتداء میں نماز ادا فرما کر عملاً متحقق فرما دیا کہ افضل مفضول کی اقتداء کرسکتا ہے! (تابش قصوری)

پھولوں سے استقبال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فی سبیل اللہ دو دو چیزیں دیتا ہے جنت کے دروازوں پر پھول لئے فرشتے اس کا استقبال کریں گے اور کہتے ہوں گے اے اللہ کے بندو' اے ایماندروں دوڑو' دوڑو (ہم تمہارے استقبال کیلئے حاضر ہیں)

صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کیا ایسے شخص کا مال و دولت برباد نہیں ہوگا' اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا صدیق آپ بھی انہیں میں سے ہوں گے بلکہ تم انہیں میں سے ہو جو جوڑا جوڑا راہ خدا

میں دیتے ہیں! جوڑے جوڑے سے مراد دو دو روٹیاں یا دو دو درہم و دینار والمعنی ان عملہ ماضاع یعنی اس کا مطلب ہے کہ ایسے شخص کا عمل ضائع نہیں ہوگا' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عنداللہ! تم جو بھی عمل خیر آگے بھیجو گے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے بہتر پاؤ گے۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عموماً یہ دعا فرمایا کرتے' اللھم اجعل خیرعمری آخر وخیر عملی خواتمہ وخیرایامی یوم قانک الٰہی میری عمر کا آخری حصہ بہتر فرما اور میرا آخر عمل خیر ہو اور اپنی ملاقات کا دن میرے لئے تمام دنوں سے بہتر فرما!

نقاش فطرت کا نقش

حضرت مصنف فرماتے ہیں میں نے تفسیر رازی میں دیکھا ہے ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دفع خاتمہ الٰی ابی بکر وقال اکتب علیہ لا الہ لا اللہ محمدرسول اللہ فدفعہ ابوبکر الی النقاش وقال اکتب علیہ الا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فلما جاء بہ ابوبکر الٰی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وجدعلیہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق' فقال ماھذہ الزیادۃ یاابابکر فقال مارضیت ان افرق اسمک عن اسم اللہ واما الباقی فماقلۃ منزل جبریل وقال ان اللہ تعالٰی یقول انی کتبت اسم ابی بکر لانہ مارضی ان یفرق اسمک عن اسمی فانا رضیت ان افرق اسمہ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک انگوٹھی یہ کہتے ہوئے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دی کہ اس پر لاالہ الااللہ کے کلمات نقش کرا لائیں' آپ نقاش کے پاس پہنچے اور کہا اس پر لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ نقش کردیں چنانچہ صدیق اکبر انگوٹھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے تو اس پر لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق نقش تھا' نبی کریم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدیق اکبر سے ان زائد کلمات کے متعلق دریافت فرمایا تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے یہ بات پسند نہ آئی کہ اللہ تعالیٰ کے نام سے آپ کا نام علیحدہ رہے مگر آگے جو کلمات درج ہیں اس میں میرا کوئی عمل دخل نہیں۔

اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور حقیقت احوال سے آگاہ کرتے ہوئے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میرے حبیب کے نام کو صدیق نے میرے نام سے دور رکھنا پسند نہ کیا تو مجھے بھی یہ بات پسند نہ آئی کہ صدیق کا نام حبیب کے نام سے علیحدہ رکھوں' یہ نام میں نے نقش فرمایا ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ!

(نوٹ) مردوں اور عورتوں کو انگوٹھی پہننا مستحب ہے مرد صرف چاندی کی اور عورت ہر قسم کا زیور پہن سکتی ہے مرد کے لئے سونا اور دیگر دھاتوں کا بطور زیور استعمال جائز نہیں۔ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عقیق کو بطور نگ پسند فرمایا اس سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بہتر یہی ہے کہ انگوٹھی دائیں ہاتھ کی چھنگلی میں پہنی جائے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

خلافت اور ضیافت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' میں نے آپ کے تقدم کے بارے کہا' اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبر کی تقدیم فرمائی اور جب یہ آیت نازل ہوئی وانذر عشیر تک الاقربین (میرے حبیب اپنے قریبی رشتہ داروں کو میرا ڈر سناؤ) تو آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دعوت اسلام دی' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار قدم پر اپنے والد ابوطالب سے اجازت طلب کی انہوں نے اسلام قبول کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا اور حضرت علی

زمرہ اسلام میں داخل ہوئے یہی وجہ ہے کہ آپ کو چوتھے خلیفہ بننے کا اعزاز ملا۔

بعض اکابر فرماتے ہیں خلافت اہل بیت کی ضیافت ہے جب مہمان ضیافت سے فارغ ہوجاتے ہیں تو پھر اہل بیت کھانا کھاتے ہیں (لہذا اہل بیت نے تین خلفاء کی ضیافت کا حق ادا کیا) سبحان اللہ!

ثمرہ محبت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابھی سر اٹھاکر اس کی طرف دیکھا بھی نہیں تھا کہ حضرت جرائیل علیہ السلام بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس یہودی کو مطلع فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ میں تیرے لئے دو چیزوں کو اٹھا لیا ہے ہاتھوں کی بیڑیاں اور پاؤں کی زنجیریں!!

یہ سنتے ہی وہ پکار اٹھا اشھدان لا الہ الا اللّٰہ واشھدان محمداً رسول اللّٰہ اور کہنے لگا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مجھے مزید محبت ہوچکی ہے آپ نے فرمایا سنیے اللہ تعالیٰ نے اسی محبت صدیق کے صدقے تجھے جنت عطا فرمادی۔ (عیون المجالس)

ہمارے مال و جان اولاد سب کچھ آپ پر قربان

تفسیر قرطبی میں ہے کہ غزوہ بدر میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو مقابلے کے لئے بلایا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا منعنا بنفسک یاابابکر اماتعلم انک عندی بمنزلہ

السمع والبصر ۔ ہمیں اپنی ذات سے فائدہ حاصل کرنے دیں' اے ابوبکر تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ تم میرے نزدیک کان اور آنکھ کا مقام رکھتے ہو۔

غیرت صدیقی

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو دعوت اسلام دی اور فرمایا تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو نیز اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ بھی! اس پر ایک یہودی نے کہا دیکھئے ہم امیر ہیں اور اللہ فقیر!! یہ سنتے ہی غیرت صدیقی نے للکارا اور اسے ایک طمانچہ رسید کردیا اور فرمایا اگر ہمارے درمیان عہد نہ ہوتا تو تجھے قتل کردیتا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہودی کے بارگاہ الوہیت میں نازیبا کلمات کی حکایت کی جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودی سے دریافت کیا تو اس نے صاف انکار کردیا۔ اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصدیق کے لئے فوراً یہ آیت نازل فرمادی لقد سمع اللّٰہ قول الذین قالوا ان اللّٰہ فقیر ونحن اغنیاء بے شک اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی بات کو سن لیا ہے جو کہتے ہیں اللہ فقیر ہے اور ہم غنی۔ (تفسیر رازی)

بے حساب ثواب

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یاابابکر ان اللّٰہ اعطاک ثواب من آمنہ منذخلق آدم الی ان بعثنی۔ اے صدیق اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر میرے مبعوث ہونے تک جتنے بھی ایمان والے ہوئے ان تمام کا ثواب اللہ تعالیٰ نے تجھے عطا فرمایا۔

اور اے علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری بعث سے قیام قیامت تک جتنے لوگ مجھ پر ایمان لائیں گے ان تمام کا ثواب اللہ تعالیٰ تجھے عطا فرمائے گا!

نوری پرچم پر نام صدیق

عن ابی ہریرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ان للّٰہ علما نور مکتوبا علیہ لاالہ الااللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ابوبکر الصدیق۔بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک نوری پرچم ہے جس پر لاالہ الااللہ محمد رسول ابوبکرالصدیق لکھا ہوا ہے۔

ان کی عظمت کو اللہ سے پوچھئے؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا فرمایا کرتے تھے اللھم انک جعلت ابابکر رفیقی فی الغار فاجعلہ رفیقی فی الجنۃ الٰہی جیسے ابوبکر تو نے میرا غار میں رفیق بنایا اسی طرح انہیں جنت میں بھی میرے رفاقت کی نعمت عطا فرمانا!!

دعوت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

روض الافکار میں ہے کہ نو روز تک ایام علالت میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آپ نہایت گورے سفید رنگت مگر دبلے' نرم رخسار والے تھے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی دعوت فرمائی اور اپنے دست اقدس سے ہر ایک کو ایک لقمہ کھلایا اور فرمایا سیدالقوم خادمھم قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین لقمے کھلائے۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جب میں نے ان کے منہ میں پہلا لقمہ رکھا تو جرائیل علیہ السلام نے کہا عتیق تجھے مبارک ہو جب دوسرا لقمہ کھلایا تو میکائیل نے کہا رفیق تجھے مبارک

ہو جب تیسرا لقمہ کھلایا تو رب العزت نے فرمایا صدیق تجھے مبارک ہو۔

اگر کہا جائے کہ جبرائیل اور میکائیل کی مبارکبادی کے باوجود آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھلاتے رہے اور جب اللہ تعالیٰ نے مبارکباد کہا تو آپ نے مزید لقمے نہ ڈالے' اس کا کیا سبب ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مبارکبادی اس تے بے نیاز کردیا تھا۔

کرم بالائے کرم

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اوپر کسی کا کوئی احسان ایسا نہیں جس کا ہم اسے بدلہ نہ دیا ہو سوائے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیونکہ ان کے ہم پر اتنے احسان ہیں جن کا بدلہ اللہ تعالیٰ ہی قیامت میں انہیں عطا فرمائے گا!

سب سے زیادہ بہادر کون؟

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ لوگوں سے دریافت فرمایا تمہارے نزدیک سب سے زیادہ بہادر کون ہے؟ انہوں نے جواباً کہا آپ ہیں!

حضرت علی المرضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں جب کسی کا مقابل ہوا اس سے بدلہ لیا لیکن میرے نزدیک سب سے زیادہ بہادر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کیونکہ یوم بدر میں ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایک کیمپ بنایا اور کہا اس کیمپ کی حفاظت کون کرے گا! تاکہ مشرکین میں سے کوئی آپ تک نہ پہنچ سکے! واللہ! اس اعلان پر کوئی ہمارے قریب نہ آیا مگر ابوبکر صدیق! انہوں نے اپنی تلوار نکال لی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حفاظت پر کمربستہ ہوئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت مصنف رحمتہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس عظیم شخصیت کے مناقب و

فضائل میں بہت معمولی سے تحریر ہوئے جو معدن فخار' کنزو قار' محب مصطفیٰ' رفیق غار' شیخ المہاجرین والانصار' سابق الایمان' صاحب' صدیق' موید' بالتحقیق' الخلیقتہ الشفیق' پاکیزہ فطرت' عمدہ اصل' جن کا لقب عتیق جن کی کنیت ابوبکر' جو صدیق کی منفرد صفت سے معروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر راضی وہ اللہ پر راضی اور اللہ تعالیٰ نے ان کا مقام جنت بنایا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ' ارضاہ واجعل الجن ے منورہ

مناقب سراج اہل جنت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

آفتاب جنت؟

قال علی ابن طالب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سمعت النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم یقول عمر بن الخطاب (رضی اللّٰہ تعالی عنہ) سراج اہل الجنۃ

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنتیوں کے آفتاب ہیں!

فبلغ ذلک فقال انت سمعت ھذا من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم

قال نعم پھر یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچی تو وہ حضرت علی اللہ تعالیٰ سے ازخود دریافت کرنے پہنچے اور فرمایا کیا آپ نے یہ بات خود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے انہوں نے کہاں!

قال یا علی کنب لی خطک فکتب بعد البسملۃ ھذ ما ضمن عنی بن ابی طالب لعمر بن الخطاب رضی اللّٰہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم عن جبریل علیہ السلام عن ربہ عزوجل ان عمر بن

الخطاب سراج اهل الجنة

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا پھر مجھے تحریر فرما دیں پس حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد تحریر فرمایا' یہ ضمانت نامہ حضرت علی بن ابی طالب کی طرف سے فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ہے جسے میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے انہوں نے حضرت جبریل سے اور اس نے اللہ کی طرف سے فرمایا بیشک عمر بن خطاب جنتیوں کے سورج ہیں فاخذ ها عمر وقال اجعلوها فی کفنی حتیٰ السقی بها ربی ففعلوا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس تحریر کو وصول پایا اور تاکید کی کہ اسے میرے کفن میں رکھ دینا تاکہ میں اپنے رب کے حضور پیش کر سکوں پس بعد از وصال صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اسی پر عمل کیا حضرت طبرانی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں اس کا یہ بھی مفہوم ہے کہ قریش شرک کی تاریکیوں میں مبتلا تھے جب سیدنا فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نور اسلام سے آراستہ ہوئے تو ان لوگوں کے مقدر کا ستارہ چمکا اور آپ نے انہیں بھی شرک کے اندھیروں سے نکال کر نور اسلام کی راہ پر گامزن کیا اگر سراج کا معنی آفتاب کی بجائے چراغ کیا جائے تو سوال پیدا ہوتا ہے چراغ کا فائدہ یہ ہے کہ وہ قریب کے اندھیرے کو دور کرتا ہے مگر جنت میں تو تاریکی ہوگی ہی نہیں؟ پھر اس کا کیا مطلب لیا جائے گا؟ کہ وہ اہل جنت کے چراغ ہیں؟ اس کے جواب میں فرماتے ہیں' فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہل جنت کے سامنے ایسے روشن اور منور ہونگے جیسے دنیا والوں کو چراغ روشن نظر آتا ہے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کا ایسے ہی فائدہ ہوگا جیسے لوگ چراغ سے استفادہ کرتے ہیں!

سونے کا محل

سید عالم مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں (شب معراج)

جب میں جنت میں پہنچا تو نہایت خوب صورت سونے کا محل دیکھا میں نے دریافت کیا یہ کس کا محل ہے؟ وہاں کے باشندوں نے کہا یہ عرب کے ایک شخص کا ہے' بروایتے ایک عربی کا ہے میں نے کہا میں بھی عربی ہوں! تاہم بتایئے یہ محل ہے کس کا؟ انہوں نے قریش میں سے ایک شخص کا! آپ نے فرمایا میں قریشی ہوں!

وہ بولے امت محمدیہ میں سے ایک آدمی کا ہے! آپ نے فرمایا وہ کون ہے؟ عرض کیا عمر بن خطاب کا ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دراز قامت تھے دونوں رخساروں میں گوشت کم' آنکھیں نہایت خوبصورت اور سرخ تھیں' کوئی کہتے ہیں آپ گندم گوں تھے حجازیوں کے نزد آپ سفید اور روشن چہرے والے تھے چونے کی طرح سفید رنگت جس میں خون نمایاں نہیں تھا!

اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف دیکھ کر مسکرا دیئے اور فرمایا اے عمر؟ کیا تم جانتے ہوں میں تجھے دیکھ کر کیوں مسکرایا وہ عرض گزار ہوئے واللہ ورسولہ اعلم' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔

آپ نے فرمایا عرفہ کی رات (نویں ذوالحجتہ المبارکہ) اللہ تعالیٰ نے تجھے انتہائی نظر رحمت سے دیکھا اور آپ کو مفتاح اسلام کے لقب سے نوازا ہے۔

خدا کا سلام

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب سے پہلے عمر بن

خطاب کو سلام سے نوازے گا اور سب سے پہلے ہم عمر بن خطاب کا ہاتھ پکڑے جنت میں داخل ہوں گے۔

ہر نظر کانپ اٹھے گی محشر کے دن ہر بشر کا کلیجہ دھل جائے گا
اوڑھ کر کالی کملی وہ آجائیں گے سارے محشر کا نقشہ بدل جائے گا

کان النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم یقول اول من یسلم الحق یوم القیامۃ عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ واول من یوخذ بیدہ ینطلق بہ الی باب الجنۃ عمر بن الخطاب (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ)

میدان محشر میں اعلانیہ بلایا جانا

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میدان حشر اللہ تعالیٰ کی طرف سے منادی ندا کرے گا فاروق اعظم کہاں ہیں؟ پھر وہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے اللہ تعالیٰ مرحبا" خیرمقدم سے عزت افزائی فرمائے گا اور کہے گا یہ تمہارا اعمال نامہ ہے تمہاری مرضی سے ملاحظہ کرویا۔ میں نے تجھے مغفرت و بخشش سے نواز دیا۔

اسلام کی شہادت اور نوری سواری

اللہ تعالیٰ جل و علیٰ کی بارگاہ میں دین اسلام' عرض کرے گا یااللہ یہ فاروق اعظم ہیں انہوں نے مجھے دنیا میں باعزت رکھا اب میدان حشر میں انہیں عزت سے نوازیئے گا فیقول الاسلام یارب ھذا عمراعزنی فی دارالدنیا فاعزہ فی عرصات القیامۃ فعندذلک یحمل علی نافۃ من نور۔ پھر انہیں نور کی اونٹنی پر سوار کیا جائے گا (یعنی آپ کی حشر میں جو سواری ہوگی وہ انتہائی ترقی یافتہ جدید قسم کی سواریوں میں سے ایک ہوگی جس کا انسان تصور بھی نہیں کرسکتا مگر اس کی شکل و صورت اونٹنی جیسی ہوگی جو نور سے بنائی گئی ہوگی۔

(نوٹ) قرآن کریم میں جہاں اونٹ، گھوڑے اور دیگر چارپائے ایسی سواریوں کا ذکر ہے وہاں یہ کلمات بھی موجود ہیں ویخلق مالا تعلمون لوگو! میں ایسی سواریاں بھی تخلیق فرماؤں گا جس کا تمہیں وہم و گمان بھی نہیں اور یہ قرآنی چیلنج آج بھی اپنی صداقت کا اعلان کررہا ہے اس سائنسی ترقی میں جو جدید ترین ہوائی جہاز وغیرہ انسانی سہولت کیلئے منصہ شہود پر جلوہ گر ہوئے ہیں بے شک ترقی کی معراج پر ہیں مگر اعلان خداوندی آج بھی ہو رہا ہے ویخلق مالا تعلمون اور ایسی سواریوں کو تخلیق کروں گا جو تمہارے تصور سے بھی ماورئی ہیں (تابش قصوری)

نوری لباس

حضرت فاروق اعظم کے لئے نوری سواری اور نورانی لباس لایا جائے گا وہ دو جوڑے ہوں گے اگر ایک جوڑے کو پھیلا دیا جائے تو تمام مخلوق کو چھپالے (مگر قدرت خداوندی کہ اس جنتی لباس کا وزن محسوس نہیں ہوگا جیسے سورج، چاند کا نور تمام جہاں کو منور کئے ہوئے ہے لیکن اس روشنی کا بار تو چیونٹی تک کو محسوس نہیں ہوتا اسی طرح فاروق اعظم کے نورانی لباس کا معاملہ سمجھئے۔ (تابش قصوری)

فرشتوں کا جلوس

سیدنا فاروق اعظم جنت کی طرف روانہ ہوں گے تو آپ کے دائیں بائیں سترہزار فرشتے ہوں گے اور ایک فرشتہ اعلانیہ کہتا جائے گا لوگو! یہ فاروق اعظم کا جلوس جارہا ہے انہیں اچھی طرح پہچان لو!

ثم یسیرین یدیہ سبعون الف ملک ثم ینادی منادیا " یا اھل الموقف ھذا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ فاعرفوہ۔

ایمان سے معمور دل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من احب عمر عمر قلبه بالایمان جس نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت رکھی اس کا دل ایمان سے معمور ہوا۔

خدا کی ناراضگی

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فاروق اعظم کی ناراضگی سے بچو! کیونکہ جس پر فاروق اعظم ناراض ہوئے اس پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہوتا ہے اتقوا غضب عمر فان اللّٰہ تعالٰی یغضب اذا غضب عمر۔ (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ)

سند محبت مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء

قال النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم من احب عمر فقد احبنی ومن ابغض عمر فقد ابغضنی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فاروق اعظم سے محبت کی گویا کہ اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ناراض کیا اس سے میں بھی راضی نہیں ہوں۔

اسلام، عمر اور جشن ملائکہ

حضرت عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمرہ اسلام میں داخل ہوئے تو مشرکین پکار اٹھے ہماری قوم آدھی رہ گئی وجاء جبریل علیه السلام وقال یامحمد لقد استبشر اهل السماء باسلام عمر، حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ حضرت عمر کے اسلام لانے پر اہل آسمان یعنی تمام فرشتے جشن مسرت منا رہے ہیں۔

حضرت عمر، صدیق اکبر کی ایک نیکی؟

قالت عائشة رضی اللّٰہ عنہا' نظرت الٰی السماء والنجوم مشتبکۃ
فقلت یارسول اللّٰہ ایکون فی الدنیا احدلہ حسنات بعد نجوم السماء
قال نعم! قلت من ھو؟
قال عمر ابن الخطاب'
فقلت کنت اشتھیھا لابی' فقال عمر حسنۃ من حسنات ابی بکر'

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں میں نے ایک مرتبہ آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور بے شمار ستاروں کو دمکتے ہوئے پایا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا!

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا دنیا میں کوئی شخص ایسا بھی ہے جس کی نیکیاں ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں؟

آپ نے فرمایا ہاں!

میں نے عرض کیا وہ کون ہیں؟

آپ نے فرمایا! حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میں نے عرض کیا میرا خیال تھا کہ آپ میرے باپ کے متعلق ارشاد فرمائیں گے!

اس پر آپ نے فرمایا!

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو صدیق اکبر کی ان گنت نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے!

علوم مصطفیٰ! سبحان اللہ

اس حدیث پاک سے بہت سی پوشیدہ باتوں کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واشگاف فرما رہے ہیں جو آپ کے علوم غیبیہ پر واضح اور روشن دلیل ہے گویا کہ آپ بیک وقت ستاروں کی تعداد سے بھی آگاہ فرما رہے ہیں اور فاروق اعظم اور صدیق اکبر کی نیکیوں کا شمار بھی جانتے ہیں بلکہ ہر ایک انسان

کی ایک ایک نیکی کا علم رکھتے ہیں تب ہی تو فرمارہے ہیں فاروق اعظم کی نیکیاں ستاروں کی مانند ہیں جبکہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نیکی کی زیارت کرنی ہوتو وہ حضرت سیدنا فاروق اعظم عمرابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

رحماء بینھم کی ایک تفسیر جمیل میں اشداء علی الکفار یار مصطفیٰ
(تابش قصوری)

فاروق اعظم نے اپنے دست اقدس سے حضرت علی کو کھجور کھلائی

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے خواب دیکھا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی اسی اثناء میں ایک کنیز تازہ کھجوریں لائی' آپ نے ایک کھجور کو پکڑا اور میرے منہ میں رکھ دیا' پھر اسی طرح دوسری کھجور کو اٹھایا ہی تھا کہ میری آنکھ کھل گئی پھر میرے دل میں بے پناہ شوق پیدا ہوا کہ میں آپ کی بارگاہ میں حاضری دوں حالانکہ کھجور کی مٹھاس میں اپنے منہ میں مسلسل محسوس کررہا تھا۔ فذھبت الی المسجد فصلیت الصبح خلف عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ فاردت ان اتکلم بالرؤیا فاذا بجاریۃ علی باب المسجد ومعھا رطب فوضع بین یدی عمر فاخذرطبۃ فجعلھا فی فمی ثم اخذ اخری کذلک ثم فرق علی اصحابہ وکنت اشتھی منہ یعنی الزیادۃ

پھر میں مسجد نبوی کی طرف چلا اور صبح کی نماز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں ادا کی میں نے خواب کی تعبیر کے بارے آپ سے پوچھنے کا ارادہ کیاہی تھا کہ دروازہ مسجد پر ایک کنیز نظر آئی جس کے پاس کھجوریں تھیں۔ پس اس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے رکھ دیں ان میں سے ایک کھجور آپ نے اٹھائی اور میرے منہ میں رکھ دی پھر ایک اور کھجور پکڑی اور صحابہ کرام میں تقسیم کرنا شروع کردیا۔

میری خواہش تھی کہ مجھے مزید دیں' فقال لوزادک رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم البارحۃ لزدناک فتعجب من ذٰلک فقال یا علی المومن ینظر بنور الدین' فقلت صدقت یا امیر المومنین ھکذا رایت وھکذا وجدت طعمہ ولذتہ من یدک کما من ید رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم۔

پس حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے اگر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو زیادہ عطا فرماتے تو میں ضرور زیادہ دیتا۔

مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا تو حضرت امیرالمومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے گئے یا علی! ایماندار دین کے نور سے دیکھتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے یاامیرالمومنین آپ نے سچ فرمایا میں نے بعینہ رات کو کھجور کو اسی طرح دیکھتا ہے اور اسی طرح کھایا اور ایسی ہی لذت سے شادکام ہوا جیسے آپ نے اپنے ہاتھ سے کھجور منہ میں رکھی ایسے ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے ساتھ شفقت فرمائی۔

نتیجہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتدا فرما رہے ہیں اور انہیں امیرالمومنین کے لقب سے مخاطب ہیں نیز جو کچھ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواب میں ملاحظہ کرتے ہیں فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیداری کے عالم میں دیکھ رہے ہیں!

ان کی عظمت کو اللہ سے پوچھئے فیصلہ یہ ہمارا تمہارا نہیں
(حضرت نسیم بستوی مدظلہ)

تواضع و انکساری کا مجسمہ

حضرت ماوردی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے خواب دیکھا کہ سیدنا

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت میں کہیں جارہا ہوں یہاں تک کہ ایک جگہ راستہ تنگ تھا میں نے عرض کیا آپ پہلے تشریف لے چلیں! کیونکہ آپ سردار ہیں' آپ نے فرمایا ایسے مت کہو۔ میں نے عرض کیا یاامیرالمومنین آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے تہائی مال کی وصیت لوگوں کے سردار کے لئے کرے تو اس کا مال خلیفہ وقت کو ملتا ہے!

ایک مرتبہ حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سے آپ کا گزر ہوا جبکہ آپ کی معیت میں کچھ اور لوگ بھی تھے آپ گوش دراز پر سوار کچھ دیر تک اسی طرح رکے رہے اور وہ آپ سے ناصحانہ باتیں کرتی رہیں پھر کہنے لگی! عمر! نہیں لوگ یا عمیر کہا کرتے تھے اور اب یاامیرالمومنین کے کلمات سے پکارتے ہیں! اے عمر! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو کیونکہ جسے موت کا یقین ہوتا ہے وہ موت سے ڈرتا ہے اور جسے حساب کا یقین ہوتا ہے وہ عذاب سے ڈرتا ہے۔

اسی اثناء میں کسی نے آپ سے کہہ دیا یاامیرالمومنین آپ اس بڑھیا کی باتیں سنتے ہیں آپ نے فرمایا اس کی باتیں اللہ تعالیٰ سات آسمانوں کے اوپر بھی سماعت فرما رہا ہے یہ خولہ بنت ثعلبہ ہیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تھا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے خاوند اوس بن صامت جو عبادہ کے بھائی ہیں مجھ سے کہا تو میرے لئے میری ماں کی پشت کی طرح ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تم اس پر حرام ہوچکی ہو! وہ کہنے لگی اب میں اپنی غربت' تنہائی اور وحشت کی فریاد اپنے رب سے کروں گی! چنانچہ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی قدسمع اللہ قول التی تجادلک فی زوجھا .تشتکی الی اللہ! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے خاوند حضرت اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تم ایک غلام آزاد کردو۔ عرض گزار ہوا مجھے استطاعت نہیں'

آپ نے فرمایا پھر دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو وہ عرض گزار ہوا روزہ نبھانے کی مجھے طاقت نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر ساٹھ مساکین کو کھانا کھلاؤ!!

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا' ساتھیو! اگر یہ خاتون مجھے صبح سے شام تک روکے رکھتی ہے میں آے قدم نہ بڑھاتا البتہ فرض نمازوں کے لئے وقت نکال لیتا!

تاثیر قرآنی

حضرت سیدنا فاروق اعظم بیان کرتے ہیں کہ ابھی میں غلامی رسول کی سعادت سے بہرہ مند نہیں ہوا تھا اور اپنی عادت کے مطابق میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے گیا' آپ بیت اللہ شریف میں تشریف فرما تلاوت قرآن کریم میں محو تھے۔

میں آپ کے پیچھے کھڑا قرآن کریم سننے لگا آپ سورۃ الحاقہ کا آغاز کرچکے تھے آپ کے انداز تلاوت اور قرآنی تاثیر نے مجھے اپنی لپیٹ میں لینا شروع کردیا۔ میں تعجب سے اپنے دل میں کہا یہ شعر ہے تو آپ نے "انہ لقول رسول کریم سے وما ھو بقول شاعر" تک آیات تلاوت فرمادیں پھر میں گمان کرنے لگا یہ کسی کاہن کا کلام ہے تو آپ نے یوں پڑھ دیا۔ وماھو بقول کاھن قلیلًا ماتذکرون تنزیل من رب العلمین ولوتقول علینا بعض الاقاویل (الایہ) یہ سنتے ہی میرے دل میں حقانیت اسلام کا سورج طلوع ہوا۔

بعض روایات میں آیا ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوافل سے فاروغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف خصوصی توجہ کی اور فرمایا کیا ابھی اسلام کے زیور سے آراستہ ہونے کا وقت نہیں آیا! یہ سنتے ہی آپ دامن مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وابستہ ہوگئے۔ (تابش قصوری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ ایک دن غلط ارادے سے باہر نکلے راستے میں کسی شخص نے ان کے تیور دیکھے تو دریافت کیا کہاں کا ارادہ ہے آپ نے اپنا مقصد بیان کیا تو اس نے کہا اگر تم یہ کام کر گزرے تو بنی ہاشم سے کیسے بچو گے!

نیز وہ کہنے لگا عمر! تمہاری ہمشیرہ اور تمہارے بہنوئی سعید بن زید تو اسلام کی دولت سے مالامال ہو چکے ہیں یہ سنتے ہی آپ ان کے ہاں پہنچے اس وقت وہ دونوں قرآن کریم کی تلاوت سے محفوظ ہو رہے تھے۔ انہیں ایک صحابی سورۂ طہ پڑھا رہا تھا علامہ قرطبی بیان کرتے ہیں وہ خباب بن ارت تھے حضرت عمر آواز سنتے ہی نہایت سختی سے مارنا شروع کردیا۔ حضرت عمر کی ہمشیرہ فاطمہ نے اپنے شوہر کو بچانا چاہا تو انہیں بھی سختی کا سامنا کرنا پڑا یہاں تک کہ ان کا جسم لہولہان ہوگیا لیکن کلمہ حق برابر ادا کرتی رہیں۔ اتنی سختی کہ بعد بھی جب حضرت عمر نے ان کی استقامت کو دیکھا تو دل پسیج گیا اور کہنے لگے مجھے وہی کتاب دکھایئے جو تم پڑھ رہے تھے وہ بولیں اسے سوا طہارت کے چھوا بھی نہیں جاسکتا۔ حضرت عمر اٹھے اور وضو کیا۔ پھر سورۂ طہ کے اس قول خداوندی کو زبان سے ادا کرنے لگے اننی انا اللہ لاالہ الاانا فاعبدنی واقم الصلوۃ لذکری۔ بے شک میں ہی الہ ہوں میرے سوا کو عبادت کے لائق نہیں پس تو بھی میری عبادت کر اور میرے ذکر کے نماز قائم کیجئے۔ پھر بے اختیار پکار اٹھے۔ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلیں' یہ سنتے ہی حضرت جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی باہر نکل آئے اور اطمینان سے کہا یاعمر! آپ کو مبارک اور بشارت ہو کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یوں دی مانگتے پایا! اللھم اعزالاسلام بعمرابن الخطاب۔ او بعمرو بن ہشام یعنی ابا جہل پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کے لئے روانہ ہوئے' دارارقم کے دروازے پر حضرت امیر حمزہ اور صحابہ کی جماعت کو پایا! جب انہوں نے عمر کو اپنی طرف

آتے دیکھا تو وہ دل ہی دل میں خائف ہوئے اس کیفیت کو دیکھ کر حضرت حمزہ نے ساتھیوں کی یوں حوصلہ افزائی کی اگر اللہ تعالیٰ حضرت عمر کے لئے بھلائی مقدر کر چکا ہے تو اچھا ہے اور اگر ان کا ارادہ خیر کا نہیں تو اسی جگہ ان کا قصہ تمام کردیا جائے گا۔ اسی اثناء میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور اپنے دامن کو سمیٹ کر فرمانے لگے عمر کیا اب بھی تسلیم نہیں کرو گے کیا ولید بن مغیرہ کی رسوائی سے بھی سبق حاصل نہیں کرپائے۔ پھر دعا فرمائی۔ اللھم اعز االاسلام بعمر بن الخطاب۔ الٰہی عمر ابن خطاب سے اسلام کی عزت فرما۔ اللھم اھد عمر الٰہی عمر کو ہدایت سے سرفراز فرما۔ یہ سنتے ہی حضرت فاروق اعظم پکار اٹھے۔ اشھدان لاالہ الااللّٰہ وانک رسول اللّٰہ فکبرالمسلمون تکبیرۃ سمعھا اھل المسجد۔اس پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرنے شروع کردیئے یہاں تک کہ مسجد بیت اللہ شریف میں ان کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم فرماتے ہیں میں نے اپنے اسلام کا برملا اظہار کیا تاکہ ان کی تکلیف میں مسلسل اضافہ ہو کیونکہ وہ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت میں پہلے ہی جل رہے تھے میں نے اعلان اسلام سے ان کے غیظ و غضب کو مزید بڑھایا! جلیں اور خوب جلیں۔

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے

پھر میں اپنے ماموں ابوجہل کے پاس پہنچا وہ کہنے لگا میرے بھانجے تیرا آنا مبارک ہو تاہم مجھے تیری چنداں ضرورت نہیں تھی۔ آپ نے فرمایا ابوجہل! میں تجھے یہ بتانے آیا ہوں لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ یہ سنتے ہی اس نے بڑے غصے سے دروازہ بند کرتے ہوئے میرے منہ پر دے مارا اور کہا جو کچھ تو لایا ہے یہ صائب نہ ہو!

بدھ کی دعا، جمعرات کو قبول

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام کے سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدھ کے دن دعا مانگی دوسرے ہی روز جمعرات کو حضرت عمر زمرہ اسلام میں داخل ہوگئے۔

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

(امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمتہ)

پھر بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء میں حضرت عمر عرض گزار ہوئے ہم اپنے دین کو کیوں چھپائیں ہم حق پر ہیں اور وہ باطل پر' آپ نے قلت تعداد کی طرف اشارہ کیا تو فاروق اعظم عرض گزار ہوئے اس ذات اقدس کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اب ایسی کوئی مجلس نہیں ہوگی جس میں عمر حاضر نہ ہو اب اسلام کے لئے میں چین سے نہیں بیٹھوں گا۔ پھر نکلے اور طواف کعبہ میں مصروف ہوگئے۔ بلند آواز سے کلمہ شہادت کا ذکر کرنے لگے مشرکین مکہ نے حضرت عمر پر حملہ کردیا آپ نے ایک کافر کو پکڑ لیا اور خوب گھسیٹا' وہ چلانے لگا' دوسرے فاروق اعظم کے خوف سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ آپ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اب کوئی ایسی مجلس نہیں رہی جہاں میں نے اپنے اسلام کا اعلان نہ کردیا ہو! یہ سنتے ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طواف کے لئے مکان سے باہر تشریف لائے' آگے آگے حضرت عمر' ان کے پیچھے حضرت حمزہ اور ان دونوں کی پشت پر یتیم مکہ' آمنہ کا

چاند' عبداللہ کا لخت جگر' اللہ تعالیٰ کا حبیب اور چند جانثار صحابہ بیت اللہ شریف آئے اور طواف کیا پھر اعلانیہ نماز ادا کی۔ (ظاہر ہے یہ طواف کی دو رکعتیں ہوں گی)

حضرت علائی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کے ایک دن بعد حضرت عمر اسلام کے زیور سے آراستہ ہوئے۔ بعض نے تین دن کی بات بھی کی ہے۔

جبرائیل کا سلام

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا حضرت عمر سے میرا سلام کہئے! اور انہیں مطلع فرمایئے کہ ان کی رضا عزت ہے اور ان کا غضب حلم اور آپ اور ان کے وصال پر اسلام روئے گا!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! یاجبریل اخبرنی عن فضائل عمر وماله عنداللّٰہ اے جبریل! مجھے فاروق اعظم کے فضائل و مناقب بتایئے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا جو مرتبہ ہے اس سے بھی خبردیجئے۔

فقال یامحمد لو جلست معک قدرمابعث نوح فی قومه لم استطع ان اخبرک بفضائل عمر وماله عنداللّٰہ تعالٰی۔

جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر آپ کی بارگاہ میں اتنی مدت بیٹھا رہوں جتنی عمر حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں رہے تب بھی میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب بیان نہیں کرسکوں گا اور اللہ تعالیٰ جل و علیٰ کے ہاں ان کا جو مرتبہ ہے اس سے آگاہی ممکن نہیں۔

دریائے نیل کے نام فاروق اعظم کا مکتوب کرامت

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہی، مصریوں نے مجھے اطلاع دی کہ دریائے نیل میں بوقت ضرورت سالانہ ایک کنواری نوجوان لڑکی نذر کرنی پڑتی ہے ورنہ وہ خشک رہتا ہے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں تمہاری یہ گزارش امیرالمومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں چنانچہ انہوں نے تمام کیفیت سے آگاہ کیا حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواباً" تحریر فرمایا اسلام تو گزشتہ تمام بری رسموں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا اظہار کرتا ہے تاہم دریائے نیل کے نام خط لکھا جاتا ہے اسے اس میں ڈال دیا جائے چنانچہ آپ نے یہ خط تحریر فرمایا۔ ثم بعث الیہ رقعۃ فیھا بسم اللّٰہ الرحمٰن من عمر بن الخطاب الی نیل مصر۔ امابعد فان کنت تجری بنفسک فلاحاجۃ لناوان کنت تجری بامراللّٰہ فاجر علی اسم اللّٰہ وامرہ ان یلقیھا فی النیل، فجری باذن اللّٰہ۔

عمر بن خطاب کی طرف سے دریائے نیل کے نام، تجھے معلوم ہونا چاہئے اگر تو ذاتی طور پر رواں ہوتا ہے تو ہمیں تیری قطعاً" ضرورت نہیں اور اگر تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے جاری رہنا چاہتا ہے تو اللہ کے نام پر جاری ہو جاؤ۔

پھر آپ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا اسے دریائے نیل میں ڈال دیں چنانچہ جیسے ہی انہوں نے آپ کے مکتوب گرامی کو دریائے نیل کے سپرد کیا وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بہنے لگا۔

اللہ تعالیٰ نے فخر فرمایا

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک بار ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ میں عرفات میں تھے آپ نے فرمایا لوگوں کو خاموش کراؤ، پھر اجتماع صحابہ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ تم پر فخر فرماتا ہے

اور جو خطاکار ہوں گے اللہ تعالیٰ انہیں نیکوں کے باعث بخش دے گا اور جو نیک ہیں وہ جو طلب کریں گے عطا کیاجائے گا خصوصاً اہل عرفات انعام و برکات سے نوازے جائیں گے اللہ تعالیٰ فرشتوں میں ان پر فخر فرماتا ہے خصوصاً حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے۔!!

اندازطلب

ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک رکیلو چھوہارے طلب کئے آپ نے فرمایا چاہو تو چھوہارے لے لو اور اگر چاہو تو تمہیں چند کلمات سکھا دوں جو ان سے بہتر ہیں آپ نے عرض کیا آپ مجھے وہ کلمات تعلیم بھی فرمایئے اور عطا بھی کیجئے کیونکہ میں ضرورت مند ہوں چنانچہ آپ نے یہ کلمات تعلیم فرمائے۔ اللھم احفظنی بالاسلام قاعدا واحفظنی راقدا ولا تطمع فی علو' ولا حاسد واعوذبک من شر ما انت اخذ بناصیتہٖ واسئلک من الخیر الذی ھو کلہ بیدکہ

قفل جہنم

طبرانی نے ریاض النضرہ میں بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سو رہے تھے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس انداز سے جگانے کیلئے پکڑا' اے قفل جہنم کے بیٹے جاگئے یہ سنتے ہی ان کا رنگ بدل گیا اور انہوں نے سیدنا فاروق اعظم سے ساری کہانی کہہ دی جب آپ نے سنا تو کہنے لگے یہ کیسے ہوسکتا ہے حالانکہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خسر ہونے کی نسبت رکھتا ہوں پھر آپ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور دریافت کیا' کیا یہ کلمات تو نے کہے ہیں؟

انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا میرے والد نے اپنے

آباؤاجداد سے برروایت حضرت کلیم اللہ علیہ السلام بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام سے' میں نے سنا وہ کہتے تھے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت میں ایک ایسا شخص ہوگا جسے عمر بن خطاب کہیں گے جب تک وہ ان میں موجود رہیں گے جہنم کے دروازے بند رہیں گے جب ان کا وصال ہوگا تو جہنم کے در کھل جائیں گے اور لوگ خواہشات نفسانیہ کا شکار ہونے لگیں گے جس کے باعث بکثرت جہنم رسید ہوں گے۔

اعلان ہجرت مدینہ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا جس کسی نے بھی ہجرت کی خفیہ کی' مگر جب آپ چلے تو اعلانیہ! آپ نے ڈھال سیٹ کی' تلوار تھامی' کعبہ مشرفہ کا سات بار طواف کیا دو رکعتیں ادا کیں جبکہ قریشی امراء دیکھ رہے تھے' پھر آپ نے اعلان فرمایا جس کے پیش نظر اپنی بیوی کو بیوہ اور بچوں کو یتیم بنانا ہو وہ اس وادی کے پاس آئے مگر کسی کو آپ کے تعاقب کی جرات نہ ہوئی' بخاری شریف میں ہے آپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے ہجرت فرمائی۔

دشت تو دشت تھے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدائن سے کسریٰ کی طرف لشکراسلام روانہ کیا جب دریائے دجلہ کے کنارے پہنچا تو "کراس" کرنے کے لئے کوئی کشتی وغیرہ میسر نہ آئی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سالار لشکر تھے انہوں نے حضرت خالد بن ولید کے ساتھ ملکر کہا اے دجلہ اگر تو بحکم خدا جاری ہے پھر تجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و حرمت اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عدل و انصاف کا صدقہ

ہمیں پار جانے دے۔ اس بعد کے لشکر اسلام نے مع سازوسامان گھوڑوں اور اونٹوں کو دریا میں ڈال دیا یہاں تک کہ دریا کو کراس کرلیا۔ ایسے کہ جانوروں کے سم تک بھی تر نہ ہوئے۔ اسے علامہ حصنی نے قمع النفوس میں ذکر کیا ہے۔ اس سے ملتی جلتی ایک کہانی اور بھی ہے جسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علاء حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ہم جنگل میں تھے کہ پیاس نے جان بلب کردیا ہم نے انہیں اطلاع کی انہوں نے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور یوں دعا کی یا حلیم یا علیم یا علی یا عظیم اسقنا۔ اتنے میں بادل نمودار ہوا اور ہمارے اوپر خوب سایہ کیا ہم اسی سائے میں ایک جھیل پر پہنچے ہم نے کشتی تلاش کی مگر نہ پائی۔ انہوں نے پھر دعا فرمائی یا حلیم یا علیم یا علی یا عظیم اجزنا ہم نے ان کے گھوڑے کی لگام تھام لی انہوں نے فرمایا بسم اللہ پڑھئے اور جھیل کو کراس کریں۔ واللہ ہم نے پانی پر چلنا شروع کیا حالانکہ ہمارے پاؤں تک بھی تر نہ ہوئے اور نہ ہی گھوڑوں' اونٹوں کے' جبکہ ہمارے لشکر کی تعداد چار ہزار تھی مگر افسوس کہ وہ وہی وصال فرما گئے ہم نے انہیں وہی دفن کر دیا مگر ہمارے دل میں خوف سا پیدا ہوا کہیں کوئی درندہ ان کی قبر نہ کھود ڈالے۔ تھوڑی دیر بعد جب ان کی قبر کو کھولا گیا تو وہ اس میں موجود نہ تھے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

حرف آخر

حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں .بفضلہ و کرمہ تعالیٰ یہ ان کے مناقب و فضائل بیان ہوئے .جنوں نے ارکان دین کو مستحکم فرمایا۔ کفر کی بنیاد کھودی' کلمہ حق کو بلند کیا' کفر کی آگ سرد کر ڈالی یہاں تک کہ اسلام کو عزت و شرف بخشا اس کی شان و شوکت میں اضافہ کیا اور بت پرست اپنی حسدو بغض کی آگ میں بھسم ہوئے۔

وہ ایسی شخصیت تھے جو حیاء و غیرت کے لباس سے ملبوس تھے وہ جس

راستہ سے گزرتے شیطان بھاگ جاتا' حق کو بلند اور باطل کو سرنگوں کر ڈالا اور انہوں نے اپنی ہمت کی تلوار جہالت کے لشکر پر اس انداز سے چلائی کہ جہالت کے اندھیرے علم کے نور سے ٹھکانے لگا دیئے۔ اسلامی تیروں سے بت کے مجسمے پاش پاش کر ڈالے سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنی صاحبزادی حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقد محسن کائنات حضرت رسالت مآب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازخود آپ کو فاروق اعظم کے لقب سے ممتاز فرمایا یہ خصوصیت ان کی آپ نے بیان فرمائی جو ہوس کے قریب بھی نہ پھٹکے' عمل بکثرت کرنے والے' اللہ تعالیٰ نے ان کے کام میں کجی' کمی' نقصان اور مکاری کو داخل نہ ہونے دیا۔ اعلانیہ حق بات کہنے والے' محشر میں عزت و عظمت پانے والے' قول فیصل کا تو گویا انہیں الہام ہوتا تھا' قیامت میں قیادت کرنے والے' دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال کو مرصع کرنے والے' یعنی حضرت امیرالمومنین ابو حفص عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سے پانچ صد چھبیس احادیث مروی ہیں ان میں چھبیس بخاری شریف اور اکیس مسلم شریف میں ہیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

مناقب صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما

رحماء بینھم کی ایک تفسیر جمیل
ہیں اشداء علی الکفار' یار مصطفیٰ

(تابش قصوری)

خدا و رسول اور ملائکہ کے محبوب:

حضرت سیدنا امام حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف بڑی محبت سے نگاہ اٹھائی اور فرمایا انی احبکما ومن احبته احبه اللّٰه واللّٰه اشد حبالکما منی وان

الملائکۃ لتحبکما یحب اللّٰہ ایاکما احب اللّٰہ من احبکما وابغض من ابغضکما و وصل من وصلکما وقطع من قطعکما۔ میں تم دونوں سے محبت رکھتا ہوں اور جس سے مجھے محبت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کا وہ محبوب بن جاتا ہے نیز اللہ تعالیٰ میری وجہ سے مجھ سے بھی زیادہ تم دونوں سے محبت رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ تم دونوں ملائکہ کے بھی محبوب بن چکے ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی محبوب بنالے جو تم دونوں سے محبت رکھے نیز اللہ تعالیٰ کا اس پر غضب ہوگا جو تم دونوں سے دشمنی اختیار کرے گا۔ اور جو تمہاری طرف میلان کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف نظر رحمت سے میلان فرماتا ہے پھر جو تم دونوں سے قطع تعلق کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اسے چھوڑ دیتا ہے۔

انتہائی طیب و طاہر

ایک مرتبہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت والہانہ اور جذباتی انداز میں فرمایا میری یہ دونوں آنکھیں ختم اور میرے یہ دونوں کان بہرے ہوجائیں اگر ایسا نہ دیکھا اور سنا ہو (یعنی میں نے ازخودبقائی ہوش و حواس) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے اسلام میں ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے زیادہ عمدہ پاک و صاف کوئی اور پیدا نہیں ہوا۔ ماولد فی الاسلام مولود ازکی اطہر من ابی بکر و عمر۔

ہیں وزیر احمد مختار یار مصطفیٰ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک مرتبہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا دائیں، بائیں حضرت ابوبکر اور عمر بیٹھے ہوئے ہیں پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کے دائیں اور فاروق اعظم کے بائیں کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا تم دونوں میرے دنیا و آخرت میں وزیر ہو جب زمین کو کھولا جائے گا تو سب سے پہلے

اسی طرح ہم باہر تشریف لائیں گے اور اسی طرح رب العالمین کی زیارت سے مشرف ہوں گے حدیث کے کلمات ملاحظہ ہوں۔

قال انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ دخلت علی النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم و ابوبکر عن یمینہ وعمر عن یسارہ.فوضع یمینہ علی کتفی ابی بکر و یسارہ علی کتفی عمر وقال انتما وزیرای فی الدنیا وانتما وزیرای فی الآخرہ وھکذا تنشق الارض عنی وعنکما وھکذا ازورانا و انتما رب العالمین۔

کائنات میں سب سے بہتر

قال النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم "ابوبکر و عمر خیراھل السماء وخیراھل الارض و خیر من مضٰی وخیر من بقی الی یوم القیامة الا النبیین والمرسلین' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمام آسمانوں' زمینوں اور اولین و آخرین مین انبیاء و مرسلین کے علاوہ تاقیام قیامت سب سے افضل ترین حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

قال النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم "خیر امتی من بعدی ابوبکر و عمر زینھما اللّٰہ بزینة الملائکة وجعل اسمھما مع انبیائہ ورسلہ فی دیوان السماء والارض۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد میری امت میں سب سے بہترین حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے باعث فرشتوں کو زینت عطا فرمائی۔ زمینوں اور آسمانی دفاتر میں ان کے اسماء گرامی انبیاء و مرسلین کے اسماء مبارکہ میں درج ہیں گو یہ نبی اور رسول نہیں۔!!

سرداران جنت

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں تھا کہ اچانک حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جلوہ افروز ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو دیکھتے ہی فرمایا هذان سيدا كهول اهل الجنة من الاولين والاخرين الا النبيين والمرسلين يا على لا تخبرهما۔ یہ دونوں سردار ہیں اولین و آخرین تک جو بوڑھے جنتی ہوں گے انبیاء و مرسلین کے علاوہ البتہ ابھی انہیں مطلع نہ فرمایئے

(نوٹ) جنت میں کوئی بوڑھا نہیں ہوگا بلکہ دنیا میں بڑھاپے کے عالم میں جو فوت ہوں گے اور وہ جنت کے مستحق ٹھہریں گے جنت میں انہیں جوانی کی نعمت سے نوازا جائے گا ان کے سردار صدیق و فاروق ہوں گے واللہ تعالیٰ اعلم (تابش قصوری)

حضرت علامہ محب طبری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا میرے کہنے سے پہلے انہیں سرداری کی خبر نہ دینا' جب میں ازخود انہیں یہ بشارت دوں گا تو وہ زیادہ خوش ہوں گے یہاں سید کھول الجنۃ کہا۔ باوجودیکہ وہ بھی جنتی جواں ہوں گے یہ اس لئے کہ ان کی حالت کمالی پر دلالت کرے اس لئے کہ جوان کی بہ نسبت ادھیڑ عمر والے کی حالت اکمل و مکمل ہوتی ہے اور جنتیوں کے مدارج ان کی عقل و فراست کے اندازے مطابق ہونگے جیسے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا علی' جب لوگ مختلف اقسام کی نیکیاں کے اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کریں تو انواع عقل سے اللہ تعالیٰ کے قرب کو تلاش کرنا!

جنت اور جہنم کا مناظرہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' جنت اور جہنم آپس میں اپنی

اپنی بڑائی کا فخریہ انداز میں اظہار کرنے لگے دروزخ نے جنت سے کہا میرا مرتبہ تجھ سے بلند ہے کیونکہ میرے اندر بڑے بڑے ظالم و جابر سرکش آئیں گے جیسے فرعون وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ نے جنت کی طرف وحی فرمائی تو کہہ دے بہرحال فضیلت مجھے ہی حاصل ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے زینت عطا فرمائی ہے۔

نامہ اعمال

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حشر میں منادی ندا کرے گا ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پہلے کوئی اپنے نامہ اعمال کو ہاتھ نہ لگائے۔

قیام تعظیمی

قال ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ 'کنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی المسجد فدخل ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقام لھما النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقیل یارسول اللہ قد نھیتنا عن قیام بعضنا بعض الا لثلاثة لا لوین ولعالم یعمل بعلمه ولسلطان عادل' فقال کان عندی جبریل فلما دخلا قام جبریل فقمت انا مع جبریل۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس مسجد نبوی شریف میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما داخل ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں دیکھتے ہی قیام فرما ہوئے تو وہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے قیام سے منع فرمایا تھا البتہ تین کے لئے اجازت تھی

والدین کے لئے' عالم باعمل اور سلطان عادل کے لئے آپ نے فرمایا میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ آئے جب تم مسجد میں داخل ہورہے تھے تو اس نے تمہارے لئے قیام کیا پس میں نے بھی جبرائیل کے ساتھ قیام فرمایا!

(نوٹ) اس حدیث سے قیام تعظیمی کا مسئلہ روز روشن کی طرح حل ہورہا ہے والدین کیلئے قیام' خسر کو والد کا مقام حاصل' شیخین نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خسر ہونے کا شرف رکھتے ہیں' عالم باعمل کیلئے! صدیق و فاروق کے عالم باعمل ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں کیونکہ انہوں نے معلم کتاب و حکمت سے علوم و عرفان اور ایمان کا درس لیا۔ سلطان عادل کیلئے اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے دونوں سلطان ہیں جن کے عدل و انصاف پر زمانہ شہد ہے نیز جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیام فرما ہوئے تو یہ ہو نہیں سکتا آپ کے پاس بیٹھے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعظیماً" کھڑے نہ ہوئے ہوں اور پھر جبرائیل کے قیام پر تو مہر تصدیق خود سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثبت فرمارہے ہیں گویا کہ صدیق و فاروق کے لئے نبی کریم' صحابہ کرام اور جبرائیل قیام فرما ہوئے۔

ان کی عظمت کو اللہ سے پوچھئے　　فیصلہ یہ ہمارا تمہارا نہیں

خلافت صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما

قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لابی بکر و عمر "لا یتامرون علیکما بعدی احد" نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد تم دونوں پر کوئی حکمران نہیں ہوگا۔ **فھذا** صریح فی الخلافۃ لھما بعدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' اور یہ ارشاد ان دونوں کی خلافت پر صریح دلالت ہے اور عملاً بھی یہی ہوا کہ ان پر کوئی حکمران نہ ہوا آپ ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلے اور دوسرے خلیفہ تسلیم کئے گئے۔

بنیاد خلافت و مسجد نبوی

حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ لما بنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المسجد وضع حجراً، ثم قال لیضع ابوبکر حجراً الٰی جنب حجری ثم قال لیضع عمر حجراً الٰی جنب حجر ابی بکر ثم قال لیضع عثمان حجراً الٰی جنب حجر عمر ثم قال ہولاء الخلفاء بعدی۔

جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد نبوی شریف کی بنیاد رکھی تو اپنے پتھر کے ساتھ ابوبکر سے فرمایا پتھر رکھ دو پھر حضرت عمر سے فرمایا تم ابوبکر کے پتھر کے ساتھ اپنا پتھر رکھ دو پھر حضرت عثمان سے فرمایا تم عمر کے پتھر کے ساتھ اپنا پتھر رکھو۔ پھر فرمایا میرے بعد یہ میرے خلفاء ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم (ریاض النضرہ)

حضرت علی المرتضیٰ اور خلفائے رسول

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا آپ کے خلفاء کون ہوں گے؟ اس پر آپ نے فرمایا اگر تم حضرت ابوبکر کو اپنا امیر بناؤ گے تو انہیں امین' دنیا سے نفور اور آخرت پر راغب پاؤ گے۔

اور اگر تم حضرت عمر کو اپنا امیر مقرر کرو گے تو انہیں امین اور قوی' شجاع اور نڈر پاؤ گے وہ اللہ تعالیٰ کی ذات والا برکات کے بارے میں کسی قسم کی ملامت سے خوف زدہ نہیں ہوں گے اور اگر کبھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا حاکم مقرر کرو گے حالانکہ مجھے ایسا کرتے ہوئے تم محسوس نہیں ہوتے پھر بھی تم انہیں ہدایت یافتہ اور صراط مستقیم پر چلانے والا پاؤ گے۔

حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے بارے کہ تم مجھے ایسا کرتے محسوس نہیں ہوتے اس

کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ تم ابوبکر و عمر سے پہلے انہیں حاکم مقرر نہیں کرسکو گے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں نے ابوبکر و عمر کو مقدم نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اولیت کا شرف بخشا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا خلیفہ بننا تو قرآن کریم میں واضح طور پر موجود ہے۔ واذاسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوشیدہ بات کہی تو حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عائشہ سے کہاکہ میرے اور آپ کے والد ماجد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد امیروحاکم مقرر ہوں گے خیال رہے اس بات سے کسی کو فی الحال آگاہ نہ کرنا۔

الشفیق' الرفیق

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں نے آفتاب کو دیکھا اسے مغرب سے مشرق کی طرف لایا جارہا ہے اور اس کے چہرے پر دو سطریں نقش ہیں۔ لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ابوبکر الشفیق' (2) لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللہ عمر الفاروق (ریاض النضرہ)

جنتی سواریاں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں نے گھوڑوں جیسی شکل و صورت میں یاقوت سرخ اور زبرجد سے تخلیق شدہ سواریاں دیکھیں میں نے جبرائیل سے دریافت کیا اس پر کون سوار ہوں گے۔

انہوں نے کہا یہ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے

مخصوص ہیں وہ ان پر سوار ہوکر اللہ تعالیٰ کی زیارت سے باریابی کا شرف حاصل کرتے رہیں گے۔

معاونت خاص

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایااللہ تعالیٰ نے آسمان پر جرائیل اور میکائیل کو میرامعاون بنایا اور زمیں پر حضرت ابوبکراور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما خادم خاص ہیں۔

فرشتوں کی مثل

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکراور حضرت عمر سے فرمایا کیا میں تمہیں ان فرشتوں اور نبیوں سے آگاہ نہ کردوں جو تمہاری طرح ہیں۔

اے ابوبکر! فرشتوں میں تمہاری مثل حضرت میکائیل ہیں اور نبیوں میں حضرت ابراہیم کی تم مثال ہو' جنہوں نے کہا الٰہی جو میری فرمانبرداری کرے وہ میرا اور جوانکار کرے پھر بھی تو بخشنے والا' مہربان ہے۔ اے عمر تم نبیوں میں

حضرت نوح علیہ السلام کی مثال ہو اور فرشتوں میں جرائیل کی' کیونکہ جرائیل اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے لئے عذاب لئے نازل ہوتا تھا اور نوح علیہ السلام خود دعا کرتے رہتے تھے الٰہی زمین پر کسی کافرکو نہ چھوڑ' نیز تیری مثال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مانند ہے کہ انہوں نے کہا تھا الٰہی ان کا مال تباہ کر اور ان کے دلوں پر سختی فرما کیونکہ وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا   مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

آفتاب و مہتاب

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر و عمر میری امت میں ایسے ہیں جیسے ستاروں میں آفتاب و مہتاب۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہر چیز کے لئے شفا ہے اور دلوں کی شفا ذکر خدا اور ذکر خدا کی لذت حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی محبت ہے۔

تعلیم محبت شیخین

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کان السلف یعلمون اولادھم حب ابی بکر و عمر کما یعلمونھم السورۃ من القرآن۔ اسلاف تو اپنی اولاد کو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی محبت کا اسی طرح سبق پڑھایا کرتے جس طرح قرآن پاک کی سورتوں کی تعلیم دی جاتی ہے۔!

شیخین کی محبت کا ثمرہ

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت ایک گروہ کیلئے فرشتوں سے کہا جائے گا انہیں دوزخ میں لے جاؤ ابھی تھوڑا سا فاصلہ کیا ہوگا کہ رحمت کے فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس گروہ کو میرے پاس واپس لے آؤ جب وہ دربار خداوندی میں حاضر ہوں گے تو انہیں کہا جائے گا تمہارے سابقہ گناہوں کے باعث دوزخ میں لے جانے کا حکم دیا تھا مگر تمہارے دل میں جو حضرت ابوبکر، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی محبت ہے اس کے باعث ہم نے تمہیں بخش دیا۔

حضرت علی المرتضیٰ کا اعلان

حضرت مولائے کائنات سے کسی نے دریافت کیا سب سے پہلے جنت میں

کون جائے گا آپ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سب سے پہلے جنت میں جائیں گے وہ تعجب سے کہنے لگا آپ سے بھی پہلے۔ آپ نے فرمایا ہاں مجھ سے بھی پہلے، قسم ہے اس ذات اقدس کی جس نے جنت تخلیق فرمائی اور جان کو پیدا کیا وہ دونوں جنت کے پھل کھا رہے ہوں گے اور اس کے فرش پر تکیہ لگائے آرام کر رہے ہوں گے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا زمین میں سے پہلے میں باہر آؤں گا پھر ابوبکر و عمر نیز فرمایا ابوبکر و عمر کی محبت ایمان ہے اور ان سے عداوت کفر۔

درود شریف اور محبت ابوبکر و عمر کا ثمرہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے خواب میں حضرت حمزہ اور حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا ان کے سامنے ایک طشت جس میں زبرجد کی طرح بیر ہیں وہ دونوں اس سے کھا رہے ہیں کہ ان میں کچھ انگور بن گئے ہیں ابھی ان انگوروں میں سے کچھ تناول فرمائے ہوں گے کہ پھر اسی طشت میں تازہ پکی ہوئی کھجوریں نظر آئیں، ان میں سے کچھ کھائیں گے میں نے ان سے کہا آپ کثیرالاعمال تو تھے نہیں! پھر یہ مراتب کن اعمال سے ودیعت ہوئے وہ کہنے لگے لاالہ الااللہ کے ساتھ ساتھ آپ پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا ہمارا معمول رہا نیز حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی محبت کے باعث یہ انعام میسر ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شب معراج جنت میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا استقبال کیا میں نے پوچھا اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے افضل کون سا عمل ہے انہوں نے کہا، آپ پر صلوٰۃ وسلام پیش کرنا اور ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ محبت رکھنا۔

تکمیل دین؟

قال النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بابی بکر وعمر یتمم اللہ الدین' اللہ تعالٰی ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے ذریعہ دین کی تکمیل فرمائے گا۔

جنت و جہنم کی کنجیاں

نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا میدان قیامت میں دو منبر لائے جائیں گے ایک عرش کی دائیں جانب اور دوسرا عرش کی بائیں طرف رکھا ہوگا ان پر دو فرشتے بیٹھیں گے' بائیں جانب والا اعلان کرے گا میں دوزخ کا "واچ مین" ہوں' اللہ تعالٰی نے مجھے اس کی کنجیاں نبی کریم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سپرد کرنے کا حکم دیا۔ میں یہ کنجیاں ان کے والے کرتا ہوں پھر نبی کریم وہ چابیاں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کو عطا کریں گے کہ وہ اپنے بدخواہوں کو دوزخ میں پھینک دیں۔ پھر دائیں طرف والا فرشتہ اعلان کرے گا لوگو! میں جنت کا واچ مین ہوں۔ اللہ تعالٰی نے جنت کی چابیاں میرے سپرد کی ہیں کہ میں انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں! چنانچہ وہ فرشتہ چابیاں میرے سپرد کردے گا اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا میں وہ چابیاں ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے حوالے کردوں گا تاکہ وہ اپنے چاہنے والوں کو جنت میں داخل کرلیں۔

حضرت عیسٰی علیہ السلام گنبد خضریٰ کے سائے تلے

نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسٰی علیہ السلام مدینہ منورہ میں وصال فرمائیں گے اور مزاراقدس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پہلو میں دفن ہوں گے پس حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کو بشارت ہو کہ وہ دو نبیوں کے درمیان ہوں گے (ربیع الابرار) عربی

عبارت سے اپنے ایمان کی حلاوت میں اضافہ کیجئے فی ربیع الابرار عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یموت عیسٰی بن مریم علیہ السلام بمدینتی فیدفن الی جانب قبر عمر فطوبٰی لابی بکر و عمر فانھما یحشران بین نبیین" نکات عجیبہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بھی کوئی مسیح موعود' عیسٰی ابن مریم' یا نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا' وہ دنیا کے کسی بھی خطہ میں مرے وہ جھوٹا ہے' کذاب ہے متبنی ہے' سچے مسیح موعود اور سچے عیسٰی علیہ السلام وہی ہوں گے جو بعدازوصال' نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے گنبد خضراء کے سائے تلے روضۂ مقدسہ میں دفن ہونے کی سعادت پائیں گے لہٰذا حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد جتنے بھی نبوت کے دعویدار ظہور پذیر ہوئے وہ اسی حدیث پاک کی رو سے کذاب ثابت ہو رہے ہیں' لہٰذا مسلیمہ کذاب سے لیکر قادیانی کذاب تک نبوت کے دعویٰ میں سبھی جھوٹے ہیں۔

یہ حدیث علم غیب مصطفٰی پر صریحاً" دلالت کرتی ہے' جو لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے علم شریف میں طعنہ زنی کرتے ہیں کہ آپ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں' کل کی خبر نہیں' کون کہاں فوت ہو گا' کہاں دفن ہو گا یہ کوئی نہیں جانتا! ان تمام لغو اعتراضات کے جواب مذکورہ بالا حدیث سے روز روشن کی طرح عیاں ہیں آپ نے نہ صرف کل کی خبر دی' نہ صرف وصال سے آگاہ کیا بلکہ ہر ایک کے وصال کی خبر دفن کی جگہ علی الترتیب وصال پانا کون کس کے پہلو میں دفن ہو گا سبھی واضح کر دیا' سچ فرمایا اللہ تعالٰی کی ذات اقدس نے میرے حبیب وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں روز قیامت منادی ندا کرے گا لوگو! اللہ تعالٰی سے اپنا حق وصول کر لو! صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللہ تعالٰی پر

کس کا حق ہے؟ فرمایا جس کے دل میں ابوبکر و عمر کی محبت ہے!!

مولائے کائنات کے حبیب

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی شخص نے عرض کیا'
نسمعک تقول فی الخطبة اللهم اصلحنا بما اصلحت به الخلفاء
الراشدین فمن هم؟ فبکی وقال هم حبیبای اماما الهدی و شیخاً
الاسلام ابوبکر وعمر من اقتدی بهما عصم ومن اتبع آثارهما هدی الی
صراط مستقیم ومن تمسک بهما فهو من حزب اللّٰه وحزب اللّٰه هم
المفلحون۔ میں نے آپ کو خطبہ میں یہ دعا مانگتے سنا ہے الٰہی ہماری اسی طرح
اصلاح فرما جس طرح تو نے خلفائے راشدین کی اصلاح فرمائی پس وہ خلفائے
راشدین کون ہیں؟ یہ سنتے ہی حضرت علی المرتضیٰ رو پڑے اور فرمایا وہ دونوں
میرے حبیب ہیں وہ دونوں امام الہدیٰ ہیں وہ دونوں اسلام میں میرے بزرگ
ہیں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جس شخص نے
ان کی اقتداء کی اور ان کے نقش قدم پر چلا اس نے صراط مستقیم کو پالیا اور
جس شخص نے ان کا دامن تھام لیا وہی اللہ کی جماعت میں ہے اور اللہ تعالیٰ
کی جماعت ہی فلاح پانے والی ہے۔

ہمارے امام

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی جنازے کے پیچھے پیچھے چل
رہے تھے اور ان کے آگے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اس انداز کو
دیکھ کر آپ نے فرمایا لوگو' ہمارے امام ہیں جنازہ کے پیچھے پیچھے چل رہے اور
جنازہ کے پیچھے چلنے والا جنازے کے آگے چلنے والے پر فضیلت رکھتا ہے'

ایسے ہی جیسے نماز باجماعت کی فضیلت نماز بے جماعت کی ادائیگی پر ہے' لیکن یہ دونوں ہمارے امام ہیں جن کی اقتداد کی جاتی ہے۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہر مسلمان کے جنازے کے پیچھے چلنا ہی افضل ہے اگرچہ چلنے والا اہل فضل میں سے ہی کیوں نہ ہو!

اور وہ بخشا گیا

زہر الفائح میں ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو یاد فرمایا' جب دونوں حاضر ہوئے تو آپ نے دیر سے آنے کا سبب پوچھا' تو عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم دونوں نے ایک جنازہ دیکھا اس کی نماز پڑھنے گئے آپ نے فرمایا تم دونوں میں امام کون بنا! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے۔یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوهل يتقدم على ابى بكر احد کیا ابوبکر صدیق کے ہوتے ہوئے کوئی امام بن سکتا ہے؟ فنزل جبريل وقال يا محمد ان ابابكر و عمر كا نامباركين على الميت لانه كان كثير الخطايا فلما صليا اعتقه الله من النار وادخله الجنة پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر و عمر کا اس جنازہ میں شامل ہونا میت کے لئے باعث برکت ثابت ہوا کیونکہ وہ شخص بہت سے گناہوں کے باعث مستحق نار تھا مگر ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اسے آزادی کی نعمت سے نوازا اور جنت میں داخل فرما دیا! قال النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یکون فی امتی قوم يقال لهم الرافضة يشتمون ابابكروعمر فاذا لقيتموهم فاقتلوهم فانهم مشركون۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں ایک ایسا فرقہ ہوگا جو ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالی دیتا ہوگا لوگ انہیں رافضی کہیں گے جب کبھی تمہاری ان سے ملاقات ہو تو ان سے جہاد کرو۔

کیونکہ وہ یقیناً مشرک ہیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

صحابہ کریم کو برا مت کہو

قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی فانہ یجئی قوم فی آخر الزمان یسبون اصحابی فلا تصلوا علیهم ولا تصلوا معهم ولا تنا کحوهم ولا تجالسوهم وان مرضوا فلا تعودهم۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! میرے صحابہ کو گالی نہ دینا' آخر زمانے میں ایک ایسی قوم کا ظہور ہوگا جو میرے صحابہ کو گالی دیتی ہوگی۔ (پس تم ان کے ساتھ ہر قسم کا بائیکاٹ کرنا) نہ ان کے ساتھ اور نہ ان پر نماز پڑھنا' اور نہ ہی مناکحت کا سلسلہ قائم کرنا اور اگر وہ بیمار ہوں تو عیادت سے بھی پرہیز کرنا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تاکیدی حکم

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی امت فی الجنة یاعلی انت فی الجنة یاعلی انت فی الجنة وسیکون قوم یقا لهم الرافضة فاذا ادرکتهم فقاتلهم قال یانبی اللّٰہ! ماعلاماتهم؟ قال لا یرون جماعة وجمعة ویشتمون ابابکر وعمر!

علی تم جنتی ہو جنتی ہو' جنتی ہو! اور عنقریب ایک ایسی قوم نکلے گی جسے لوگ رافضی کہتے ہوں گے پس جب تم انہیں پاؤ تو ان سے جہاد کرو! عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی علامتیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ قوم جمعہ اور پنجگانہ جماعت سے اعراض کرے گی' نیز حضرت ابوبکر و عمر کو وہ گالی دیتی ہوگی!

صدیق و فاروق کی نیکیوں کے برابر صلوٰۃ و سلام

بیان کرتے ہیں کہ ایک لکڑہارا لکڑیاں چنتے چنتے یوں کہہ رہا تھا الٰہی' نبی

کریم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو شمس و قمر سے بھی زیادہ تجھے محبوب ہیں ان پر صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نیکیوں کے برابر صلوٰۃ و سلام بھیج۔

روافض کی ایک جماعت نے سن لیا' اس کے پاس گئی اور کہنے لگی کیا تو لکڑیاں بیچے گا اس نے کہا ہاں وہ کہنے لگے چلئے پھر ہمارے گھر! چنانچہ وہ لوگ اسے اپنے گھر لے گئے اور وہاں جاتے ہی اس کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ کر کسی مقام میں جا چھپائے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی معیت میں لیکر اس کے ہاں پہنچے اور اس کے ہاتھ' پاؤں جہاں سے کاٹے تھے وہیں لگا دیئے وہ صحیح و سالم ہو کر اسی طرح جنگل میں لکڑیاں کاٹنے جا نکلا۔

روافض نے دیکھا تو تعجب کرنے لگے اور وہی بات کہہ کر گھر لے آئے' پھر اس سے تمام کیفیت دریافت کی اور تائب ہوگئے۔

جنوں کی صدیق و فاروق سے محبت

قال بعضهم رایت بمصر رجلا یصرع' فقلت فی اذنه اللّٰه اذن لکم ام علی اللّٰه تفترون' فقال الجنی نحن مومنون باللّٰه ولکنه یسب ابابکر و عمر (رضی اللّٰه تعالٰی عنهما) حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ بعض اکابر سے بیان کرتے ہیں میں نے مصر میں ایک آدمی کو چلاتے ہوئے پایا اور میں نے اس کے کان میں کہا کیا تم اللہ تعالیٰ پر افترا باندھتے ہو یا اس نے تمہیں اجازت دی ہے وہ جن بولے ہم ایماندار ہیں لیکن یہ آدمی ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالی دیتا ہے (اس لئے ہم اس کی مرمت کر رہے ہیں)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں دوزخیوں پر ایک بدبودار اندھیری چلے گی وہ کہیں گے ہم نے تو ایسی بدبودار ہوا کبھی نہیں دیکھی۔ جواب آئے گا یہ صدیق و فاروق کو برا کہنے والوں کی گندی ہوا ہے۔

غائبانہ اعلان نفرت

کسی شخص نے بصرہ میں اپنا گھر فروخت کیا اور روانگی کے وقت کہنے لگا اس گھر میں رہائش کرنے والو اللہ تجھے جزائے خیر دے ہم برسوں یہاں رہے مگر ہمسائیوں سے کسی قسم کی تکلیف نہ پائی' ہمیشہ بھلائی دیکھی۔

غائب سے آواز آئی اللہ تعالیٰ تجھے بھی جزائے خیر دے' اب ہم بھی یہاں سے کوچ کرتے ہیں کیونکہ تو نے ایسے شخص کے ہاتھوں مکان فروخت کیا جو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالی دیتا ہے۔

آخر وہ تائب ہوگیا

بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کا ایک خادم رہتا تھا اس کا دوست بھوک کی حالت میں اس کے پاس آیا وہ شخص کہنے لگا اپنے دوست کے لئے کھانا لینے گیا' حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پاک کے پاس. مجھے ایک رافضیوں کی جماعت ملی۔ میں نے ان سے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت کے صدقے کھانا طلب کیا ان میں ایک شخص نے کہا آیئے ہمارے ساتھ' میں ان کے مکان پر پہنچا' اتنے میں دو حبشی غلام نظر پڑے اس نے دونوں کو میرے مارنے کا حکم دیا' پھر کیا تھا انہوں نے مجھ پر سختی کی انتہا کردی یہاں تک کہ انہوں نے میری زبان کاٹ دی ذرا اندھیرا چھایا تو انہوں نے مجھے ایک سڑک پر پھینک دیا ابھی مجھ میں جان کی رمق باقی تھی' ایسی بے بسی کے عالم میں' میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار اقدس کی طرف منہ کرکے استغاثہ کرنے لگا یہاں تک کہ مجھے نیند نے لیا جب بیدار ہوا تو صحیح و سالم تھا۔

دوسرے سال چند فقیر میرے دروازے پر کھانا طلب کرنے آئے میں پھر قبہ عباس کی طرف متوجہ ہوا وہاں میں نے روافض کو پایا پھر میں نے ابوبکر و

عمر کی محبت کا واسطہ دیکر کھانا مانگا ان میں سے ایک جوان نے کہا بیٹھ جاؤ‘ چنانچہ میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگا یہاں تک کہ وہ کام سے فارغ ہوئے۔ وہ جوان مجھے اپنے گھر لے گیا اور اس نے کھانا دیا پھر اس نے ایک بندر نکالا‘ میں نے اس بندر کی کیفیت دریافت کی‘ اس نے کہا یہ میرا باپ ہے۔

گزشتہ سال اس کے پاس ایک فقیر آیا تھا اس نے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی محبت کے صدقے کھانا طلب کیا تو اس نے سختی کرتے ہوئے اپنے غلاموں سے زبان کٹوا دی تھی میں نے سنتے ہی کہا وہ فقیر تو میں ہی ہوں! جوان بولا براہ کرم تم اس راز کو پوشیدہ رکھنا کیونکہ میں نے مشہور کر رکھا ہے کہ میرا باپ مر گیا تھا لیکن میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہنے سے توبہ کرلی ہے!

گستاخ گروہ ختم ہوگیا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ کے خدام میں سے کسی خادم کا بیان ہے کہ میرے ایک دوست کا حاکم وقت ہاں آنا جانا تھا ایک روز میرے پاس آیا اور کہنے لگا ایک بڑا واقعہ سنا ہے حلب سے ایک جماعت حاکم وقت کے پاس آئی ہے اور انہوں نے اسے بہت سا مال و دولت دیکر درخواست کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ پاک کو کھودا جائے اور اس سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اجسام مقدسہ کو نکال لیں۔ حاکم وقت نے انہیں اجازت دے دی ہے‘ اس پر مجھے نہایت صدمہ ہے اس کے بعد قاصد مجھے بلانے آیا‘ اور حاکم نے مجھے حکم دیا جب وہ لوگ مسجد میں آئیں تو دروازہ کھول دینا اور ان سے کسی قسم کا معاملہ نہ کرنا‘ یہ سنتے ہی میں روضہ مقدسہ پر حاضر ہوا اور اتنا رویا کہ میرے آنسو نہ تھمتے تھے جب رات سر پر آئی بعد نماز عشاء کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا‘ میں نے دروازہ کھول دیا‘ کیا دیکھتا ہوں چالیس آدمی‘ بتیاں‘ کدالیں اور دیگر زمین

کھودنے کے آلات لیکر داخل ہوئے۔

انہوں نے روضہ منور کی بے ادبی کا قصد کیا ابھی منبر شریف تک ہی پہنچ پائے تھے کہ زمین پھٹ گئی اور پوری جماعت مع سازوسامان زمین کے اندر دھنس گئی جب دیر ہوئی تو حاکم نے بلاکر پوچھا اللہ تعالیٰ کا جو عذاب ان پر نازل ہوا تھا تفصیل سے بیان کیا اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے ہمیں محفوظ رکھے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے قتل کردیا

ایک صالح بیان کرتے ہیں کہ میں حج کے ارادے سے نکلا بغداد شریف میں ایک زاہد کے پاس کچھ امانت رکھی اور کہا میں مدینہ منورہ جارہا ہوں وہ بولا جب تم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزارِاقدس پر حاضری دو تو بعد از سلام عرض کرنا اگر آپ کے پہلو میں یہ دو شخص نہ ہوتے تو میں ہر سال زیارت کیلئے حاضر ہوتا!

جب وہ صالح مدینہ منورہ پہنچا تو اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زیارت ہوئی' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کا پیغام پہنچاؤ' میں نے عرض کردیا' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اس شخص کو حاضر کرو' حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس زاہد کو حاضر کردیا آپ نے حکم فرمایا اس کی گردن مار دو چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی گردن کاٹ دی۔ اس کے خون کے تین قطرے میرے کپڑوں پر آپڑے میں گھبرا کر بیدار ہوا تو خون کے تین نشان میرے کپڑوں پر موجود تھے القصہ جب میں بغداد واپس لوٹا وہاں میں نے اس شخص جیسا ایک آدمی دیکھا میں نے زاہد کے بارے اس سے دریافت کیا کہنے لگا وہ میرا باپ تھا ہم گھر میں سو رہے تھے ہمارے درمیان وہ سورہا تھا کہ اچانک اسے کوئی اڑا کر لے گیا بعدہ پتہ نہیں چلا وہ کہاں غائب ہوا میں نے تمام ماجرا کہہ سنایا تو اس کا بیٹا حضرت ابوبکر و عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی عداوت سے تائب ہوگیا اور میرا مال اس نے میرے سپرد کردیا۔

بغداد شریف تاریخ کے آئینے میں

ربیع الابرار میں مرقوم ہے کہ بغداد شریف کو منصور نے 146ھ میں ازسرنو آباد کیا اس نام کا دارالسلام اور قبتہ الاسلام رکھا۔ شہروں میں بغداد شریف کی ایسے ہی عظمت ہے جیسے اللہ کے بندوں میں استاد کا مقام ہوتا ہے بغداد شریف کی آب و ہوا دیگر ممالک کی آب و ہوا سے زیادہ سکون بخش اور روح پرور غذائیت سے معمور ہے وہاں کی نسیم صبح سب سے زیادہ لطیف اور پانی ہرپانی سے عمدہ اور شیریں باشندگان بغداد اہل زمین والوں بہ نسبت ملا کہ ارض کے لقب سے ملقب ہیں منصور نے جب اسے جدید انداز میں آباد کرنا چاہاتو کسریٰ کے محلات کو منہدم کرنے کا اس نے عزم کرلیا جو بغداد شہر سے ایک میل کی دوری پر واقع تھے۔ اسے کہا گیا یہ اسلام کے غلبہ کی نشانی ہے اسے قائم رہنے دو تاکہ آئندہ لوگوں کے لئے اسلام کی عظمت کا سکہ ان کے دلوں پر بیٹھ جائے اور سمجھیں گے کہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جانثاروں کا کارنامہ ہے یوں بھی کہ وہاں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز بھی ادا فرمائی ہے اس لئے بطور یادگار رہنے دیا جائے نیز اس کے گرانے اور برباد کرنے پر جو مال و دولت صرف ہو وہ بجائے نفع کے نقصان پر دلالت کرے گا چنانچہ منصور نے کسریٰ کے محلات کو گرانے کا ارادہ ترک کردیا تاہم اب تھوڑے سے نشان باقی ہیں اس کے خصوصی محل کا طول ایک سو گز تھا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت اس محل کے چودہ مینار زمین بوس ہوگئے۔

عجیب اتفاق

محمد منشاء تابش قصوری مترجم کتاب ہذا عرض گزار ہے کہ بغداد شریف کے سلسلہ میں مذکورہ عنوان کے تحت اپنی کتاب انوار امام اعظم میں بالتحقیق میں نے لکھا ہے کہ "اہل سنت و جماعت کی یہ دو جلیل القدر شخصیتیں سیدنا امام اعظم اور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما" جن کی شہرت کا آفتاب ہر زمانہ میں نصف النہار پر چمکتا آرہا ہے دونوں کا خاندانی تعلق حضرت سیدنا خلیل اللہ علیہ السلام سے جاملتا ہے علی الترتیب ایک حضرت سیدنا اسحاق علیہ السلام کی اولاد سے ہیں تو دوسرے سیدنا اسماعیل ذبیح عظیم علیہ السلام کی پشت مبارک سے ہیں۔

اور دونوں ہی شریعت و طریقت' حقیقت و معرفت میں امت مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء کے ہادی و رہنما ہیں اور جن دو نگلوں میں آسودہ خاک ہیں اس خطہ کا نام کاظمین یعنی اعظمین شریفین ہے تاریخ کا یہ بھی کارنامہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا پیدائشی وطن عراق (بابل) اور شہر بغداد شریف ہے جس کو اس وقت (ار) کے نام سے یاد کیا جاتا تھا اس تحریر کا مقصد یہ دکھانا ہے کہ بغداد شریف' شہر خلیل ہے منصور نے نئے سرے سے آباد کیا اور فی زمانہ دنیا کے عظیم ترین اور جدید ترین شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ آج کل 1998ء-1418ھ سید صدام حسین بڑی شان و شوکت سے اقتدار پر فائز ہے دنیائے اسلام میں لیبیا کے صدر کرنل قذافی اور عراق کے صدر صدام حسین ہی وہ مرد میدان اور مجاہدین اسلام ہیں جو کفر کی طاغوتی طاقتوں کے سامنے سینہ سپر ہیں کاش کہ دنیائے اسلام کے حکمران ہوش کے ناخن لیں اور متحد ہو کر یہود و نصاریٰ اور ہنود کی سازشوں کو ناکام بنا کر اسلام کا پرچم مشرق و مغرب کی فضاؤں میں لہرا سکیں جب کہ صلاح الدین ایوبی' ٹیپو سلطان شہید کی صورت میں صدام حسین اور کرنل قذافی موجود ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اسلام کی عظمت رفتہ کو بحال کرنے کا اہل بنائے آمین

صدیق و فاروق کے وتر؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا! میرے صدیق! تم وتر کس وقت ادا کرتے ہو عرض کیا اول شب! آپ نے فرمایا تم تو عقل مند اور ہوشیار ہو۔ پھر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہوئے عمر؟ تم وتر کب ادا کرتے ہو! عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں آخر شب نماز وتر ادا کرتا ہوں آپ نے فرمایا! ہاں تم زور آور اور جفاکش ہو!

امام نووی رحمہ اللہ علیہ شرح مہذب میں تحریر کرتے ہیں کہ جنہیں آخر شب میں اپنی بیداری پر وثوق ہو تو انہیں آخر شب میں نماز وتر ادا کرنا افضل ہے بصورت دیگر اول شب ہی پڑھنا اچھا ہے لیکن روضہ میں اسے نماز تہجد کے ساتھ مقید کیا گیا ہے تاکہ اصل کی متابعت ہو۔

گستاخی کا انجام

حضرت محمد بن سماک رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میرا پڑوسی حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو شب و شتم کرتا میں اسے منع کرتا وہ باز نہ آتا ایک دن میری اس سے اس معاملے میں جھڑپ ہوگئی میں غم کی حالت میں گھر آکر سوگیا' قسمت بیدار ہوئی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ مند ہوا اور تمام ماجرا خواب میں سنادیا۔ آپ نے فرمایا چھری لیکر اسے ذبح کردو! چنانچہ خواب ہی میں چھری پکڑی اور اس کی گردن پر چلادی اسی کے ساتھ ہی خواب سے بیدار ہوگیا سنا تو پڑوسی کے گھر سے رونے کی آوازیں آرہی ہیں جب صبح ہوئی تو لوگ اسے نہلارہے تھے میں نے غسل کے وقت اس کی گردن دیکھی تو اس پر زخم کے نشان پائے۔

اسی ہزار فرشتوں کی دعائیں

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان دنیا میں اسی ہزار ایسے فرشتے ہیں جن کا عمل صرف یہ ہے کہ وہ ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت رکھنے والوں کے لئے بخشش کی دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔

اور دوسرے آسمان پر اسی ہزار فرشتے ہیں ان کا عمل صرف یہ ہے کہ وہ دشمنان صدیق و فاروق پر لعنتیں بھیجتے رہتے ہیں۔

جن کا شیطان کے پاس مقدمہ

کسی صالح کا بیان ہے کہ میں نے ایک مسلمان جن سے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان کے بارے دریافت کیا تو وہ کہنے لگا شیخین کے سلسلہ میں میرے ساتھ ایک خبیث جن سے بحث چل پڑی وہ کہنے لگا ان دونوں نے حضرت علی سے مخاصمت اختیار کی جب ہمارا جھگڑا بڑھ گیا تو مقدمہ شیطان کے ہاں لے گئے وہ کہنے لگا میں ہزار سال تک آسمان دنیا پر عبادت کرنے کے باعث عابد کہلایا اسی طرح دوسرے اور تیسرے آسمان پر محو عبادت رہا تو میرا نام راغب پڑا۔ پھر میں نے چوتھے آسمان پر فرشتوں کی ستر ہزار صفیں دیکھیں جو ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت کرنے والوں کے لئے بخشش و مغفرت کی دعا کر رہی تھیں اور جب آسمان پنجم کی طرف گیا تو اتنی ہی فرشتوں کی صفیں دیکھیں جو! صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گستاخوں پر لعنت کر رہے تھے۔

قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انا و ابوبکر و عمر کنفس واحد من احبنا جمیعا انتنع لمجتنا ومن فرق بیننا لقی اللہ ولا حجۃ لہ ولا یحتمع حبی وبغضھما فی قلب مومن

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں، ابوبکر اور عمر جسم واحد

کی طرح ہیں جو ہم سے محبت رکھتا ہے وہ ہماری محبت سے نفع اٹھائے گا اور جو ہم میں تفریق کرتا ہے اس کی موت اچھی نہیں ہوگی نیز کسی بھی ایمان دار کے دل میں میری محبت اور شیخین کی عداوت جمع نہیں ہوسکتی۔

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل ابوبکر و عمرؓ عثمان و علی
ہم مسلک ہیں یاران نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں
تیرے چاروں ہمدم ہیں یک جان و یک دل
ابوبکر و فاروق و عثمان' علی ہیں

آپ سب سے افضل ہیں

کسی شخص نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا آپ تمام لوگوں سے افضل ہیں آپ نے اس سے پوچھا کیا تو نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے وہ کہنے لگا نہیں' پھر آپ نے پوچھا کیا تو نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اگر تو نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہوتا' تو میں تجھے قتل کر ڈالتا اور اگر تو نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا ہوتا ہے تو میں تجھے کوڑوں کی سزا دیتا۔

عبرت: جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو افضل کہنے والے شخص کے لئے مولائے کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ قتل کی سزا کا اعلان کرتے ہیں تو آج کل کی اس نسل سے پوچھا جائے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی مثل کہتے شرم نہیں کرتے اگر آج علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے اور ایسے لوگوں کی غلیظ ترین باتوں کو سنتے تو نہ جانے کیسی کڑی سزاؤں کا اعلان کرتے اسی طرح حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت کو چار چاند لگاتے ہوئے ان سے افضل کہنے والے کو کوڑوں کی سزا کا ذکر کر کے

متنبہ کر رہے ہیں' میرا محب وہی ہے جو میرے مقتداؤں کی افضلیت و برتری پر ایمان رکھتا ہے (تابش قصوری)

درندے کے بچے احترام بجالائے

کسی شخص کا بیان ہے کہ میں ایک جماعت کے ہمراہ سفر میں تھا انہوں نے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے نازیبا کلمات کہنے شروع کردیئے میں نے انہیں ڈانٹا' مگر اچانک ایک درندہ آیا اور وہ مجھے ان کے درمیان سے اٹھاکر لے گیا' میں نے دل ہی دل میں کہا رافضی تو میری اس حالت پر خوش ہوں گے بعدہ اس درندے نے مجھے اپنے بھوکے بچوں کے سامنے ڈال دیا وہ میرے پاس آئے اور فوراً بھاگ گئے اور اپنے باپ سے کہنے لگے ہم تین دن سے بھوکے تھے مگر تو ایسے شخص کو اٹھالایا جو ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت رکھتا ہے۔

فائدہ:۔ درندے کو اللہ تعالیٰ نے اس کا محافظ بنا دیا ورنہ ان لوگوں سے کچھ بعید نہیں تھا کہ وہ محب شیخین کو قتل کرڈالتے یوں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے یاروں کی شان کو ظاہر کرنا تھا کہ انسان کو درندے اتنی بھی عقل نہیں جتنی درندے کے بچوں کو وہ بھی نبی کے یاروں کے محبین کو جانتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے لئے قرآن فرماتا ہے کالانعام بل ھم اضل' یہ تو جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں۔

کتے کو مسلط کردیا

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے بصرہ میں ایک چہار چشم کتا دیکھا جس نے لوگوں کا راستہ روک رکھا تھا جب میں اس کے پاس سے گزرنے لگا تو مجھے بھی خدشہ ہوا مبادا کہ حملہ آور ہو! مگر

عجیب بات کہ وہ پکار اٹھا!

حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بے فکر رہیں' اللہ تعالیٰ نے مجھے ان لوگوں پر مسلط کیا ہے جو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہتے ہیں۔

گدھے نے گستاخ کا کام تمام کردیا

حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک ہمسایہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہتا تھا اس نے دو خچر خرید کئے ایک کا نام ابوبکر اور دوسرے کا عمر رکھا! جس کا نام عمر تھا اسے چارہ کم دیتا ایک دن اس خچر نے اس پر حملہ کر کے اسے ہلاک کردیا' لوگوں نے مجھے خبردی میں نے کہا مجھے گمان ہے یہ اسی خچر کا کام ہے جس کا نام اس نے عمر رکھا تھا لوگوں نے اس کی تصدیق کی!

وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سقر اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

(امام احمد رضا رحمہ اللہ علیہ)

حضرت خضر علیہ السلام اور ابلیس لعین

علامہ نسفی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنیہ عورت بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء میں حاضر ہوکر ایمان سے سرفراز ہوئی۔ پھر چند دن تک نہ جانے کہاں رہی! پھر حاضر ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غائب ہونے کا سبب دریافت فرمایا۔

وہ کہنے لگی میں اپنے اہل خانہ کو کوہ قاف پر دیکھنے چلی گئی وہاں میں نے بڑی عجیب بات دیکھی وہ یہ کہ وہاں ایک شخص کہہ رہا تھا الٰہی مجھے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت میں موت آئے دوسرا کہہ رہا تھا الٰہی مجھے اس آگ سے پناہ عطا فرمانا' جو ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دشمنوں کیلئے

بھڑکائی گئی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے شخص حضرت خضر علیہ السلام تھے اور دوسرا ابلیس تھا۔

ایک مرتبہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابلیس سے سوال کیا تو کہاں رہتا ہے وہ بولا ایسی قوم میں جس پر اللہ تعالیٰ کا عذاب جاری رہتا ہے کیونکہ میں نے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برائی سے یاد کرنا عمدہ بنا دیا ہے سچ فرمایا قرآن کریم نے زین لھم الشیطان اعمالھم' شیطان نے ان اعمال کو ان کے لئے بڑا مزین کردیا ہے!

آگ آگ؟

الریاض النظرہ فی مناقب العشرۃ میں کسی مرد صالح سے مروی ہے کہ میں کسی بھی میت کا حال نہ سنتا جسے کفنانا ہوتا ایک بار مجھے کہا گیا فلاں مقام پر ایک میت ہے جب میں اس کے پاس گیا تو وہ اچانک کود اور کھڑا ہوگیا پھر جلدی سے بیٹھ گیا اور آگ آگ پکارنے لگا میں نے اسے کلمہ پڑھنے کی تلقین کی تو وہ کہنے لگا میں کلمہ پڑھ نہیں سکتا۔ خدا کوفہ کے بوڑھوں پر لعنت کرے جنھوں نے مجھے ورغلایا یہاں تک کہ میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سب و شتم کرنے لگا۔

آفتاب کا طلوع

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (انبیاء و مرسلین) کے بعد ابوبکر و عمر سے زیادہ کوئی بلند مرتبت پیدا نہیں ہوا جن پر آفتاب نے طلوع کیا ہو اور ان پر فضیلت دی جاسکے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں میرے چشم

د گوش ہیں۔

اصدق الصادقین' افضل المتقیں
چشم د گوش د وزارت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت بریلوی)

فائدہ: حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

میں عسکری کی کتاب الاوائل میں دیکھا ہے سب سے پہلے خلفاء میں سے جس نے اپنا نائب مقرر کیا وہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا خلیفہ متعین کرتے ہوئے فرمایا اے عمر! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور اچھی طرح جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ عمل رات کے ہیں جنہیں وہ دن کے وقت قبول نہیں فرمایا جب تک کہ اس کا فرض ادا نہ کیا جائے۔ وزنی اعمال تو اسی کے ہیں جس نے حق کی پیروی کی اور وہی پلہ گراں ہے جس میں اعمال حق موجود ہیں۔ قیامت میں اسی کا نامہ اعمال ہلکا ہوگا جس نے باطل کی راہ اپنائی۔

بہترین خلیفہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک صاحب مرض الموت میں حاضر ہوئے اور شکوہ کرتے ہوئے کہنے لگے میں خدا اور قیامت کا دن یاد دلاتا ہوں کیونکہ آپ نے ہمارے لئے سخت گیر خلیفہ مقرر کردیا ہے اور لوگ گھبرا رہے ہیں لیکن ان کے بس کی بات نہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ ہی آپ سے پوچھے گا۔

آپ نے فرمایا تم مجھے خدا خوفی کا سبق دیتے ہو! اگر اللہ تعالیٰ مجھے پوچھے گا تو میں عرض کردوں گا الٰہی میں نے تیری مخلوق پر ان میں سے بہترین شخص کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔

اڑھائی سال بعد

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ میں، ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جنت میں ایک ہی درجہ میں ہیں پھر آپ ان دونوں سے اڑھائی درجے بلند ہوگئے آپ نے یہ خواب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان فرمایا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے بعد میں اڑھائی سال تک زندہ رہوں گا۔

وصال محبوب کا صدمہ

روض افکار میں ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سردی کے دنوں میں ایک مرتبہ غسل فرمایا تو انہیں پندرہ یوم تک بخار رہا، وہی مرض آپ کے وصال کا باعث بنا۔

صفوۃ الصفوۃ میں ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کا سبب صرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرقت و جدائی تھی کیونکہ آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری حیات طیبہ میں سائے کی طرح تھے اب صدمہ ناقابل برداشت تھا جو آپ کے وصال کا سبب بنا۔

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے، صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیادت کیلئے حاضر ہوئے مگر سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس تکلیف کو دیکھتے ہی بیمار پڑ گئے جب حضور رو بصحت ہوئے تو آپ ازخود ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے جب صدیق نے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی تو پکار اٹھے۔

مرض الحبیب فزرته
فمرضت من اسفی علیه
شفی الحبیب فزارنی

فشفیت من نظری الیہ

میرا حبیب جب بیمار ہوا تو میں اسے دیکھتے ہی بیمار ہوگیا
اور جب محبوب کو رو بصحت دیکھا اور اس نے نگاہ صحت سے میری طرف دیکھا تو محبوب کے دیدار سے ہی شفا میسر ہوگئی۔

عطائے الٰہی !

حضرت سعید ابن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظاہری آنکھوں سے اوجھل ہوئے تو مکہ میں کہرام مچ گیا' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد حضرت ابو قحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے دریافت کیا' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب کون ہوگا؟ لوگوں نے کہا آپ کے فرزند ارجمند خلیفہ الرسول ہونے کا بالاتفاق شرف پاچکے ہیں وہ کہنے لگے کیا بنو عبد مناف اور بنو مغیرہ بھی رضامند ہوچکے ہیں؟ لوگوں نے کہاں ہاں! تو کہنے لگے جسے اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے اسے کوئی روکنے والا نہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلیفہ کی حیثیت سے آپ نے دو سال تین ماہ بارہ یوم تک امت مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء کی قیادت کو سنبھالے رکھا!

سہ شنبہ (منگل) جمادی الثانی 13ھ کو 63 برس کی عمر میں وصال فرمایا اس وقت آپ کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے۔ رب توفنی مسلما والحقنی بالصالحین الٰہی میرا وصال بحیثیت مسلمان ہو اور میرا حشر صالحین کے ساتھ کردے۔

نماز جنازہ چار تکبیریں

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ روضہ مقدسہ اور منبر شریف یعنی ریاض الجنتہ میں حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

چار تکبیروں کے ساتھ پڑھائی۔ آپ کے والد ماجد حضرت ابو قحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے چھ ماہ اور چند دن زائد تک زندہ رہے بعداز وصال مکہ مکرمہ دفن ہوئے اس وقت ان کی عمر 97 سال تھی وہ فتح مکہ کے دن ایمان لائے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مقدس میں آپ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن' عمر' عثمان اور طلحہ اترے۔ علائی کا بیان ہے جب آپ کا وقت وصال قریب آیا تو آپ نے وصیت فرمائی مجھے کفنانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ پاک کے سامنے لے جانا اور عرض کرنا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر آپ کے پاس آنے کی اجازت کا خواستگار ہے چنانچہ صحابہ کرام نے ایسے ہی کیا اور غائب سے آواز آئی دوست کو دوست کے پاس لے آؤ پھر آپ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔

محرم راز نبوت

علامہ طبری کا بیان ہے' جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصال فرمایا تو آپ کے جسد اطہر کے پاس حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور فرمانے لگے۔

صدیق! اللہ تعالیٰ آپ کو رحمت و برکات سے نوازے' آپ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمدم و ہمساز اور ہمراز تھے' آپ کا عشق و محبت مثالی تھا' آپ سب سے پہلے اسلام لائے' اور آپ کا ایمان و ایقان تمام صحابہ سے زیادہ مستحکم و محکم تھا اور آپ مدارج میں سب سے بڑھ کر ہیں آپ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بمنزلہ چشم و گوش تھے' آپ کو اللہ تعالیٰ اسلام کی طرف سے بہترین جزا سے نوازے' رضی اللہ عنہ

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے والد ماجد

کے چہرہ انور کو دیکھا تو یوں گویا ہوئیں! اللہ تعالیٰ آپ کے چہرے کو تازگی و ملاحت عطا فرمائے اور آپ کی سعی کو مشکور کرے۔ آپ نے ہمیشہ دنیا کو حقیر سمجھا اور آخرت کو توقیر بخشی کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ جل و علیٰ کی طرف ہی رجوع کرنے والے تھے۔

دو عورتیں' دو مرد

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سچی فراست میں سب سے بڑی چار شخصیتیں ہیں دو عورتیں اور دو مرد پہلی خاتون حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادی حضرت صفورا رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت اپنے والد ماجد سے کہا اسے اپنے ہاں خادم رکھ لیں۔

دوسری خاتون حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے جنہوں نے اپنی فراست سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچان لیا اور بعض کا کہنا ہے حضرت آسیہ بنت مزاحم' زوجہ فرعون تھیں چونکہ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرعون سے کہا تھا یہ میری اور تیری آنکھ کی ٹھنڈ ہے اسے قتل نہ کیجئے۔

اور آدمیوں میں پہلے صاحب فراست عزیز مصر تھے جنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دانائی اور فراست سے پہچان لیا اور کہا ان کی نہایت عمدگی سے خاطرمدارت کریں ممکن ہے یہ ہمیں فائدہ دیں۔

امام رازی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام کو عزیز مصر نے سترہ برس کی عمر میں خرید کیا اور تیرہ سال تک وہاں رہے اور ریان شاہ مصر نے جب آپ کی عمر تیس برس ہوئی تو وزارت مصر تفویض کردی پھر 33 برس میں آپ کو ملک و حکمت سے نوازا گیا' ایک سو بیس برس کی عمر تک والی مصر رہے شاہ ریان آپ پر ایمان لے آیا تھا اور آپ کی زندگی میں

وہ انتقال کر گیا۔

دوسرے آدمی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جنہوں نے فراست صادقہ سے عمر کو امور مملکت چلانے کا اہل سمجھا اور انہیں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کے طور پر مقرر کردیا وھب بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا فاروق اعظم کا ذکر خیر تورات میں شاخ آہن اور امیر مستحکم کے لقب سے آیا ہے۔

شہادت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے خواب دیکھا کہ ایک مرغ نے میرے سر پر تین چونچیں ماری ہیں اسے میں نے اپنی موت کے تصور کے سوا کچھ نہ سمجھا' بعدہ مغیرہ کے غلام فیروز نے محراب میں نماز فجر کے دوران بدھ کے دن 23 ذی الحجۃ مبارکہ کو حملہ کرکے زخمی کردیا ہے آپ تین دن بعد شہید ہوگئے' پھر اتوار کے دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں دفن کردیئے گئے آپ کے وصال سے زمین تاریک ہوگئی ایک بچہ پکار اٹھا اے میری والدہ کیا قیامت قائم ہوگئی ہے؟ اس نے کہا بیٹا قیامت تو قائم نہیں ہوئی حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوگئے ہیں آپ کی خلافت دس سال چھ ماہ دس دن رہی۔ رضی اللہ عنہ

۳ تاریکیاں

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تاریکیاں تین ہیں اور پھر ہر تاریکی کیلئے ایک ایک چراغ موجود ہے۔

(1) ○#گناہ کی تاریکی' اس کا چراغ توبہ ہے۔

(2) ○#قبر کی تاریکی' اس کا چراغ یقین ہے۔

(3) ○# آخرت کی تاریکی، عمل نیک اس کا چراغ ہے۔

تین چاند میرے گھر میں

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے خواب دیکھا کہ میرے گھر میں تین چاند اتر آئے ہیں اس کی اطلاع میں نے اپنے والد ماجد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دی وہ فرمانے لگے تمہارے گھر میں مخلوق میں تین بہترین وجود دفن ہوں گے۔

جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راہی بقاء ہوئے تو انہوں نے کہا عائشہ! تیرے سب سے بہترین چاند یہی ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر اور ان کے بعد سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصال فرمایا اور روضہ مقدسہ میں جگہ پائی۔

کیا مقدر ہے صدیق و فاروق کا   جن کا گھر رحمتوں کے خزینے میں ہے

مناقب حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

اصحاب عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں حضرت علی المرتضیٰ کے بعد خاندانی قرابت میں آپ سب سے اقرب ہیں اس نام کے بہت اصحابی ہیں جن میں حضرت عثمان بن حنیف، عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما، غزوہ احد میں انہوں نے اپنے کافر والد طلحہ کو قتل کیا! حضرت عثمان بن ابی العاص، عثمان بن عامر یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد ہیں، عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم۔ اس آیت کریمہ کے بارے میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں یہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں نازل ہوئی۔ امن ھوقانت اناء اللیل ساجدًا وقائمًا یحذرالآخرۃ ویرجورحمۃ ربہ۔ کیا وہ شخص جو رات بھر سجدے اور قیام میں راتیں گزارتا ہے اور آخرت کے لئے خشیت محسوس کرتا ہے اور وہ اپنے

رب کی رحمت کا امیدوار ہے۔

حلیہ مبارکہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کا حلیہ مبارک یوں بیان کرتے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ "اجمل الناس" لوگوں میں صاحب جمال تھے۔ عظیم اللحیتہ' ریش مبارک بڑی تھی' ربع القامہ میانہ قد' نہ بہت لمبے اور نہ ہی چھوٹے۔ لاباالطول ولاباالقصر آپ کی والدہ حضرت روی بنت کریز بن ربیعہ ہیں جنہوں کی اسلام کی سعادت پائی۔

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک پلیٹ گوشت کی دیکر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھیجا اس وقت وہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے میں نے ان دونوں سے احسن اور موزوں ترین جوڑا نہیں دیکھا۔ فجعلت انظر الی عثمان مرة والی رقیة مرة

اور جب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا کیا تو نے ان دونوں سے احسن جوڑا دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں! آپ کا نام نامی قبل از اسلام اور بعد میں عثمان ہی رہا کنیت ابو عمر اور لقب ذوالنورین ہے کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آپ کو دو نوروں سے نوازے گا آپ ہر زمانے میں کریم النفس رہے۔ بعض کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو صاجزادیاں یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں آئیں اور یہ سعادت آپ سے پہلے کسی کے حصے میں نہیں آئی یہی وجہ ہے کہ آپ ذوالنورین کے لقب سے معروف ہوئے۔

نور کی سرکار سے پایا دو شالا نور کا
ہو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نور کا

(اعلیٰ حضرت بریلوی)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا' عثمان بن عفان صورت و سیرت میں سب سے زیادہ میرے ساتھ ملتے جلتے ہیں وہ ذوالنورین ہیں میری بیٹی ان کی زوجہ ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوں گے آپ نے شہادت کی انگلی کو بلند کرتے ہوئے فرمایا ایسے ہی انہیں وہاں میرا قرب حاصل ہو گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! عثمان! یہ جبریل امین اللہ تعالیٰ کی طرف سے آکر مجھے بشارت دے رہے ہیں کہ عثمان آسمان والوں کے لئے نور' اہل ارض اور اہل جنت کے چراغ ہیں۔

سب سے پہلے مہاجر

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان اپنی اہلیہ محترمہ حضرت رقیہ بن رسول کریم کو لیکر ہجرت اختیار فرمائی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے حضرت ابراہیم اور لوط علیہما السلام کے بعد سب سے پہلے یہی ہجرت کرنے والے ہیں۔

عرائس میں ہے کہ لوط کا معنی ہے ملنا' چونکہ ان کی الفت حضرت ابراہیم کے دل سے مل چکی تھی انہوں نے عراق سے شام کی جانب ہجرت اختیار کی۔

وصال حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح قبل از اعلان نبوت ہو چکا تھا اور حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال مدینہ طیبہ میں غزوۂ بدر کی فتح کے دن ہوا' آپ کے بعد آپ کی ہمشیرہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت عثمان سے ہوا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دل جوئی کے لئے فرمایا اگر میری چالیس بروایت دیگر سو بیٹیاں ہوتیں اور یکے بعد دیگر وصال کرتی جاتیں تو میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں دیتا جاتا یہاں تک کہ کوئی باقی نہ رہتی۔

حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ رکھا گیا' چھ برس کے تھے کہ ایک مرغ نے چونک مار دی اسی سے بیمار پڑے اور وصال فرما گئے۔

حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت روئے۔ حضور نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا (صبر کرو) مجھے جبرائیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ تمہارا نکاح ام کلثوم سے کردیا گیا ہے اور اس کا مہران کی بہن کے برابر قرار دیا ہے۔

علامہ قرطبی بیان کرتے ہیں کہ قبل از نبوت حضرت رقیہ کا نکاح عتبہ بن ابولہب اور ام کلثوم کا نکاح عتبہ سے ہوا حضور کے اعلان نبوت کے ساتھ ہی ابولہب کے کہنے پر اس کے دونوں لڑکوں نے طلاقیں دیدیں جب کہ ابھی یہ دونوں بہنیں' ان کے ہاں نہیں گئی تھیں پھر یکے بعد دیگرے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔

بکری کے بچے نے شہادت دی

حضرت نجم الدین نسفی کا بیان ہے ابولہب کے پانچ بیٹے تھے' عتبہ' عتیبہ' عتاب' معتب' معتیب۔

حضرت نیشاپوری فرماتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ابولہب نے عرض کیا اگر میں اسلام قبول کرلوں تو میرے لئے کیا فضیلت ہوگی' آپ نے فرمایا تمام مسلمانوں کے برابر! کہنے لگا میں ان سے

افضل ہوں آپ نے فرمایا کس وجہ سے؟ کہنے لگا! میں ایسے دین کو قبول نہیں کرتا جس میں سبھی برابر ہوں۔

ایک رات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے ہاں پہنچے اور فرمایا تم میری بات مانوں اور اسلام قبول کرلو وہ کہنے لگا' سامنے بکری کا بچہ کھڑا ہے اگر یہ تمہاری رسالت کی گواہی دے تو میں اسلام قبول کرلوں گا۔ آپ نے بکری کے بچے سے فرمایا بتاؤ! میں کون ہوں! وہ بے ساختہ پکارا' آپ اللہ کے رسول ہیں ابولہب یہ سنتے ہی آگ بگولہ ہوگیا اور یہ کہنے لگا محمد کا جادو' اس پر بھی چل گیا ہے اس نے چھری ہاتھ میں لی اور اس کی کھال اتار دی۔

دعائے رسول کریم ﷺ

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بیمار ہوا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیمارداری کیلئے تشریف لائے اور یہ دعا پڑھ کر مجھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں دیابسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم' اعیذک باللّٰہ الاحدالصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد من شرما تجدہ۔ پھر فرمایا اسے پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آیا کرو! کیونکہ اس کی پناہ میں آنے کے لئے اس سے بڑھ کرکوئی اور دعا نہیں! (اذکار)

بہترین انسان

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر شریف پر خطبہ میں ارشاد فرمایا لوگو! تمہیں سب سے بہترین انسان سے آگاہ کروں؟ انہوں نے کہا ضرور آگاہ فرمایئے آپ نے کہا سب سے افضل حضرت ابوبکر پھر حضرت عمراور ان کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں اور یہی کہتے کہتے منبر شریف سے اتر آئے۔

روٹیاں اور گوشت

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ایک مرتبہ ہمارے پاس کھانے پینے کے لئے کوئی چیز موجود نہ تھی حضور باہر تشریف لے گئے جب واپس تشریف لائے تو دریافت کرنے لگے کیا میرے بعد تمہیں کچھ ملا ہے؟ عرض کیا نہیں یہ سنتے ہی آپ نے وضو فرمایا بعدہ نماز پڑھنے لگے کبھی نماز پڑھتے اور کبھی دعا مانگتے رہے۔ آخر حضرت عثمان آئے اور پوچھنے لگے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ میں نے تمام ماجرا کہہ سنایا' اس پر حضرت عثمان کی آنکھیں پرنم ہوگئیں۔ پھر باہر گئے اور ہمارے لئے کچھ آٹا اور کھجوریں بھیجیں مگر یہ خیال کرتے ہوئے کہ ان سے تو کھانا پکانے میں دیر ہوگی۔ چند روٹیاں اور بھنا ہوا گوشت بھیجا' بعدہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے' آپ نے دریافت فرمایا کیا کچھ میسر ہوا' میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلوک سے آگاہ کیا یہ سنتے ہی کھڑے کھڑے مسجد میں تشریف لے گئے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر یوں دعا فرمانے لگے! الٰہی! میں عثمان پر راضی ہوں تو بھی ان کو اپنی رضا سے ہمیشہ نوازنا آپ نے یہ کلمات تین بار فرمائے!

دعائے رسول اللہ ﷺ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آغاز شب سے طلوع فجر تک حضرت عثمان کیلئے محو دعا دیکھا پھر آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری تمام لغزشیں جو ہوئیں یا ہوں گی سبھی بخش دیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ان الذین سبقت لھم منا الحسنٰی کے متعلق فرمایا یہ حضرت عثمان کی شان میں نازل ہوئی۔

آپ نے معانقہ فرمایا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی صحابی کے گھر تشریف فرما تھے وہاں مہاجرین کی جماعت بھی حاضر تھی خصوصاً ابوبکر صدیق' عمر' عثمان' طلحہ' علی اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں ہر ایک اپنے دوست کے ساتھ کھڑا ہوجائے۔ چنانچہ ہر ایک اپنے اپنے مونس و ہمدم کے ساتھ کھڑے ہوگیا' پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آگے بڑھ کر اپنے گلے لگالیا۔

صاحب شفاعت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے فرمایا روز قیامت یہ ایسے ستر ہزار لوگوں کی شفاعت کرائیں گے جو دوزخ کے مستحق ہوچکے ہوں گے آپ سے مزید مروی ہے کہ قیامت کے دن حضرت عثمان قبیلہ ربیعہ اور مضر کے لوگوں کی تعداد کے برابر شفاعت کرائیں گے۔

حلوۂ عثمان غنی رضی اللہ عنہ

ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آٹا اور شہد لائے پھر ایک دیگچی لائی گئی اور آگ پر رکھ کر پکایا گیا' آپ نے فرمایا فارس کے لوگ اسے حلوہ کہتے ہیں (ریاض نضرہ)

ربیع الابرار میں ہے کہ بعض لوگ اس بناء پر حلوہ نہیں کھاتے کیونکہ اس نعمت کے میسر آنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ان کے بس کی بات نہیں ہوگی۔

شہد باعث شفا

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار بیمار پڑے تو انہوں نے پانی میں شہد اور زیتون کا تیل ملا کر پی لیا' انہیں اللہ تعالیٰ نے شفا سے نواز دیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا الٰہی! مرض اور شفا کس کی طرف سے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا! میری طرف سے' عرض کیا پھر طبیب کیا کرتے ہیں فرمایا وہ اپنا رزق کھاتے اور میرے بندوں کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہاں تک کہ میری طرف سے موت یا شفا پہنچتی ہے۔

اللہ سچا' تمہارا بھائی جھوٹا؟

ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا میرے بھائی کے پیٹ میں درد ہے آپ نے فرمایا اسے شہد پلاؤ چنانچہ تین بار اسے شہد پلایا گیا' پھر اس نے حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے اسے شہد پلایا مگر فائدہ حاصل نہ ہوا آپ نے فرمایا اللہ سچا ہے تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔

امام زہری فرماتے ہیں' شہد حافظہ کے لئے نہایت مفید ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ماہانہ تین دن شہد استعمال کرے وہ بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم اپنے لئے دو شفاؤں کو لازم پکڑو! قرآن کریم کی تلاوت اور شہد کا استعمال کرنا' شہد سے زیادہ مفید جسم کیلئے اور کوئی چیز نہیں' شہد کا نام حافظ امن ہے۔

آنکھ کی بیمارے کیلئے شہد نفع مند ہے بعض کہتے ہیں ہمیں خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مشک کے ساتھ شہد لگائیں۔ کتاب البرکت میں ہے کہ شہد ستر بیماریوں کی شفا ہے ربیع الابرار میں ہے شہد نہار

منہ پینا فالج سے محفوظ رکھتا ہے۔

خوشخبری

ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین چھینکیں آئیں حضورر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عثمان تجھے بشارت ہو تمہارا دل امتحان سے مضبوط ہے۔

الحمدللہ علیٰ کل حال

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک چھینک کا جواب دینا مستحب ہے، حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دینا فرض ہے۔

طبیب کہتے ہیں چھینک دماغ کی قوت اور صحت کی علامت ہے اس لئے اس نعمت پر حمدوشکر بجالانا چاہئے، روضہ میں ہے الحمدللہ علی کل حال کہنا چاہئے، تہذیب الافکار میں ہے کہ جب چھوٹے کو چھینک آئے تو جواباً" رحمک اللہ وبارک اللہ کہنا، مناسب ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص چھینک کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرے تو وہ سال بھر کے لئے صحت مند رہے گا۔

اور اس نے اسلام قبول کرلیا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ چھینک آئی، یہودی نے کہا یرحمک اللہ، آپ نے فرمایا یھدیکم اللّٰہ تو وہ فوری طورپر پکار اٹھا اشھدان لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

چھینک پسندیدہ چیز ہے جمائی ناپسند، کیونکہ چھینک روح کیلئے صفائی، دماغ کیلئے تازگی جبکہ جمائی حواس کو مکدر کرتی ہے اور غفلت لاتی ہے اسی لئے کسی

نبی کو جمائی نہیں آئی۔

شہادت کی خبر

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذوالنورین کہہ کر مخاطب فرمایا' آپ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ مجھے ذوالنورین کہہ کر کیوں مخاطب ہیں! فرمایا اس لئے کہ تم قرآن کریم پڑھتے جام شہادت نوش کرو گے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ روز قیامت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس حال میں لایا جائے گا کہ آپ کی شہ رنگ میں خون جوش زن ہو گا آپ کی رنگت خون ایسی اور آپ سے مشک کی خوشبو آتی ہوگی۔ آپ کو دو جوڑے نور کے پہنائے جائیں گے اور پل صراط پر آپ کے لئے ایک منبر آراستہ کیا جائے گا اور آپ کے نور کی روشنی میں لوگ پل صراط سے گزریں گے لیکن آپ کا دشمن محروم رہے گا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں ایک سیب نما محل دیکھا جس کا اچانک دروازہ کھلا' اس سے ایک حور برآمد ہوئی میں نے پوچھا تو کس کے لئے ہے اس نے کہا جسے ظلماً" شہید کیا جائے گا جن کا نام عثمان بن عفان ہے۔

شب زندہ دار

صفوۃ الصفوۃ میں ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صائم الدھر' قائم اللیل تھے تاہم کبھی کبھی اول شب تھوڑی سی دیر کے لئے آنکھ لگا لیا کرتے' آپ کی اہلیہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبھی کبھی تو ایک ہی رکعت میں مکمل قرآن مجید ختم فرما

لیتے۔ غرباء کو امراء ایسا کھانا کھلاتے اور خود سرکہ یا زیتون استعمال میں لاتے خواہشات دنیا کی تکمیل خوہشات اخرئی سے روک رکھتی ہے۔ (ربیع الابرار)

فوائد سرکہ:۔ ابن طرخان طب نبوی میں فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سرکہ استعمال کرنے والوں پر دو فرشتے مقرر ہیں جو ان کے لئے استغفار کرتے ہیں مزید فرمایا سرکہ بہت عمدہ چیز ہے الٰہی اس میں برکت عطا فرما کیونکہ اسے انبیاء کرام نے بطور خوراک کھایا جس گھر میں سرکہ ہو وہ اپنے آپ کو محتاج نہ سمجھے۔ (ابن ماجہ)

سرکہ جوانوں کے لئے ہر موسم میں مفید ہے خصوصاً گرم ممالک کے رہنے والوں کو اس کا استعمال بہت فائدہ مند ہے دانتوں کے درد سے نجات دلاتا ہے جسے دانت کا درد ہو وہ سرکہ سے کلی کرے درد' دور ہوجائے گا جس گھر میں سرکہ کا چھڑکاؤ کیاجائے وہاں سانپ اور بچھو ہوں تو مرجاتے ہیں۔ سر درد کے لئے اس کی مالش مفید تر ہے۔

نکسیر بند نہ ہوتو سرکہ پانی میں ملاکر ناک میں اس کے قطرے ڈالے جائیں تو فوری آرام ہوگا سرکہ سے کلی کی جائے تو دانت مضبوط' آنکھ کی بینائی اور کان کی سماعت تیز ہوجاتی ہے سرکہ بدن کو قوی بناتا ہے۔

سرکہ پینے سے کھانسی کافور ہوجاتی ہے بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ مامون رشید خطبہ کے دوران کھانسنے لگا اور اس نے اعلان کیا جسے کھانسی ہو وہ سرکہ استعمال کرے کھانسی ختم ہوجائے گی لوگوں میں جو اس مرض کا شکار تھے انہوں نے سرکہ استعمال کیا تو درد سے نجات حاصل ہوگئی۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یاد فرمایا

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایام مرض میں ایک دن فرمایا کیا ہی اچھا ہوتا

میرے بعض صحابہ میرے پاس ہوتے عرض کیا ابوبکر' فرمایا نہیں! پھر کہا گیا! عمر! فرمایا نہیں' عرض کیا عثمان! کہا ہاں! جب حضرت عثمان حاضر ہوئے تو مجھے فرمایا تم ذرا ادھر ہو جاؤ پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سرگوشی فرمائی تو ان کا چہرہ پریشان دکھائی دینے لگا۔ پھر جب بلوائیوں نے آپ کے گرد گھیرا تنگ کردیا' لوگوں نے مقاتلہ کی اجازت طلب کی آپ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ ایسے نازک مرحلہ میں صابر رہنا چنانچہ آپ نے مقاتلہ کی اجازت نہ دی اور 35ھ بروز جمعتہ المبارک آپ کو شہید کردیا گیا۔ اس وقت آپ تقریباً 90 برس کے تھے۔ بعض نے کہا 88 سال کی عمر تھی۔

نماز جنازہ اور فرشتے

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن حضرت عثمان شہید ہوں گے ان پر آسمان کے فرشتے نماز پڑھیں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے خاص ہے یا عام لوگوں کے لئے بھی فرشتے نماز پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے مخصوص ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ تو آسمانوں میں ذوالنورین کے لقب سے معروف ہیں۔

ربیع الابرار میں ہے کہ دو نور سے مراد' آپ اور آپ کی زوجہ محترمہ ہیں۔

قتادہ بن نعمان ذوالعینین کہلاتے ہیں غزوہ احد میں ان کی آنکھ باہر نکل پڑی' سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اندر

ڈال دی وہ اسی وقت صحیح و سالم ہوگئی یہاں تک کہ زندگی بھر اس آنکھ میں کسی قسم کا مرض ظاہر نہ ہوا جبکہ دوسری آنکھ کبھی کبھی دکھنا شروع ہو جاتی!

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست مبارک

مجمع الاحباب میں ہے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیعت الرضوان کا حکم فرمایا' حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے سفیر کی حیثیت سے مکہ مکرمہ میں تھے جب آپ صحابہ کرام سے بیعت لے چکے تو فرمایا عثمان' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے کام میں مصروف ہیں پھر آپ نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور دوسرے ہاتھ سے ملاتے ہوئے فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے لٰہذا اس نسبت سے حضرت عثمان کا ہاتھ صحابہ کرام کے ہاتھوں کی نسبت بہت اعلیٰ ہے۔

طواف کعبہ سے انکار

جب سفیر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیثیت سے حضرت عثمان مکہ مکرمہ گئے تو وہاں لوگوں نے کہا موقعہ غنیمت ہے آپ بیعت اللہ شریف کا طواف کرلیں آپ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تک طواف نہ کریں میں طواف نہیں کرسکتا ہاں آپ نے سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب کا خوب ملحوظ رکھا۔

دوبار جنت خرید کی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو بار جنت کا سودا کیا' ایک مرتبہ جب چاہ رومہ یہودی سے بیس ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کیا۔ اس موقع پر حضور نے ارشاد فرمایا عثمان نے میری امت کو

زندگی بخش دی اور اس کا اکرام بجا لائے۔ دوسری بار جب آپ نے ساڑھے نو سو اونٹ اور پچاس گھوڑے غزوۂ تبوک کے لئے مع سازوسامان پیش کئے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام لوگوں سے زیادہ صاحب شرم و حیا ہیں۔

احترام خاص

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی بائیں ہاتھ کو اپنی شرم گاہ سے نہیں لگایا' فرماتے ہیں کہ اس ہاتھ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک بار مس کیا تھا' (بعض کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کے وقت اپنے بائیں ہاتھ کو عثمان کا ہاتھ قرار دیا تھا اسی نسبت کا پاس کرتے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے استنجا وغیرہ نہیں کیا کرتے تھے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گیارہ سال گیارہ ماہ چودہ دن تک برسراقتدار رہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے تشبیہ دیا کرتے تھے ایک روایت میں ہے حضرت ہارون علیہ السلام سے تشبیہ دیا کرتے! ان دونوں روایات کو یوں تطبیق دیا جاسکتا ہے' حضرت عثمان حضرت ابراہیم سے یوں مشابہت رکھے کہ جیسے فرشتے حضرت ابراہیم سے حیا کرتے۔ ویسے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حیا کرتے تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام سے کسی دوسری صفت میں مشابہت رکھتے ہوں گے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک سو چھتیس احادیث مروی ہیں تین بخاری شریف اور مسلم شریف میں' پانچ مسلم شریف اور آٹھ بخاری شریف میں باقی دیگر کتب حدیث میں ہیں۔

حضرت مولف علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ یہ مناقب و فضائل ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں رقم کرنے کیلئے مجھے توفیق عطا فرمائی۔ آپ صاحب صدق وفا خلیفہ تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جنت معلیٰ میں تحت بنایا ہے فرشتے ان سے حیا فرماتے' آپ حق گو حق پسند اور باطل کو مٹانے والے تھے ایمان کو مستحکم کرنے اور قرآن کو ترتیل سے پڑھنے والے تھے امیرالمومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے شہرت رکھتے ہیں۔ ﷺ

مناقب امیرالمومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

چودھویں کا چاند

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میانہ قد' بڑی آنکھیں اور خوب سیاہ' حسین چہرہ گویا کہ چودھویں کا چاند ہیں شکم مضبوط اوپر کی جانب نشان تھا ریش مبارک پر بکثرت بال جبکہ سر میں کم تھے۔ گردن' صراحی دار' آپ کے دو بھائی حضرت جعفر اور حضرت عقیل تھے دو چچا حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب اسلام و ایمان تھے آپ آٹھ سال کی عمر میں ایمان لے آئے بعض سات سال کی عمر بتاتے ہیں لیکن مشہور ہے کہ آپ جب ایمان لائے اس وقت آپ دس برس کے تھے (تابش قصوری)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بچپن سے ہی آپ کو اپنے ساتھ رکھنا شروع کردیا اس کا سبب یہ تھا کہ قریش جب قحط کی مصیبت میں مبتلا ہوئے تو حضرت ابوطالب کے کثیر العیال ہونے کے باعث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا! آیئے ابوطالب کی ان کے عیال میں معاونت کریں تاکہ ان کی پریشانی میں کمی واقع ہو چنانچہ حضرت عباس نے حضرت جعفر اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے لیا۔

سب سے پہلے اسلام؟ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کا بیان ہے کہ حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سب سے پہلے حضرت علی اسلام لائے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب سے اس امت میں کسی بھی فرد نے پہلے عبادت کی ہو میں اس سے پانچ سال قبل اللہ تعالیٰ کی عبادت سے مشرف ہو چکا ہوں۔

مولود کعبہ : ابوالحسن مالکی رحمہ اللہ علیہ اپنی تصنیف الفصول المہمہ فی معرفتہ الائمہ میں رقم فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شکم مادر سے جوف کعبہ میں متولد ہوئے اور اس فضیلت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہی خاص فرمایا۔ تفصیل قدرے یوں ہے حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا بغرض طواف بیت اللہ شریف آئیں وہی در دزہ کا آغاز ہوا حضرت ابوطالب نے انہیں کعبہ میں داخل ہونے کا اشارہ کیا۔ آپ جب اندر چلی گئیں تو وہی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ متولد ہوئے۔ عام الفیل کے 23 سال بعد ماہ رجب المرجب جمعہ المبارک کے دن آپ پیدا ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عقد مبارک فرمائے تین سال گزر چکے تھے حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہلی ہاشمیہ خاتون ہیں جن کے ہاں ہاشمی فرزند پیدا ہوا آپ اسلام کے زیور سے آراستہ ہوئیں اور ہجرت کا شرف بھی حاصل ہوا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی میں ہی ان کا وصال ہوگیا تھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی قبر مبارک میں اترے تھے۔

علامہ محب طبری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں دو شنبہ کو آپ نے اپنی بعثت کا اعلان فرمایا اور سہ شنبہ کے دن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کی زینت بن گئے آپ کے والد ابوطالب کہا کرتے بیٹا اپنے چچا کے بیٹے کی پیروی اختیار کرو کیونکہ وہ سوائے اچھائی و بھلائی کے اور کوئی حکم نہیں دیتے لیکن میں اپنے آباؤاجداد کے دین پر ہی رہوں گا۔

مشترکہ درودوسلام

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فرشتے مجھ پر اور علی المرتضیٰ پر اس وقت سے درودوسلام بھیجتے رہتے ہیں جب ہم دونوں نماز پڑھا کرتے تھے حالانکہ اس وقت اور کوئی ہمارے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہوا۔

نمازی' جوان اور بچہ

حضرت محمد بن عفیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے میرے والد نے خبر دی ہے کہ قبل از اظہار نبوت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد حرام میں تھا اسی اثناء میں ایک جوان آیا اور اس نے کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا شروع کردی پھر ایک بچہ آیا وہ بھی اسی کے ساتھ دائیں طرف کھڑا ہوکر نماز پڑھنے لگا پھر ایک خاتون آئی اور ان دونوں کے پیچھے نماز ادا کرنے لگی۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جانتے ہو یہ کون ہیں' میں نے کہا نہیں تو انہوں نے فرمایا یہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں میرے بھتیجے وہ علی المرتضیٰ ابن ابوطالب ہیں اور یہ خاتون حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔

محبوب ملائکہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرا جس کسی آسمان پر گزر ہوا میں نے وہاں فرشتوں کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشتاق پایا۔

عزرائیل علیہ السلام اور قبض ارواح

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میرا ایک ایسے فرشتے کے پاس گزر ہوا جس کا ایک پاؤں مشرق اور دوسرا مغرب تک پھیلا ہوا ہے وہ نور کے تخت

پر جلوہ افروز ہے اور کل کائنات اس کے سامنے ہے میں نے کہا جبرائیل یہ کون ہے؟ وہ بولے یہ عزرائیل ہے میں نے آگے بڑھ کر سلام کیا اس نے جواباً" کہا وعلیک السلام یا احمد۔ پھر اسے جانتے ہو وہ کہنے لگا کیوں نہیں؟ خوب جانتا ہوں بلکہ مجھے تو اللہ تعالیٰ حکم فرما چکا ہے کہ تم ہر جاندار کی روح قبض کرسکتے ہو البتہ میرے محبوب حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور علی المرتضٰی کی روح پر تجھے کوئی اختیار نہیں۔

سب سے بڑے جسٹس

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ کہتے ہوئے سنا' علی! آپ بڑے راست گو ہو' بڑے فیصلہ کرنے والے ہو' نیز حق و باطل میں بڑی مہارت سے امتیاز کرنے والے ہو۔

محبت کی موت

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو تمہارے بعد تمہاری محبت میں فوت ہوگا اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ بالخیر فرمائے امن و ایمان کے ساتھ وہ راہی بقاء کو سدھارے گا۔

عظمتِ اہل فضل

الزہرالفاتح میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں جلوہ فرما تھے کہ اتنے میں حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے لئے اپنی جگہ سے ہٹ گئے اور فرمانے لگے اے ابوالحسن یہاں آجایئے۔
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ منظر دیکھ کر مسکراتے ہوئے فرمانے

لگے اہل فضل ہی فضل کے زیادہ مستحق ہیں اور اہل فضل کے فضل کو اہل فضل ہی جانتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! علی تم میرے بعد سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے تمہارا حساب و کتاب نہیں ہوگا۔

ایمان کی ضمانت : نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا علی جو تمہاری محبت میں فوت ہوگا اللہ تعالیٰ اسے امن و ایمان کی موت عطا فرمائے گا۔

حجر و شجر میں محبت علی رضی اللہ عنہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت بلال اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ میرا بازار میں جانا ہوا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خربوزے خرید فرمائے۔ جب ہم اپنی جگہ آئے اور ایک خربوزے کو توڑا تو وہ کڑوا نکلا۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اسے واپس کر آئیں اور ساتھ ہی کہنے لگے کیا تمہیں اس بات سے آگاہ نہ کروں؟ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی کہ

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اے ابوالحسن! اللہ تعالیٰ نے بشر، شجر و حجر پر تمہاری محبت پیش کی جس نے اسے پسند کرلیا وہ شیریں اور طیب و طاہر ہوا اور جس نے تمہاری محبت سے اعراض کیا وہ تلخ اور ناپسندیدہ ہوگیا میرا گمان ہے یہ خربوزہ میرے محبین میں شامل نہیں تھا۔

فوائد عجیبہ : کتاب شرعۃ الاسلام میں ہے کہ خربوزہ کھانا قاتل کرم ہے، آنکھ کی بینائی تیز کرتا ہے، منہ کو خوشبودار اور سر درد کیلئے کافور ہے، شکم میں تسبیح کرتا ہے نیز یہ کھانا بھی ہے مشروب بھی، نزہۃ النفوس میں ہے کہ زرد

خربوزہ رنگت نکھرتا ہے تاہم سبز افضل ہے کھانے میں اس کا استعمال معدہ کو صاف تھرا کردیتا ہے بیماری کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے اور امراض حارہ کو فائدہ مند ہے۔

بشر حافی کے ہاتھ لگانے کی برکت

حضرت ابوعلی رود باری رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ بغداد میں ایک جماعت نے کسی ساتھی کو خربوزے خریدنے بھیجا' اور وہ جماعت مبتلائے معصیت تھی اس شخص نے ایک خربوزہ خریدا اور کہنے لگا اسے حضرت بشر حافی رحمہ اللہ علیہ نے ہاتھ لگایا ہے لوگوں نے اس کی قیمت بڑھا دی میں نے اسے بیس درہم میں خرید لیا جب اس جماعت نے اسے کھایا تو ان کے دل روشن ہوگئے اور انہوں نے گناہوں سے توبہ کرلی۔

عطائے الٰہی: ایک شخص لکڑیاں چن کر اپنے اہل و عیال کی پرورش کرتا تھا ایک روز سردیوں کے موسم میں باہر نکلا کیا دیکھتا ہے کہ ایک خربوزے کی بیل کو تین خربوزے لگے ہوئے ہیں وہ انہیں فروخت کے لئے لے گیا اتفاقاً اسے بادشاہ کا خادم خربوزہ تلاش کرتے ہوئے ملا بادشاہ کو کوئی ایسا مرض لاحق تھا اطباء نے جس کا علاج خربوزہ تجویز کیا تھا اس نے خرید لیا وہ بادشاہ کے ہاں لے گیا دوسرے اور تیسرے روز بھی اسی طرح وہ خربوزے لایا بادشاہ نے استعمال کئے اور بیماری دور ہوگئی بادشاہ نے لکڑ ہارے کو اپنے ہاں طلب کیا اور کہا میرے خزانوں میں جاؤ اور جو کچھ پسند آئے اٹھالو۔ وہ گیا' اس نے ایک شیشہ لیا جس میں گلاب تھا لوگوں نے کہا یہ بہت قیمتی ہے کسی اور چیز کو اٹھا لیتے' اس نے کہا میں خربوزے کی بیل کو اتنی ہی قیمت میں دینا چاہتا ہوں کیونکہ اس نے میری بادشاہ تک رسائی اور شناسائی کرا دی جب بادشاہ نے یہ بات سنی تو اسے بہت سے انعام و اکرام سے نواز دیا۔

موعظت: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں طمع لذت کی قید ہے
!(جس سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا) •

تنے حرف طمع دے یارو تنے ای نقطیوں خالی
خالی نال پیا واہ میرا میں بھی رہ گئی خالی

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد لتسلن یومیذ عن النعیم۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نعیم کے بارے تم سے پوچھے گا آپ فرماتے نعیم سے امن و عافیت' صحت و تندرستی مراد ہے بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ جو لوگ تندرست اور ہر دکھ سے محفوظ رہے ہوں گے روز قیامت ان کا حساب سخت ہوگا۔

ایک روٹی بھی نہ ملی

ربیع الابرار میں مرقوم ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام ایک غار میں داخل ہوئے تو وہاں اسے ایک مردہ نظر آیا جس کے سرہانے ایک تختی پر یہ لکھا ہوا تھا میں فلاں بن فلاں ہوں ہزار برس تک دنیا کا حکمران رہا ہزار شہر آباد کئے ہزار عورتوں سے شادی رچائی' ہزار لشکر کو شکست دی مگر نوبت بایں جارسید معاملہ یہاں تک جاپہنچا کہ ایک روٹی کی تلاش میں ایک بوری درہموں بھیجی مگر ایک روٹی بھی نہ مل سکی پھر میں نے ایک بوری سونا بھیجا مگر روٹی دستیاب نہ ہوئی۔ تو میں نے جواہر کا سفوف بنا کر پھانک لیا اور اس جگہ مرگیا جسے ایسے حال میں صبح طلوع ہوا کہ اس کے پاس صرف ایک ہی روٹی ہو تو وہ سمجھ لے کہ روئے زمین میں اس سے بڑھ کر کوئی امیر نہیں ورنہ اللہ تعالیٰ اسے مجھ جیسی موت دے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو روزی پر صبر جمیل اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں جہاں چاہے گا مقام عطا فرمائے گا۔

علی سے دلی محبت کا ثمرہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دلی محبت رکھے اسے امت کے تیسرے حصے جتنا ثواب ملے گا اور جو ان سے زبان و دل کے ساتھ محبت رکھے اسے دو ثلث کا ثواب عطا کیا جائے گا اور جو ان سے' زبان' دل اور ہاتھ سے محبت رکھے اسے پوری امت جتنا ثواب میسر ہو گا۔

لوگو! سن لو مجھے حضرت جبرائیل علیہ السلام کہہ رہے ہیں وہ شخص سعادت کاملہ سے بہرہ مند ہو گا جو میری ظاہری زندگی میں اور اس کے بعد علی سے محبت رکھے گا اور وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو میری ظاہری زندگی اور اس کے بعد علی سے دشمنی رکھے گا۔

محب علی محب نبی ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے علی سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی جس نے علی سے عداوت رکھی اس نے مجھ سے عداوت کی جس نے علی کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو غضبناک کیا!

روٹی' دودھ اور نجومی

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کسی شہر میں جانا ہوا وہاں ایک نجومی رہتا تھا جو غیب دانی کا مدعی تھا اس کے پاس بہت سے لوگ جمع رہتے' حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے ضیافت پر طلب فرمایا اسے ایک روٹی دی اور ایک روٹی آپ نے پکڑ لی۔ پھر فرمایا آیئے ہم اپنی اپنی روٹی کے ٹکڑے اس کھانے میں ڈال دیں جب ٹکڑے سالن میں ڈال دیئے گئے تو

آپ نے فرمایا اپنی روٹی کو میری روٹی سے الگ کرو۔ اس نے کہا یہ کیسے ممکن ہے مجھے کیا خبر میری روٹی کونسی ہے اور آپ کی کونسی؟ آپ نے فرمایا جس روٹی کے تو نے ازخود ٹکڑے کر کے سالن میں ڈالے اسے ہی پہچان نہیں سکتا تو پھر غیب دانی کا دعویٰ کیوں کرتا ہے؟ اس نے اپنی عاجزی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا امیرالمومنین! کیا آپ اپنی روٹی کو پہچانتے ہیں فرمایا نہیں البتہ میں اپنے رب سے عرض کرتا ہوں وہ ممتاز فرمادے یہ کہنا تھا کہ آپ کی روٹی کے ٹکڑے سالن کے اوپر ظاہر ہو گئے اور اس شہر کے تین ہزار آدمیوں آپ کی روٹی سے سیر ہوئے۔

گناہوں کو جلانا

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں علی المرتضیٰ کی محبت گناہوں کو ایسے جلادیتی ہے جیسے آگ لکڑی کو! اگر تمام لوگ آپ کی محبت کو اختیار کرلیتے تو اللہ تعالیٰ دوزخ کو پیدا ہی نہ فرماتا

عجیب نیکی

حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت ایسی عجیب نیکی ہے جس کے ساتھ کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچا سکتا اور ان کی دشمنی ایسا گناہ ہے جس کے ساتھ کسی بھی قسم کی نیکی نفع بخش نہیں ہوسکتی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو یاقوت سرخ کی شاخ کا تمنائی ہو جسے اللہ تعالیٰ نے جنات عدن میں پیدا فرمایا ہے اسے چاہئے کہ وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت کا سہارا حاصل کرے۔

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر شہادت دیتا ہوں جو آپ نے

فرمایا اگر ساتوں آسمان اور سات زمینیں ایک پلے میں رکھی جائیں اور دوسرے میں ایمان علی تو آپ کا ایمان وزنی ہوگا۔

انبیاء کرام کی زیارت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو حضرت آدم کو ان کے علم میں حضرت نوح کو ان کی فراست میں حضرت ابراہیم کو ان کے حلم میں حضرت موسیٰ کو ان کے زہد میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی لطافت و رافت میں دیکھے تو اسے چاہئے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ لے۔ (رواہ ابن جوزی)

دو ہزار سال قبل

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کے بنائے جانے سے دو ہزار سال قبل جنت کے دروازے پر لکھا ہوا تھا حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور علی ان کے بھائی ہیں۔

ایک پرندہ اور سبز بادام

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک پرندہ اپنے منہ میں سبز بادام لئے آیا اور آپ کے سامنے ڈال دیا' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اٹھایا اس کے اندر سے ایک سبز رنگ کا کیڑا سا نکلا جس پر زرد رنگ میں مرقوم تھا لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ نصرتہ بعلی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا علی! تم مسلمانوں کے سردار' متقین کے امام و پیشوا' پرنور پیشانی والوں اور روشن دست و پا لوگوں کے رہنما ہو!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایماندار کے ایمان کی رجسٹری حضرت علی کی محبت ہے۔

علی کی محبت اولاد کا امتحان

الزہر الفائح میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں صحابہ کرام کو حکم دیا اپنی اولاد کا امتحان علی کی محبت سے لو کیونکہ وہ کسی کو گمراہی کی طرف نہیں بلاتے اور نہ ہی وہ ہدایت سے دور ہیں جو ان سے محبت کرے وہی تمہارا ہے جو ان سے دشمنی کرے وہ تم میں سے نہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے اس کے بعد لوگ راستے میں کھڑے ہوجاتے اور بچوں سے سوال کرتے کیا تمہیں علی سے محبت ہے اگر ہاں کہتا تو اسے قبول کرلیتے اور اگر انکار کرتا تو باپ اس کی ماں کو طلاق دے دیتا۔

علی کی باتیں

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ ایسی باتیں ارشاد فرمائی ہیں جو کسی اور سے نہیں سنی گئیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں جس کی گفتگو نرم و شیریں ہو اس کی محبت واجب! جس نے اپنے نفس کی کیفیت پہچان لی' وہ ہلاک نہ ہوا جس سے چاہے مانگ تو اس کا قیدی ہو جائے گا جس کو چاہے دے تو اس پر حاکم ہوگا جس سے چاہے استغنا ظاہر کر تو اس کا مثل ہوجائے گا جب تم کسی عابد کو دیکھو کہ وہ اپنی عبادت کے باعث علماء سے بے نیاز ہوچکا ہے تو سمجھ لو شیطان کے جال میں پھنس چکا ہے اور جو بلاعلم مفتی بن جائے اس پر زمین و آسمان لعنت بھیجتے ہیں جو کسب حلال کے باوجود پریشانی میں رات بسر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہوجاتا ہے آپ نے فرمایا دس چیزیں نقصان کا باعث ہیں کثرت غم' گدی میں پچھنے لگوانا' کھڑے پانی میں پیشاب کرنا' ترش

سیب کھانا' سبز دھنیا استعمال کرنا' چوہے کا جھوٹا کھانا' قبروں پر لکھنا وغیرہ۔

لَافَتیٰ اِلَّاعَلِیٌّ لَاسَیْفَ اِلَّاذُوالْفِقَار

حضرت رضوان نامی نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے غزوہ بدر میں باواز بلند ان کلمات سے پکارا لافتی الاعلی لاسیف الاذوالفقار اسی دن سے یہ مصرع ضرب المثل بن گیا۔ ذوالفقار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلوار تھی آپ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمادی تھی۔

ذوالفقار اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں جگہ جگہ خوبصورت سوراخ نما نشان لگے ہوئے تھے۔ فقار فقرہ کی جمع جس کا معنی گڑھا یا سوراخ ہے بعض نے کہا اس میں دندانے تھے اس لئے اسے دندانوں والی تلوار یعنی ذوالفقار (ربیع الابرار)

شجرطوبیٰ کا مرکز

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شجرطوبیٰ کی جڑ میرے گھر میں ہے پھر فرمایا شجر طوبیٰ کی جڑ علی کے گھر ہے آپ سے عرض کیا گیا یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا میرا اور علی کا گھر ایک ہی محل میں ہوگا۔

جبرائیل و میکائیل کا ایثار سے انکار

حضرت نسفی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل و میکائیل کی جانب وحی کی! میں نے تمہارے درمیان مواخات کردی ہے لہٰذا تم میں سے ایک دوسرے پر اپنی زندگی کا کچھ حصہ ایثار کردے مگر دونوں نے اپنی اپنی عمر کا تھوڑا سا حصہ ایثار کرنے سے اعراض کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح کیوں نہ ہوئے ہم نے

انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جب بھائی چارہ کا سلسلہ قائم فرمایا تو انہوں نے ہجرت کی رات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنی زندگی نثار کرنے کیلئے آپ کے بستر پر لیٹنے کو ترجیح دی لہٰذا اب تم زمین پر جاؤ اور ان دونوں کی حفاظت کرو چنانچہ حضرت میکائیل علی کے سرہانے اور جرائیل علیہ السلام آپ کے پاؤں کی جانب موجود رہے اسی دوران جرائیل علیہ السلام نے دریافت کیا! اے علی! آپ کی مثل کون ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ کیلئے فرشتوں پر فخر فرماتا ہے۔

انگشتری سے حفاظت

بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں ایک ایسے علاقہ میں سفر پر جارہا ہوں جس کا راستہ خطرناک ہے آپ نے اپنی انگوٹھی عطا فرمائی اور کہا تیرے پاس جب کوئی درندہ وغیرہ آئے تو اسے کہہ دینا میرے پاس علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انگوٹھی ہے چنانچہ وہ شخص سفر پر روانہ ہوگیا جنگل سے گزر رہا تھا کہ ایک درندے نے آلیا اس نے جلدی سے آپ کی انگوٹھی اس کے سامنے کردی درندہ وہی رک گیا اور آسمان کی طرف منہ کرکے کچھ پکارا پھر زمین کی طرف دیکھا اور غرایا' اسی طرح چاروں سمت منہ کرکے پکارتا رہا پھر بڑی تیزی سے بھاگ گیا۔

جب وہ شخص واپس آیا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر اس نے تمام ماجرا کہہ سنایا' اس پر آپ نے فرمایا وہ درندہ کہتا تھا! مجھے اللہ تعالیٰ کے حق ہونے کی قسم جس نے آسمان کو بلند کیا زمین کو پست اور سورج کو طلوع فرمایا میں ایسی سرزمین میں نہیں رہوں گا جہاں کے باشندے میرے خوف سے علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شکایت کریں۔ (الشوارالملح)

شیر نے سانپ کو مار ڈالا

ربیع الابرار میں ہے آپ پنگھوڑے میں تھے کہ ایک سانپ آگیا آپ باہر نکلے اور سانپ کو مار ڈالا آپکی والدہ ماجدہ تعجب کرنے لگیں تو ہاتف غیبی پکارا یہ شیر ہے جس نے پالنے سے اتر کر اپنے دشمن کو ختم کردیا۔

حضرت ابن جوزی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں آپ نے فرمایا میں وہی ہوں جس کا نام میری والدہ نے حیدر رکھا ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ یہاں انہوں نے اپنے والد کے بجائے والدہ کا فخریہ انداز میں نام لیا اس کی کیا وجہ ہے؟ جواباً" کہتے ہیں کہ آپ نے اس انداز میں پکار کر اپنی والدہ کے اسلام پر فخر کا اظہار کیا ہے۔

روح علی کی عبادت

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا علی! شب جمعہ کو سوئے رہتے ہیں جب کہ اس رات کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جمعہ کی شب علی پر صدقہ کردی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی روح سے ایک سبز پرندہ تخلیق فرمائے گا جو آسمانوں میں ہر جگہ پرواز کرے گا یہاں تک کہ ایک فٹ جگہ باقی نہیں رہے گی جہاں نہ پہنچے۔ یہ روح علی ہے جسے ہر آسمان کے چپے چپے پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے شرف حاصل' اسی طرح آپ نے فرمایا لوگو ! مجھ سے آسمانوں کے راستے دریافت کرلو انہیں میں زمین کے راستوں سے زیادہ جانتا ہوں (رواہ نسفی علیہ الرحمتہ)

بتایئے جبرائیل کہاں ہیں؟

جب آپ مذکورہ بالا کلمات فرمارہے تھے اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام بصورت بشر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے اگر آپ اپنے قول میں صادق ہیں تو بتایئے اس وقت جبرائیل کہاں ہیں آپ نے آسمان

کی طرف دیکھا پھر دائیں' بائیں نظر کی' اوپر دیکھا' نیچے دیکھا اور فرمایا میں نے جبرائیل کو آسمانوں اور زمینوں میں دیکھا مگر انہیں نہ پایا ادھر ادھر نگاہ کی مگر کہیں نظر نہ آئے لہٰذا آگاہ ہوجایئے تم خود ہی جبرائیل ہو! جو انسانی صورت میں میرے پاس سوال کرنے آئے ہو!

حضرت علی اور شہد کی مکھیاں

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک ایسی کافر قوم کی طرف تبلیغ کے لئے بھیجا جو شہد کی مکھیاں پالتے تھے آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی انہوں نے انکار کیا آپ نے شہد کی مکھیوں سے فرمایا تم ان لوگوں کو چھوڑ کر کہیں اور چلی جاؤ کیونکہ یہ قوم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ماننے سے انکار کرتی ہے۔ یہ سنتے ہی شہد کی مکھیاں وہاں سے اڑ گئیں اور ان کی معاشی حالت ابتر ہوتی گئی کیونکہ وہ انہیں پالتے اور شہد کا کاروبار کرکے اپنی روزی کماتے تھے جب ان کا کاروبار ٹھپ ہوگیا تو مجبور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے آپ اپنے مبلغ کو ہمارے پاس بھیجئے چنانچہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں گئے انہیں زمرہ اسلام میں داخل کیا اور بلند فرمایا شہد کی مکھیوں نبی پاک کے صدقے تم واپس آجاؤ کیونکہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے ہیں چنانچہ شہد کی مکھیاں فوراً وہاں حاضر ہوکر اپنے کام میں مصروف ہوگئیں۔

شہد کی مکھیوں نے دشمنان علی کو ہلاک کردیا

بیان کرتے ہیں کہ کسی جہاد میں کفار حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر غالب آرہے تھے ان کے پاس شہد کی مکھیاں بکثرت تھیں اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی (واوحینا الی النحل' قرآن کریم) کہ حضرت علی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کی مدد کریں چنانچہ شہد کی مکھیوں نے بڑی تیزی سے کفار پر حملہ کردیا یہاں تک کے وہ ہلاک ہوگئے۔

علی' فاروق اعظم کے مزار پر

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم برزخ سے بھی نوازا تھا چنانچہ اس کا مظاہرہ اس وقت ہوا جب سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصال فرمایا اور انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزاراقدس میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں دفن کردیا گیا تو حضرت علی المرتضیٰ آپ کی قبر پر ایک طرف بیٹھ کر فرشتوں سے ان کی باتیں سننے لگے۔ سوال و جواب کے بعد فرشتوں نے کہا آپ آرام فرمایئے آپ نے فرمایا میں آرام کیسے کروں؟ جب تمہارا میرے پاس آنا ہوا تو تمہاری ہیبت ناک شکلیں دیکھ کر مجھے خوف محسوس ہوا اور تاحال ویسے ہی کیفیت ہے باوجودیکہ میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مونس و ہمدم ہوں آپ کی معیت میں زندگی بسر کی ہے اب میری یہی تمنا ہے میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کو گواہ بناکر تاکید کرتاہوں کہ جب تمہارا میرے حبیب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی کے پاس قبر میں جانا ہوتو اچھی صورت میں جایا کریں۔

چنانچہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد پر منکر نکیر کے وعدہ کیا کہ ہم ایسا ہی کریں گے یہ سن کر حضرت علی المرتضیٰ مسکرائے اور فرمایا اے عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اب آرام فرمایئے اللہ تعالیٰ آپ کو مسلمانوں کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے آپ نے اپنی زندگی اور وصال دونوں میں مسلمانوں کو نفع پہنچایا ہے۔

تمہارے لئے صرف ایک درہم

علامہ محب طبری رحمہ اللہ علیہ ذخائر العقبیٰ میں رقمطراز ہیں کہ دو شخص کھانا کھا رہے تھے ایک کے پاس تین روٹیاں اور دوسرے کے پاس پانچ تھیں وہی پر ایک اور شخص کا گزر ہوا جس نے ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا اور وہ آٹھ درہم دیکر چلا گیا وہ دونوں درہموں کی تقسیم پر جھگڑنے لگے پانچ روٹیاں والا کہنے لگا میرے پانچ درہم بنتے ہیں دوسرا کہتا ہے ہم برابر برابر کرلیں اختلاف دور نہ ہوا تو آپ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فیصلہ طلب کیا تو آپ نے تین روٹی والے کو فرمایا جو کچھ وہ دیتا ہے لے لو اسی میں فائدہ ہے وہ کہنے لگا میں تو انصاف چاہتا ہوں آپ نے فرمایا پھر تیرے لئے صرف ایک درہم ہے کیونکہ آٹھ روٹیاں تھیں تین آدمیوں نے انہیں اکٹھے ملکر کھایا تین روٹیوں کے نو ثلث بنتے ہیں لہٰذا تو نے نو ثلث سے اپنے آٹھ ثلث کھا لئے تیرا صرف ایک ثلث بچا اور تیرے ساتھی نے اپنے پندرہ ثلث میں سے آٹھ ثلث کھائے اس طرح اس کے سات بچے تو تیرے ساتھی نے کھائے اس طرح تمہارا ایک درہم بنتا ہے جبکہ اس کے حصے میں سات درہم آئیں گے سو وہ ایک لے لو!

بچہ اس کا جس کا دودھ وزنی

بیان کرتے ہیں کہ آپ کے زمانے میں ایک شخص نے دو عورتوں سے نکاح کیا اور دونوں کے ہاں اندھیری رات میں بچہ اور بچی پیدا ہوئے لڑکے کے بارے میں دونوں جھگڑا کرنے لگیں (کہ لڑکا میرا ہے لڑکی تیری) مقدمہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا آپ نے فرمایا تم دونوں تھوڑا تھوڑا دودھ نکالو اور اس کو الگ الگ وزن کیا جائے جس کا برابر مقدار میں ہوتے ہوئے دودھ بھاری ہوگا بچہ اسی کا ہے (چنانچہ اس فیصلہ کو دونوں نے قبول کرلیا) آپ سے عرض کیا گیا آپ نے یہ فیصلہ کس بناء پر کیا ہے' فرمانے

لگے اللہ تعالیٰ کے ارشاد للذکر مثل حظ الانثیین 'مرد کے لئے عورت سے دوگنا حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے آدمی کو عورت کی بہ نسبت دوگنی فضیلت دی ہے۔

بداخلاق؟

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں گوشت کھایا کرو یہ آنکھوں کی بینائی تیز کرتا ہے رنگت نکھارتا ہے اور خوش خلقی پیدا کرتا ہے جو شخص چالیس دن تک اسے چھوڑ رکھے وہ بداخلاق ہوجاتا ہے بعض کہتے ہیں گوشت کھانے سے ستر قسم کی قوت پیدا ہوتی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ دنیا اور جنت میں گوشت تمام کھانوں کا سردار ہے نیز فرمایا گوشت کھانے کے وقت دل فرحت محسوس کرتا ہے۔

نزہت النفوس میں ہے کہ بھیڑ کا گوشت حافظہ بڑھاتا ہے' ذہن کو تقویت بخشا ہے پشت کا گوشت پاکیزہ تر ہوتا ہے پکا ہوا گوشت' روسٹ کئے ہوئے سے زیادہ مفید ہے کیونکہ وہ معدہ میں بوجھ نہیں بنتا' عمدہ اور فربہ۔ گائے کا گوشت بہت نافع ہے کیونکہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کی ادائیگی کا باعث ہے۔ مرغ کا گوشت بھی عمدہ ہے' مرغی کا گوشت رنگت نکھارتا ہے' عقل بڑھاتا ہے' خصوصاً جس نے ابھی انڈے نہ دیئے ہوں اور بڑے مرغ کا گوشت قولنج کو نافع ہے' جب اسے بطور دوا کھایا جائے نہ کہ غذا' یعنی اس کا زیادہ استعمال قولنج کیلئے اتنا مفید نہیں ہوتا۔ عمدہ مرغ اس وقت تک ہوتا ہے جب تک اپنے پر نہ پھٹ پھٹاتے۔ یعنی چند ماہ کا چوزہ ہو!

امیر آدمی پر ہفتہ میں اپنی زوجہ کو ایک کیلو گوشت دینا واجب ہے غریب کو نصف اور متوسط کو تین پاؤ جمعہ کے دن گوشت کھانا مسنون ہے کیونکہ اس دن خوشی کرنا اولیٰ ہے۔

محبوب تین انسان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا آپ نے بسم اللہ پڑھ کر ایک لقمہ لیا اور یوں دعا فرمانے لگے! الٰہی! جو تجھے اور مجھے محبوب تر انسان ہے اسے میرے پاس بھیج دے۔ اسی اثناء میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دروازہ کھٹکھٹایا! میں نے پوچھا کون؟ آواز آئی' علی! میں نے کہا آپ مصروف ہیں آپ نے پھر ایک لقمہ اٹھایا اور اسی طرح دعا کی' پھر دروازہ کھٹکا! میں نے پوچھا کون جواب ملا! علی؟ اور ساتھ ہی آواز بلند کی! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھول دو جب درواہ کھلا تو علی حاضر ہوئے' آپ نے فرمایا میں نے ایک ایک لقمہ کے ساتھ دعا ہے الٰہی میرے پاس اس شخص کو بھیج دے جو تجھے اور مجھے محبوب تر ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے سرکار! میں تین بار آیا اور ہر مرتبہ حضرت انس نے کہا آپ مصروف دعا ہیں میں واپس جاتا رہا! آپ نے حضرت انس سے فرمایا تم نے علی کو کیوں نہ آنے دیا۔ وہ عرض گزار ہوئے میرا خیال تھا کوئی انصار میں سے آئے آپ نے فرمایا ذرا بتاؤ تو سہی علی سے افضل انصار میں کون ہے؟

والد کے حقوق

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حقوق مسلمانوں پر ایسے ہیں جیسے والد کے اولاد پر!

سب سے بہتر

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

بعد سب سے بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیسری بار جب میں نے دریافت کیا تو میرا گمان تھا کہ آپ حضرت عثمان کا نام لیں گے میں نے ازخود کہہ دیا ان کے بعد تو آپ ہیں آپ نے اس پر جواب ارشاد فرمایا میں تو کچھ نہیں ہاں ایک مسلمان ہوں (سبحان اللہ کیا عاجزی و انکساری ہے)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برسر منبر فرمایا لوگو! سن لو اس امت میں سب سے بہتر ابوبکر اور عمر ہیں' اللہ تعالیٰ نے خلافت ابوبکر سے شروع کی پھر حضرت عمر کو اس پر مقرر فرمایا ان کے بعد حضرت عثمان غنی خلیفہ ہیں اور پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مہر سے مجھ پر خلافت کو ختم فرما دیا۔ مجمع الاحباب میں ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانچ سال تک خلیفہ رہے شرح مہذب میں چند روز کم پانچ سال کی مدت مرقوم ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چالیس ہجری (اکیس ماہ رمضان) جمعتہ المبارک کی رات شہید ہوئے۔ کوفہ میں آپ کا مزار مقدس مرجع خلائق ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پانچ صد احادیث مروی ہیں۔ تہذیب الاسماء واللغات میں 86 مرقوم ہیں آپ سے آپ کے تین صاحبزادوں حسن' حسین اور محمد بن حنفیہ اور ابن مسعود ابن عباس نیز موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے احادیث روایت کی ہیں صحابہ کرام میں بائیس ہیں جو آپ سے احادیث کے راوی ہیں جب کہ محمد بن حنفیہ تابعی ہیں صحابی نہیں کیونکہ یہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی میں پیدا نہیں ہوئے تھے (تابش قصوری) نیز آپ سے معروف اکابر تابعین نے روایت کی ہے۔

حضرت مصنف علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں یہ ان کے مناقب و فضائل ہیں جو بہادروں کے سردار راہ راست سے بھاگنے والوں کی مرمت کرنے والے' اللہ تعالیٰ کی ننگی تلوار' رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی

حضرت سیدہ فاطمہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سرتاج جن کے مناقب بڑے
پاکیزہ مشرقوں' مغربوں کے شہسوار امت مصطفیٰ کے لئے چمکتے ہوئے آفتاب
امیرالمومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے آپ کا مزید ذکر پاک
سیدہ فاطمہ زہرا اور آپ کی اولاد کے ذکر میں آئے گا (ان شاء اللہ العزیز)

مناقب خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

تیرے چاروں ہمدم ہیں یک جان و یک دل۔ ابوبکر و فاروق و عثمان' علی ہیں۔

خلفائے اربعہ

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد یاایھاالذین امنوااصبرواوصابروا ورابطوا واتقوااللہ لعلکم تفلحون
سے مراد یہ ہے کہ اے ایماندار! حضرت ابوبکر کی محبت میں صبر کو' فاروق اعظم کی محبت میں ثابت قدم رہو' عثمان غنی کی محبت کو دل میں جگہ دو اور حب علی کے باعث متقی بن جاؤ۔ (خلفائے اربعہ) کی محبت میں فلاح پاؤ گے۔

حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فرمان والتین والزیتون وطورسینین وھذاالبلدالامین کے بارے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں التین سے ابوبکر صدیق' الزیتون سے عمر ابن خطاب سینین سے حضرت عثمان غنی اور البلدالامین سے مراد مولائے کائنات علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

التین وہ پہاڑ ہے جس پر دمشق اور الزیتون وہ ہے جس پر بیت المقدس آباد ہیں حضرت ابن عباس فرماتے ہیں انجیر اور زیتون مشہور درخت ہیں جن کے فوائد باب زراعت میں گزر چکے ہیں۔ طور مشہور پہاڑ ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف ملا' سینین پہاڑ کی صف

نہیں بلکہ اس کے معنی حسن مبارک کے ہیں۔ بلدامین سے مکہ مکرمہ اور انسان سے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا مراد ہے انسان کے علاوہ ہر ذی شعور شکم مادر میں چہرہ کے بل رہتا ہے اور وہ درازقد ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد اسفل السافلین سے مراد ہے ہم نے مشرکین کو مردود کرکے دوزخ میں داخل کردیا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے الاالذین آمنوا وعملوا لصلحت سے ایمانداروں کو مستثنیٰ کردیا۔

حضرت ابی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سورۃ العصر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پڑھی اور اس کی تفسیر دریافت کی تو آپ نے فرمایا والعصر سے اللہ تعالیٰ نے آخری دن کی قسم فرمائی ہے "ان الانسان لفی خسرٍ" سے ابوجہل (علیہ اللعنت) مراد ہے "الاالذین آمنوا" سے حضرت ابوبکر "وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ" سے حضرت عمر "وتواصوابالحق" سے حضرت عثمان غنی وتواصوابالصبر سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم مراد ہیں۔

بعض کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد الصابرین کے مصداق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والصادقین سے ابوبکر صدیق والقانتین سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ قانت کا معنی اطاعت بجالانے والا' بعض کہتے ہیں اس سے وہ شخص مراد ہے جو مغرب و عشاء کے درمیان نوافل ادا کرے۔ اسی طرح منفقین سے حضرت عثمان' مستغفرین بالاسحار سے علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مراد لئے گئے ہیں۔ اسحار سحر کی جمع ہے سحر صبح کاذب اور صبح صادق کے درمیانی وقت کو کہتے ہیں۔ حضرت نسفی علیہ الرحمہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد والشفع والوتر کے متعلق کہا ہے والشفع سے خلفائے راشدین مراد ہیں اور والوتر سے امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عموماً دعا فرمایا کرتے الٰہی تو نے میرے صحابہ کرام کو میری امت کے لئے باعث برکت بنایا اس برکت کو ہمیشہ قائم

رکھیے۔ ابوبکر پر سبھی متفق کردیجئے' فاروق اعظم کو مزید عزت بخشئے' عثمان غنی کو صبر اور حضرت علی کو شجاعت کی مزید توفیق سے نوازیئے۔ (الریاض النضرہ)

شرح البخاری لابن حمزہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میں سخاوت کا شہر ہوں میں اسلام کا شہر ہوں علی اس کے دروازہ ہیں' حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابوبکر اسلام کے تاج' عمر اسلام کا لباس' عثمان اسلام کی زینت' علی اسلام کے طبیب ہیں۔ (کتاب الفردوس)

بنیاد اسلام

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انا مدینۃ العلم وابوبکر اساسھا وعمر حیطانھا وعثمان سقفھا وعلی بابھا میں علم شہر ہوں جس کی بنیاد ابوبکر' دیواریں عمر' چھت عثمان اور دروازہ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

نبوت کی عزت

قال الدامغانی' ابوبکر عزالنبوۃ وعمر حرزالنبوۃ وعثمان کنزالنبوۃ وعلی طراز النبوۃ حضرت دامغانی رحمہ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نبوت کی عزت عمر قلعہ نبوت' عثمان خزانہ نبوت اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبوت کا زیور ہیں۔

کشتی نوح اور خلفائے اربعہ

الشوارد الملح میں مرقوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد وحملنا علی ذات الواح ودسر تجری باعیننا کی تفسیر میں ہے جب حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی تیار کی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام چار میخیں ان کے پاس

لائے جن پر لکھا ہوا تھا عبداللہ' ابوبکر کی آنکھ' عثمان کی آنکھ' علی کی آنکھ پس ان کی برکات سے کشتی نے تیرنا شروع کردیا۔

امثال انبیاء

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مامن نبی الا نظیر فی امتی' کوئی ایسا نبی نہیں جس کی مثال میری امت میں نہ ہو یعنی ان کے خصائل کی مشابہت میری امت میں پائی جاتی ہے "فابوبکر نظیر ابراہیم' وعمر نظیر موسیٰ و عثمان نظیر بارو و علی نظیری" پس حضرت ابوبکر حضرت ابراہیم آئینہ خصائل ابراہی ہیں عمر مظہر جلال کلیم اللہ ہیں عثمان کمالات ہارونی کی مثال ہیں اور علی میرے اوصاف حمیدہ کا مظہر ہیں۔

دوسری حدیث شریف میں ہے من اراد ان ینظر الی ابراہیم فلینظر الی ابی بکر ومن اراد ان ینظر الیٰ نوح فلینظر الیٰ عمر ---- !

جو شخص حضرت ابراہیم کی زیارت کا طالب ہے اسے چاہئے حضرت ابوبکر کی زیارت کرے اور جو حضرت نوح علیہ السلام کو دیکھنا چاہئے وہ عمر کو دیکھ لے جو حضرت موسیٰ کی زیارت کرنا چاہے وہ عثمان غنی کو دیکھے اور حضرت ہارون کا خواہش مند ہو۔ وہ علی کی زیارت کرے۔

چشم و گوش وزارت پر لاکھوں سلام

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر کعینی من راسی و عمر کلسانی وعثمان کبدی' وعلی کروحی من جسدی ابوبکر میرے سر کی آنکھ ہیں' عمر میری زبان' عثمان میرا پیٹ' علی میرے جسم میں روح کی مانند ہیں۔

تکبیر' قرات' رکوع' سجدہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابوبکر کی مثال تکبیر اولیٰ' عمر مثل قرات نماز عثمان رکوع کی مانند اور علی سجدے کی مثال ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

محبوب' محبوب خدا

کسی صحابی نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا عورتوں میں سب سے زیادہ آپ کو پیارا کون ہے' فرمایا عائشہ صدیقہ اور آدمیوں میں کون محبوب ہے! فرمایا ان کے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان قیامت میں وہ اذفر گھوڑے پر سوار ہوں گے عرض کیا کچھ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے فرمایئے فرمایا وہ قیامت میں نور کے گھوڑے پر سوار ہوں گے حضرت عثمان کافور اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنت کی اونٹنی پر سوار ہوکر نکلیں گے۔

فائدہ:- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑا اونٹ سے افضل ہے' اس کی پیشانی خیر سے بھرپور اور کامیابی قیامت تک وابستہ ہے۔ اس کے پالنے والے کی قدرتا" مدد کی جاتی ہے اور اس پر خرچ کرنے والا ایسا ہے جیسے صدقہ و خیرات کرنے والا (طبرانی)

تین قسم کے گھوڑے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہیں' رحمٰن کیلئے' انسان اور شیطان کیلئے' رحمان کے لئے وہ ہے جو فی سبیل اللہ جہاد کیلئے وقف ہو' جس پر سوار ہوکر دشمنان خدا و رسول سے مقاتلہ کیا جائے۔ انسان کے لئے وہ جو گھر میں سواری کے لئے خاص ہو اور شیطانی گھوڑا وہ ہے جو شرط پر دوڑایا جائے۔ (طبرانی)

اسلام٬ سنت اور خلفائے اربعہ

محمد بن رزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے مجھے خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی میں نے عرض کیا میری آمدنی کم اور بچے زیادہ ہیں کوئی وظیفہ عنایت فرمایئے٬ آپ نے فرمایا اپنے معاملات و مصائب میں آسانی کیلئے ہر نماز کے بعد یہ کلمات تین بار پڑھ لیا کرو یاقدیم الاحسان یامن احسانہ فوق کل احسان یامالک الدنیا والآخرہ پھر کوشش کرو کہ تمہارا اسلام و سنت اور محبت صحابہ کرام پر وصال ہو یہ ابوبکر٬ عمر٬ عثمان اور علی ہیں ان سے محبت رکھو تمہیں آگ ہرگز نہیں چھوئے گی۔

خدائی تحفہ

ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء میں جنتی سیبوں سے بھرا ہوا ایک طشت لائے کہا یہ اسے دیجئے جس سے آپ کو زیادہ محبت ہے۔ آپ نے ایک سیب اٹھایا اس کے ایک طرف تحریر تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ھذہ ھدیہ من اللہ الرفیق لابی بکر الصدیق وعلی الجانب الآخر من ابغض الصدیق فھوزندیق۔ (الٰی آخرہ) یہ تحفہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رفیق مصطفیٰ ابوبکر صدیق کے لئے ہے اور دوسری طرف مرقوم تھا جو شخص صدیق سے دشمنی رکھتا ہے وہ زندیق ہے پھر آپ نے دوسرا سیب اٹھایا اس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ ایک طرف لکھا ہوا تھا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عمر کے لئے تحفہ ہے اور دوسری طرف رقم تھا جو عمر سے دشمنی و عداوت رکھتا ہے وہ دوزخی ہے اسی طرح تیسرے سیب پر تحریر تھا یہ خدائے جنان کی طرف سے تحفہ حضرت عثمان کے لئے ہے دوسری طرف تھا جو عثمان سے دشمنی رکھے وہ اللہ تعالیٰ سے دشمنی رکھنے والا ہے۔ پھر ایک سیب نکلا جس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد تحریر تھا یہ

خدائے غالب کی طرف علی ابن ابی طالب کے لئے تحفہ ہے جو علی کا دشمن وہ خدائے جلی کا دشمن ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ نظارہ دیکھ کر خداتعالیٰ کی حمد وثناء اور شکر بجالائے۔

دولہا کا منظر

الشوار دالملح میں مرقوم ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مملکت خداوندی کے دولہا ہیں اور دولہا کبھی تاج کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے کبھی عمامہ سے کبھی رومال اور کبھی تلوار سے چنانچہ اس دولھا کے تاج ابوبکر' عمامہ عمر' رومال یا پٹکا عثمان اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھم تلوار ہیں۔

مکرم ترین مخلوق

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا گیا تو ان کے بدن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے روح داخل کی اور مجھے حکم فرمایا جنت کا ایک سیب لیکر ان کے حلق میں نچوڑا جائے چنانچہ میں نے پانچ قطرے یکے بعد دیگرے ڈالے۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی دنیا میں جلوہ گری اس کے پہلے قطرے سے جبکہ دوسرے سے ابوبکر' تیسرے سے عمر چوتھے سے عثمان اور پانچویں سے علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی تخلیق فرمائی۔

حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا یہ پانچ کون ہیں؟ فرمایا یہ تمام مخلوق میں میرے نزدیک سب سے مکرم و معظم ہیں اور جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش واقع ہوئی تو عرض کیا الٰہی! ان پانچ مکرم و معظم ہستیوں کے صدقے مجھے معاف فرما! ندا آئی ہم نے تیری توبہ قبول فرمائی۔

جنت میں جانے کا ایک منظر

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم صلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کاشانہ رسالت سے اس شان کے ساتھ برآمد ہوئے کہ حضرت ابوبکر کے کندھے پر آپ کے ہاتھ رکھے ہوئے تھے دائیں جانب حضرت عمر اور بائیں جانب حضرت عثمان آپ کی چادر کا کنارہ تھامے ہوئے اور سامنے علی المرتضیٰ تھے آپ نے فرمایا جنت میں ہم اسی طرح داخل ہوں گے جو ہم میں فرق کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے!!

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکر و عمرؓ عثمان و علی
ہم مسلک ہیں یاران نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

ایک ہی نور؟

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں' ابوبکر' عمر' عثمان اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم' حضرت آدم علیہ السلام کے بنائے جانے سے ایک ہزار سال قبل عرش اعظم کے دائیں جانب نور کی صورت میں ظہور پذیر تھے۔

لواء الحمد پر تحریر

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لواء الحمد کی بابت آگاہ فرمایا اس پر تین سطریں اس طرح مرقوم ہیں۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

ابوبکر الصدیق' عمر الفاروق' عثمان ذوالنورین' علی المرتضیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

اختیار خلفاء راشدین

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عرش سے منادی ندا کرے گا کہاں ہیں اصحاب مصطفیٰ؟ حضرت ابوبکر، عمر، عثمان اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو لایا جائے گا پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا جائے گا! آپ جنت کے دروازے پر ٹھہریں، تجھے اختیار دیا گیا ہے جسے چاہیں جنت میں جانے دیں جسے چاہیں روک رکھیں! حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میزان کے پاس کھڑا رہنے کا اختیار ہوگا آپ سے کہا جائے گا رحمت خداوندی کے موافق جس کے چاہو وزن بھاری کردو اور جس کے چاہو علم خدا کے مطابق ہلکے! اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دو حسین و جمیل جوڑے لائے جائیں گے اور ارشاد ہوگا انہیں پہن لیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمایا جائے گا یہ زمین و آسمان کی تخلیق کے وقت سے آپ کے لئے بنائے گئے تھے انہیں آپ کے لئے ہی مخصوص کررکھا تھا اسی طرح حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت کے اس خاص درخت سے حضرت موسیٰ کی طرح ایک عصا دیا جائے گا جس کے اشارے سے لوگوں کو حوض کوثر کی طرف بلایا جائے گا اور دشمنان اصحاب مصطفیٰ کو اس کے ذریعے بھگایا جائے گا۔

دین اسلام کو قائم کرنے والا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ابوبکر سے محبت کی اس نے دین اسلام کو قائم کیا جس نے حضرت عمر سے محبت کی اس نے صراط مستقیم کو پالیا جس نے حضرت عثمان غنی سے پیار کیا اس کا قلب انوار الہیہ سے منور ہوگیا اور جس نے علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کی اس نے اسلام کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیا۔

خلفاء اربعہ اور چار جنتی نہریں

اللہ تعالیٰ نے جنت میں چار نہریں جاری فرمائیں اور ہر نہر کو خلفائے اربعہ میں سے کسی کے مشابہ بنایا لہٰذا پانی کی نہر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثل کیونکہ پانی سے زمین کی زندگی ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت کا پانی دلوں کی زندگی کا باعث ہے دودھ کی نہر حضرت عمر کے مشابہ ہے جیسے بچہ دودھ سے قوت حاصل کرتا ہے ایسے ہی دین عمر کی محبت سے قوت پاتا ہے شراباً" طہوراً کی نہر حضرت عثمان غنی کے مشابہ ہے کیونکہ یہ مشروب پینے والے کے لئے لذت کا باعث ہے اسی طرح عثمان کی محبت ذکر کرنے والوں کے لئے لذت کا سبب ہے شہد کی نہر یہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشابہ ہے جیسے شہد امراض کے لئے باعث شفا ہے اسی طرح علی کی محبت نفاق ایسے موذی مرض کے لئے شفا ہے۔ (ذکرہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ)

میدان حشر میں چار کرسیاں

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس قول ونزعنا مافی صدورہم من غل کی تفسیر میں فرماتے ہیں قیامت کے دن میدان حشر میں سرخ یاقوت کی چار کرسیاں بچھائی جائیں گی اور ان پر خلفاء اربعہ جلوہ افروز ہوں گے پھر ان کرسیوں کو حکم ہوگا وہ (ہیلی کاپٹر کی طرح) اڑ کر عرش کے نیچے پہنچ جائیں گی وہاں ایک سفید یاقوت کا خیمہ نصب ہوگا۔ خلفاء راشدین کی خدمت میں چار پیالے پیش کئے جائیں گے حضرت ابوبکر' عمر کو پلائیں گے عمر' عثمان کو پلائیں گے' عثمان' علی کو اور علی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پلائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ جہنم کو حکم دے گا اپنی پوری موجوں سے ان لوگوں کو باہر کرو جو صحابہ کرام اور خلفاء راشدین سے بغض رکھتے تھے وہ میرے نبی کے یاروں کی عزت و عظمت اور شان و شوکت کو

ملاحظہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھوں کو کھول دے گا اور زبان حال سے پکار اٹھیں گے یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے سعادت و فیروز بختی سے سرفراز فرمایا اور ہم ان کی مخالفت سے بدبخت ٹھہرے پھر حسرت و ندامت کے ساتھ انہیں جہنم میں واپس بھیج دیا جائے گا۔

متقین کے لئے چار نہریں

سورۂ حجر کی تفسیر میں کلمہ متقین کے تحت درج ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے جنت ہے باغات ہیں اور اس میں چار پانی' دودھ' شراب طہور اور شہد کی نہریں جاری ہیں نیز چار چشمے بھی رواں ہوں گے کافور' سونٹھ' سبیل اور تسنیم کا چشمہ اور وہاں کے رہنے والے یاقوت کے مرصع تختوں پر جلوہ افروز ہوں گے یہ وہی لوگ ہوں گے جو ابوبکر' عمر' عثمان' علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کرنے والے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ خلفاء اربعہ کو جنت میں جانے کے لئے ارشاد فرمائے گا تو ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوگا الٰہی ان لوگوں کے بارے میں حکم ہے جو ہم سے محبت کرتے ہیں ارشاد ہوگا انہیں بھی اپنے ساتھ جنت میں لے جاؤ۔

الزہرالفائح میں ہے جو شخص ابوبکر' عمر' عثمان سے محبت کرتا ہے وہ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی محبت کرے گا اور وہ محبین کے ساتھ جنت میں جائے گا اور جو شخص حضرت علی سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر خلفائے ثلثہ سے بغض رکھتا ہے جنت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

جن محب خلفائے اربعہ؟

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں

ایک نومسلم نصرانی کو دیکھا تو اس سے اسلام لانے کے بارے دریافت کیا وہ کہنے لگا میں ایک بحری جہاز میں سمندری سفر پر تھا کہ جہاز طوفان کی زد میں آکر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا سمندری موجوں نے مجھے ایک جزیرے میں جاپھینکا جہاں نہایت خوبصورت پھولوں کے پودے تھے باغات میں نہریں جاری تھیں اسی مقام پر مجھے رات نے آلیا وہاں میں نے ایک عجیب و غریب جانور دیکھا جس کا سر شترمرغ سا' چہرہ آدمی کی مثل' پاؤں اونٹ کی مانند اور دم مچھلی جیسی اور وہ لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ المصطفی المختار کے ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ یہ کہہ رہا تھا ابوبکر صاحبہ فی الغار' عمر فاتح الامصار عثمان قتیل الدار علی سیف اللّٰہ علی الکفار' فعلی مبغضھم لعنۃ الجبار فھربت منھا فقالت قف حضرت ابوبکر ان کے یار غار ہیں' حضرت عمر شہروں کے فاتح اور حضرت عثمان اپنے گھر میں شہادت سے سرفراز اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کفار پر اللہ تعالیٰ کی ننگی تلوار ہیں ان کے دشمنوں پر جبار کی لعنت یہ سن کر میں نے بھاگنے کی کوشش کی تو اس نے کہا رک جاؤ ورنہ مارے جاؤ گے جب میں رک گیا تو اس نے پوچھا تیرا دین کیا ہے میں نے کہا عیسائی ہوں اس نے کہا اسلام لے آؤ بچ جاؤ گے چنانچہ میں نے اسلام قبول کرلیا پھر اس نے مجھے کہا ابوبکر' عمر' عثمان اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رضا کے طالب رہو اور اپنے مقام کو مکمل کرلو۔ میں نے کہا یہ باتیں تجھے کس نے سکھائی ہیں وہ بولا میں جنات میں سے ہوں میری قوم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاچکی ہے اور جب یہ آیت نازل ہوئی قاتلوا فی سبیل اللّٰہ تو حضرت شیرخدا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پکار اٹھے میں جہاد سے کبھی پیچھے نہیں رہوں گا' پھر ان کی شان میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار دی۔ ان اللّٰہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا بے شک اللہ تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے جو باقاعدہ صف بندی سے جہاد

کرتے ہیں۔

مشاہدہ ذات اور خلفائے کرام

خلفائے اربعہ کے بارے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر کا دل مشاہدہ ذات الہیہ سے پر ہے چنانچہ ان کا محبوب ترین وظیفہ لاالہ الااللہ رہا اور حضرت عمر' اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا ہر چیز کو حقیر جانتے۔ اس لئے ان کا مرغوب ترین ذکر "اللہ اکبر" رہا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز کو معلول جانتے کیونکہ ہر چیز کا مرجع زوال ہے اسی لئے ان کا محبت بھرا وظیفہ "سبحان اللہ" رہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس ذات اقدس کی ہستی کا ظہور اسی سے ہی سمجھتے' ہستی کا قیام خدا سے' ہستی کا مرجع خدا کی طرف' اسی لئے ان کا محبوب ترین وظیفہ الحمدللہ رہا! (واللہ تعالیٰ و حبیبہ الاعلیٰ اعلم)

خلفائے راشدین' ارکان جنت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! لوگو! میں تمہیں جنات عدن و نعیم کی کیفیت سے آگاہ نہ کروں؟ جنہیں کبھی زوال نہیں' صحابہ کرام عرض گزار ہوئے یارسول اللہ! فرمائیے! آپ نے فرمایا تم اپنے لئے خلفائے اربعہ کی محبت لازم کرلو! جو زمین میں اللہ تعالیٰ کے شاہد اور جنت کے ارکان ہیں یعنی ابوبکر' عمر' عثمان اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کیونکہ ان کی محبت گناہوں کا کفار ہے جو ان سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں۔

خلفائے راشدین اور قلوب منافقین

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں چار اشخاص ایسے ہیں جن کی

محبت منافق کے دل میں جمع نہیں ہو سکتی ہے اور مومن کے سوا ان سے کوئی محبت کر ہی نہیں سکتا ہے وہ ابوبکر صدیق' عمر فاروق' عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

صدقہ خلفائے راشدین

ایک صالح کا بیان ہے میرا ایک پڑوسی بظاہر بہت گنہگار تھا نحوست سے بچنے کیلئے میں نے اس کا پڑوس چھوڑ دیا جب اس نے وصال کیا تو رات کو میرے پاس ایک طویل قامت آدمی آیا' میں اس کے قد کی لمبائی سے ڈر گیا۔ وہ کہنے لگا آیئے میرے ساتھ فلاں کی قبر پر! میں اس کے ساتھ قبر پر پہنچا اس کی قبر کھولی گئی تو میں کیا دیکھتا ہوں وہ ایک سرسبز و شاداب باغ کے اندر ایک خوبصورت تخت پر جلوہ افروز ہے میں نے اس سے اس شان و شوکت اور کرامت کا سبب پوچھا تو کہنے لگا ہر نماز کے بعد میرا یہ معمول تھا اللھم ارض عن ابی بکر و عمر و عثمان وعلی وارحمنی بحبھم۔الٰہی تو ابوبکر' عمر' عثمان اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر راضی رہ' اور ان کے محبت کے صدقے مجھ پر رحم فرما (بس یہ اعزاز انہیں کے وسیلے سے ہے)

خلفائے اربعہ اور آیات قرآنیہ

نرجس القلوب میں ہے جب قدافلح من تزکی آیت کریمہ نازل ہوئی تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اب میں اپنے آپ کو اپنے مال کا مالک نہیں سمجھوں گا تو ان کی شان میں پھر یہ آیت اللہ تعالیٰ نے نازل فرما دی ویجنبھا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی۔

جب یہ آیت نازل ہوئی۔ یاایھاالذین آمنوا اذانودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللّٰہ وذروا البیع۔تو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آج کے بعد کوئی بھی مجھے تاجر نہیں دیکھے گا! تو اللہ تعالیٰ

ان کے حق میں یہ آیت نازل فرمادی فیہ رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللّٰہ' ان میں ایسے لوگ میں ہیں جنہیں کوئی تجارت اور بیع اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کر سکتی اور جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی' من اللیل فتہجدبہ نافلۃ لک تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اب میں رات کو کبھی نیند کے قریب نہیں جاؤں گا! اس پر ان کی شان میں یہ ارشاد ہوا کانوا قلیلًا من اللیل مایھجعون' بہت قلیل لوگ ہیں جو رات کو سوتے نہیں

مناقب اصحاب عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تمہارے باپ جنت میں ہیں اور ان کے رفیق حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں حضرت عمر جنت میں ان کے رفیق حضرت نوح علیہ السلام ہیں' حضرت عثمان جنت میں ان کا رفیق میں ہوں' علی جنت میں ان کے رفیق حضرت یحییٰ ابن زکریا ہیں۔ طلحہ جنت میں ان کے رفیق حضرت داؤد علیہ السلام ہیں۔ زبیر جنت میں ان کے رفیق حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں سعد بن ابی وقاص جنت میں ان کے رفیق حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں سعید بن زید جنت میں ان کے رفیق حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں' عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں ان کے رفیق حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں حضرت ابوعبیدہ بن جراح جنت میں' ان کے رفیق حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزید فرمایا عائشہ! میں رسولوں کا سردار ہوں اور تمہارے والد صدیقین میں افضل ہیں اور تم ام المومنین ہو نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ قریش کے دس آدمی جنتی ہیں پھر ان کے آپ نے اسماء گرامی شمار کرائے۔ طبری بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان دس آدمیوں کی ارواح کو جمع کیا اور ان کے انوار سے ایک پرندہ

تخلیق فرمایا جو جنت میں ہے۔

امت پر سب سے زیادہ مہربان

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے میری امت پر سب سے زیادہ مہربان حضرت ابوبکر صدیق ہیں۔ دین اسلام میں سب سے زیادہ قوی فاروق اعظم ہیں اور شرم و حیاء میں سب سے فائق حضرت عثمان غنی ہیں اور قوت فیصلہ میں سب سے بڑھ کر علی المرتضیٰ ہیں۔

ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری حضرات طلحہ' زبیر' سعد' سعید' عبدالرحمٰن اور ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

آپ نے فرمایا ہر نبی کا کوئی راز دار ہوتا ہے اور میرے راز دار حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں پس جس نے ان سے محبت کی اس نے نجات پائی اور جس نے ان سے دشمنی کی وہ ہلاک ہوا۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

حضرت طلحہ کی کنیت ابومحمد' والدہ کا نام صفیہ ہے وہ اسلام سے مشرف ہوئیں' نبی کریم نے غزوۂ احد میں طلحتہ الخیر' یوم حنین میں طلحتہ الجود اور غزوے العشیرہ میں طلحتہ الفیاض کا لقب عطا فرمایا کیونکہ انہوں نے ایک کنواں خرید کر وقف کردیا ایک اونٹ ذبح کر کے لوگوں کو کھلایا تھا حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ محترمہ فرماتی ہیں ایک دن وہ مجھے بڑے افسردہ نظر آئے میں نے سب دریافت کیا وہ کہنے لگے میرے پاس مال و دولت بہت جمع ہوگیا اس لئے پریشان ہوں میں نے کہا اسے تقسیم کردیں چنانچہ انہوں نے تمام مال و دولت لوگوں میں تقسیم کردیا یہاں تک کہ انہوں نے اپنے پاس ایک درہم بھی نہ رکھا یہ تقریباً چار لاکھ کا مال تھا۔

ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں فصیح ملیح اور صبیح کہہ کر بلایا اور فرمایا ابو محمد! تمہیں بشارت ہو تمہارے اگلے پچھلے تمام گناہ اللہ تعالیٰ نے محو کردیئے ہیں اور تمہارا نام مقربین کے رجسٹر میں درج کرلیا ہے۔

کون احمد؟ آخری نبی!

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میرا بصرہ کے بازار میں جانا ہوا' مجھے ایک راہب ملا' وہ پوچھنے لگا کیا احمد ظاہر ہوگئے ہیں؟ میں نے کہا کون احمد؟ اس نے کہا ابن عبدالمطلب! اسی ماہ میں وہ ظاہر ہوں گے وہی آخری نبی ہیں' حرم سے نکلیں گے اور نخیل و سباخ کی طرف ہجرت اختیار کریں گے

آپ فرماتے ہیں جو کچھ راہب نے کہا میرے دل پر نقش ہوگیا میں تیزی سے واپس آیا تو لوگوں نے مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر دی۔ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا' ان سے اس سلسلہ میں مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا میں نے تو آپ کو اطاعت قبول کرلی ہے پھر میں نے راہب سے جو کچھ سنا تھا اس سے مطلع کیا اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا طلحہ! تم بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت قبول کرلو کیونکہ وہ حق کے داعی ہیں چنانچہ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمرۂ اسلام میں داخل ہوگئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طلحہ کے اسلام لانے اور راہب نے جو کچھ کہا تھا' سن کر بہت خوش ہوئے اور ان کا نام اسلام اور قبل از اسلام طلحہ ہی رہا! حضرت ابوبکر اور حضرت طلحہ دونوں قرین سے معروف ہوئے کیونکہ دونوں کو اسلام لانے کی پاداش میں نوفل بن خویلد نے ایک رسی سے باندھ دیا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے دونوں کو رہائی سے نوازا۔

ایک مرتبہ حضرت طلحہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت

میں موجود تھے کہ آپ نے فرمایا طلحہ یہ جبرائیل ہیں جو تمہیں سلام سے یاد فرمارہے ہیں اور فرماتے ہیں قیامت کی ہولناکیوں میں تیرا میں معاون رہوں گا یہاں تک کہ نجات دلاؤں گا' ربیع الابرار میں ہے کہ ان کا نام اس لئے طلحہ پڑا کہ انہوں نے ایک مرتبہ سو غلام خرید کر آزاد کئے تھے اور ان تمام کا نکاح بھی کرا دیا اور ان میں سے جس جس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اس کا نام طلحہ رکھا گیا۔

علامہ محب طبری بیان کرتے ہیں کہ حضرت طلحہ 34 ہجری میں شہادت سے سرفراز ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت زبیر کی کنیت ابوعبداللہ اور والدہ کا نامہ صفیہ بنت عبدالمطلب جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی صاحبہ ہیں حضرت زبیر سولہ سال کی عمر میں اسلام سے مشرف ہوئے بقول بعض آٹھ برس کے تھے کہ زمرۂ اسلام میں داخل ہوگئے تھے۔ آپ کے حقیقی بھائی حضرت سائب اور حقیقی ہمشیرہ ام حبیبہ بھی اسلام سے سرفراز ہوئے۔ آپ کے ایک علاتی بھائی عبدالرحمٰن اور علاتی ہمشیرہ زینب نے بھی اسلام قبول کیا۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام میں پہلے شخص نے جنہوں نے تلوار چلائی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا زبیر تو ارکان اسلام میں سے ہیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آرام فرمارہے تھے اور وہ پنکھا ہلا رہے تھے کہ حضور بیدار ہوئے اور فرمایا یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں جو آپ کو سلام کہہ رہے ہیں نیز فرماتے ہیں روز قیامت میں تمہارے ساتھ رہوں گا اور تمہارے چہرے کو جہنم کی چنگاریوں سے محفوظ رکھوں گا۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ 34 ہجری بعمر 67 برس شہادت سے شاد کام ہوئے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

زمانہ قبل از اسلام آپ کا نام عبدالکعبہ تھا' بعض نے عبدالحارث اور عبد عمر بھی لکھا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبدالرحمٰن رکھا آپ کے حقیقی بھائی کا نام اسود اور دو علاتی بھائیوں نے نام عبداللہ اور عثمان بن عوف تھے۔ ساٹھ برس تک کی عمر میں اسلام لائے اور ساٹھ سال تک اسلام میں زندہ رہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک بار حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تجارتی قافلہ شام آیا اور وہ سبھی اشیاء نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام فرمایا ہے اور میرا سلام حضرت عبدالرحمٰن سے کہہ دیجئے نیز جنت کی بشارت سنایئے۔ آپ کے فضائل میں سے یہ بہت بڑی فضیلت ہے کہ غزوۂ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی اور فرمایا کسی نبی کی اس وقت تک روح قبض نہیں کی جاتی جب تک وہ اپنے کسی امتی کی اقتداء میں نماز ادا نہ کرے سبب یہ ہوا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو فرمارہے تھے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سمجھتے ہوئے اول وقت میں نماز پڑھانا شروع کردی (ممکن ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ادا فرماچکے ہوں) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کرم فرمایا اور ایک رکعت آپ کی اقتداء میں ادا کی' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عبدالرحمٰن مسلمانوں کے سرداروں میں ایک سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں سلسبیل جنت سے سیراب فرمایا ارشاد ہوا' عبدالرحمٰن آسمانوں اور زمینوں میں امین کے لقب سے مشہور ہیں انہوں نے 65 احادیث روایت فرمائیں۔

فرشتوں کا مقدمہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں ایک مرتبہ بے ہوشی کا عالم مجھ پر طاری ہوا' میرے پاس دو سخت ترین فرشتے آئے اور وہ کہنے لگے ہمارے ساتھ چلیں ہم نے اللہ عزیزامین کے حضور تیرا مقدمہ دائر کرنا ہے' ایک بولا انہیں چھوڑ دو کیونکہ یہ تو ان لوگوں میں ہے جس کے لئے شکم مادر میں آنے سے پہلے ہی سعادت و فیروز بختی لکھی جاچکی ہے حضرت عبدالرحمٰن انتہائی متواضع اور عاجزی و انکساری کے پیکر تھے اپنے غلاموں میں ایسے گھل مل جاتے کہ پہچاننا مشکل ہوتا۔

بخاری شریف میں ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام کے ساتھ شام جانے کا قصد فرمایا تو پتہ چلا وہاں وبائی امراض پھیل چکے ہیں لوگوں نے واپسی کے بارے میں مختلف آرا پیش کیں' تو حضرت عبدالرحمٰن نے کہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جہاں وباء پھوٹ پڑے وہاں جانے کا قصد نہ کرو اور اگر اس سرزمین میں جہاں تمہارا قیام ہے وباء پھیل پڑے تو وہاں سے بھاگنے کا ارادہ بھی نہ کرو!

وباء سے حفاظت کا نسخہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب وباء پھیل رہی ہوتو اپنے ابرو میں کنگھی کرلو' وباء سے محفوظ رہو گے حضرت امام زہری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جہاں وباء پھیلے تو اسی جگہ کا پانی لیکر وہاں چھڑکاؤ کردیا جائے تو وباء سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ قاہرہ مصر میں عظیم وباء کا ظہور ہوا' کسی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو آپ نے یہ دعا تعلیم فرمائی اللھم یالطیف لم تنزل بنا فیما نزل انک لطیف لم تزل حی قیوم صمد باقی لہ کنف وانی یااللہ' یالطیف' تیری ذات والا ہی کو

دوام ہے جو کچھ تو نے نازل فرمایا اس کے متعلق ہم پر رحم فرما بے شک تو لطف فرمانے والا ہے تو ہمیشہ حی قیوم ہے اور تو ہی باقی ہے اور تیری طرف سے ہی بچاؤ ہے!

اصحاب بدر کی خدمت

ایک دن حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان فرمایا جو کوئی بدری صحابی ہے وہ میرے پاس تشریف لائے اس کے لئے میرے پاس چار لاکھ دینار ہیں چنانچہ متعدد اصحاب بدر میں سے آپ کے ہاں پہنچے آپ نے اس دن ڈیڑھ لاکھ دینار ان کی خدمات میں پیش کئے اور جب رات ہوئی تو آپ نے عام لوگوں کے لئے بھی سخاوت کا سلسلہ جاری رکھا اور تحریر کہا کہ فلاں کو اتنے دیئے جائیں فلاں کو اتنے یہاں تک کہ اپنا کرتہ اور عمامہ تک سخاوت میں لکھ دیا۔ جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتدا میں صبح نماز ادا کی' حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں آئے اور کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے عبدالرحمٰن کو میرا سلام کہہ دیجئے اور انہیں بشارت سنایئے اللہ تعالیٰ نے تمہاری سخاوت کو شرف قبول سے نوازا ہے اور تم اللہ و رسول کے وکیل ہو' اپنے مال کو جس طرح چاہو صرف کرو تم سے حساب نہیں لیا جائے اور جنت کا مژدہ مبارک ہو۔

تیس ہزار غلام آزاد

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیس ہزار غلاموں کو آزادی عطا فرمائی نیز امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے لئے ایک باغ وقف فرمایا جو چار لاکھ میں فروخت ہوا حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں فرمایا جب تمہارا وصال ہو تو تجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلو میں جگہ دیدی جائے وہ کہنے لگے میں آپ کے

مزار شریف کو تنگ نہیں کرنا چاہتا مجھے سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور لیٹے ہوئے شرم آئے گی۔

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رفاقت مثالی تھی ایک بار انہوں نے عہد کیا ہم میں سے جو بعد میں فوت ہوگا وہ دوسرے کے پہلو میں دفن ہوگا پس ان کی قبر حضرت عثمان بن مظعون کے ساتھ حضرت ابراہیم بن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر کے پہلو میں بنائی گئی۔ حضرت عبدالرحمٰن نے چار بیبیاں چھوڑیں۔ ترکہ میں ہر ایک کو اسی اسی ہزار دینار ملے' 81ھ میں وصال فرمایا۔

حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابواسحاق ہے آپ کے دو بھائی علاقی' عامر اور عمیر ہیں حضرت سعد 17 برس کی عمر میں مشرف باسلام ہوئے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں حضرت سعد کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ایک ہزار سواروں کے برابر طاقت رکھتے تھے نیز فرمایا سعد تم جہاں کہیں بھی جاتے ہو دین اسلام کی خدمت کرتے رہتے ہو' مدینہ طیبہ سے دس میل کی مسافت مقام عقیق میں وصال فرمایا۔ عشرہ مبشرہ میں سب سے آخیر میں فوت ہونے والے آپ ہیں 55 ہجری ،عمر ساٹھ سال اس دارفانی سے کوچ فرماگئے مقام عقیق سے صحابہ کرام آپ کے جسداقدس کو اٹھاکر مدینہ طیبہ لائے اور جنت البقیع میں دفن ہوئے آپ کی نماز جنازہ میں امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن بھی شریک ہوئیں۔ حضرت سعد سے دو صد ستر احادیث مروی ہیں۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابوالاعور ہے آپ کے والد زید بن نوفل اسلام سے

مشرف ہوئے۔ واحدی کا قول ہے کہ یہ آیت والذین اجبسوا الطاغوت ان یعبدوھا،حضرت سلمان فارسی' حضرت ابوذر اور حضرت زید بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے حق میں نازل ہوئیں اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف سے ہدایت عطا فرمائی تھی کہ وہ بچپن سے ہی بتوں سے نفرت کرتے رہے۔

ایک بار حضرت سعید نے اپنے والد زید کے لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مغفرت کی دعا کرائی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا سے نوازا اور بشارت عطا فرمائی کہ یہ روزقیامت ایک جماعت کی بخشش کا سبب ہوں گے حضرت سعید کی ہمشیرہ حضرت ملا کہ بھی اسلام کے زیور سے آراستہ ہوئی جو حسن و جمال میں مثالی تھیں۔

حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنھما کا ان سے نکاح ہوا' اس نے حضرت عبداللہ کو جہاد سے روکا تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسے طلاق دے دو چنانچہ اس بناء پر اسے طلاق دیدی گئی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے فرزند کو اس کی یاد میں شعر گنگناتے سنا تو رجوع کی اجازت دی' حضرت سعید کا انتقال وادی عقیق میں اپنی زمین پر پچاس ہجری میں ہوا۔ آپ کو بھی صحابہ کرام مدینہ طیبہ لے آئے اور جنت البقیع میں دفن کیا۔ 48 احادیث ان سے مروی ہیں۔

حضرت ابوعبید ابن جراح رضی اللہ عنہ

آپ کا نام عامر ہے اسلام سے قبل بھی اسی نام سے معروف تھے ابوعبیدہ کنیت ہے ان کے والد غزوۂ بدر میں کفار کے ساتھ قتل ہوئے آپ کی قبر غوربیسان میں ہے وہ اپنے رفقاء سے فرمایا کرتے' پرانے گناہوں کی نئی نیکیوں سے خبرلو! کیونکہ اگر تم میں سے کسی نے اتنے گناہ کئے کہ زمین سے آسمان تک ان سے بھر جائیں تو ایک نیکی تمام کو مٹانے کے لئے کافی ہے حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے رفقاء سے ایک مرتبہ فرمایا اپنی

کسی خواہش کا اظہار کرو! ایک صاحب بولے میری آرزو ہے کہ یہ مکان سونے سے بھرپور ہو' اور میں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کردوں' دوسرا بولا کاش یہ جواہرات سے بھرپور ہوجاتا اور میں تمام موتیوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لٹا دیتا! حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے کاش کہ یہ حضرت ابوعبیدہ جیسے انسانوں سے بھرجاتا' ان کا وصال 18 ہجری کو سیدنا عمرابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مقدس میں ہوا' یہ طاعون عمواس میں مبتلا ہوکر راہی بقاء ہوئے' اس وقت آپ 58 سال کے تھے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مناقب حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سیدہ فاطمہ طیبہ طاہرہ   جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

محبوب مصطفیٰ ﷺ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم سے ایک دن پوچھا آپ کو میں محبوب ہوں یا حضرت فاطمہ آپ نے فرمایا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا' تم سے زیادہ محبوب ہے' اور تم ان سے زیادہ عزیز ہو! علامہ کلابازی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کا مفہوم یہ ہے کہ فاطمہ کے لئے میں رقیق القلب ہوں کیونکہ محبت کا مرکز قلب ہے اور عزت کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پس علی' نبی کے نزدیک زیادہ جلیل القدر ہیں۔

امن کی ضمانت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سیدہ فاطمہ اور ان کے بیٹوں کی محبت آخرت میں امن کی ضمانت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال درخت کی سی ہے فاطمہ اس کا تنا' علی اس کی شاخیں' حسن و حسین اس کے پھول اور ان تمام سے محبت کرنے والے پتے ہیں اور ہم سبھی یقیناً جنتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں آفتاب ہوں علی چاند' فاطمہ زہرہ (ستارہ) حسن و

حسین فرقدین (دو مرکزی ستارے) ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا علی' میری' تمہاری تخلیق کا جوہر ایک ہی ہے' مزید فرمایا ہم ایک ہی درخت سے ہیں جڑ میں' شاخ تم' ڈالیاں' حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جو شخص اس درخت کی کسی بھی ڈالی کو تھام لے گا وہ جنت میں جائے گا۔

نیز فرمایا میرے اہل بیت کشتی نوح کی مثل ہیں جو اس کشتی میں سوار ہوا اس نے نجات پائی جو رہ گیا' ڈوب گیا۔

نجوم رسالت : اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم' میرے صحابہ کرام نجوم ہدایت ہیں تم سے جس کسی نے ان کی اقتداء کی وہ ہدایت سے سرفراز ہوا' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو ستاروں سے تشبیہ دی کیونکہ مسافروں کو راہ نجات کی رہنمائی ستاروں سے ہی ملتی ہے ایسے ہی صحابہ کرام کی محبت اھوال قیامت میں نجات کا باعث ہوگی۔

محبت آل رسول ﷺ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اہل بیت رسول کریم علیہ التحیتہ والتسلیم کی محبت میں انتقال کرے گا۔ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا جو اہل بیت کی محبت میں فوت ہوتا ہے اسے شہادت کا درجہ ملتا ہے اہل بیت کی محبت میں فوت ہونے والے کو عزرائیل علیہ السلام جنت کی خوشخبری دیتے ہیں جو شخص اہل بیت کی محبت میں فوت ہوتا ہے اس خوش نصیب کے مزار کی زیارت کے لئے رحمت کے فرشتے اترتے رہتے ہیں۔

اہل سنت کی سند

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! جو شخص محبت آل رسول میں فوت ہوگا وہ اہل سنت و جاعت میں شامل ہوگا۔ مزید فرمایا جو شخص محبت

آل رسول میں وصال کرتا ہے اسے جنت میں ایسے اعزاز و اکرام کے ساتھ بھیجا جائے گا جیسے دلہن کو اپنے گھر بھیجا جاتا ہے نیز فرمایا جو آل رسول کی عداوت میں مرا' میدان حشر میں اس کی پیشانی پر نقش ہو گا یہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے محروم کر دیا گیا ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آل رسول کی عداوت میں مرے گا اس کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہو گا لوگو! سن لو جو اہل بیت رسول کریم علیہ التحیتہ والتسلیم کی دشمنی میں مرے گا اسے بہشت کی خوشبو تک نہیں آئے گی۔ (قرطبی رحمۃ اللہ علیہ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخصوص آل کے علاوہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے تمام امتی آپ کی معنوی آل میں داخل ہیں (کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو ایمانداروں کی مائیں فرمایا اور نبی منزلہ امت کے لئے باپ ہوتا ہے اس بناء پر تمام امتی حضور کی اولاد ہوئے لہٰذا تمام ایماندار حضور کی معنوی آل میں شامل ہیں (تابش قصوری)

حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطاب میں فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا آپ کی آل کون ہیں؟ فرمایا ہر متقی آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں شامل ہیں۔

حضرت شیخ رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کسی عارف نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی خواب میں زیارت کی تو آپ نے فرمایا بیٹا تم نے اپنا نسب بڑی خوبی کے ساتھ مجھ تک پہنچایا اور اسی پر قناعت اختیار کر لی حقیقتاً تم میں میرا وہی ہو گا جو نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کرے اور میری طرح توبہ!!

قنبر نامی ایک چھوٹی سی چڑیا ہے اس کے سر پر تاج سجا ہوتا ہے اس کا

وظیفہ یہ ہے۔ الٰہی آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں پر لعنت فرما' کہتے ہیں اس کا گوشت قولنج کے لئے نافع ہے!

باب فاطمہ پر آواز؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز فجر کے لئے تشریف لے جاتے تو حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے سے گزرے ہوئے آواز دیتے الصلوۃ یا اھل البیت انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیب ویطھرکم تطھیراً اہل بیت رسول کریم! نماز کے لئے بیدار ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی کا فیصلہ فرمایا اور تمہارے رجس کو تمہارے قریب تک نہیں آنے دے گا! اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے طمع' بخل کی پلیدی کو آنے ہی نہ دیا بلکہ سخاوت کا بیج بو دیا ہے بعض فرماتے ہیں رجس سے مراد طمع اور بخل ہے جبکہ تطہیر سے سخاوت!!

پانچ سے پانچ؟

اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزوں میں پانچ اور رکھی ہیں۔

قناعت میں عزت

گناہ میں لذت

شب بیداری میں ہیبت

بھوک میں حکمت

ترک طمع میں دولت

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں سب سے زیادہ عزت والے پانچ شخص ہیں زاہد' فقیہ صوفی' غنی متواضع' فقیر شاکر اور شریف سنی یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت رکھنے

والا

حضرت کلبی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں اہل بیت فاطمہ، حسن و حسین ہیں! حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اہل بیت صرف امہات المومنین ازواج رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

جنتی محل اور خدیجتہ الکبریٰ؟

نسفی وغیرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں جنت میں حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے محل کو دیکھا، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے وہاں سے ایک سیب توڑ کر مجھے کھانے کو دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے سبب حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں ایک لڑکی عطا فرمائے گا چنانچہ جب حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن اطہر میں سیدہ فاطمہ جلوہ افروز ہوئیں تو نو ماہ تک ام المومنین سیدہ خدیجتہ کے جسم پاک سے خوشبو آتی رہی۔ اور جب سیدہ فاطمہ کی ولادت باسعادت ہوئی تو بعدہ ویسی خوشبو کا پتہ نہ چلتا چنانچہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جنت کا اشتیاق ہوتا تو سیدہ فاطمہ سے زیادہ پیار فرماتے۔ جب آپ بڑی ہوئیں تو آپ نے فرمایا دیکھئے اب یہ حور کس کی قسمت کا ستارہ بنتی ہے۔ اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا آج سیدہ فاطمہ کا جنت میں ان کی والدہ حضرت خدیجتہ الکبریٰ کے محل میں عقد ہوا ہے حضرت اسرافیل نے خطبہ پڑھا، جبرائیل و میکائیل گواہ بنے اور اللہ تعالیٰ ولی اور شوہر ان کے لئے ہوئے ہیں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی مسجد میں ہی تھے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر خدمت ہوئے آپ نے فرمایا ابھی ابھی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے

آگاہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ کا نکاح تمہاری زوجیت میں دیا اور ان کے نکاح پر چالیس ہزار فرشتوں کو شاہد بنایا ہے شجر طوبیٰ کی طرف وحی کی گئی ہے کہ ان پر یاقوت کے زیورات اور ریشم کے جوڑے نثار کرے چنانچہ ان پر نثار کردیئے۔ یاقوت کے موتی' زیورات اور لباس حوروں نے لوٹ لئے ہیں اب وہ قیامت تک ایک دوسرے کو تحائف میں دیتے رہیں گے۔

ایک روایت میں ہے کہ ابوالحسن تمہیں مبارک ہو قبل اس کے کہ میں تیرا نکاح فاطمہ سے زمین پر کرتا اللہ تعالیٰ نے تمہارا نکاح آسمان پر کردیا ہے اور تمہارے آنے سے پہلے ایک ایسا فرشتہ آسمان حاضر ہوا ہے جیسا تمام آسمانوں میں نہیں دیکھا گیا اس نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں تمہیں تمہاری نسل کی پاکیزگی کی بشارت دینے آیا ہوں اور میرے پیچھے پیچھے یہی بشارت سنانے حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی آرہے ہیں ابھی وہ یہ بات کہنے پائے تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی پہنچ گئے اور میرے ہاتھوں ایک سفید ریشم کا ٹکڑا رکھا جس پر خط نور تحریر تھا میں نے تحریر کی بابت پوچھا تو حضرت جبرائیل نے کہا اللہ تعالیٰ نے زمین کی طرف دیکھا تو تمام مخلوق سے آپ کو منتخب فرمایا اور رسالت عظمیٰ سے تجھے سرفراز فرمایا۔ پھر دوبارہ دیکھا آپ کے بھائی' وزیر اور رفقاء کو چن لیا' پھر آپ کی شہزادی حضرت سیدہ فاطمہ کو منتخب کرکے علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کردیا۔ اللہ تعالیٰ ایسے موقع پر جنتوں کو حکم دیا آراستہ ہو۔ حوروں کو فرمایا زینت اختیار کریں شجرۂ طوبیٰ کو فرمایا اپنے ناقابل تصور پھل' پھول بکھیر دے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا روتی ہوئی بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء میں حاضر ہوئیں۔ آپ نے رونے کا سبب دریافت کیا وہ کہنے لگیں ابھی ابھی میرے پاس ایک انصاری آیا اور اس نے اپنی بیٹی کے نکاح میں اس پر بادام

اور پتاشے برسائے ہیں' مجھے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کا منظر یاد آیا تو دل میں خیال کیا ان پر تو کچھ بھی نثار نہیں کیا گیا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات اقدس کی قسم جس نے نبوت و رسالت کے اعزار و اکرام سے نوازا ہے علی و فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نکاح کے وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل' میکائیل اور اسرافیل کو حکم دیا تھا کہ حلقہ عرش کو تھام لیں' جنتوں کو آراستہ کریں' حوروں کو کہہ دیں زیب و زینت سے مرصع خوشی و مسرت کے ساتھ رقص کریں جنتی پرندوں کو حکم دیا نغمہ سرائی کریں' شجر طوبیٰ کو حکم دیا اپنے مروارید' زبرجد' یاقوت ایسے رنگارنگ کے پھولوں اور پھلوں کو بکھیر کریں (چنانچہ ہر ایک نے سرتسلیم کرتے ہوئے اپنا اپنا نذرانہ محبت و عقیدت پیش کیا) (تابش قصوری)

ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے علی و فاطمہ کا نکاح سدرۃ المنتہی کے نزدیک شب معراج میں کیا اور حکم دیا گیا کہ ان پر در' جواہر' مرجان نثار کریں۔ (روحانی طور پر اظہار عظمت کے لئے یہ سبھی روایات ہیں) ورنہ حقیقتاً شریعت محمدیہ کے مطابق حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح صحابہ کرام کی موجودگی میں مدینہ طیبہ 2 ہجری کو ہوا جس میں خلفائے راشدین نے بڑھ چڑھ کر خدمات انجام دیں (تابش قصوری)

حضرت آدم اور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حوروں میں مثل چاند

امام کسائی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا تو ان کی بائیں جانب پسلی سے حضرت حوا کی تخلیق فرمائی اور انہیں ستر حوروں کے حسن سے نوازا چنانچہ حضرت حوا حورعین میں ایسے معلوم ہوتی تھیں جیسے چودھویں کا چاند ستاروں میں! حضرت آدم علیہ السلام آرام فرماتھے جب بیدار ہوئے تو انہیں دیکھا اور ان کی طرف محبت سے ہاتھ بڑھایا! آواز آئی ابھی تم اسے چھو نہیں سکتے تمہارا نکاح ہوگا اور حق مہر کی ادائیگی شرط ہے دریافت حق مہر کیا ہے؟ ارشاد ہوا۔ ان تصلی علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثلاث مرات۔ تین مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا! نیز فرمایا یہاں تک کہ تم حضرت حوا کو دین کے مسائل سکھائیں۔

حسن آدم علیہ السلام

کان آدم اورعہ اللہ من الحسن والکمال حتیٰ ان حذہ الا یمن یغلب علی اشعاع الشمس کان نورمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیہ والا یسریغلب علی ضوء القمر کان نور یوسف علیہ الصلوۃ والسلام فیہ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایسے حسن و کمال سے نوازا تھا کہ

ان کا دایاں رخسار سورج کی شعاعوں پر غالب آجاتا کیونکہ اس میں نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چمک دمک تھی اور بایاں رخسار چاند کی روشنی پہ غالب آجاتا اس لئے اس میں حضرت یوسف علیہ السلام کا نور درخشاں تھا۔

پہلی بات؟

حسن و جمال کے حسین ترین دو پیکر حضرت آدم علیہ علیہ السلام اور حضرت حوا نے جب ایک دوسرے پر نظر ڈالی تو اس طرح گویا ہوئے۔ حوا میرا خیال ہے تجھ سے اور مجھ سے زیادہ حسین اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں کسی اور کو تخلیق نہیں فرمایا ہوگا! اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا انہیں 'پنے ساتھ فردوس اعلیٰ میں لے جائیں اور جنت کے محلات میں سے کوئی محل ان کے لئے کھول دو۔ چنانچہ سرخ یاقوت کے محل کا دروازہ کھول دیا گیا اس میں کافوی خوشبو سے معمور زبرجد کا ایک گنبد باغ زعفران میں قائم تھا۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس گنبد نما مکان کا دروازہ کھولا وہاں ایک سنہری تخت نظر آیا جس کے پائے مروارید کے تھے' اس پر ایک ایسی شہزادی جلوہ افروز تھی جس کے انوار و تجلیات اور حسن و جمال کی شعاعوں نے ماحول کو مزین کرر کھا تھا اس کے سر پر جواہرات سے مرصع سونے کا تاجر تھا حضرت آدم علیہ السلام نے جب اسے دیکھا تو اپنے حسن وجمال کو بھول گئے دریافت کیا یہ شہزادی کون ہے؟ ارشاد ہوا یہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ پھر کہا ان کے شوہر نامدار کا اسم گرامی کیا ہے؟

ارشاد ہوا جبرائیل! قصر یاقوتی کا دروازہ کھولئے چنانچہ اس کا دروازہ کھلا تو وہاں پر بھی کافوری خوشبو سے معمور ایک گنبد نظر آیا جس میں سونے کا تخت تھا اس پر ایک رعنا جوان جلوہ افروز دیکھا جس کا حسن یوسف کی مثل' آواز آئی یہ جوان علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو حضرت فاطمہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہما کے شوہر نامدار ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام عرض گزار ہے! الٰہی ان کی اولاد بھی ہے؟ آواز آئی جبرائیل! قصر مروارید کے دروازے کھول دو اس میں زبرجد کا گنبد اور عنبر کا تخت پڑا دیکھا جس پر حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صورتیں موجود ہیں ان کی زیارت سے بہرہ مند ہو کر حضرت آدم علیہ السلام واپس پلٹے! اور اللہ تعالیٰ نے ان کا نکاح حضرت حوا سے فرما دیا! فرشتوں نے ان پر جنتی میوے برسائے' اسی وجہ سے مسلمان نکاح کے وقت بادام' مکھانے' پتاشے' سوگی منقی' میوے پر لٹاتے ہیں اور ان کا حاصل کرنا بھی جائز!!

پھر حضرت جبرائیل کو ارشاد ہوا انہیں جنت کی سواریوں پر بٹھاکر جنت عدن میں پہنچا دو! اتنے میں ایک تخت نظر پڑا جو قسم قسم کے جواہرات سے مرصع تھا جس پر چار گنبد بنے ہوئے تھے قبتہ الرضوان' قبتہ الغفران' قبتہ الرحمتہ' قبتہ الکریم' حضرت آدم و حوا وہاں قیام پذیر ہوئے ان کی خدمت میں جنت کے میوے پیش کئے گئے۔

پھر قبہ رحمت میں گئے' منادی نے ندا کی' آسمان والوں'حضرت آدم و حوا کا نکاح کردیا گیا ہے اور جنت کی ہر چیز ان کے لئے جائز البتہ ایک خاص شجر کی نشاندہی کردی گئی ہے اس کے قریب یہ دونوں نہیں جاسکتے! پھر علم الٰہی کے مطابق جو کچھ ان کے لئے مقدر تھا وہ ظہور پذیر ہوا' حکم ہوا اب تم یہاں نہیں رہ سکتے چنانچہ آدم علیہ السلام باب توبہ سے اور حضرت حوا باب رحمت سے باہر نکلی! ابلیس باب لعنت سے سانپ' باب غصہ اور طاؤس باب غضب سے زمین پر اتر پڑے۔ ربیع الابرار میں مرقوم ہے کہ حضرت ہابیل اور ان کی ہمشیرہ جنت میں ہی پیدا ہوئے تھے ابھی شجر ممنوعہ کے کھانے کی نوبت نہیں آئی تھی اس لئے ان کی ولادت کے وقت حضرت حوا کو کسی قسم کی گرانی یا تکلیف کا احساس تک نہ ہوا۔ قابیل اور اس کی بہن زمین پر جنت سے آنے

کے بعد پیدا ہوئے۔ (لہٰذا پیدائش کے لحاظ سے جنتی انسان ہابیل اور دنیا میں سب سے پہلے پیدا ہونے والا مرد قابیل اور سب سے پہلی خاتون اس کی بہن کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ (تابش قصوری)

فرشتوں کی بارات

علامہ محب طبری بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی! الٰہی میری تجھ سے ایک یہ بھی آرزو ہے جو میرا داماد بنے یا میں جس کا داماد بنوں اسے جنت سے سرفراز کرنا! علامہ فرماتے ہیں مجھے امید ہے یہ فضیلت قیامت تک برقرار رہے گی جو بھی آپ کی اولاد میں سے کسی بھی امتی سے دامادی کا رشتہ قائم کرے گا اسے بہشت کی خصوصیت حاصل رہے گی۔

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رحمتہ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دراقدس سے رخصتی ہوا چاہتی تھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو اپنے سبزی مائل خچر پر بٹھایا حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا اس کی لگام پکڑ لو اور آگے آگے چلو' حضور پیچھے پیچھے روانہ ہوئے' ابھی کاشانہ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب نہیں پہنچے تھے کہ ندا آئی سرکار ذرا اوپر دیکھئے! آپ نے اوپر نگاہ اٹھائی تو عجیب منظر تھا حضرت جبرائیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں کی معیت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہیں حضور نے اس شان و شوکت سے فرشتوں کے ساتھ آنے کا سبب دریافت کیا تو جبرائیل علیہ السلام کہنے لگے ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان شوہر نامدار علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں پورے اعزازواکرام کے ساتھ پہنچایا جائے۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نعرہ تکبیر بلند کیا حضرت میکائیل اور دوسرے فرشتوں نے اللہ اکبر کی آواز سے جواب دیا۔ چنانچہ اسی وجہ سے دولہا' دلہن کی روانگی کے وقت نعرہ ہائے تکبیر و رسالت کو سنت قرار دیا گیا ہے!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے فاطمہ کا علی سے نکاح کرنے کا حکم صادر ہوا تو جبرائیل علیہ السلام نے جنت کو جس طرح سنوارا اس کی تفصیل بڑی وضاحت سے بیان کی ہے جسے عربی متن میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے یہاں بطور تبرک چند باتیں درج کردی جاتی ہیں (تابش قصوری)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان دنیا پر ایک گھر ہے جسے بیت المعمور کہتے ہیں یہ بیت اللہ کے بالکل مقابل ہے آسمانی فرشتے اپنے اپنے مقام سے وہاں اترے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے رضوان جنت کو حکم فرمایا ہے کہ بیت المعمور کے دروازے پر کرامت کا منبر بچھایا جائے اور راحیل نامی فرشتے کو حکم ہوا اس منبر پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بجالائے۔ چنانچہ جب وہ محبت و سرور سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے لگا تو آسمان خوشی سے جھوم اٹھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ میں حضرت فاطمہ بنت محمد کا علی سے عقد کئے دیتا ہوں فرشتو تم گواہ رہو! اور اس ریشمی کپڑے پر اس شہادت کو ثبت کردیا اور مجھے بھی حکم ہوا ہے کہ اسے میں تمہیں دکھاؤں اور اس پر نور کی مہر لگاؤں جس کی سیاہی سے مشک کی خوشبو سے فضا معمور رہے اور اسے رضوان جنت کے سپرد کرو

محب طبری بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ نکاح پڑھا الحمد للہ المحمود بنعمتہ ---- (الی الاخر)

روضہ میں بیان کیا گیا ہے کہ مسنون یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات اور اپنی شہزادیوں کے لئے جتنا مہر مقرر کیا اس سے زیادہ نہ باندھا جائے اور عموماً آپ کے مہر کی رقم پانچ سو درہم ہوتے۔ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک کم از کم جتنی چیز کی بیع ہوسکتی ہے اتنا مہر مقرر کیا جاسکتا ہے امام مالک فرماتے ہیں دینار کا چوتھا حصہ کم از کم مہر مقرر کیا جاسکتا ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کم از کم مہر دس درہم ہیں۔ حضرت امام رازی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ عورتوں کو زیادہ سے زیادہ مہر دیا جاسکتا ہے کیونکہ قرآن کریم میں ہے وایتم احداھن قنطارا فلا تاخذوا منه شیئا اگر تم حق مہر میں عورتوں کو ایک قنطار تک بھی دے دو تو تمہیں اس میں کچھ کم کرنے کا حق نہیں! سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ بر سر منبر کم مہر کی بات کی تو ایک صحابیہ نے کہا حضرت! اللہ تعالیٰ تو ہمیں عطا فرماتا ہے اور آپ روکتے ہیں اس خاتون نے یہی آیت پڑھی اس پر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے کہا عورتیں تو ہم سے بھی زیادہ فقیہ ہیں پھر کبھی آپ نے کم مہر کی بابت بات نہ کی۔

میرا حق مہر شفاعت ہو؟

امام نسفی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حق مہر کے بارے مشورہ لیا تو آپ نے عرض کیا اس سلسلہ میں میری گزارش ہے کہ میرا مہر قیامت کے دن آپ کی امت کی شفاعت مقرر ہو! پس جب امت مصطفیٰ کا پلصراط سے گزر شروع ہو گا تو آپ اپنے مہر کا مطالبہ کریں گی

(گویا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مال و دولت کا مہر تو ہر کوئی دیتا ہے مگر میرا مہر نرالا اور بے مثل ہو اور وہ یہ کہ میرا مہر نہ صرف میرے لئے نفع بخش ہو بلکہ آپ کی امت کے گنہگار بھی اس سے مستفید ہوں اس لئے میرا مہر شفاعت امت مقرر کیا جائے (تابش قصوری)

اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانہ اقدس سے مسکراتے ہوئے نمودار ہوئے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسکرانے کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا میری مسرت و مسکراہٹ کا سبب یہ ہے کہ میری بیٹی فاطمہ کا نکاح میرے چچازاد بھائی حضرت علی المرتضیٰ سے کرنے کی بشارت دی ہے گئی کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ اور علی کو رشتہ زوجیت میں منسلک فرما دیا ہے اور رضوان جنت کو حکم دیا ہے کہ وہ شجرطوبیٰ کو ہلائے اس نے اسے خوب ہلایا ہے اس کے پتے دستاویز بن کر گرے ہیں جو اہل بیت سے محبت کرنے والوں کے بخشش نامے ہیں۔ قیامت کے دن یہی دستاویز ان کی بخشش کی سند ہوگی۔

جب آیت ان منکم الا واردھا نازل ہوئی تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غمناک ہوگئے صحابہ کرام نے پریشانی کا سبب پوچھا آپ خاموش رہے، سیدہ فاطمہ کو علم ہوا تو حاضرخدمت ہوئیں، عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کیوں پریشان ہیں۔ آپ نے یہی آیت سیدہ فاطمہ کو سنا دی۔ ان منکم الاوادھا، اس پر سیدہ فاطمہ کی آنکھوں سے بھی آنسو نمودار ہونے لگے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچیں اور فرمایا یا شیخ المہاجرین اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی طرف یہ آیت نازل کی ہے، وان منکم الاواردھا، کیا آپ حضور کی امت کے بوڑھوں پر ایثار کرنے کیلئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں پھر حضرت علی سے امت کے جوانوں پر نثار ہونے کا عہد لیا، بعد حضرت امام حسن و حسین سے اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا تو وہ امت کے کم عمروں پر قربان ہونے کو تیار نظر آئے پھر ازخود امت مصطفیٰ کی عورتوں پر ایثاروقربانی کا قصد فرمایا اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ مصطفیٰ میں آئے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے نیز فرماتا

ہے فاطمہ کو بشارت دیجئے وہ غمگین نہ ہوں میں تمہاری امت کے ساتھ اسی طرح پیش آؤں گا جیسے فاطمہ کی رضا ہوگی۔ (سبحان اللہ)

جنتی لباس؟

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنی شادی کی شب رونا آیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سبب دریافت فرمایا آپ عرض گزار ہوئیں ابا جان یہ تو آپ کو اچھی طرح معلوم ہے مجھے دنیا سے کسی قسم کی محبت و رغبت نہیں لیکن آج شب مجھے اپنی اس حالت پر قدرے خطرہ سا محسوس ہوا کہ کہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ نہ کہہ دیں کہ آپ کیا لائیں؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دلاسہ دیتے ہوئے فرمایا خاطرجمع رکھو علی ہمیشہ راضی و خوش رہے ہیں اور (اب بھی ہر بات پر خوش رہیں گے) اس کے بعد ایک مالدار یہودی عورت کی شادی ہوئی اس نے اپنی شادی پر بڑی بڑی امیر عورتوں کو آنے کی دعوت دی۔ وہ نہایت فاخرہ لباس زیب تن کئے آئیں اور انہوں نے بالاتفاق کہا ہم تمام محمد کی صاحبزادی اور ان کے فقر کی کیفیت کو دیکھنا چاہتی ہیں لہذا فاطمہ کو بلایا جائے اس نے بلا بھیجا' اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک جنتی جوڑا لئے آموجود ہوئے۔ سیدنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہن کر جب ان کے درمیان جلوہ افروز ہوئیں تو آپ کا لباس دیکھ کر حیران رہ گئیں جب انہوں نے سیدہ پاک کی چادر مبارک کو ذرا سا اٹھایا تو انوارو تجلیات سے تمام ماحول .بقعہ نور بن گیا۔ پھر پوچھنے لگیں! ارے فاطمہ اتنا خوبصورت اور عدیم المثال جوڑا کہاں سے آیا؟ آپ نے فرمایا یہ جنتی جوڑا جبرائیل لائے ہیں اس پر سعادت مند عورتیں پکار اٹھیں نشھدان لاالہ الاالله وان محمدا رسول الله اور اسلام لے آئیں پھر جن عورتوں کے خاوند مسلمان ہوئے وہ ان کے پاس ہی رہیں اور جن کے خاوند

اسلام پیش کرنے کے باوجود مسلمان نہ ہوئے تو ان مسلمان خواتین ان سے الگ ہوگئیں اور انہوں نے اپنا نکاح مسلمانوں سے کرلیا!

اپنا نیا کرتہ سوالی کو عطا فرمادیا

ابن جوزی علیہ الرحمتہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جس شب شادی تھی' اسی شب ایک سوالی نے دروازے پر آکر سوال کیا' مجھے ایک پرانے کرتے کی حاجت ہے! سیدہ فاطمہ کے پاس ایک پیوند لگا کرتہ بھی تھا آپ نے چاہا اسے وہی عطا کریں مگر معاً اللہ تعالیٰ کا ارشاد لن تنالواالبر حتی تنفقوا مماتحبون(اگر تم بھلائی کے طالب ہوتو اپنی محبوب ترین اشیاء کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے خرچ کرو) سامنے آتے ہی آپ نے اپنی شادی کا کرتہ اس سوالی کو عنایت کردیا۔ بوقت رخصت حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے' رب کا سلام پہنچایا اور جنت سے سبز سندس کا ایک جوڑا پیش کرتے ہوئے کہا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سیدہ فاطمہ کیلئے خصوصی تحفہ ہے؟ چنانچہ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے پہنا اور ان خواتین میں جاکر بیٹھ گئیں' عورتوں کے پاس ایک ایک موم بتی جل رہی تھی سیدہ فاطمہ کے ہاتھ چراغ تھا مگر جب آپ کے نورانی لباس کی ایک جھلک نمایاں ہوئی تو مشرق و مغرب تک نور ہی نور پھیل گیا یہاں تک کہ کافر عورتوں کے دل نوراسلام سے چمک اٹھے اور کلمہ پڑھتے ہوئے زمرہ اسلام میں داخل ہوگئیں۔

شکم مادر میں باتیں

حضرت ام المومنین سیدہ خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میرے بطن اطہر میں جب سیدہ فاطمہ جاگزین تھیں تو مجھے کسی قسم کی گرانی محسوس نہیں ہوتی تھی بلکہ آپ مجھ سے باتیں کیا کرتیں۔ جب ولادت فاطمہ

کا وقت قریب آیا تو میں نے قریشی دائیوں کو بلا بھیجا مگر وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخاصمت کے باعث نہ آئیں' ابھی میں سوچ ہی رہی تھی کہ اب کیا ہوگا! معاً چار عورتیں جن کی چمک دمک اور حسن و جمال مثالی تھا جلوہ گر ہوئیں ان میں سے ایک نے فرمایا میں تیری والدہ حوا ہوں' دوسری نے کہا میں آسیہ ہوں' تیسری بولی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہمشیرہ ام کلثوم اور چوتھی نے کہا میں عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ مریم ہوں' (رضی اللہ تعالیٰ عنھن) ہم آپ کی خدمت کیلئے آئی ہیں۔

حضرت سیدہ عائشہ اور سیدہ فاطمہ کی گفتگو

علامہ ابن ملقن' قاضی حسین سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا میں آپ سے افضل ہوں کیونکہ میں جگر گوشہ رسول کریم ہوں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا' دنیا میں تو یہ بات درست ہے لیکن آخرت میں' اس کے برعکس ہوگا کیونکہ میرا قیام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا اور آپ علی کے محل میں ہوں گی آپ دونوں درجوں کا تقابل خود کرلیں!

حضرت سیدہ فاطمہ نے جواب دینے میں توقف کیا تو حضرت عائشہ اپنی جگہ سے اٹھیں اور سیدہ فاطمہ کا سراطہر چوم کر فرمایا کاش کہ میرے نصیب ایسے ہوتے کہ میں آپ کے سراقدس کا ایک بال ہوتی!

حیض و نفاس سے پاک

حضرت اسماء زوجہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں حضرت سیدہ فاطمہ ہمیشہ طیبہ و طاہرہ رہی ہیں حالانکہ ان کے شکم مقدس سے حسن و حسین اور دوسری اولاد بھی ہوئی مگر ان پر نفاس کی کیفیت طاری نہیں ہوئی چنانچہ میں

نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے سیدہ فاطمہ کو حیض و نفاس کے معاملہ میں ہمیشہ پاک پایا ہے آپ نے فرمایا تمہیں معلوم ہونا چاہئے۔

سیدہ فاطمہ طیبہ طاہرہ جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

اولاد مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں' علائی کا بیان ہے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاں سب سے پہلے حضرت قاسم متولد ہوئے' پھر حضرت زینب' حضرت طیب و طاہر' ام کلثوم' رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ حضرت خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن اطہر سے متولد ہوئے) حضرت ابراہیم ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم اطہر سے ہیں)

حضرت زینب کا نکاح ابوالعاص بن الربیع سے کردیا گیا وہ صاحب مال اور امین ترین شخص تھے' غزوہ بدر میں قیدیوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے جب فدیہ طلب کیا گیا تو حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی والدہ ماجدہ خدیجتہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بوقت نکاح عطا فرمودہ ہار رہائی کے لئے بھیج دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب ہار دیکھا تو آپ کو بڑا رحم آیا صحابہ کرام سے فرمایا اگر آپ لوگ مناسب سمجھیں تو زینب کے قیدی کو ان کے حوالے کردیا جائے اور ان کا ہار بھی انہیں واپس لوٹا دیں چنانچہ انہیں اس شرط پر رہا کردیا گیا کہ حضرت زینب کو ہجرت کرنے سے نہیں روکا جائے گا انہوں نے کہا بہت اچھا' جب حضرت ابوالعاص مکہ مکرمہ پہنچے تو انہوں نے حضرت زینب کو ہجرت کی اجازت دیدی۔ آپ مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئیں تو کچھ لوگ آڑے کسی نے

اپنے نیزہ سے آپ کی طرف اشارہ کیا جس کے باعث حمل ساقط ہو گیا اس پر ابو سفیان بولا۔ ہمیں اس لڑکی کو روکنے کی ضرورت نہیں البتہ روشن دن میں جانے کی بجائے رات کو مکرمہ مکرمہ سے نکلے! تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ وہ رعب و دبدبہ سے روانہ ہوئی چنانچہ ایسا ہی ہوا اثنائے راہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مل گئے ان کے ساتھ مدینہ طیبہ بعافیت بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پہنچ گئیں پھر آپ کے خاوند تاجر بن کر مکہ سے شام اور وہاں سے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور حضرت زینب کے ہاں پہنچ گئے' آپ نے انہیں پناہ دیدی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح نماز کی ادائیگی کے لئے تشریف لے جا رہے تھے تو حضرت زینب نے باواز بلند فرمایا لوگو میں نے ابوالعاص کو پناہ دی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو مجھے اس بات کا علم نہیں تھا بعدہ آپ اپنی صاحبزادی کے ہاں تشریف لائے اور فرمایا ابوالعاص کی خاطرخواہ خدمت کرو لیکن اسے اپنے قریب نہ آنے دینا کیونکہ تم ان کے لئے حلال نہیں ہو! لوگوں نے ان کے مال پر قبضہ کرلیا مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں چاہتا ہوں اس کا مال واپس کردو چنانچہ لوگوں نے مال واپس کرتے ہوئے کہا' کیا ہی اچھا ہو تم اسلام لے آؤ' وہ کہنے لگے مکہ مکرمہ کے لوگوں کی امانتیں میرے ذمہ ہیں میں چاہتا ہوں ان کی امانتیں واپس کرکے اسلام لاؤ چنانچہ وہ لوگوں کی امانتیں واپس کرکے مدینہ پاک پہنچتے ہی مسلمان ہوگئے اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی ان کی خدمت میں مصروف ہوگئیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہزادوں میں ایک فرزند عبداللہ بھی ہیں جن کا لقب طیب و طاہر مشہور ہے یہ بچپن میں مکہ مکرمہ ہی وصال فرماگئے ان کے علاوہ حضرت ام کلثوم' حضرت رقیہ آپ کی حقیقی صاحبزادیاں ہیں جو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن اطہر سے متولد

ہوئیں سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حقیقی بہنیں ہیں ایک صاحبزادے حضرت ابراہیم متولد ہوئے جو حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہیں' اٹھارہ ماہ کی عمر میں وصال فرماگئیں۔

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پانچ برس قبل از اعلان نبوت متولد ہوئیں قریشی اس وقت تعمیر کعبہ میں مصروف تھے اٹھائیس برس کی عمر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چھ ماہ بعد رمضان المبارک گیارہ ہجری میں وصال فرما ہوئیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارشاد علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نمازجنازہ پڑھائی۔

اونٹنی کی گفتگو اور سیدہ فاطمہ

حضرت نسفی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کاشانہ اقدس سے باہر تشریف لائیں تو ان سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اونٹنی عصاء جو خیبر میں حاصل ہوئی تھی آپ سے گفتگو کرتے ہوئے سلام عرض گزار ہوئی السلام علیک یابنت رسول اللہ' اے شہزادی رسول آپ پر سلام ہو! کیا آپ کو اپنے والد ماجد سے کوئی کام ہے کیونکہ میں ان کے پاس جانے ہی والی ہوں' اس پر حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آنکھیں نمناک ہوگئیں اور شفقت سے اونٹنی کا سر اپنی گود میں لیکر پیار کرنے لگی' یہاں تک کہ اس نے آپ کی گود میں ہی جان دیدی پھر اسے ایک بڑے کمبل میں لپیٹ کر دفن کردیا گیا تین دن بعد جب اس جگہ کو کھودا گیا تو اس کا کہیں نشان تک ۰ ملا' اونٹنی کا حضرت سیدہ فاطمہ سے ہمکلام ہونا سیدہ کی کرامات میں سے ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے علاوہ کسی سے کبھی ہمکلام نہ ہوئی چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک باریہی اونٹنی کہنے لگی' یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

میں ایک یہودی کے قبضہ میں تھی جب چرنے جاتی تو گھاس از خود پکارتی مجھے اپنی خوراک بناؤ کیونکہ تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہے اور جب رات سر پر آتی تو درندے ایک دوسرے کو تاکیداً کہتے اس اونٹنی کے قریب مت جانا کیونکہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہے!

وظیفہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

روض الافکار میں ہے کہ ایک دن سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ طلب کرنے حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاں تین دن چولہا ٹھنڈا پڑا ہے میں تمہیں پانچ کلمات سکھا دیتا ہوں جو حضرت جبرائیل علیہ السلام لائے ہیں۔ یا اول الاولین یا آخر الاخرین یاذوالقوۃ المتین یاارحم الراحمین

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کسی قسم کی بھی حاجت ہوتو جمعرات کے دن اس حاجت کی طلب میں علی الصبح گھر سے باہر نکلتے وقت آیتہ الکرسی' سورۂ آل عمران کی آخری آیت' سورۂ زلزلات اور سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرے۔ اس میں تمام دنیا و آخرت کی حاجتیں ہیں (جو بر آئیں گی)

مناقب حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما
مرج البحرین

بعض مفسرین نے اللہ تعالیٰ کے فرمان مرج البحرین یلتقیان بینھما برزخ لا یبغیان کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اس مراد سیدہ فاطمہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں ایک بحرنبوت اور دوسرے بحرفتوت ہیں ان کے درمیان تقویٰ کا وصل ہے لہٰذا دونوں میں محبت ہی محبت ہے کسی طرف

سے زیادتی کا کوئی شائبہ نہیں اور ان دونوں سے موتی اور مونگے حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ظہور ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں دو سمندروں کو اللہ تعالیٰ نے ملایا ایک بحر آسمان اور بحر زمین ہے چنانچہ آسمانی دریا کا پانی زمینی دریا میں گرتا ہے تو وہ موتی بن جاتا ہے۔

علامہ ثعلبی رحمہ اللہ علیہ یہاں ایک واقعہ درج کرتے ہیں کہ کسی شخص نے کھجور کی گٹھلی ایک سیب میں رکھ کر دریا میں ڈال دی بارش ہوئی تو اس کا کچھ حصہ موتی بن گیا اور جس حصہ پر بارش کا اثر نہ ہوا وہ اپنی حالت پر ہی رہا حضرت قتادہ فرماتے ہیں مرج البحرین سے مراد بحر روم اور بحر فارس ہیں۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

آپ حضرت سیدہ فاطمہ کی اولاد میں سے سب سے پہلے ہیں' آپ پانچ بہن بھائی ہیں حسن' حسین' محسن' زینب کبریٰ اور زینب صغریٰ جن کی کنیت ام کلثوم ہے یہ تمام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہی متولد ہوئے۔

برمعادی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ام کلثوم کے نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح حضرت فاروق اعظم سے کردیا۔ اس کا طریقہ کار یہ طے ہوا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر آپ ام کلثوم کے ساتھ نکاح میں رضا رکھتے ہیں تو میں انہیں آپ کے پاس ایک چادر دیکر بھیجوں گا چنانچہ وہ ایک چادر لئے آپ کے پاس آئیں اور حضرت علی کے ارشاد کے مطابق کہا یہ وہی چادر ہے جس کی نسبت میرے والد ماجد نے آپ کو کہا تھا آپ نے کہا اپنے والد ماجد سے جاکر کہہ دینا میں راضی ہوں! اللہ تعالیٰ تم سے اور ان سے بھی راضی رہے۔

حضرت ام کلثوم اور خوشبو

ربیع الابرار میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شاہ روم کے پاس ایک سفیر بھیجا آپ کی زوجہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک دینار کی خوشبو خرید کر دو شیشیوں میں بند کی اور کہا یہ شاہ روم کی بیوی کو میری طرف سے ہدیہ دے دینا۔ چنانچہ قاصد نے اس کی تعمیل کی شاہ روم کی بیوی نے ان دونوں شیشیوں کو جواہر سے بھر کر تحفتاً" بھیج دیا اور کہا یہ امیرالمومنین کی اہلیہ محترمہ کو پیش کردینا سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر جب جواہرات پر پڑی اور فرمایا یہ کہاں سے آئے ہیں ام کلثوم نے تمام ماجرا کہہ سنایا تو وہ فرماتے لگے یہ مسلمانوں کا حق ہے وہ کہنے لگیں یہ تو صرف میرے لئے ہیں آپ نے فرمایا اس کا فیصلہ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کریں گے چنانچہ حضرت علی نے فرمایا بیٹی تمہیں ایک دینار کی قیمت کے برابر ملیں گے باقی مسلمانوں کا حصہ ہے۔ کیونکہ جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قاصد بھیجا تھا وہ تو مسلمانوں کا تھا!

ولادت امام حسن رضی اللہ عنہ

علامہ محب طبری بیان کرتے ہیں حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین ہجری 15 ماہ رمضان المبارک میں پیدا ہوئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حسن کی ولادت کا وقت آیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اسماء نیت عمیس اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سیدہ فاطمہ کی خدمت میں بھیجا! جب امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے تو ان کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی گئی نیز ساتویں روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کا نام حسن رکھا!

حضرت نسفی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضرت حسن پیدا ہوئے تو

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا علی ان کا نام رکھئے انہوں نے عرض کیا آپ ہی نام رکھیں آپ ان کے نانا جان ہیں' حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے رب کے نام رکھنے سے پہلے کوئی نام نہیں رکھتا چنانچہ حضرت جبرائیل آئے اور بچے کی ولادت پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا اس کا نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹے کے نام پر شبر رکھئے جس کا معنی حسن ہے چنانچہ یہی نام رکھا گیا اسی طرح جب امام حسین پیدا ہوئے تو جبرائیل نے بشارت' مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا اس کا نام بھی حضرت ہارون علیہ السلام کے دوسرے صاحبزادے کے نام پر شبیر رکھیں جس کے معنی حسین ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول

• حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتلقی آدم من ربہ کلمات سے مراد یہ پانچ نام ہیں محمد' علی' فاطمہ' حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا ان ناموں کو یاد کرلیں کیونکہ آپ کو ان کی ضرورت پڑے گی چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام جب زمین پر آئے تو تین سو سال تک روتے رہے' پھر یاد آنے پر ان ناموں کے توسل سے دعا مانگی اور کہا یا اللہ بحق محمد' علی' فاطمہ' حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے بخشش دے اور میری توبہ قبول فرمالئے' اللہ تعالیٰ نے ان پاس وحی بھیجی اور فرمایا اے آدم علیہ السلام اگر تم ان اسماء کے توسل سے اپنی تمام اولاد کی مغفرت طلب کرتے تو انہیں بھی میں بخشش دیتا۔

کلمات توبہ

امام کسائی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو کلمات توبہ آدم علیہ السلام کو سکھائے گئے یہ تھے لاالہ الاانت سبحانک وبحمدک وعملت سوا

وظلمت نفسی فتب علی خیر التوابین۔جو شخص ان کلمات کو سجدہ کی حالت میں پڑھ کر اپنی غلطیوں کی معافی طلب کرے گا اللہ تعالیٰ اسے پاک کردے گا جیسے آج ہی پیدا ہوا ہے۔

دو نور

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اور علی کو عرش کے پاس دو نور بنا کر تخلیق فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کے بنائے جانے سے دو ہزار سال قبل ہم دونوں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس بیان کرتے رہے جب اللہ نے آدم علیہ السلام کو بنایا تو ان کی پشت میں ہمیں ودیعت فرما دیا۔ پھر ہم مسلسل پاک پشتوں اور پاکیزہ شکموں سے منتقل ہوتے ہوتے عبدالمطلب کی پشت میں پہنچے پھر وہ نور دو ثلث حضرت عبداللہ اور ایک ثلث ابوطالب کی پشت میں رکھے گئے اور پھر نور مجھ سے علی اور فاطمہ میں جمع ہوئے پس حسن و حسین، رب العلمین کے دو نور ہیں۔

الحسین منی وانا من الحسین

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حسین مجھ سے اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسے محبوب رکھے جس نے حسین سے محبت کی' (ترمذی شریف) اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں نام لوگوں کے علم سے پوشیدہ رکھے یہاں تک کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شہزادوں کو ان سے موسوم کردیا گیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا چنانچہ ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں حسین کی زیارت سے نوازا

بخاری شریف میں ہے امام حسن' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے صحیح ابن حبان میں ہے کہ امام حسین نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ مشابہ رکھتے تھے' برماوی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حسن سر سے سینہ تک اور حسین نیچے حصہ میں مشابہت رکھتے تھے۔

الفصول المہمہ میں ہے کہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت کے پچاس دن بعد حسین شکم مادر میں آئے بعض نے کہا ہے ان دونوں کے درمیان ایک طہر کا فاصلہ ہے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زوجہ محترمہ ام الفضل سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عجیب خواب عرض کیا کہ آپ کے جسم اقدس کا ایک ٹکڑا کٹ کر میری گود میں آپڑا ہے! آپ نے فرمایا یہ خواب تو بہت ہی اچھا ہے میری لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں فرزند پیدا ہوگا وہ تمہاری گود میں کھیلے گا چنانچہ جب امام حسین پیدا ہوئے تو ان کی گود میں ڈالے گئے۔ امام حسین کی ولادت پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دنبہ ذبح کرکے عقیقہ کے عمل کو دوام بخشا اور جب ان کے سر کے بال بنائے گئے تو ان بالوں کے ہموزن چاندی خیرات کی گئی۔

مسئلہ: بچے کے لئے عقیقہ میں دو بکرے اور بچی کے لئے ایک کو سنت قرار دیا گیا ہے جب کہ بچے کی طرف سنت کی ادائیگی کے لئے ایک بکرا بھی کافی ہے امام رافعی اور نووی علیہما الرحمتہ فرماتے ہیں اونٹ یا گائے کے ساتویں حصہ سے بھی سنت ادا ہوجاتی ہے اس بناء پر اونٹ یا گائے سات بچوں یا بچیوں کی طرف سے بیک وقت نیت کرکے ذبح کیا جائے تو سنت ادا ہوجائے گی۔ علماء حنفیہ فرماتے ہیں قربانی کے حصص میں اگر عقیقہ کو بھی شامل کرلیا جائے تو جائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم اور اگر عقیقہ کے جانور کو ذبح کرکے پکا کر کھانا

کھلایا جائے تب بھی جائز ہے۔ (تابش قصوری)

بچے کی پیدائش کے ساتویں دن عقیقہ کر سکے تو بہت ہی اچھا ہے بصورت دیگر عمر کے کسی بھی حصہ میں والدین یا ازخود بھی یہ سنت ادا کر سکتے ہیں اگر وسائل میسر نہ ہوں تو قرض وغیرہ سے عقیقہ کی سنت ادا کرنا مناسب نہیں' کیونکہ الدین یسر لا اکراہ فی الدین تو آسان ہے نیز دین میں سختی نہیں' اس لئے بلاوجہ تکلف میں نہیں پڑنا چاہئے (تابش قصوری)

مسئلہ: ساتویں دن تک بچے کا نام رکھنا اور ختنہ کر دینا مستحب ہے بعض نے تو واجب قرار دیا ہے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنتالیس سال کی عمر تھی کہ پچاس ہجری میں زہرخورانی کے باعث شہادت سے سرفراز ہوئے اور اپنی جدہ حضرت فاطمہ بنت اسد کے پہلو جنت البقیع میں دفن ہوئے' حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضرت امیرمعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایسے دیکھا جیسے ان کی گرفت میں ہیں پھر ایک مکان میں داخل ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہوئے باہر آئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان صلح کرا دی ہے پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہوئے باہر آئے رب کعبہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے مجھے بخشش سے نواز دیا ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

حضرت نسفی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ دس محرم الحرام 61ھ کو جمعہ کے دن شہید کئے گئے اس وقت آپ 56 برس کے تھے آپ کی شہادت پر سورج گہنا گیا لہٰذا نجومیوں کا یہ قول غلط ثابت ہوا کہ سورج گرہن اٹھائیس یا انتیسویں تاریخ کو ہی واقع ہوتا ہے جبکہ روضہ

میں مذکور ہے کہ کسوف اور عید کا اجتماع ممکن نہ ہے شرح مہذب میں ہے سورج گرہن کی نماز چاند گرہن کی نماز سے زیادہ موکد ہے کیونکہ آفتاب کا نفع مہتاب سے زیادہ ہے۔

حضور نے کلی پھینکی اور پھل دار درخت بن گیا

ربیع الابرار میں ہند بنت حارث سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی خالہ ام معبد عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خیمے میں جلوہ افروز ہوئے وہاں آپ نے وضو فرمایا اور کلی عوسجہ نامی خاردار جھاڑی پر پھینکی جب صبح اسے دیکھا گیا تو وہ ایک پھلدار درخت بن چکا تھا زعفرانی پھل اور عنبر ایسی خوشبو ماحول کو مہکا رہی تھی اس درخت کے پھل کو جو کوئی بیمار کھاتا صحت پاتا' پیاسا سیراب ہوجاتا' بکری یا اونٹنی وغیرہ کھائے تو اس کا دودھ بڑھ جاتا' چنانچہ ہم لوگوں نے اس درخت کا نام "مبارک" رکھ دیا ایک دن صبح کو دیکھا گیا تو اس کے پتے جھڑ چکے ہیں اور پھل چھوٹے ہوگئے ہیں ہم پریشان سے ہوگئے یہاں تک کہ خبر آئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دارالبقاء کی طرف روانہ ہوچکے ہیں تیس سال بعد وہ درخت نیچے سے اوپر تک خاردار بن گیا اس کا حسن اور شادابی جاتی رہی پھر خبر آئی کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کردیئے گئے ہیں اس کے بعد اسے کبھی پھل نہ لگے جس سے ہم برابر مستفید ہوتے آ رہے تھے یہاں تک کہ ایک صبح کو اس کی جڑ سے خون جوش زن ہوا اس کے پتے گر گئے ہم اسی طرح پریشان ہوئے کہ خبر آئی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اپنے رفقاء شہید کردیئے گئے ہیں۔

شہزادی کسریٰ؟

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسریٰ کی شہزادیوں میں سے ایک شہزادی کو سریہ بنایا اور اس کے بطن سے حضرت امام زین العابدین رضی

اللہ تعالیٰ عنہ متولد ہوئے حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد حکومت میں جب اسلامی لشکر نے ایران و عراق پر غلبہ حاصل کیا تو کسریٰ کی تین بیٹیاں بھی بطور مال غنیمت قید میں آئیں انہیں فروخت کرنے کی بات ہوئی تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بادشاہوں کی بیٹیوں کو فروخت نہیں کیا جاتا تاہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان میں سے ایک شہزادی کو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے حاصل کرلیا ایک حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دی گئی اس سے حضرت قاسم متولد ہوئے اور ایک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ودیعت کی گئی جس سے سالم پیدا ہوئے۔

شیطان بکثرت ہوں گے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آخیر زمانے میں سب سے بدتر مال غلام اور لونڈی ہو گا جبکہ خدام کی کثرت ہوگی شیطان نما (انسان) بیشمار ہوں گے حضرت لقمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی تھی کہ عورت کو کبھی راز دار نہ بنانا اور جس کنیز سے خدمت لینا چاہو اس سے کبھی صحبت نہ کرنا!

سلام پر آزادی

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیز نے آپ کی خدمت میں سلام و آداب بجا لانے کے ساتھ ساتھ پھول پیش کئے تو آپ نے اسے یہ کہتے ہوئے آزاد کردیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تمہارے ادب و احترام کو ملحوظ رکھے تم اسے اس سے بھی زیادہ عزت بخشو لہٰذا میں نے اس کی خدمت کا صلہ آزادی عطا کردی۔

دونوں سے محبت؟

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیکر فرمایا جو مجھ سے محبت رکھے وہ ان سے بھی محبت رکھے اور ان کے والدین کے ساتھ بھی محبت رکھے تو وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا!

امام حسن کو دیکھتے ہی میرے آنسو نکل پڑے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب بھی امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف نگاہ اٹھائی میری آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگتے' اس لئے کہ ایک دن وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گود میں بیٹھے آپ کی ڈاڑھی مبارک سے پیار کررہے تھے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرط محبت سے چومتے اور اپنی زبان آپ کے منہ میں ڈال دیتے اور فرماتے الٰہی! میں اس سے بھی محبت کرتاہوں پس اس سے محبت فرمایئے جو اس سے محبت رکھے آپ نے یہ کلمات تین بار فرمائے۔

ہینڈ رائٹنگ مقابلہ

علامہ نسفی علیہ الرحمتہ مرقوم فرماتے ہیں امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک دن تختیاں لکھیں اور خوشخطی کی آپس میں بحث کرنے لگے ایک کہتا میرا خط عمدہ ہے دوسرا کہتا میرا خط اعلیٰ ہے چنانچہ فیصلہ کیلئے اپنے والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دل رکھنے کیلئے فرمایا آپ جایئے اور اپنی والدہ ماجدہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فیصلہ کرایئے۔ جب والدہ کی خدمت میں پہنچے تو دونوں کی محبت نے کسی کا دل توڑنا پسند نہ کیا اور فرمایا بیٹا آپ اپنے ناناجی کے ہاں جائیں اور وہ عمدہ فیصلہ کریں گے جب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فیصلہ طلب کیا تو فرمایا سوائے جبرائیل

کے تمہارے اس معاملہ میں کوئی اور فیصل نہیں ہوگا جبرائیل آئے تو انہوں نے کہا اس کا فیصلہ رب العزت ہی فرمائے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا جبرائیل جنت سے ایک سیب لے جاؤ اور ہوا میں پھینکو جس کی تختی پر آ پڑے گا اس کا خط عمدہ ہوگا چنانچہ سیب کو جب ہوا میں اچھالا گیا تو گرتے ہوئے یہ دو ٹکڑے ہوا اور ایک ٹکڑا ایک تختی پر' دوسرا دوسری پر جا پڑا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا دونوں کا خط ہی اعلیٰ ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں کو برابر کے فیصلہ سے محفوظ فرمایا ہے۔

فرشتے کی حفاظت

ایک دن سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پریشانی کے عالم میں حاضر ہوئیں حضور نے سبب معلوم کیا تو عرض گزار ہوئیں میرے دونوں لخت جگر کہیں کھو گئے ہیں نہ جانے اس وقت کہاں ہوں اسی اثناء میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا دونوں شہزادے فلاں مقام پر سو رہے ہیں اور ان کی حفاظت پر ایک فرشتہ مامور ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں پہنچے دیکھا فرشتے نے ایک پر نیچے اور دوسرا اوپر رکھا ہوا ہے اور دونوں شہزادے آرام فرمائیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں کندھے پر اٹھایا اور چل دیئے سرراہ حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک صاحبزادہ مجھے دیجئے آپ مسکرائے اور فرمایا ان کے لئے سواری دیکھئے کتنی عمدہ ہے اور یہ دو سوار کتنے اچھے ہیں جب آپ مسجد شریف میں تشریف لائے تو صحابہ کرام سے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے افراد بتاؤں جو تمام مخلوق سے اعلیٰ ہیں عرض کیا فرمایئے کہا ان بچوں کے نانا اور نانی' صحابہ نے تصدیق کی پھر کہا ان کا نانا میں اور نانی خدیجۃ الکبریٰ ہیں یہ سب سے بہتر ہیں پھر ان کے والدین سب سے بہتر ہیں جو علی اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ہیں ان کے چچا اور پھوپھی بہتر ہیں چچا حضرت جعفر اور پھوپھی حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما' ان کی خالہ تھیں بہتر ہیں ان کے ماموں بہتر ہیں ان کی خالہ ہیں ام کلثوم' رقیہ اور حضرت زینب ان کے ماموں' عبداللہ طیب و طاہر' قاسم وابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ایک علوی خاتون اور مجوسی

شہر بلخ میں کسی علوی کی وفات ہوئی تو اس کی بیوی سمرقند چلی گئی وہاں جامع مسجد میں اپنے بچوں کو چھوڑ کر خوراک کی تلاش میں باہر نکلی اور اس شہر کے ایک امیرترین شخص کو دیکھا تو اس سے یوں سوال کیا میں ایک علوی خاتون ہیں مجھے بچوں کیلئے کھانے کی ضرورت ہے آپ مجھے تھوڑا سا کھانا مہیا کردو! وہ کہنے لگا تم دو گواہ پیش کرو کہ واقعی علوی ہو۔ وہ بولی میں غریب الوطن ہوں یہ سنتے امیر نے منہ پھیرا اور چل دیا بعدہ ایک مجوسی نے اسے دیکھا تو اسے اپنا تمام ماجرا کہہ سنایا اسے رحم آیا اور اس نے کھانا پیش کردیا جب رات ہوئی تو اس امیرترین مسلمان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی کہ آپ ایک نہایت خوبصورت محل کے پاس جلوہ افروز ہیں وہ بولا یارسول اللہ! یہ محل کس کا ہے؟ آپ نے فرمایا ایک مسلمان کے لئے ہے وہ بولا میں بھی مسلمان ہوں! آپ نے فرمایا تم اپنی مسلمانی کے گواہ لاؤ؟ یہ سنتے ہی وہ پریشان ہوا' آپ نے فرمایا تمہارے پاس ایک غریب الوطن علوی خاتون آئی اس نے سوال کیا تو نے کہا گواہ لاؤ!

خواب میں یہ منظر دیکھتے ہی بیدار ہوا اور اس عورت کے بارے معلومات حاصل کرنے لگا پتہ چلا وہ مجوسی کے گھر ہے وہاں پہنچا اور مجوسی سے عرض کرنے لگا! اس علوی خاتون کی میں خدمت کرنا چاہتا ہوں میرے ساتھ روانہ کردو اور اس کے صلہ میں مجھ سے ایک ہزار دنیا لے لو! مجوسی بولا میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کا محل ہزار دینار میں فروخت نہیں

کروں گا! اور سن گزشتہ رات جب تک میں اپنے بچوں سمیت اسلام سے مشرف نہیں ہوا سویا تک نہیں! اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بشارت دی ہے کہ تو مع اپنے اہل و عیال کے جنتی ہے!

مجوسی کا کھانا اور علوی خاتون

مجوسی کے گھر سے کھانے کی خوشبو آرہی تھی' پڑوس میں ایک علوی خاتون نے کئی دنوں سے کھانا نہیں کھایا تھا' اس نے کسی سے کہہ دیا اس مجوسی کے کھانے کی خوشبو نے بہت تنگ کر رکھا ہے یہ بات مجوسی کے کانوں تک پہنچتی تو اس نے اپنا کھانا اسی سیدزادی کے ہاں بھیج دیا صاحبزادی نے اسے دعا دی کہ الٰہی اس کا حشر میرے نانا جان کے ساتھ ہو پھر کسی صالح انسان کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواب میں ملے اور فرمایا مجوسی کو جاکر بشارت دو کہ علوی خاتون کی دعا اللہ تعالیٰ نے تمہارے حق میں قبول کرلی ہے جیسے ہی اس صالح مرد نے جاکر اسے بشارت سنائی تو فوراً پکار اٹھا اشھدان لا الہ الا اللّٰہ واشھدان محمداً رسول اللّٰہ۔

حج کے لئے فرشتہ مقرر کردیا گیا

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد سے مروی ہیں کہ ایک صالح مرد ہر سال حج کے لئے جاتا تھا ایک بار حج کی اشیاء خریدنے بغداد شریف کے بازار میں پہنچا تو اسے ایک خاتون نے کہا میں سیدزادی ہوں' میرے یتیم بچے چار روز سے بھوکے ہیں ان کا خیال کرو! یہ سنتے ہی اس نے حج کیلئے جمع شدہ تمام دینار اس سیدزادی کے حوالے کردیئے جب لوگ حج سے واپس آئے تو وہ ان سے ملاقات کے لئے گیا وہ جس کسی حاجی سے ملتا بوقت ملاقات کہتا اللہ تعالیٰ تیرا حج قبول کرے تو جواباً اسے بھی حاجی صاحبان کہتے اللہ تعالیٰ تمہارا حج بھی قبول کرے۔

یہ سن کر اسے تعجب ہوا اسی شب اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ نے فرمایا تجھے تعجب نہیں کرنا چاہئے کیونکہ میں نے اللہ تعالیٰ سے تیرے لئے دعا کی ہے کہ تیری صورت پر ایک فرشتہ پیدا فرمائے جو ہر سال قیامت تک تمہاری طرف سے حج کرتا رہے' اب تمہارا دل چاہے حج کرو یا بیٹھ رہو!

اس کا بدلہ میں دوں گا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو میرے اہل بیت کی خدمت میں ہدیہ وغیرہ دے گا اگر وہ دنیا میں بدلہ نہ دے سکے تو آخرت میں اس کا بدلہ میں دوں گا!

دو پھول

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد دنیا میں پھول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں تقسیم فرماتا ہے اور دنیا میں میرے دو پھول حسن و حسین ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما

امام حسن و حسین پر مجھے فخر ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت میں میرا اور دیگر تمام انبیاء مرسلین کا ٹھہراؤ ایک ہی مقام پر ہوگا! پھر منادی ندا کرے انبیاء کرام اپنی اپنی اولاد پر فخر کریں ! تو میں اپنے حسن و حسین پر فخر کردوں گا

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سید عالم نے فرمایا بچے جنت کی خوشبو ہیں (الدر الثمین خصائص الصادق الامین) مزید فرمایا بچے جنت کے پھول ہیں (ربیع الابرار)

نور اور سرور

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بچہ دنیا میں سرور اور آخرت میں نور ہوگا!

حضرت علی المرتضیٰ فرماتے ہیں اپنے گھر والوں کے ساتھ زیادہ مشغول نہ رہو کیونکہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے مقبولوں کو ضائع نہیں کرتا اور اگر اللہ تعالیٰ کو ناپسندیدہ ہیں تو دشمنان خدا سے رغبت کیسی؟

حضرت امام اوزاعی فرماتے ہیں اپنے اہل خانہ سے بھاگنے والا ایسے ہے جیسے بھاگا ہوا غلام ایسے آدمی کا اللہ تعالیٰ نماز' روزہ اور عبادت قبول نہیں فرمائے گا۔

بوسہ مودّت و بوسہ رحمت

حضرت امام ابواللیث سمرقندی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ باپ اپنے بچے کے رخسار کا بوسہ لے تو یہ بوسہ مودت ہے اور بچہ اپنے باپ کے رخسار چوم لے تو بوسہ رحمت کہلائے گا بھائی کا اپنے بھائی کی پیشانی چومنا بوسہ شفقت ہے مومن کا اپنے ایمان دار بھائی کے ہاتھ کا بوسہ لینا بوسہ تحیت و اکرام ہے اور زوجہ کا منہ چوما بوسہ شہوت ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اپنے بچوں کا بوسہ لیا کرو کیونکہ اس کے سے اجر ملتا ہے

ہاتھ چومنا سنت ہے

قال فی الروضۃ: تقبیل الید لذھد اوعلم اوشرف اوصلاح سنۃ زہد' علم' شرف اور نیکی کے باعث کسی کے ہاتھ چومنا سنت ہے (یعنی عالم دین' شیخ طریقت' ولی اللہ' بزرگ اور نیک لوگوں کے ہاتھ چومنا سنت ہے) (تابش قصوری)

دنیادار کی عزت و شوکت کیلئے ہاتھ چومنا ناجائز نہیں ' اپنے چھوٹے بچے کے رخسار یا ہاتھ پاؤں کا شفقت سے چومنا سنت ہے اسی طرح کسی دوسرے کے بچے کا بوسہ لینا بشرطیکہ شہوت سے نہ ہو تو سنت ہے کسی فوت شدہ بزرگ کے چہرے کے بوسہ لینے میں کوئی مضائقہ نہیں سفر سے آنے والے سے مصافحہ کرنا رخسار پر بوسہ مسنون ہے بلاوجہ کسی کا بوسہ لینا مکروہ ہے صاحب عزوجاہ مسلمان کی تعظیم کے لئے پیٹھ کو خم دیکر اس کا خیرمقدم کرنا جائز ہے بصورت دیگر کسی عام انسان کے لئے پشت خم کرنا مکروہ ہے نیز اہل علم و فضل کے اعزازواکرام کے لئے قیام تعظیمی جائز ہے ولا باس بالقیام لاھل الفضل علی وجہ البر والاکرام (واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم)

سرخ یاقوت کا محل

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا! چچا جان تجھے مبارک ہو اس بات کی' اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے لئے سبز یاقوت کا جنت میں محل تیار کرایا ہے میرے لئے سپید یاقوت کا اور تمہارے لئے سرخ یاقوت کا محل بنوایا ہے لہٰذا تمہارا جنت میں مقام حبیب و خلیل کے درمیان ہوگا!

کملی میں چھپالیا

ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا چچا اپنی اولاد کو میرے پاس لے آیئے وہ بمع اہل و عیال حاضر ہوئے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی کملی میں سبھی کو چھپا کر یوں دعا کی! الٰہی جیسے میں ان کو اپنی کملی میں چھپایا ہے ایسے ہی روز قیامت انہیں اپنی رحمت کی چادر میں چھپا لینا یہ میرے اہل بیت میں سے ہیں اس پر ذرے ذرے نے امین کہی!

دعائے مغفرت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن دعا فرمائی الٰہی عباس' ان صاحبزادے اور ان سے محبت رکھنے والے تمام کی مغفرت فرمائے گا! مجمع الاحباب میں ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدیم الاسلام تھے مگر وہ اپنے اسلام کو پوشیدہ رکھے ہوئے تھے۔

آپ بڑے ہیں

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تین سال بڑے تھے مگر ایک روز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا! چچا؟ آپ بڑے ہیں یا میں؟ تو بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہوں نے عرض کیا عمر میری زیادہ ہے مگر بڑے آپ ہیں۔ (تابش قصوری)

ایمان کی دولت؟

عزوہ بدر میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرداران مکہ میں شامل تھے' آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا جس کے مدمقابل عباس آئیں وہ ان پر حملہ نہ کریں کیونکہ وہ مجبور آئے ہیں سیرت ابن ہشام میں مرقوم ہے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم تو نہیں چھوڑیں گے جب ہم اپنے بیٹوں' بھائیوں اور باپ تک کو نہیں چھوڑیں گے تو عباس کا بھی لحاظ نہیں رکھا جائے گا اگر میرے مدقابل آئے تو میں ان کے منہ میں تلوار کی لگام دوں گا! اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا یاابا حفص (حضرت عمر فرماتے ہیں) آج مجھے پہلی مرتبہ حضور نے اس کنیت سے یاد فرمایا تھا کیا میرے چچا کے چہرے کو زخمی کیا جائے

گا حضرت عمر عرض گزار ہوئے ہرگز نہیں البتہ آپ مجھے اجازت دیں میں ابوحذیفہ کی گردن مار دوں!

حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں اس بات سے ہمیشہ نادم رہا اور دعا کرتا رہا الٰہی مجھے شہادت عطا فرماکر اس بات کا کفارہ بنا دے چنانچہ چند یمامہ میں شہید ہوئے غزوہ بدر کا نتیجہ فتح کی صورت میں برآمد ہوا تو قیدیوں میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے رات کو حضرت عباس کے کراہنے کی آواز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کانوں تک پہنچی تو آپ نے فرمایا مجھے ان کی تکلیف دہ آواز نے پریشان کرر کھا ہے۔

یہ سنتے ہی ایک صحابی نے حضرت عباس کی رسیاں ڈھیلی کردیں۔ حضور نے فرمایا تمام قیدیوں کے ساتھ ایسے ہی سلوک کرو! جب فدیہ طلب کیا گیا تو انہوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں تو مسلمان تھا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ میرے تیرے اسلام کو زیادہ جانتا ہوں بہرحال تم اپنا' اپنے بھتیجے نوفل بن حارث بن عبدالمطلب اور عقیل بن ابی طالب کا فدیہ ادا کرو!

عرض کرنے لگے! یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ! میرے پاس تو مال نہیں! اس بات پر مالک علوم غیب' عالم ماکان ومایکون محرم اسرارالٰہی محمد مصطفیٰ نے فرمایا۔

وہ مال کہاں گیا' جس کو آپ نے ام الفضل سے مل کر زمین میں دفن کیا ہے کیا مکہ مکرمہ سے روانگی کی شب ام الفضل سے یہ نہیں کہا تھا اگر میں کسی مصیبت میں پڑ جاؤں تو یہ مال میرے بیٹے فضل اور عبداللہ میں اتنا اتنا تقسیم کردینا۔

یہ سن کر حضرت عباس پر رعشہ ہوا طاری
کہ پیغمبر تو رکھتا ہے دلوں کی بھی خبرداری

خیال آیا مسلمان، نیک وبد، پہچان جاتے ہیں
محمد آدمی کے دل کی باتیں جان جاتے ہیں

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پکار اٹھے! اللہ! کی قسم ان باتوں کو میرے اور ام افضل کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا ایک روایت میں ہے کہ وہ پانچ سو مثقال سونا جو چلتے وقت ام الفضل کو دیا کہاں گیا؟ وہ بولے آپ کو کس نے مطلع کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے رب نے جو عالم الغیب ہے حضرت عباس نے کہا مجھے ایسا ہی رب چاہئے جو عالم الغیب ہو اور یہ کہتے ہوئے زمرہ اسلام میں داخل ہوگئے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میرے چچا کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بر سر منبر فرمایا کرتے لوگو! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایسے تعظیم فرماتے جیسے بیٹا اپنے باپ کا احترام کرتا ہے لہٰذا تم بھی آپ کی پیروی میں ان تعظیم و تکریم بجالاؤ!

حضرت عباس کے وسیلہ سے بارش؟

صحیح حدیث شریف میں ہے کہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلہ سے دعا فرمایا کرتے! الٰہی! ہم تیری بارگاہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا کو وسیلہ بناکر پیش کرتے ہیں ان کے وسیلے سے بارش عطا فرما پھر حضرت عباس سے عرض گزار ہوتے یاابوالفضل! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہمارے لئے بارش کی دعا مانگئے چنانچہ وہ کھڑے ہوکر اللہ تعالیٰ کی حمدوثنا بجالاتے۔ کہتے الٰہی تیرے پاس بادل ہے تیری ہی پاس پانی ہے لہٰذا اپنے کرم سے بادل بھیجئے اور بارش نازل فرمادیجئے الٰہی قوم میرے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوئی ہے انہیں نے باران رحمت سے سیراب فرمادیجئے ہماری جان اور اہل و عیال

کے متعلق دعا قبول فرما لے الٰہی! تیری جناب میں ہم بے زبان چوپایوں اور جانوروں کے لئے بھی دعا کرتے ہیں الٰہی تو اپنے کرم سے مسلسل نافع بارش سے سیراب فرما۔ الٰہی ہم تجھ سے ہی امید رکھتے ہیں۔

الٰہی چھوٹے زاری کرتے ہیں بڑوں پر رقت طاری ہے ہماری فریاد سنئے اور تو ہی فریاد درس ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رقت آمیز اور پرسوز دعا کو قبولیت کا زیور پہنایا گیا کیا دیکھتے ہیں کہ بادل اڈ آئے اور لوگ پکار اٹھے دیکھو رحمت خداوندی کا ظہور ہوگیا لوگ ابھی اپنی جگہ سے واپس نہیں پلٹے تھے کہ بارش شروع ہوگئی۔ صحابہ کرام اپنے کپڑے سمیٹے ہوئے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم اقدس کو مس کرنے لگے اور کہتے جاتے تھے اے ساقی قوم آپ کو مبارک ہو۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم کہنے لگے' واللّٰہ ھوالوسیلہ الٰی اللّٰہ والمکانۃ منہ اللہ کی قسم یہ اس کی بارگاہ میں وسیلہ جلیلہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کا مرتبہ بلند ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ 32 ہجری قبول بعض 34 ہجری عمر 88 سال میں وصال فرمایا۔ مدینہ منورہ' جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں قدزرت قبرہ والحمدللّٰہ' الحمدللّٰہ مجھے آپ کے مزاراقدس کی زیارت کا شرف حاصل ہے حضرت عباس بن مرداس بھی صحابی ہیں ان کا مزارپاک بھی بقیع شریف میں ہے اس کی زیارت کا شرف بھی مجھے نصیب ہے۔

(نوٹ) حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ کے بیان کے مطابق ثابت ہوا کہ اسلاف نے اکابراسلام کے مزارات تعمیر فرمائے اور حضور کے امتی ہمیشہ مزارات کی زیارت کیلئے حاضری دیتے رہے خصوصاً مدینہ پاک کے جنتی

قبرستان' جنت البقیع میں صحابہ کرام اور ائمہ دین کے مزارات مرجع خلائق
رہے مگر دنیا میں واحد نجدی گروہ ایسا ہے جس نے مکہ مکرمہ مدینہ طیبہ اور
حجاز مقدس کے دیگر مقامات سے مسلمانوں کے خصوصاً صحابہ کرام' ائمہ اسلام
کے مزارات کو اکھاڑ پھینکا' تاہم جو عاشقان مصطفیٰ کے دلوں میں ان کی عظمت
و رفعت اور مودت و محبت کے چراغ روشن ہیں انہیں بجھا نہ سکتے بناء علیہ
آج بھی لوگ مدینہ طیبہ اور مکہ مکرمہ کے قبرستانوں جنت البقیع اور جنت
المعلیٰ میں ایسے ہی عقیدت و محبت سے حاضر ہو کر دعائیں مانگتے رہتے ہیں
جیسے ان کے سامنے مزارات اسی طرح اپنی اصلی حالت میں موجود ہیں۔

تابش نوری

مناقب حضرت سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ

چچا اور رضاعی بھائی

حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حقیقی چچا اور آپ کی والدہ کے چچا کی صاحبزادی کے فرزند ارجمند اور آپ کے رضاعی بھائی ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارہ چچا تھے ان میں سے چار نے اسلام کو پایا (حضرت ابوطالب کی بابت اختلاف پایا جاتا ہے) حضرت حمزہ اور حضرت عباس مشرف بہ اسلام ہوئے' ابولہب نے انکار کیا اور کفر میں مرا' یہ بلحاظ عمر سب سے بڑا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کی کنیت ابولہب سے قرآن کریم میں اس کی مذمت کی اور ہلاکت کا بیان فرمایا' اس کا نام عبدالعزیٰ تھا عزیٰ ایک بت تھا کسی بھی بت کی طرف اللہ تعالیٰ عبودیت کا ذکر قرآن پاک میں نہیں فرمایا ابولہب نے حسن و جمال کے باعث اپنی کنیت اختیار کی حالانکہ گھر والوں نے ابوالضیاء اور ابوالخیر کنیت رکھنے کا مشورہ دیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اس سے دل میں یہ بات دور رکھی اور اپنی خواہش کے مطابق ابولہب کنیت پر ہی قانع ہوا۔

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلان نبوت کے دوسرے سال ہی مشرف بہ اسلام ہوئے' ان کے اسلام لانے کا سبب یہ ہوا کہ آپ شکار پر گئے ہوئے تھے ادھر صفا پر سے ابوجہل کا گزر ہوا اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھ کر بکواس شروع کردی اور پھر حد سے بڑھتے ہوئے آپ کو

جسمانی تکلیف سے دوچار کیا' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبرواستقامت سے برداشت کیا اور جوابی کارروائی نہ فرمائی' اتفاقاً وہاں ایک لڑکی ابوجہل کی بکواس اور حرکات نازیبا کو سن رہی تھی جب حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو اس نے ساری باتوں سے آگاہ کردیا۔ یہ سنتے ہی غضبناک حالت میں ابوجہل کے پاس آئے اور اپنی کمان سے اس کا سر پھوڑ ڈالا اور کہنے لگے تو حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر زیادتی کرتا ہے سن لو! میں نے ان کے دین کو اپنا لیا ہے میں اسی کا قائل ہوں جس کے وہ قائل ہیں قریش دلوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت اور جلالت کا سکہ حضرت حمزہ کے اسلام لانے میں دلوں پر بیٹھ گیا یہ کہہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور سید عالم مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات اقدس و اعلیٰ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں ساتوں آسمانوں میں لکھا ہوا ہے حمزہ اللہ و رسول کے شیر ہیں حضرت سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے اعلیٰ اور محبوب ترین مجھے میرے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

سیدالشہداء شیرخدا و رسول

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے اور آپ کے اعضاء کو کاٹ لیا گیا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی یہ حالت دیکھ بہت روئے اور یوں کہہ رہے تھے اے میرے چچا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے آپ بہت زیادہ صلہ رحم کرنے اور بڑے مخیر تھے اللہ تعالیٰ نے مجھے فتح عطا فرمائی تو میں ستر کفار کو ایسے ہی مثلہ کردوں گا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ان عاقبتم فعاقبوا بمثل ماعوقبتم لئن صبرتم لھوخیر للصابرین اگر تم کسی کو سزا دو تو اتنی ہی سزا دو جتنی تمہیں دی گئی اور اگر تم صبر کرو تو صابرین کے لئے بہتر ہے۔

حضور نے یہ پڑھتے ہی فرمایا میں صبر کروں گا اور اپنی قسم کا کفارہ ادا فرمایا۔
حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت کے 32 ماہ (یعنی اڑھائی سال) بعد غزوہ احد میں سعادت عظمیٰ سے سرفراز ہوئے اس وقت 59 سال کے تھے۔
حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی شہادت پر آپ کی خدمت میں یوں نذرانہ عقیدت و محبت پیش کیا۔

ابا یعلی لک الارکان ھدت -- وانت الماجد البر الوصول

آپ کے ہم نام حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی صحابی ہیں ان سے نو احادیث مروی ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ابوصالح رکھی ان کا وصال 61 ہجری میں ہوا۔ رضی اللہ عنہ

شاتمان صحابہ کرام کا انجام

اہل بیت اور اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عین حب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے اور ان سے دشمنی' رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی کے مترادف ہے مگر بعض لوگ بڑے لطیف پیرائے میں حب اہل بیت کے پردہ میں اہل بیت سے دشمنی اختیار کئے ہوئے ہیں کیونکہ وہ ممدوحین اہل بیت صحابہ کرام کی شان اقدس میں غلیظ الفاظ استعمال کرتے رہتے ہیں' زبان و قلم سے ان کا یہ وظیفہ شعار بن چکا ہے۔ امت مصطفیٰ میں اہل بیت کی جتنی تعریف صحابہ کرام نے فرمائی اس کی مثال ناممکن ہے اور اصحاب رسول کے جو اوصاف اہل بیت نے ارشاد فرمائے ان کی تمثیل بھی محال اور یہی وجہ ہے کہ ایمان و اسلام کے لئے ان کا وجود جزو ایمان اور معیار قرار پایا۔ یہاں عبرت کے لئے شاتمان صحابہ کے شرعی حکم کے ساتھ حکایات درج کی جاتی ہیں۔ ممکن کہ بعض لوگ سبق حاصل کریں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شان میں کتاب و سنت ناطق ہیں۔ فضائل و مناقب سے کتب تاریخ و سیر پر ہیں۔ حضور سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت' ازواج مطہرات اور صحابہ کرام کو گالیاں دینا بے ادبی اور گستاخی کرنا توہین و تنقیص کا نشانہ بنانا حرام و کفر ہے' جو ایسا کرے وہ ملعون و مفتری اور کذاب ہے اور جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم خصوصاً سیدنا ابوبکر صدیق' سیدنا عمر فاروق' سیدنا عثمان غنی' سیدنا

امیر معاویہ' سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کہے کہ یہ کفر و ضلال پر تھے' وہ کافر ہے اور اس کی سزا قتل ہے۔ (شفاء قاضی عیاض)

حضرت سہیل بن عبداللہ تستری فرماتے ہیں کو جو اصحاب رسول کی عزت نہ کرے گویا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان ہی نہیں رکھتا۔ (النار الحامیہ مولانا نبی بخش حلوائی)

حضرت مولائے کائنات سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری محبت اور سیدنا ابوبکر صدیق و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بغض و دشمنی ایماندار کے دل میں جمع نہیں ہوسکتے۔

حضرت امام ابو زرعہ رازی فرماتے ہیں کہ جو اصحاب رسول کی شان میں گستاخانہ الفاظ بولے وہ زندیق ہے کیونکہ خدا اور رسول' قرآن و احکام شریعت حق ہیں لیکن ہم تک سب چیزیں صحابہ کرام کے بغیر نہیں پہنچیں' پس جو ان پر جرح کرتا ہے' اس کا مقصد کتاب و سنت کے مٹانے کے سوا کچھ نہیں پس درحقیقت شاتم صحابہ کرام ہی زندیق' گمراہ' کاذب اور معاند ہے۔ (مکتوبات امام ربانی)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا عنقریب ایک ایسی قوم نکلے گی جسے لوگ رافضی کہیں گے' تم انہیں جہاں پاؤ' ان سے دور رہنا' آپ نے عرض کیا یارسول اللہ ! (صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلہ وسلم) ان کی کیا علامت ہے؟ فرمایا وہ حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر فاروق (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو گالیاں دیتی ہوگی۔

(الصارم المسلول ص 583) (ابن تیمیہ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے صحابہ کو گالیاں دے کر مجھے ایذا نہ پہنچاؤ' جس نے میرے صحابہ سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی' جس نے انہیں ایذا پہنچائی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے خدا تعالیٰ کو ناراض کیا پس جس نے اللہ تعالیٰ کو

ناراض کیا قریب ہے کہ وہ اسے گرفتار عذاب فرمائے۔ (ترمذی شریف' شفا شریف)

حکایت : محمد بن عبداللہ المہلبی فرماتے ہیں کہ ایک رات میں خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم' حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زیارت سے مشرف ہوا' کیا دیکھتا ہوں' حضرت عمر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کر رہے ہیں کہ وہ شخص مجھے اور ابو بکر صدیق کو گالی دیتا ہے' آپ نے فرمایا جاؤ ابو حفص (یہ حضرت عمر کی کنیت ہے) اسے میرے پاس لاؤ' آپ گئے اور اس شخص کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے آئے' اس کا نام عمانی تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے زمین پر لٹا دو اور قتل کردو (یاد رہے کہ یہ شخص شیخین کو گالی دینے میں اپنی مثال آپ تھا) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمانی کے سر پر تلوار ماری اور سر قلم کردیا۔

محمد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ مجھے عمانی کی چیخوں نے بیدار کردیا' میں نے خواب سے اٹھتے ہی اس کے گھر کا راستہ لیا تاکہ اس کو عبرت ناک اور سبق آموز واقعہ سے آگاہ کردوں ممکن ہے وہ تائب ہو کر اپنی آخرت سنوار لے۔ جب میں اس کے گھر کے قریب پہنچا تو رونے کی آواز سنائی دی' دریافت کیا تو اس کے گھر والوں ے کہا آج رات جب وہ اپنے بستر پر سو رہا تھا' کسی نے آکر قتل کردیا' میں آگے بڑھا' اس کی گردن کو دیکھا تو خون آلود تھی۔ (کتاب الروح' ابن قیم ص 328)

حکایت : حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی شہرۂ آفاق کتاب "جذب القلوب" صفحہ 186 میں نقل فرماتے ہی کہ رافضیوں کا ایک گروہ امیر مدینہ کے پاس آیا۔ بہت سا مال اور ہدیہ اس غرض سے اس کے پاس لایا کہ روضہ مبارک کو کھود کر اجساد مطہرہ سیدنا ابو بکر صدیق و سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

کو نکال لیں۔ امیرمدینہ نے بھی بوجہ بد مذہبی اور لالچ اس نامقبول فعل کی اجازت دے دی اور ساتھ ہی دربان حرم شریف سے کہا' جس وقت یہ لوگ آئیں ان کے لئے حرم شریف کھول دیں' یہ جو کچھ بھی وہاں کریں منع نہ کرنا۔

دربان روضہ النبی کا بیان ہے کہ جب لوگ نماعشاء پڑھ چکے' دروازہ بند کرنے کا وقت ہوا تو چالیس آدمی پھاوڑے' کدالیں اور شمعیں ہاتھوں میں لئے باب السلام پر موجود تھے' انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا' میں نے امیر کے حکم کے پیش نظر دروازہ کھول دیا اور خود ایک گوشہ میں دبک کر گریہ زاری کرنے لگا' بار بار سوچتا نہ معلوم کیا قیامت گزرنے والی ہے۔ ابھی وہ منبر شریف تک بھی پہنچنے نہ پائے تھے کہ عذاب الٰہی کا نزول ہوا' سب کے سب بمع ساز و سامان وغیرہ جو وہ ہمراہ لائے تھے اس ستون کے پاس جو زیارت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے زمین میں دھنس گئے۔

ادھر امیرمدینہ ان کا منتظر تھا۔ جب کافی وقت گزر گیا امیر نے مجھے بلا کر ان کا حال معلوم کیا' میں نے جو کچھ دیکھا اسے سنا دیا' اسے یقین نہ آیا۔ میں نے کہا آپ خود جاکر دیکھئے ابھی تک یعنی زمین کے پھٹنے کا نشان موجود ہے۔

طبری نے اس حکایت کو ثقات کی طرف منسوب کیا ہے جو صدق و دیانت میں معروف ہیں اور بعض مورخین مدینہ نے بھی اسی طرح لکھا ہے۔ چنانچہ تاریخ سمہوی میں بھی مذکور ہے۔

(تاریخ مدینہ جذب القلوب ص 188)

حکایت: مولوی امیرعلی مرحوم حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی مشہور عالم تصنیف اشعتہ اللمعات ج 4 ص 653 کے حاشیہ پر رقم ہیں کہ دس سال قبل عظیم آباد میں ایک رافضی اور ایک سنی کے آپس میں تعلقات تھے' سنی جب حج کے لئے روانہ ہونے لگا تو وہ رافضی بھی اسے الوداع کرنے آیا اور اس سے کہنے لگا "میری ایک آرزو ہے جسے کہنے کی طاقت نہیں" سنی

نے کہا بتاؤ تو سہی' اس نے کہا تم مجھ سے وعدہ کرو کہ میرا پیغام جناب رسالت ماب صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کردو گے' سنی نے کہا' عرض کردوں گا' رافضی نے کہا "بوقت زیارت گوئی کہ یا حضرت شوق دارم ولے ازیں جہت آمدن نتوانم کہ مردود شمن نزد شمامد فون اند" بوقت زیارت عرض کرنا کہ حضور مجھے حاضری کا شوق ہے مگر اس وجہ سے قاصر ہوں کہ آپ کے دو دشمن (معاذ اللہ) آپ کے پہلو میں مدفون ہیں۔

سنی نہایت دلگیر ہوا اور کہنے لگا مجھے اس پیام کے عرض کرنے کی طاقت نہیں۔ القصہ جب سنی زیارت سے مستفیض ہوا تو اس رافضی کا پیام یاد آیا لیکن اتنا وقت نہ تھا کہ عرض کرتا۔

دوسرے دن جب قافلہ روانہ ہونے لگا' رات کو روضہ النبی کی زیارت کیلئے دوبارہ حاضر ہوا' زاروقطار آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور اسی حالت میں گر پڑا' اونگھ طاری ہوگئی' حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی' ساتھ ہی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق' حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کھڑے ہیں' سیدنا صدیق اکبر گردن میں قرآن حمائل کئے ہیں اور بائیں طرف حضرت سیدنا فاروق اعظم تلوار حمائل کئے ہوئے ہیں' سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کی گردن اڑا دو' حضرت فاروق اعظم تلوار چلاتے ہیں اور اس کا سر قلم کردیتے ہیں۔

سنی بیان کرتا ہے کہ جب میں عظیم آباد میں واپس آیا' یہ تمام واقعہ مولوی خدابخش خان صاحب سے ذکر کیا' تین چار روز بعد اس کے گاؤں گیا تو رافضی کے اہل و عیال کو روتا ہوا پایا انہوں نے کہا تمہارا دوست چند دن ہوئے قضائے حاجت کے لئے رات کو باہر نکلا تو کسی نے اس کا سر تن سے جدا کردیا اور ٹکڑے ٹکڑے کرکے گڑھے میں پھینک دیا' صبح کو یہ معاملہ ظاہر ہوا مگر کسی قاتل کا نشان نہ ملا۔

سنی یہ داستان سن کر اتنا رویا کہ اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھ سکا' رافضی
کے اہل و عیال نے یہ خیال کیا کہ یہ اپنے دوست کے فراق میں رو رہا ہے
حالانکہ معاملہ اس کے برعکس تھا'

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

محمد منشا تابش قصوری

اکابر امت کے فضائل و مناقب

عظمت امت محمدیہ

اللہ تعالیٰ کے وکذالک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس۔ ہم نے تمہیں ایسی باعظمت امت بنایا تاکہ لوگوں کے لئے تم شاہد بن جاؤ! امت وسط سے مراد بہترین امت ہے۔

امام رازی رحمہ اللہ علیہ وکنتم خیر امۃ اخرجت للناس (تمہیں لوگوں کے لئے بہترین امت بنایا) میرے حبیب کے صحابہ تم امت محمدیہ میں بہترین ہو' اس لئے تم نیکی کی تبلیغ کرنے اور برائی سے منع کرنے والے ہو اور تمہارا اللہ پر نہایت پختہ ایمان ہے۔

خدا و رسول کا خلیفہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نیکی کی تبلیغ کرتا ہے اور برائی سے روکتا ہے وہ اللہ و رسول اور قرآن کریم کا خلیفہ ہے۔ (ظاہر ہے اس امت میں اولین مبلغ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں اور صحابہ کرام میں بالاتفاق خلفاء راشدین السابقون الاولون من المہاجرین والانصار ہیں اس آیت کی روشنی میں سب سے پہلے مبلغ ہیں لہٰذا اس بناء پر بالتحقیق خلفاء راشدین اللہ تعالیٰ' رسول کریم اور کتاب اللہ کے احکام امت مرحومہ کو پہنچانے کی وجہ سے خلفائے حق ہیں۔ (تابش قصوری)

امر بالمعروف کو نہی عن المنکر سے مقدم اس لئے کیا گیا کہ اس میں آسانی ہے اگر یہ کہا جائے کہ امرونہی ایمان کی فرع ہیں اور ایمان اصل تو فرع کو اصل پر کیوں مقدم کیا؟ جواب دیا گیا ہے کہ ایمان میں تمام امتیں شامل ہیں لیکن امر بالمعروف نہی عن المنکر امت محمدی کے اوصاف میں خاص ہے اگر کہا جائے یہ کام تو دیگر لوگ بھی کرتے ہیں تو اس سلسلہ میں جواباً کہا جائے گا وہ لوگ زبانی امرونہی کی تبلیغ کرتے ہیں جبکہ امت مصطفیٰ زبان و عمل سے بھی اور جہاد بالسیف سے بھی جبکہ دوسرے لوگ جہاد سے روکتے ہیں۔

خدا اور فرشتوں کا درود امت مصطفیٰ پر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ علیہ التحیتہ والثناء پر اس آیت کے ذریعے درود شریف سے نوازا ھوالذی یصلی علیکم وملا نکتہوہ وہی ذات ہے جو تم پر صلوۃ بھیجتی ہے اور اس کے فرشتے بھی۔ نیز امت مصطفیٰ کو بشارت دی لا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین۔ فکر نہ کرو‘ غم نہ کرو بیشک تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایمان میں کامل رہو۔

اعلان محبت

سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے متعلق ارشاد ہوا واتخذاللّٰہ ابراہیم خلیلاً اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا اور امت محمدیہ کے لئے اعلان فرمایا یحبہم ویحبونہ میرے حبیب! آپ کی امت خدا سے محبت کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے محبت فرماتا ہے اپنی شان کے مطابق۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کلم اللّٰہ موسیٰ تکلیما اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو ہمکلامی کا شرف عطا فرمایا‘ امت محمدیہ کے لئے ارشاد ہوا فاذکرونی اذکرکم تم میرا ذکر کرو میں تمہاری مشہوری کروں گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا وایدناہ' بروح القدس ہم روح قدس سے آپ کی مدد فرمائی امت مصطفیٰ کے لئے ارشاد ہوا وایدھم بروح منہ اور ہم نے اپنی طرف سے روح بھیج کر مدد فرمائی

(بلکہ لیلتہ القدر میں تو اللہ تعالیٰ روح الامین کے ساتھ فرشتوں کی جماعتیں حضور کے عبادت گزار امتیوں کی طرف بھیجتا ہے جو انہیں فجر کے طلوع ہونے تک سلام کرتے رہتے ہیں) (تابش قصوری)

سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا ولسوف یعطیک ربک فترضٰی آپ کا رب آپ کو اتنا عطافرمائے گا کہ آپ راضی ہوجائیں گے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دوعالم خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

امت محمدیہ کے لئے اعلان ہوا رضی اللّٰہ عنھم ورضو عنہ' ذلک لمن خشی ربہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی وہ اللہ تعالیٰ سے راضی' خشیت الٰہیہ سے جو مرصع ہیں یہ ان کے لئے بشارت ہے

اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک مرتبہ میرے گھر حضور آرام فرما تھے کہ تین بار مسکرائے بیداری پر میں نے مسکرانے کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا مجھے جبرائیل کہہ رہے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کو بخش دیا' اس پر میں بطور اظہار مسرت مسکرایا پھر ایک آواز سنائی دی' جبرائیل نے کہا یہ آوازہ جنت ہے وہ ہر روز بڑے اشتیاق سے پانچ مرتبہ آپ کی امت کو یاد کرتی ہے اور اس کا پانچ بار پکارنا پانچ نمازوں کی طرف مشیر ہے نیز آپ نے فرمایا میرے سامنے تمام امتیں پیش کی گئیں میں اپنے امتیوں کو دیکھا تو ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح منور ہیں (جس کے باعث میں خوشی سے مسکرا اٹھا)

چھوٹی عمریں' رحمت خداوندی کا مظاہرہ

علامہ طوسی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی امت محمدیہ پر بے شمار رحمتوں میں سے ایک یہ بھی بڑی رحمت ہے کہ اسے آخیرزمانہ میں پیدا فرمایا اور عمریں چھوٹی بنائیں' ثواب بڑھا دیا۔ حضور سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں دعائیں بھی فرمائیں اور اللہ تعالیٰ نے اعلان کردیا من جاء بالحسنة فله عشر امثالها'جو ایک نیکی کرے گا اسے دس گنا عطا کی جائیں گے۔ (اس سے بھی بڑھ اعلان ہوا لیل ے القدر میں ہر قسم کی نیکیاں ہزار مہینوں سے بہترہیں صرف ایک رات میں نیکیوں کے انبار لگا دیئے گئے اب یہ رات تو ہر سال آتی رہتی ہے تو ہر سال اس رات میں امت محمدیہ کے عبادت گزار خوش نصیب امتی ایک ایک ہزار ماہ یعنی ساڑھے 83 سال کی نیکیاں حاصل کرلیتے ہیں۔

خطاؤں پر خطا عادت ہماری　　عطاؤں پر عطا شیوہ تمہارا

امت محمدیہ کے لئے یہ آیت بھی کمال بشارت پر دلالت کررہی ہے کمثل حبة انبت سبع سنابل فی کل سنبلة مائة حبه'ان کی نیکیوں کی مثال تو ایسے ہے جیسے ایک دانہ جس سے سات خوشے نکلے اور ہر خوشے میں سو سو دانے! آخر میں تو مہرہی لگا دی والصابرون اجرهم بغیر حساب'اور صبر کرنے والوں کو تو اتنا اجر دیا جائے گا جس کا کوئی حساب ہی نہیں۔ (سبحان اللہ)

عظمت مؤذن اسلام

حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم بیان کرتے ہیں جو شخص مسجد میں اذان دینے پر مداومت اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے چالیس ہزار انبیاء کرام' چالیس ہزار صدیقین اور چالیس ہزار شہداء کا ثواب عطا فرمائے گا اور اس کی شفاعت میں چالیس ہزار جماعتیں ہوں گے

جبکہ ہر جماعت میں چالیس ہزار اشخاص ہوں گے اور اسے ہر ایک جنت میں
چالیس ہزار شہر عطا کئے جائیں ہر شہر میں چالیس ہزار محل ہوں گے اور ہر
محل میں چالیس ہزار کمرے ہوں گے اور ہر کمرے میں چالیس ہزار کرسیاں
ہوں گی جن پر حوریں جلوہ افروز ہوں گی ان حوروں میں ایک اس کی مخصوص
زوجہ ہوگی جس کے لئے چالیس ہزار خادمائیں ہوں گی اور ان کے لئے چالیس
ہزار دسترخوان ہوں گے اور ہر دسترخوان پر چالیس ہزار برتن' ہر برتن میں
چالیس ہزار اقسام کے کھانے ہوں گے اور وہ حوریں ایسے زیورات سے
آراستہ ہوں گی جن کی تعداد اللہ کے سوا کوئی نہیں جان سکتا (واللہ تعالیٰ اعلم)

فائدہ: یہ تو مؤذن کی شان و شوکت کا بیان ہے علماء و مبلغین کی عظمت کا
کیا عالم ہوگا اور پھر شہداء صدیقین خصوصاً انبیاء مرسلین کے اعزازواکرام اور
جاہ و حشمت کا تو کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ (تابش قصوری)

ایک لمحہ تدبر و تفکر

حضرت مقداد بن اسود کہتے ہیں میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی خدمت میں گیا تو وہ یہ کہہ رہے تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا ایک ساعت تصور و تفکر ذات خداوندی سال بھر کی عبادت سے افضل ہے
اور اس وقت وہ اسی ذات کے تفکر میں ڈوبے ہوئے تھے پھر میں حضرت ابن
عباس کی خدمت میں گیا تو وہ فرمارہے تھے ایک لمحہ کا فکر سات سال کی
عبادت سے بہتر ہے وہاں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
خدمت میں حاضر ہوا وہ فرمارہے تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے ایک ساعت فکر کرنا ستر سال کی عبادت سے افضل ہے بعدہ میں نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان تمام باتوں کو
آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا ہر ایک نے سچ کہا جایئے اور انہیں میرے

پاس بلا لایئے۔ میں تمام حضرات کو بلا لایا پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی فکر کے بارے دریافت کیا انہوں نے کہا میں زمین و آسمان کی تخلیق میں فکر کرتا ہوں' آپ نے فرمایا تمہاری فکر سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے پھر آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا اس کا خالق' رازق ہے ناصر ہے اور مغفرت فرمانے والا اور برکات کا عطا کرنے والا ہے پھر زمین کی طرف دیکھا اور فرمایا اس کا خالق مدد کرنے والا' اسے پھیلانے والا بابرکت ہے۔ حضور نے پھر اس آیت کریمہ کو پڑھا ان فی خلق السمٰوات والارض (الآیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فکر کی بابت دریافت فرمایا وہ کہنے لگے میں موت اور اس کی کیفیات سے متعلق غور کرتا ہوں' آپ نے فرمایا تمہارا فکر سات سال کی عبادت سے بہتر ہے ایک اور حدیث میں ہے فکر سے عمدہ کوئی عبادت نہیں کیونکہ یہ غفلت کو دور کرتا ہے خشت الٰہی پیدا کرتا ہے جیسے پانی بیج کو اگاتا ہے (گویا کہ فکر عبادت کا مغز ہے) پھر یہ آیت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلاوت فرمائی الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا اوعلی جنوبہم ویتفکرون فی خلق السمٰوات والارض اور فرمایا الذین یذکرون اللہ سے عبادت لسانی' قیاما وقعودا سے عبادت جسمانی ہے یتفکرون سے عبادت قلبی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق بیان کرتے ہیں جو شخص پانچ بار ربنا کہہ کر دعا مانگے گا اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا اور جس چیز سے اسے خطرہ لاحق ہو اس سے بچائے گا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تفکر کے بارے دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کیا میں دوزخ اور اس کے احوال کے بارے سوچتا ہوں اور عرض کرتا ہوں الٰہی تو مجھے حشر میں اتنا وسیع و عریض کشادہ اور طویل کردے کہ میں اکیلا ہی دوزخ کو

بھردوں تاکہ تیرے وعدہ کی تصدیق بھی ہو جائے اور امت محمدیہ میں سے کسی ایک کو بھی عذاب نہ ہو۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری فکر ستر سال کی عبادت سے افضل ہے پھر حضور نے ارشاد فرمایا۔ اراف امتی بامتی ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بقولہ حتی یصدیق وعدل الٰی قولہ لاملان جہنم میری امت میں میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ابوبکر صدیق ہیں اور اپنے قول کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ کلمات کی تصدیق فرمادی۔

خدا مہربان

بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وصال کے وقت آنکھیں نمناک ہوئیں تو جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور دریافت کیا آپ کیوں پریشان ہیں فرمایا امت کی مغفرت و بخشش کے بارے غمگین ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وماکان اللہ لیعذبہم وانت فیہم اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نہیں دے گا جب تک ان میں آپ رہیں گے یہ سنتے ہی جبرائیل علیہ السلام غیب ہوئے اور تھوڑی سی دیر بعد آئے اور اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچایا پھر بشارت دی کہ ان پر میری رحمت آپ کی شفقت سے زیادہ ہے اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہیں دے گا بشرطیکہ وہ استغفار کرتے رہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس طرح انتہائی مہربان والدہ اپنے بچے کیلئے شفیقہ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ میری امت پر اس سے بھی زیدہ مہربان و شفیق ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسی امت نہیں جس کا بعض حصہ دوزخ اور بعض جنت میں نہ ہو مگر میری تمام امت آخرکار جنت میں جائے گی۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت، امت مرحومہ ہے آخرت میں یہ عذاب سے محفوظ رہے گی۔ (اب امتیوں پر لازم ہیں کہ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا عملاً ثبوت دیں وہ یوں کہ ہم یہ ہی نہ کہتے رہیں کہ امتی ہیں بلکہ سرکار فرمائیں الٰہی! یہ میرے امتی ہیں اگر کسی کے بارے حضور نے فرمادیا یہ میرا امتی نہیں تو کیا بنے گا؟

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
کل نہ مانے گے قیامت میں اگر تو مان لیا

قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے میری اولاد، حضرت نوح علیہ السلام کہیں میری شریعت والے، حضرت ابراہیم کہیں میری ملت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہیں گے میری امت اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندو جنت میں چلے جاؤ اور یہ اعزاز صرف اور صرف امت محمدیہ کو حاصل ہے کہ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کو اپنی طرف نسبت دیتے ہوئے فرمایا عبادی! میرے بندو!

مناقب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام تارخ ہے (گو وہ ابن آذر کے نام سے معروف ہوئے) عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً کے بارے علائی نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم پسند نہیں کرتے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کے دن تمہارے ساتھ ہوں حضرت ابراہیم فرمائیں گے (آپ میری دعا، حضرت عیسٰی کہیں گے آپ میری بشارت ہیں) (شفاشریف)

درخت، شاخیں اور پھل

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں جنت کو دیکھا جس کا عرض

آسمانوں اور زمینوں کے برابر ہے اس کے درخت لاالہ الااللہ اس کی شاخیں محمد رسول اللہ اور اس کا پھل سبحان اللہ والحمدللہ ہیں اس کے دروازوں پر نقش ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور وہ آپ کی امت کے لئے تیار کی گئی ہے۔ صبح کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ خواب اپنی قوم سے بیان کیا وہ پوچھنے لگی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کون ہیں؟ اور ان کی امت کون؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا مجھے معلوم نہیں اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا محمد میرے حبیب ہیں میری مخلوق میں سب سے اعلیٰ ہیں اگر میں انہیں تخلیق نہ کرنا ہوتا تو نہ دنیا پیدا کرتا نہ ہی جنت و دوزخ بناتا' وہ میرے آخری نبی' قیامت میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہیں ان کی امت تمام امتوں سے زیادہ میرے نزدیک باعث عزت و عظمت ہے جنت مخلوق پر اس وقت تک حرام جب تک میرے حبیب اور ان کی امت داخل نہ ہوں۔

حضرت مقاتل رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اکہتر مرتبہ ذکر فرمایا ان میں سے یہ بھی ہے ولقد ابراہیم رشدہ من قبل' بیشک ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہلے ہی رشدوہدایت سے سرفراز کر چکے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نمرود کے زمانے میں متولد ہوئے۔ بیان کرتے ہیں کہ نمرود نے اپنے گھر میں دو سفید پرندے دیکھے ایک نے اسے کہا! نمردو تیرے لئے تباہی مقدر ہو چکی ہے میں مشرق کا پرندہ ہوں اور یہ مغرب کا پرندہ ہے۔ ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ظہور کی بشارت پہنچی ہے جب وہ تجھے اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے تو ان کی تصدیق کرنا' اس نے حضرت ابراہیم کے چچا آذر سے کہا وہ کہنے لگا ممکن ہے وہ دونوں سرکش جن ہوں نمردو پھر سویا تو اس نے اپنے سامنے نور عظیم دیکھا اس نے اسے مارنا چاہا تو اس کی ایک آنکھ نکل پڑی۔ خواب کی تعبیر دینے والوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا یہ

خواب تو تمہاری سلطنت کی بربادی پر دلالت کرتا ہے۔ پھر وہ سویا تو خواب دیکھا تارخ کی پشت سے چاند برآمد ہوا ہے اور اس نے زمین و آسمان کو منور کررکھا ہے اس نے آذر سے کہا کہ آج یوں خواب دیکھا ہے وہ کہنے لگا اس کا سبب بتوں کی بکثرت عبادت و خدمت ہے (فکر کی کوئی بات نہیں)

میرے سوا کون رب ہے؟

اسی رات نمرود نے پھر خواب دیکھا کہ میرا تخت دوسرے تختوں میں گھوم رہا ہے پھر اسے اپنے تخت پر ایک نہایت خوبصورت انسان نظر پڑا جس کے دائیں ہاتھ سورج اور بائیں میں چاند ہے اور وہ کہہ رہا ہے تو اپنے رب کی عبادت کر' نمرود کہتا ہے کیا میرے سوا اور بھی کوئی رب ہے؟ وہ بولے ہاں! زمین و آسمان کا خالق پھر اس شخص نے تخت سے کہا حرکت کر تو وہ ہلنے لگا! یہاں تک کہ نمرود تخت سے نیچے گر پڑا اور اس پر خواب میں ہی اتنا خوف طاری ہوا کہ ہڑبڑا کر جاگ اٹھا۔ پھر اس نے آذر کو بلایا اور خواب سنایا اس نے کہا یہ خواب تو ملک پر بھاری ہے۔

نمرود کو جب پھر نیند نے آلیا تو اسے بلندی پر ایک نور چمکتا نظر آیا کہ لوگوں کو آسمان پر چڑھتے دیکھ رہا ہے جو ایک نہایت حسین و جمیل شخص کو آسمان سے لا رہے ہیں اور لوگ اسے عرض گزار ہیں آپ ہی کے وسیلے سے زمین موت کے بعد زندہ ہوگی۔!

نمرود نے نجومیوں کو بلایا اور تمام خواب بیان کیا' ساتھ ہی کہا اگر تم لوگوں نے مجھے اس کی تعبیر سے آگاہ نہ کیا تو میں تمہیں سزا دوں گا۔ انہوں نے تین دن کی مہلت طلب کی نجومی باہر گئے تو آذر کہنے لگا اس کی تعبیر یہ ہے کہ جو شخص سب سے زیادہ تیرے نزدیک ہوگا اس کے ہاں ایک فرزند پیدا ہوگا جو تجھے چیلنج کرے گا یہ سنتے ہی اس نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص کی گردن مار دی مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ

رکھا!

فیملی پلاننگ نمرودی سنت

نمرود نے اپنی بادشاہت و ربوبیت کو بچانے کیلئے آرڈر نافذ کردیا کہ کوئی مرد اپنی عورت کے قریب نہ جائے نیز حاملہ خواتین پر جلاد مسلط کردیئے جیسے ہی کوئی بچہ پیدا ہوتا وہ اسے قتل کر ڈالتے' انہوں نے تقریباً ایک لاکھ بچوں کو قتل کرڈالا اس سخت ترین پابندی کے باوجود حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی والدہ کے بطن میں محفوظ ہوگئے جب آپ کی ولادت کا وقت قریب آیا تو آپ کی والدہ رسم و رواج کے مطابق بت خانے گئیں تو تمام بت گر پڑے۔ آپ وہاں سے واپس آئیں نمرود نے پوچھا یہ خاتون کون ہے لوگوں نے کہا یہ تمہارے وزیر خاص کی زوجہ ہے! نمرود نے گرفتاری کے بارے کہنا چاہا کہ اس کے منہ سے نکل گیا اچھا جانے دو!

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ ایسی کیفیت میں ایک غار کے اندر پناہ گزین ہوگئیں۔ آپ وہی پیدا ہوئے۔ والدہ ماجدہ رات بھر آپ کی خدمت میں رہتیں اور دن کو گھر واپس آجاتیں بارہا مرتبہ انہوں نے دیکھا حضرت ابراہیم اپنی انگلی کو منہ میں دبائے چوس رہے ہیں اور اس سے دودھ نکل رہا ہے۔ اور دوسری انگلی سے شہد برآمد ہورہا ہے۔ بعض کہتے ہیں یہ غار کوفہ و بصرہ کے درمیان ہے بعض نے کہا ہے آپ دمشق کے قریب ایک بستی میں پیدا ہوئے جس کا نام برزہ تھا۔

حضرت علائی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں مشہور یہ ہے کہ آپ عراق (بغداد شریف) میں پیدا ہوئے بعد از ہجرت برزہ میں عبادت کرتے رہے۔

میرا رب کون ہے

جب آپ ایک سال کے ہوئے تو سب سے پہلے جو کلام کیا وہ یہ ہے!

آپ نے اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا میرا رب کون ہے؟ اس نے لوگوں کی زبان پر جو کلمات رہتے تھے وہ دہرائے کہ تیرا رب نمرود ہے آپ نے فرمایا اس کا رب کون ہے؟ اس پر والدہ نے آپ کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

عرائس میں ہے کہ حضرت ابراہیم کو والدہ نے پندرہ دن تک پہاڑ میں پوشیدہ رکھا' ایک دن ایک مہینے کی طرح اور ایک مہینہ ایک سال کی مانند گزر رہا تھا یعنی آپ اس مقدار سے بڑھ رہے تھے آپ کے والد نے جن کا نام (نونا) تھا انہوں نے غروب آفتاب کے وقت نکالا' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے غار سے باہر آتے ہی چار پایوں کے بارے سوال کیا یہ کیا ہے والدہ نے کہا یہ اونٹ' گھوڑے' بکریاں' گائے وغیرہ ہیں آپ نے فرمایا پھر ان کا بھی تو کوئی رب ضرور ہے پھر آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا میری والدہ یہ نیل گون گنبد کیا ہے۔ اسے آسمان کہتے ہیں جس نے تمام جہاں کو گھیر رکھا ہے پھر آپ نے پہاڑوں' جنگلوں' درختوں' دریاؤں کے بارے دریافت کیا اور کہا ان کا بھی تو کوئی خالق و مالک ہے!

پھر آپ نے ستارے چمکے ہوئے دیکھتے تو پوچھا یہ کیا ہے؟ کیا یہ میرا رب ہے۔ پھر چاند نکلا تو فرمایا؟ کیا اسے میرا رب ٹھہراتے ہو! جب سورج طلوع ہوا تو کہا اسے بھی میرا رب کہتے ہو؟ (میں تو انہیں رب ہرگز نہیں کہوں گا میرا رب تو وہی ہے جو ان تمام کا' میرا' تمہارا' نمرود کا خالق ہے) نمرود کو پتہ چلا تو آپ کو دربار میں طلب کیا گیا پھر وہ پوچھنے لگا! ابراہیم آپ کس کی عبادت کرتے ہیں آپ نے فرمایا رب العالمین کی! نمرود بولا وہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے' تجھے اور کائنات کی ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے! جس نے مجھے پیدا فرمایا اور اپنی ہدایت سے نوازا وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا بھی وہی ہے نمرود بولا یہ تو میں بھی کرسکتا ہوں پھر اس کے پاس دو قیدی لائے گئے ایک کو آزاد اور دوسرے کو قتل کرایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میرا رب تو وہ ہے جو

مشرق سے سورج طلوع کرتا ہے اور مغرب میں غروب تو اگر خدا ہے تو مغرب سے آفتاب کو طلوع اور مغرب میں غروب کر کے دکھاؤ! اس ارشاد پر نمرود حیران رہ گیا جب کوئی بات نہ بنی تو کہنے لگے ابراہیم ہماری سالانہ عید ہے آئیں ہمارے ساتھ عید منائیں تجھے عید کا منظر دیکھ کر ہمارا دین پسند آئے گا آپ چند قدم ان کے ساتھ چلے پھر واپس پلٹ آئے۔

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں علم نجوم بھی علم نبوت میں تھا مگر بعد میں اللہ تعالیٰ نے نبوت سے علیحدہ کردیا کیونکہ نبی کی شان کے لائق نہیں کہ لوگ انہی نجومی کا نام دیں!

بعض بیان کرتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کی عید کے دن بخار میں مبتلا تھے ان کے ساتھ نہ گئے اور موقع کو غنیمت جانا' کلہاڑا لیا اور بتوں کا ستیاناس کردیا۔ تمام بت توڑ پھوڑ دیئے اور بڑے بت کے گلے میں کلہاڑا ڈال آئے۔

شرعی حیلہ

حضرت قاضی ابوالطیب رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں حیلہ جائز ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اس مثل سے استدلال کرتے ہیں نیز اللہ تعالیٰ کے ارشاد خذبیدک ضغثا فاضربه ولا تحنث (الایہ) سے بھی دلیل پکڑتے ہیں۔

جب نمرودی واپس آئے

جب نمرودی عید میلے سے واپس پلٹے تو کہنے لگے ہمارے بتوں کا یہ حال کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے کہا ہم نے ایک جوان کو دیکھا' جسے ابراہیم کہا جاتا ہے وہ ذکر کررہا تھا پھر نمرود نے کہا اسے لوگوں کے سامنے لایا جائے شاید لوگ اس کی اس کاروای کی شہادت دیں تاکہ جو کچھ اس کے ساتھ کریں جواز مہیا

ہوجائے۔

حضرت ابراہیم تشریف لائے۔ سوال و جواب کی صورت میں آپ نے فرمایا یہ تو آسان سی بات ہے آپ لوگ اپنے بتوں سے ہی دریافت کرلیں ان کی یہ حالت کس نے کی اگر یہ بول سکتے ہیں؟ مگر انہیں ان کی بدبختی نے گرفت میں لے رکھا تھا وہ اپنے کفر میں مزید پختہ ہوگئے حالانکہ ان پر حجت قائم ہوچکی تھی۔

ایک شخص کہنے لگا ابراہیم کو آگ میں جلادو' ابھی اس کی منہ سے اتنی بات نکلی ہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا' چنانچہ قیامت تک اسی حالت میں رہے گا!

خلیل آتش نمرود میں

بیان کرتے ہیں کہ بت پرستوں نے فیصلہ کرلیا کہ ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں جلا دیا جائے چنانچہ نمرود نے اعلان کرا دیا ہر ایک اس نیکی کے کام میں حصہ لے اور جہاں جہاں سے ممکن ہو لکڑیاں لائے ہر ایک لکڑیاں جمع کرنے کی طرف متوجہ ہوا یہاں تک کہ ایک عورت نے نذرمانی اگر میری فلاں حاجت بر آئے تو میں اتنی رقم کی لکڑیاں ڈالوں گی۔ وہ چرخہ کاتتی سوت تیار کرتی فروخت کرکے لکڑیاں خریدتی اور ابراہیم کو جلانے کی نیت سے چیخہ میں ڈال دیتی یوں وہ اپنے دین کی محبت میں ایثار و قربانی کا مظاہرہ کرتی رہی۔ نہ جانے ان لوگوں کو حضرت ابراہیم کے جلانے میں کیا لطف آرہا تھا بیمار تک وصیت کررہے تھے کہ میرے مال و اسباب سے لکڑیاں خرید کر آگ کو تیز تر کرو! سات روز تک آگ کو سلگاتے رہے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنا چاہا تو نہ ڈال سکے! ابلیس نے طریقہ سکھایا اور ایک منجنیق تیار کرائی سب سے پہلے منجنیق کے ذریعے جس چیز کو پھینکا گیا وہ اللہ کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں نمرودیوں نے حضرت ابراہیم کو باندھ کر منجنیق میں رکھا

تو زمین و آسمان کے فرشتے چیخنے لگے! الٰہی! یہ کیا ماجرا ہے' آپ کا خلیل آگ میں؟ اور روئے زمین میں اس وقت اور کوئی نہیں جو تیرا نام لینے والا ہو لہٰذا ہمیں اجازت عطا فرما تاکہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مدد کریں۔

ارشاد ہوا' وہ میرا خلیل ہے اس کے علاوہ میرا کوئی خلیل نہیں' میں اس کا معبود ہوں میرے سوا اس کا کوئی معبود نہیں' جاؤ! اگر وہ تم سے مدد کا طالب ہو تو مدد کیجئے! اور اگر وہ میرے علاوہ کسی کی مدد کا خواہش مند نہ ہو تو میں کارساز حقیقی ہوں میں خود مدد کروں گا جب لوگوں نے آپ کو آگ میں ڈالنا چاہا تو پانی کا فرشتہ حاضر ہوا کہنے لگا آپ چاہیں تو میں اس پر بارش برسا کر آگ کو بجھا سکتا ہوں اسی طرح ہوا کا فرشتہ حاضر ہوا اور عرض کیا حکم ہو تو اسے میں اڑا لے جاؤں!

آپ نے فرمایا مجھے آپ حضرات کے تعاون کی قطعاً" ضرورت نہیں' مجھے میرا رب کافی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے لگے تو آپ نے یہ کلمہ پڑھنا شروع کر دیا لاالہ الاانت سبحانک رب العلمین لک الحمدولک الملک لاشریک لک۔

حضرت علائی فرماتے ہیں آپ کو آگ میں ڈالنے کے لئے دس نمرودی جوان اٹھانے لگے تو اٹھا نہ سکے بعدہ ایک سو آدمیوں نے اٹھانا چاہا تو وہ بھی بے بس ہو گئے پھر دو سو آدمی آگے بڑھے مگر اٹھانے سے عاجز آئے تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا مجھے محسوس ہوتا ہے تم لوگوں میں اٹھانے کی سکت نہیں رہی وہ بولے آپ درست فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اچھا اب میرے رب کا نام لے کر اٹھاؤ! انہوں نے استہزائی طور پر پڑھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اور آگ میں ڈال دیا ایسے نازک ترین مرحلے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا کوئی حاجت ہو تو فرمایئے آپ نے فرمایا مجھے تم سے کوئی حاجت

نہیں، جبرائیل نے کہا پھر رب جلیل سے ہی کہو تو آپ نے فرمایا۔

جانتا ہے وہ میرا رب جلیل　　آگ میں پڑتا ہے اس کا خلیل

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جبرائیل نے کئی باتیں کیں اور آخر میں دریافت فرمایا کیا آپ کو آگ سے جلنے کا خوف نہیں؟ آپ نے فرمایا اسے کون جلا رہا ہے جبرائیل نے کہا اسے خدائے جلیل نے جلایا ہے ابراہیم نے فرمایا پھر خلیل خدائے جلیل کی رضا پر راضی ہے۔

جیویں پیارا راضی ہووے مرضی دیکھ سجن دی
جے توں مرضی اپنی لوڑیں ایہہ گل کدی نہ بن دی

اسی اثناء میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینک دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا یا نارکونی برداً سلاما علی ابراہیم' اے آگ حضرت ابراہیم کے لئے امن و سکون بن جا! حضرت امام نووی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس ارشاد ربانی کو سنتے ہی مشرق و مغرب میں ہر جگہ جلنے والی آگ ٹھنڈی ہو گئی۔

لطیفہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام عصا سے ڈرتے مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ سے نہ ڈرے' اس لئے کہ آگ اللہ تعالیٰ کی صنعت گری کا ایک نمونہ ہے نبی خالق کی صنعت سے نہیں ڈرے' مگر جو آگ نمرود نے سلگائی تھی اور نبی کو غیر اللہ کی بنائی ہوئی چیز سے خوف نہیں آیا کرتا۔ یوں بھی کہا گیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں جانے پر نہ گھبرائے مگر اپنے بیٹے کے ذبح کرنے پر پریشان سے ہوئے؟ کیا وجہ ہے؟ جواباً" فرماتے ہیں جب آگ میں ڈالے جا رہے تھے تو آپ کی پیشانی میں نور محمدی موجود تھا اور ذبح کے وقت وہ نور منتقل ہو کر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پشت مبارک میں پہنچ چکا تھا۔

قوت جبرائیل و خلیل

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ انیس الجلیس میں رقم فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنی قوت کا دعویٰ کیا اور کہا میں ایک انگلی کی طاقت سے آسمانوں کو الٹ سکتا ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام تجھ سے زیادہ قوی ہیں اگرچہ وہ منجنیق کے پلے میں ہے پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت خلیل اللہ کی خدمت میں آئے اور کہا کیا آپ کی کوئی حاجت ہے؟ آپ نے فرمایا! ہاں! صرف اتنی سی حاجت ہے کہ تم میرے ساتھ آگ میں رہو! حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا مجھے یہ قدرت نہیں۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میں آتش نمرود کو نور توحید سے بجھا دوں گا یہ سنتے ہی جبرائیل علیہ السلام اپنے دعوے سے دست بردار ہو گئے۔

آتش نمرود کی گفتگو

حضرت ابراہیم علیہ السلام جب آتش نمرود میں پہنچے تو آگ عرض گزار ہوئی یا نبی اللہ! میں اپنی طبیعت کے مطابق کروں یعنی جلادوں یا شریعت کے مطابق کروں! یعنی آپ کی اجازت کے بغیر کچھ نہ کروں؟ آپ نے فرمایا شرع پر عمل کرنا ہی اچھا ہے (یعنی تو مجھے مت جلا)

بیان کرتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ آگ کو برداً کا حکم نہ فرماتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام محض آگ کی تپش سے ہی جل بجھتے اور پھر آگ کبھی نہ جلتی اور اگر اللہ تعالیٰ سلاماً" کا کلمہ ساتھ نہ فرماتا تو آگ اتنی شدید ٹھنڈی ہوجاتی کہ اس کی محض ٹھنڈک سے ہی آپ دنیا میں نہ رہتے اور زمین پر خنکی ہمیشہ قائم رہتی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے فضائل میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ آگ میں ڈالے جانے سے قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لباس تر تھا اور جب آگ سے باہر نکلے تو لباس کی تری میں فرق نہ آیا' یعنی آگ کا اتنا بھی اثر نہ ہوا کہ

آپ کا تر لباس خشک ہو جاتا۔

حضرت علائی کا بیان ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے جبرائیل علیہ السلام جنت سے ایک آتش پروف کرتہ لائے تھے وہ پہنایا گیا اور کہا اللہ تعالیٰ سلام فرماتا ہے نیز فرماتا ہے ابراہیم آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ آگ دوستوں کو کچھ نہیں کہتی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے جب صحیح و سالم' دیکھا تو کہنے لگا کیا آپ آگ سے بھی محفوظ رہ سکتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں! جب آپ آگ سے صحیح و سالم باہر تشریف لے آئے تو کہنے لگا میں تمہارے رب کے لئے چار ہزار گائیں ذبح کروں گا وہ کیا خوب رب ہے! آپ نے فرمایا جب تک تو اس ذات وحدہ لاشریک پر ایمان نہیں لائے گا تیری طرف سے کچھ بھی قابل قبول نہیں ہوگا چنانچہ وہ کافر، کافر ہی رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مچھر سے اس کا قصہ تمام کردیا بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے صحیح و سالم دیکھ کر آپ کو سجدہ کیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تو مجھے سجدہ کرلیتا تو میں تجھے معاف کردیتا! اور بخشش سے نوازتا۔

ختنہ سنت خلیلی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنتوں میں ایک ختنہ بھی ہے مردوں میں سب سے پہلے ختنہ آپ ہی نے کیا اور عورتوں میں سب سے پہلے حضرت ہاجرہ نے کان چھیدے۔ امام سہیلی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ واقعہ یوں پیش آیا کہ انہوں نے کسی شکر رنجی کے باعث قسم کھائی کہ میں اپنے تین اعضاء کاٹوں گی۔ قسم کے کفارہ میں دو کان اور ناک کو چھید دیا گیا' یوں قسم پوری ہوئی (مگر یہی عورتوں کے حسن کا سبب بن گئے اور زیور کی جگہ نکل آتی)

شہزادی شام

حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شام کے قریب جودی پہاڑ کے دامن میں ایک شہر بعلبک نامی سردار کی صاحبزادی ہیں جو اس علاقے میں زبردست قوت کا مالک تھا حضرت ہاجرہ نے نوے برس کی عمر میں وصال فرمایا اس وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام بیس سال کے تھے اور حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک سو سنتالیس برس میں راہی بقاء ہوئیں۔

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں بالیاں پہنانے کے لئے لڑکیوں کے کان چھیدنا حرام ہیں اور اس پر انہوں نے سختی سے عمل کا حکم دیا ہے۔

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ جواز کا حکم دیتے ہیں البتہ لڑکے کے کان چھیدنا مکروہ فرماتے ہیں۔

علمائے حنفیہ کے نزدیک لڑکے کے کان چھیدنے میں کوئی حرج نہیں ہے (قاضی خان) کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں اپنے اصحاب کے بارے انکار نہیں فرمایا' انبیاء و مرسلین میں بکثرت پیدائشی مختون شدہ تھے۔ خصوصاً حضرت آدم' حضرت شیث' حضرت نوح' حضرت لوط' حضرت یوسف' حضرت ادریس' حضرت شعیب' حضرت موسیٰ' حضرت سلیمان' حضرت یحییٰ' حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور امام الانبیاء و المرسلین جناب رحمتہ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ختنہ شدہ متولد ہوئے ان کا ختنہ چاہت خداوندی پر ہی ہوگیا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چاہت پر قادر ہے اپنی چاہت کے مطابق جب کن کہتا ہے تو چیز ظہور میں آجاتی ہے۔

طہارت کا حکم

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے طہارت کا حکم فرمایا تو آپ نے یہ طریقہ استعمال فرمایا آپ نے استنجا کیا' ہاتھ دھوئے' منہ اور ناک میں پانی

ڈالا' مسواک کی' مونچھیں کٹوائیں' سر میں مانگ نکالی' زیر ناف بال صاف کئے' بغل کے بال اکھاڑے' ناخن کاٹے' پھر حکم فرمایا طہارت کرو' آپ نے اپنے بدن کو دیکھا تو ختنہ کیا اس وقت آپ کی عمر ایک سو بیس سال کی ہو چکی ہے بعض نے کہا ہے آپ اس وقت اسی سال کے تھے آپ کو شدید درد ہوا۔ جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا تو نے جلدی کی انتظار کر لیتے تاکہ ختنہ کے اوزار آجاتے آپ نے فرمایا میں اپنے رب کے حکم پر عمل میں تاخیر کرنا مناسب نہیں سمجھتا' آپ نے ابھی یہ الفاظ ادا ہی کئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام درد دور کر دیا' اسی طرح حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ختنہ ہوا 13 برس اور حضرت اسحاق علیہ السلام کی ختنہ کے وقت سترہ سال کی عمر تھی۔ ختنہ کرنا مسلمان کے لئے لازم ہے البتہ خنثہ پر حرام ہے ختنہ کرنے میں حکمت یہ ہے کہ ہر عضو کی ایک عبادت ہے اور شرم گاہ کی عبادت ختنہ کرنا ہے۔

بعض کہتے ہیں ختنہ کرنا اس لئے بھی ضروری ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم عمالقہ سے جنگ ہوئی دونوں طرف سے لوگ قتل ہوئے ان مقتولین کی پہچان مشکل ہوئی تو مسلمانوں کے لئے ختنہ کرنا واجب قرار دیا گیا اور شریعت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھی فرض ٹھہرا!

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے قربانی فرمائی' کے سب سے پہلے آپ کے بال سفید ہوئے۔

تفصیل بڑھاپے کی فضیلت میں گزر چکی ہے نیز خضاب اور کنگھی کے بیان میں بھی ذکر آچکا ہے کہ حنا بلغمی اور سوادی امراض کو مفید ہے جن اعضاء پر خضاب لگتا ہے ان کی قوت بڑھ جاتی ہے حنا بار دو یا بس ہوتی ہے اگر اسے لونگ کے پانی میں بھگویا جائے تو اس مہدی میں حسن و خوبصورتی اور رنگت میں اضافہ ہوتا ہے ایسی مہدی بالوں کو سیاہ کرتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خضابوں کے سردار (مہدی کو اپنے اوپر لازم کر لو' مونچھیں

اور ناخن کٹوانا اسلام میں سنت قرار دیا گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جن چیزوں سے آزمایا گیا وہ اس پر پورے اترے اور ان چیزوں کو اسلام میں بھی برقرار رکھا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام ادیان کے لئے امام بنایا' اور فرمایا سبھی لوگ ان کی اقتداء کریں ان کی تعظیم کریں دین اور نسب کی رو سے شرف حاصل ہے۔

مسئلہ:۔ مونچھیں کترنے' ناخن کاٹنے' بغل کے بال اکھڑنے میں داہنی طرف سے ابتداء مسنون ہے چالیس دن سے زائد تک رکھنا مکروہ ہے زیر ناف بال صاف کرنے میں چالیس دن سے زیادہ تاخیر حرام ہے۔ (روضہ)

چالیس کا عدد متعدد واقعات سے وابستہ ہے حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر چالیس دن میں تیار ہوا' حضرت موسیٰ علیہ السلام سے چالیس راتیں مناجات کا ارشاد ہوا' اکثر انبیاء کرام کو چالیس سال کی عمر میں اعلان نبوت کا حکم ملا اگر کوئی شخص نبی کے زمانے میں نبی ہونے کا خواہش مند ہوتو وہ کافر ہوگا (قواعد زرکشی بروایت حلیمی) اور ایسے ہی وہ شخص بھی کافر و مرتد ہوا جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حین حیات دعویٰ نبوت کیا یا بعداز وصال مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے نبی ہونے کااعلان کرے وہ کافر و مرتد اور اس کے تمام ماننے والے کافر و مرتد ہوں گے جیسے حضور کے وقت مسلیمہ کذاب اور چودھویں صدی ہجری میں مسلیمہ پنجاب قادیانی کذاب ہوئے ان کے ماننے والے بھی کافر و مرتد ہیں۔

1974ء پاکستان کے آئین میں قومی سطح پر اس کے ماننے والوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ (تابش قصوری)

انسانی معاملات کی حکمت چالیس روز بعد ظاہر ہوتی ہے نفاس کے ایام کی غالب تعداد چالیس دن ہی ہے نطفہ ایک حال سے دوسرے کی طرف چالیس دن میں بدلتا ہے۔ زمین کی کیفیت بھی ہر چالیس روز کے بعد بدل جاتی ہے

جبکہ جسم زمانہ کی تبدیلی سے آہستہ آہستہ بدلتا رہتا ہے لیکن اس کا ظہور چالیس یوم بعد ہوتا ہے اسی لئے بعض اولیاء کرام نے چالیس روز میں صرف ایک دن کھانا اختیار فرمایا انبیاء مرسلین کو چالیس آدمیوں کی قوت عنایت فرمائی جبکہ نبی کریم سیدالمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چالیس نبیوں کی قوت سے نوازا اور امت محمدیہ میں چالیس ابدال ہوتے ہیں۔ جب ایمان دار مرتا ہے تو اس کا مقام عبادت چالیس روز تک روتا رہتا ہے شرابی کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوتی' شرابی کو سزا کی حد چالیس کوڑے ہیں' سخت سردی چالیس دن تک پڑتی ہے دو نفخوں کے درمیان چالیس سال کی مدت حائل ہوگی جب تمام مخلوق مرجائے گی تو چالیس روز تک مسلسل بارش ہوتی رہے گی یہاں تک کہ ان کے جسم میں جان پڑ جائے گی بچہ چالیس دن بعد ہنسنے لگتا ہے۔

حضرت امام شافعی و امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک نماز جمعتہ المبارک چالیس آدمیوں کے بغیر درست نہیں۔ حضرت یونس علیہ السلام ذکرالٰہی کی بدولت چالیس دن مچھلی کی پیٹ میں آرام فرما رہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی تعداد جب چالیس تک پہنچی تو آپ کی تبلیغ کا خوب اظہار ہوا۔

فوائد عجیبہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہفتہ کے دن ناخن کاٹنے سے بیماری کٹ جاتی ہے' شفا آجاتی ہے' اتوار کے دن ناخن کاٹنے سے فقر نکل جاتا ہے تو فکر داخل ہوجاتی ہے پیر کے دن ناخن کاٹنے سے جنون نکل جاتا ہے تندرستی آجاتی ہے۔ منگل کے روز ناخن کاٹنے سے برص کی بیماری نکل جاتی ہے شفا آجاتی ہے' بدھ کو کاٹنے سے وسواس ختم' اطمینان میسر ہوتا ہے جمعرات کو کاٹنے سے

جذام سے صحت اور جمعہ کے دن ناخن کاٹنے سے گناہ ختم رحمت داخل ہوتی ہے۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن مونچھیں کاٹتا ہے اسے ہر بال کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔

فضائل و مناقب حضرت موسیٰ علیہ السلام

حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان ایک ہزار سال کا زمانہ حائل ہے آپ کے والد کا نام عمران بن یصر بن فاہث ابن لاویٰ بن یعقوب ابن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا توریت میں مجھے ایک بہترین امت کی خبر ملی ہے۔ تو میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا بہترین امت کو میری امت بنا دے۔ ارشاد ہوا بہترین امت تو میرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لے مخصوص ہے الہٰی میں نے توریت میں دیکھا ایک امت حج کرے گی اور ابھی اپنے گھروں کو واپس نہیں پلٹے گی مگر اسے بخشش دیا جائے گا ارشاد ہوا وہ امت محمدیہ ہے پھر کہا الہٰی میں توریت میں ایک ایسی امت کو پاتا ہوں کہ تیرا کلام ان کے سینے میں محفوظ ہوگا الہٰی اسے میری امت بنا دے' ارشاد ہوا وہ امت محمدیہ ہے پھر کہا الہٰی میں ایسی امت کو پاتا ہوں جو ایک ماہ کے روزے رکھے گی تو اس کے گیارہ ماہ کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے الہٰی انہیں میری امت بنایئے۔ ارشاد ہوا وہ امت محمدیہ ہے۔ (الی اخرہ)

علیہ التحیتہ والثناء دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام پکار اٹھے الہٰی پھر مجھے ہی حبیب کا امتی بنا دے اسی بناء پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر موسیٰ علیہ السلام ہوتے تو وہ میری ہی اتباع کرتے' حضرت کعب احبار کہتے ہیں کہ میں نے توریت میں پڑھا امت محمدیہ زمین پر

چلے گی تو زمین ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتی ہو گی میں نے ان میں سے ہر ایک کو دیکھا ان کے پاس نور کی لاٹھیاں ہیں اور وہ اسلام ہے میں نے دیکھا ان میں سے جب کوئی سجدہ میں جائے گا تو ابھی سر نہ اٹھائے گا کہ اسے بخشش سے نواز دیا جائے گا۔ میں نے جنت کو پایا تو اسے امت محمدیہ کا یومیہ پانچ مرتبہ اشتیاق سے راہ تکتے دیکھا اور میں نے دیکھا جب وہ ایک ماہ کے روزے رکھیں گے تو ہر روزے کے عوض جہنم کو ان سے پانچ سو سال کی دوری کر دی جائے گی۔ میں نے توریت میں دیکھا ان کے لئے بشارتیں اچھے انجام کی ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی الٰہی مجھے اور میری امت کی بخشش عطا فرما آواز آئی میں نے اپنے حبیب اور اس کی امت کو بخشا' اور فرمایا میرے نزدیک ان کا ثواب انبیاء علیہم السلام کے ثواب کی مثل ہے اور میرا غضب ان سے دور ہے ان کا معمولی سا عمل بھی مجھے قبول ہے اور اس پر میں انہیں بہت کچھ عطا کروں گا جب وہ کہیں گے لاالہ الااللہ تو ان کے لئے توبہ کا درواہ کھلا رہے گا یہ سنتے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے الٰہی مجھے اپنے حبیب حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی بنا دے۔ ارشاد ہوا میں نے تمہیں اور جملہ انبیاء رسل کو ان کے امتی ہونے کا اعزاز بخشا۔ حضرت علامہ طوسی رحمہ اللہ علیہ اپنی کتاب نورالنور میں بیان کیا ہے کہ امت محمدیہ علیہ التحیتہ والثناء توریت میں برگزیدہ رحمان کہلاتی ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کے بطن اقدس میں شب عاشورا کو جاگزین ہوئے وہ جمعرات تھی آپ کے والد عمران کو بشارت دی گئی تھی کہ جب فلاں ستارہ طلوع ہو اور تمہارے چہرے کا حسن دوبالا ہو جائے تو اپنی زوجہ کے پاس جاکر وہ امانت اس کے سپرد کر دینا جو اللہ تعالیٰ نے تیری پشت میں ودیعت فرمائی ہے چنانچہ عمران اس ستارہ کے منتظر رہے۔ نیز شب و روز کسی وقت فرعون سے الگ نہ ہوتے' جب انہوں نے ستارہ دیکھا تو اس وقت

فرعون پر نیند کا غلبہ تھا آپ اپنی اہلیہ محترمہ کے پاس گئے جس کا نام لوخا بنت باندبن لاوی بن یعقوب ہے۔ حالانکہ فرعون نے اپنے محل کے گرداگر درندے چھوڑ رکھے تھے جب عمران ان کے پاس گئے تو درندوں نے کہا عمران آپ اللہ کی حفاظت میں ہیں آپ جایئے۔

پرندے' چوپائے گفتگو کرنے لگے

حضرت وھب بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کے پیٹ میں آئے تو چوپائے' جانور آپس میں باتیں کرنے لگے اور فرعون سے کہتے اے ملعون! حضرت موسیٰ اپنی والدہ کے شکم پاک میں آگئے ہیں اب تو کہاں بھاگے گا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام متولد ہوئے تو آپ کی والدہ نے ایک صندوق میں رکھ کر دریا میں بہا دیا کوئی دریائی جانور ایسا نہ رہا جس نے آپ پر خوشی و مسرت سے جواہرات کو نہ بکھیرا ہو' جانور آپس میں کہتے یہ کلیم اللہ ہیں دریائے نیل کے گرد فردوس بریں کی ہزار قندیلیں معلق کی گئیں۔ آپ تین دن تک دریا میں رہے۔ بقول بعض چالیس دن تک دریا میں رہے اور پھر حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی نے آپ کو اٹھایا آپ کی والدہ اپنے نور نظر' لخت جگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دریا میں ڈال کر گھر واپس آگئیں' شیطان بشکل انسان ان کے پاس آیا اور کہا موسیٰ کو تو فرعون نے پکڑ لیا ہے اور درندوں کو کھلا دیا ہے اللہ تعالیٰ نے فوری طور پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کو آپ کی والدہ کی طرف بھیجا اور تمام کیفیت سے آگاہ فرمایا بعدہ فرعون کی بیویاں کسی پریشانی میں مبتلا دریائے نیل پر آئیں انہیں آواز آئی جو اس بچے کی حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے عافیت عطا فرمائے گا چنانچہ وہ اٹھا لائیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی پریشانی کو دور کردیا۔ حضرت آسیہ دیکھتے ہی محسوس کرلیا کہ یہی بچہ دشمن فرعون ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو زبان عطا فرمائی اور کہا آسیہ آپ مجھے لے لیجئے۔ میں تیری آنکھوں کی ٹھنڈک اور فرعون کے

لئے مصیبت ہوں اس فرعون کا نام ولید بن مصعب تھا۔ فرعون تین گزرے ہیں فرعون' موسیٰ' سنان' فرعون ابراہیم ریان فرعون یوسف ابن ولید۔

(نوٹ) اس وقت مصری حکمرانوں کا لقب فرعون تھا جیسے آج صدر کے الفاظ عموماً ہر حکمران کے لئے بولے جاتے ہیں۔

فرعون کی ڈاڑھی کلیم اللہ کی مٹھی میں

علامہ علائی رحمہ اللہ علیہ سورۂ یوسف کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت آسیہ کے پاس دو سال کے ہوگئے تو ایک دن فرعون نے آپ کو اٹھایا اور آپ کی پیشانی کا بوسہ لینا چاہا تو آپ نے بائیں ہاتھ سے اس کی ڈاڑھی کو پکڑ کر داہنے ہاتھ سے ایک طمانچہ دے مارا۔ اس نے آپ کے قتل کے لئے جلاد بلا لئے۔ آسیہ نے فرعون سے عاجزانہ انداز میں کہا یہ بچہ ہے اسے کیا معلوم تھا یوں ہی واقعہ رونما ہوگیا ہے مگر اس نے ایک کتے اور اونٹ سے امتحان لیا آپ نے کتے کی دم پکڑ لی۔ تب فرعون کا غصہ ٹھنڈا ہوا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام چار سال کے ہوئے تو فرعون نے اعلان عام کرایا ہم تمام لوگوں کو کھانا کھلانا چاہتے ہیں۔ فرعون کھانے کا صرف ایک لقمہ کھاتا تھا اس نے لقمہ اٹھانے کا حکم دیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پکڑ لیا۔ اس نے دوسرا لقمہ لیا اور کھا لیا اب اس نے ایک اور لقمے کی خواہش ظاہر کی ابھی اس نے لقمہ اٹھایا ہی تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تھام لیا اور اس کے سر پر دے مارا فرعون نے پھر جلاد کو قتل کیلئے بلایا۔ حضرت آسیہ نے خوشامد کا اظہار کردیا۔ اب اس نے کھجور اور چنگاری سے امتحان لیا۔ آپ نے بحکم خدا چنگاری پکڑی اور منہ میں ڈال لی۔ جس سے آپ کی زبان متاثر ہوئی۔

اگر کہا جائے ہاتھ نہ جلا' زبان متاثر ہوئی تو اس اعتراض کے متعدد جواب دیئے گئے ہیں اولاً! فرعون کو کاہنوں نے مطلع کیا تھا کہ اس کا زوال ایک

ایسے لڑکے کے ہاتھوں ہوگا جس پر آگ اور پانی کا کچھ اثر نہ ہوگا! جب اس نے آپ کو صحیح و سلامت پایا تو اس نے کہا یہ پہلی علامت ہے اس بناء پر اس نے دوسری علامت دیکھنا چاہتی تو اس نے چھوہارے اور چاندی سے امتحان لیا جس سے آپ کی زبان متاثر ہوئی اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی حفاظت کا انتظام تھا۔ چنانچہ فرعون کے سامنے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حقیقی حال پوشیدہ رہا۔ ثانیاً! آپ نے اپنی زبان سے فرعون کو ابا کہا تھا جس کے باعث زبان چنگاری سے متاثر ہوئی اور ہاتھ سے اسے طمانچہ مارا تھا پس وہ محفوظ رہا۔ ثالثاً" آپ کی زبان متاثر ہوئی مگر ہاتھ محفوظ رہا اس لئے کہ آپ کی فطرت میں تیزی تھی طبیعت میں عجلت اور جلدبازی کے باعث اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان کو گویائی سے روک دیا تاکہ راز نبوت و رسالت قبل ازبعث ظاہر نہ ہوں۔

حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ جواب دیگر جوابات سے عمدہ ہے کیونکہ زبان پر سب سے پہلے آتا ہے ابا! کتاب العقائق میں ہے کہ حضرت آسیہ نے فرعون سے کہا تو ایسے کو قتل کرے گا جو ہروقت تیرے گھر اور ترے سامنے رہتا ہے اسی طرح بندہ جب اللہ کے گھر میں اس کے سامنے دست بستہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی سزا سے درگزر کرتا ہے بلکہ اس پر اپنا احسان و کرم فرماتا ہے۔

منصوبہ بندی

حضرت علائی رحمہ اللہ علیہ سورۂ قصص کی تفسیر میں فرماتے ہیں فرعون سے کاہنوں نے کہہ دیا تھا کہ نبی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیری ہلاکت کا باعث بنے گا یہ سنتے ہی فرعون نے بچوں کے قتل کا حکم نافذ کردیا حالانکہ یہ حکم اس کی حماقت و بے وقوفی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ جب کاہن نے کہہ دیا تھا تو وہ پورا ہونا ہی تھا اور اگر بالفرض وہ جھوٹ بول رہے تھے تو

پھر بچوں کو قتل کرانا بے فائدہ تھا۔!

حضرت وھب فرماتے ہیں اس نے ستر ہزار بچے قتل کرا دیئے تھے بعض کہتے ہیں ایک لاکھ چالیس ہزار کی تعداد میں اس نے بچوں کو قتل کرایا نیز اس نے حاملہ عورتوں پر پہرا مسلط کرادیا جو دائی حضرت کلیم اللہ کی والدہ پر مقرر تھی وہ آپ کی والدہ ماجدہ کی سہیلی تھی جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کی دائی دیکھتے ہی آپ پر فریفتہ ہوگئی اور آپ کی والدہ سے ازخود کہنے لگی اس بچے کی جہاں تک ممکن ہو حفاظت کرو کیونکہ میرے گمان میں یہی فرعون کا دشمن ہے جب دائی باہر گئی تو فرعونی پہرے داروں کو کسی طرح پتہ چل گیا وہ تلاشی کے لئے آپ کے گھر پہنچنے سے قبل آپ کی والدہ نے آپ کو تنور میں ڈال دیا تھا حالانکہ تنور خوب بھڑک رہا تھا وہ اندر آئے' بسیار تلاش کے باوجود بچہ ہاتھ نہ لگا تو پوچھنے لگے یہاں دائی کیا لینے آئی تھی آپ کی والدہ نے فرمایا وہ میری سہیلی ہے ملنے آئی تھی بعدہ آپ کو تنور سے بالکل صحیح و سالم نکال لیا۔

حضرت علامہ قرطبی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں آپ کی والدہ نے فرعونی کھوجیوں کے خوف سے انجانے تنور میں ڈال دیا تھا جب وہ چلے گئے تو آپ تلاش کرنے لگیں یہاں تک کہ آپ کے رونے کی آواز تنور سے آئی تو آپ تنور سے بالکل صحیح حالت میں اٹھا لیا پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی واوحینا الیٰ ام موسیٰ۔ اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو وحی کی کہ تم اپنے فرزند کو دودھ پلاؤ۔ چنانچہ آپ نے تین' چار ماہ تک موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلایا۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں وحی قبل از ولادت ہوئی جبکہ سدی بعد کے قائل ہیں قرطبی کہتے ہیں ظہر سے قبل وحی آئی' وحی کے کلمات یہ ہیں فاذاخفت علیہ فالقیہ فی الیم ولا تخا فی ولا تحزنی انارا دوہ الیک۔جب تجھے کسی قسم کا خطرہ محسوس ہو تو اسے دریا میں ڈال دو اور بالکل

فکر نہ کر اور نہ پریشان ہو ہم ضرور تیرے ہاں پہنچا دیں گے۔ یہ آیت اس بات کی تائید کرتی ہے کہ وحی بعد از ولادت موسیٰ علیہ السلام ہوئی۔ خوف اس چیز سے ہوتا ہے جو ابھی واقع نہ ہوئی اور حزن اس سے ہوتا ہے جو ہو چکی ہے اس تسلی آمیز وحی کے بعد آپ بڑھئی کے پاس گئیں اور اس سے کہا ایک اتنے سائز کا صندوق بنا دو اس نے پوچھا تجھے کو ضرورت درپیش ہے آپ نے فرمایا میں نے اپنے بیٹے کو اس میں ڈالنا ہے باوجود اتنے شدید خطرہ کے آپ نے سچ بولنے کو ہی مقدم سمجھا جب بڑھئی نے صندوق بنا دیا اور آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو صندوق میں رکھا تو بڑھئی جلادوں کو خبر کرنے چلا گیا جب وہ ان کے پاس پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی زبان پر خاموشی کی مہر لگا دی اس کی زبان بند ہوگئی وہ ہاتھ کے اشارے بتایا رہا مگر لوگ کچھ نہ سمجھے جب واپس آیا تو زبان کھل گئی وہ پھر لوگوں کو بتانے چلا گیا اب اللہ تعالیٰ نے اسے اندھا کردیا وہ دل ہی دل میں تائب ہو کر کہنے لگا اگر اللہ تعالیٰ میری زبان کھول دے اور مجھے بینا کردے تو میں یہ بات آئی ہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی زبان اور آنکھیں درست فرما دیں وہ فوری طور پر سجدے میں گر کر عرض گزار ہوا! الہی میری اس نیک بچے کی طرف رہنمائی فرما' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی اور وہ آپ پر ایمان لے آیا۔ حضرت ماوردی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں آل فرعون میں صرف وہی سعادت مند ہے جو ایمان کی دولت سے سرفراز ہوا۔

حضرت قرطبی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں یہی وہ شخص تھا جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ قوم آپ کے قتل کے مشورے کررہی ہے اس کا نام خرقیل تھا اور فرعون کا چچازاد بھائی تھا بعض اس کا نام شمعون بتاتے ہیں دار قطنی نے کہا ہے کہ آل فرعون میں شمعون کے علاوہ کوئی ایماندار نہیں ہوا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا استقبال

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا کہنا ہے کہ فرعون کی ایک بیٹی برص میں مبتلا تھی اور اس سے وہ بے حد محبت کرتا تھا حکماء کو جمع کیا گیا تو نے کہا فلاں دن دریا پر اسے لے جایئے وہاں اس کی صحت کا انتظام ازخود ہوجائے گا چنانچہ وہ دریائے نیل پر آیا' حضرت آسیہ بھی ساتھ تھی وہ بچی دوسری بچیوں کے ساتھ ادھر ادھر کھیل کود کر رہی تھی کہ ایک صندوق لہروں میں نظر آیا' تو اسے فرعون کے پاس نکال لائے۔ لوگوں نے کھولنے کی کوشش کی مگر بار آور نہ ہوئی۔ حضرت آسیہ نے آگے بڑھ کر دیکھا تو نور نظر آیا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے منہ میں اپنی ایک انگلی چوستے دیکھا جس سے دودھ نکل رہا تھا اور دوسری انگلی سے شہد برآمد ہورہا ہے اللہ تعالیٰ حضرت آسیہ کے دل میں آپ کی محبت ڈل دی۔ (حضرت آسیہ کے ہاتھ لگاتے ہی صندوق کھل گیا) فرعون کی پیاری بچی آگے بڑی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لعاب دہن لیکربدن پر مل لیا وہ فوراً صحت یاب ہوگئی یہ منظر دیکھتے ہی فرعونی کہنے لگے ممکن ہے یہ وہی لڑکا جس کا خوف ہم پر مسلط ہے فرعون نے آپ کے قتل کا حکم دیا حضرت آسیہ کہنے لگی اس بچے کی عمر تو ایک سال سے زائد معلوم ہوتی ہے جب کہ موجودہ سال کے تمام لڑکوں کو تو نے قتل کرا دیا ہے (خلیج میں آج کا فرعون امریکہ' عراق کے بچوں کے ساتھ وہی سلوک کررہا ہے جو اس دور کے فرعون نے کیا تھا' انشاء اللہ العزیز فرعون موسیٰ خائب و خاسر دریائے نیل میں غرق کردیا گیا اب امریکہ و برطانیہ کے فرعونوں کا ذلت آمیز حشر خلیج میں غرق ہونے کے باعث زمانہ دیکھے گا کیونکہ ہر فرعونے را موسیٰ مولیٰ تعالیٰ بجاہ حبیبہ اللہ علی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صدر صدام کو کامیابی و کامرانی سے سرخرو فرمائے) آمین (تابش قصوری)

لہٰذا اسے رہنے دو! یہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہوگا

فرعون بولا ہاں البتہ یہ تیری آنکھ کی ٹھنڈک ہوگا مجھے تو اس سے کوئی غرض نہیں۔

نبی کریم سید عالم مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس وقت فرعون کہہ دیتا کہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک بنے گا تو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے ہدایت سے سرفراز کر دیتا جیسے کہ حضرت آسیہ کو ایمان و ایقان سے نوازا' جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو خبر پہنچی کہ میرے نور نظر کو فرعون نے پکڑ لیا ہے تو آپ حواس باختہ ہوگئیں اور ان کا دل اپنے بیٹے کے تصور کے علاوہ کسی طرف متوجہ نہیں ہوتا تھا چنانچہ اپنے صاحبزادہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہمشیرہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا (بعض نے ان کا نام کلثوم رقم کیا ہے) کہ جاؤ اور اپنے بھائی کی خبر لو۔ وہ خاموشی سے فرعون کے محل پہنچی اور پتہ چلا کہ آپ کسی بھی خاتون کا دودھ نہیں پی رہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایاحرمنا علیه المراضع ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر دودھ پلانے والیوں کا دودھ حرام فرما دیا تھا (سبحان اللہ! نبی کا علم' پہچان اور خدائی فرمان پر عمل' ایک دو دن کے بچے ہونے کے باوجود ہر ایک عورت کے بارے جانتے ہیں کہ یہ میری ماں نہیں' اس کا دودھ مجھ پر حرام ہے نبی کے بچپن کے علم کا یہ عالم اب اعلان نبوت کے بعد کوئی کیا جانے کتنے علوم غیبیہ کے مالک بنا دیئے گئے۔ (تابش قصوری)

گھر والوں کی کیفیت کو محسوس کرتے ہوئی حضرت مریم آگے بڑھیں اور فرمایا میں تمہیں ایک ایسے گھر کی خبر دیتی ہوں جو تمہارے اس بچے کی کفیل بن سکتے ہیں اور وہ اس کی خیرخواہی میں معاون ثابت ہوں گے پھر اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اسے بلا لائیں دیکھا حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے ہاتھ میں رو رہے ہیں اور دودھ کے طالب ہیں جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ کو دیکھا تو ان کی چھاتی سے چمٹ گئے۔

فرعون کہنے لگا! خاتون! اس نے تیرے سوا کسی کا دودھ نہیں پیا' وہ بولیں اس لئے کہ میرا دودھ اس کے لئے بہتر ہے چنانچہ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آپ کی والدہ کے سپرد کردیا۔ اور آل فرعون میں کوئی بھی ایسا بندہ بشر نہ رہا جس نے آپ کی خدمت میں جواہرات کا ہدیہ نہ دیا ہو اور آپ کی والدہ نے ان کا مال اس وجہ سے قبول کرلیا کہ حقیقتاً وہ حربی تھے اور حربی کا مال غنیمت ہوتا ہے۔

دودھ چھڑانے کے بعد آپ کی والدہ فرعون کے ہاں چھوڑ آئیں (وہیں پلتے رہے آپ جب جاتی تو وہ خدمت کے صلہ میں احترام بجا لاتا) جب آپ چالیس سال کے ہوئے تو آپ نے اپنی بعث کا اعلان فرما دیا فرعون نے آپ سے معجزہ طلب کیا حکم آیا اپنے عصاء کو زمین پر ڈالئے جیسے ہی آپ نے عصاء زمین پر ڈالا فوراً اژدھا بن کر بل کھانے لگا! اس کی آواز سے پہاڑ گونجنے لگے۔

عصائے کلیمی کی خاصیتیں

آپ کے لئے وہ عصاء سواری کا کام بھی دیتا یعنی گھوڑا بن جاتا' جب آپ سوتے تو وہ پہرہ دیتا' آپ کی بکریوں کے قریب مکھیوں کو نہ آنے دیتا جب شدت کی گرمی پڑتی تو سایہ دار درخت بن جاتا جس کے سائے میں آپ آرام کرتے جب رات سر پر آتی تو یہ روشن ہوجاتا (گویا کہ بجلی کی ٹیوب روشن ہوجاتی) جب پیاس محسوس کرتے تو وہ چشمہ شیریں بن جاتا جب کبھی کنویں سے پانی نکالنے کی نوبت آتی تو اس کی دو شاخیں ڈول کا کام دیتیں' جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دل پریشان ہوتا تو آپ سے باتیں کرکے آپ کے دل کو خوش کرتا۔ (سبحان اللّٰہ وبحمدہ وسبحان اللّٰہ العظیم)

فرعون کو چار سو سال حکمرانی کی مزید پیشکش

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اعلان نبوت کا حکم ہوا تو آپ نے فرعون سے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے تیرے اور تیری قوم کے لئے نبی بناکر مبعوث فرمایا ہے وہ فرماتا ہے میں نے تجھے پیدا کیا' تجھے رزق دیا۔ تجھ پر احسان کیا تجھے نعمتوں سے نوازتے ہوئے چار سو برس بیت رہے ہیں اور تو عداوت سے باز نہیں آتا بلکہ میرا مقابلہ کرتا ہے۔ (اور کہتا ہے انا ربکم الاعلیٰ) کیا تو میرے ساتھ ایک بات تسلیم کرنے کا عہد نہیں کرلیتا وہ یہ کہ تو اعلان کردے۔ لاالہ الااللہ! بس اتنی بات کہنے سے میں تیرے تمام گناہ معاف کردوں گا اور مزید چار سو سال تک تجھے حکمرانی پر فائز رکھوں گا تجھے گوناگوں تحائف سے بہرہ مند کروں گا۔

جادوگر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام

فرعون ایک گنبد نما محل میں رہتا تھا جس کا طول اسی ہاتھ اور اس کی دوسری منزل پر کرسی تھی' یہ سنتے ہی فرعون نے کہا یاموسیٰ! مجھے یوم السبت تک غوروفکر کی مہلت دو' آپ نے مہلت دے دی۔ اس نے اس مہلت کے دوران ستر ہزار جادوگر جمع کئے۔ پھر ان سے سات ہزار کو منتخب کیا' خود اپنے محل کے گنبد میں بڑی سج دھج سے بیٹھا سر پر سونے کا تاج جس میں نہایت اعلیٰ قسم کا جواہر ایسے چمک رہا تھا کہ کوئی شخص سورج کے طلوع ہونے پر اس کی طرف آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکتا تھا۔ جادوگر ستر اونٹ کے بوجھ اٹھانے کے برابر رسیاں لے آئے اور بھرے میدان میں پھینک دیں۔ حضرت وھب رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ رسیاں تین میل لمبائی' چوڑائی تک پھیلی ہوئی تھیں جب سورج کی تپش تیز ہوئی تو وہ رسیاں اور لکڑیاں حرکت کرنے لگیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس آئے جبکہ آپ سادہ سا جبہ زیب تن کئے ہوئے تھے اور ہاتھ میں عصاء تھا انہیں خوف سا محسوس ہوا اللہ

تعالیٰ نے ولا تخف کہہ کہ تسلی دی کہ آپ ہی غالب رہیں گے اپنا عصاء پھینکئے آپ نے جیسے عصاء پھینکا وہ اژدھا بن گیا نیزے کی طرح اس کے دانت تھے اس نے اپنا منہ کھولا اور چلا گیا جس بڑے پتھر پر سے گزرتا وہ خاکستر ہوجاتا اس اژدھا نے جادوگروں کے سحر کو مسخر کردیا وہ جس طرف پلٹتا اس کے سامنے کوئی چیز محفوظ نہ رہتی کئی لشکری جان سے ہاتھ دھو بیٹھے پھر اس نے فرعون کے محل کی طرف رخ کیا اس نے نیچے کا جبڑا محل کی بنیاد میں ڈالا اور اوپر کا محل کی مینڈھیر پر رکھا!

فرعون چلانے لگا اے موسیٰ بچایئے بچایئے تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے کہنے لگے ہم رب العلمین کی ذات وحدہ لاشریک پر ایمان لائے۔

لطیفہ عجیبہ باطل کا حملہ ہوسکتا ہے لیکن اس کا تسلط کبھی نہیں ہوتا جیسے کہ جادوگروں نے حملہ تو کیا لیکن ان کا جادو ناکام ہوا گو پہلے بڑا شور مچاتے تھے وہ صرف اور صرف فرعون رہا ان کے لئے آئے مگر فرعون وہامان خسران مبین میں پڑے اور جادوگروں پر اللہ کا کرم ہوا وہ ہدایت سے بہرہ ور ہوئے۔ وہ ایک ہی سجدے کے باعث رحمان کی طرف سے جناں کے حقدار ٹھہرے' اے ایمان دار تو تو رحمان کے لئے بکثرت سجدے کرتا رہتا ہے لہٰذا یقین کرے تجھے ضرور امان نصیب ہوگا اور کامیابی تیرا مقدر ٹھہرے گی۔

بحر محیط میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اسے ایک ہزار مقام پر ہمکلامی کا شرف پایا' اور ہر کلام کے بعد آپ کے چہرے پر انوار و تجلیات کا تین دن تک خوب پہرہ رہتا' کسی دوسری کتاب میں میری نظر سے گزرا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے چوبیس ہزار کلمات سے کلام فرمایا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایماندار کے لئے تین عمل ایسے ہیں اگر وہ انہیں اپنا لے تو جس دروازے سے جنت میں چاہے گا داخل

ہوگا پوشیدہ طور پر مقروض کا قرض ادا کرے۔ اپنے قاتل کو معاف کردے' اور نماز فرض کی ادائیگی کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص کو پڑھا کرے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ اگر ان تین کاموں میں سے کوئی ایک کر لے تو اس کے لئے کیا حکم ہے فرمایا بے شک وہ بھی جنتی ہے! پوشیدہ قرض سے مراد ایسا قرض ہے جس کے لیتے دیتے وقت کوئی گواہ نہ ہو!

حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں تین دن یا چالیس دن تک رہے جب انہوں نے دریائی مخلوق کو ذکر خدا کرتے پایا تو تین دن تک انہی کی تسبیح پڑھتے رہے۔

مسلم شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جب معافی طلب کرتا دیکھتا ہے تو اسے معاف فرما کر اس کی عزت بڑھا دیتا ہے اسی لئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کوئی تمہیں تکلیف دے اسے معاف کردیا کرو اللہ تعالیٰ تجھے عزت عطا فرمائے گا!

فضائل و مناقب حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی صاجزادیوں میں سے تھی ان کے درمیان چوبیس پشتوں کا فاصلہ ہے حدیث شریف میں ہے کہ حضرت مریم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ مجھے بغیر خون کے گوشت کھلا! اللہ تعالیٰ نے ہڈی کھلا دی (جیسے اس کی شان کے لائق ہے)

جب ابلیس جنت سے زمین پر اترا تو وہ کہنے لگا الٰہی! میں تیرے بندوں میں سے اپنا لشکر تیار کروں گا اور وہ لشکر عورتیں ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو اپنی تخلیق سے اپنا لشکر بنالے اور میں اپنی مخلوق سے اپنا لشکر بناؤں گا اور وہ ٹڈی ہے اور اس کے سینہ پر مرقوم ہے ہم اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سب سے بڑا لشکر ہیں۔

یہودی نے چالیس بار اخراجات ادا کئے

حضرت محمد بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک جماعت کی صورت میں علوم و فنون کے حصول کے لئے ایک شہر میں جاکر تحصیل علم میں مصروف ہوگئے اور پھر ہم پر ایسا وقت بھی آیا کہ خرچہ نہ رہا' ہم نے واپسی کا قصد کیا تو ایک یہودی آیا اور اس نے تین تین درہم فی کس ہمیں عنایت کردیئے جب ختم ہوتے تو وہ ازخود آتا اور ہمیں درہم دے کر چلا جاتا' یہ عمل اس نے چالیس مرتبہ کیا جب ہم نے ایسے کثیر خرچ کے بارے

دریافت کیا تو وہ کہنے لگا میں نے توریت میں پڑھا ہے کہ طلباء پر خرچ سب سے افضل ہے میں نے کسی یہودی کو طلب علم میں ایسا نہیں دیکھا جیسے آپ لوگ ہیں بعدہ ہم اس سے رخصت ہوکر حج و زیارت کے لئے روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم مکہ مکرمہ پہنچ گئے ایک دن میں اس یہودی کو طواف کعبہ کرتے دیکھا ہم نے اس سے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے؟ وہ کہنے لگا میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ نے فرمایا اہل علم پر خرچ کرنے کے باعث اللہ تعالیٰ نے تجھے اسلام کی دولت ابدی سے نوازا ہے۔ میں خواب میں ہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اسلام میں داخل ہوا میرے گھر میں سترہ آدمی تھے انہوں نے بھی ایسے ہی خواب دیکھا جیسے کہ میں نے دیکھا تھا جب بیدا ہوئے تو سبھی مسلمان تھے۔

علم اور عقل میں افضل کون؟

حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ علم اور عقل کے بارے بحث شروع ہوئی کہ ان میں افضل کون ہے؟ ہر ایک نے مختلف جواب دیا گو بظاہر عقل افضل معلوم ہوتی ہے کیونکہ لڑکا عالم ہی کیوں نہ ہو اور اسے فتویٰ کی اہلیت بھی ہو مگر مسلمانوں کے لئے اسے امام و قاضی مقرر کرنا درست نہیں۔ اور نہ ہی نابالغ کی طلاق درت ہے؟ بلکہ بہت سے شرعی احکام بھی اس پر نافذ نہیں ہوں گے اس کے برعکس عاقل و بالغ پر تمام انور شرعیہ صحیح ہوں گے بشرطیکہ وہ ان کا مکلف ہو اور جو بات مذکور ہوئیں ان میں بہت سی باتوں میں علم شرط نہیں ہے نیز علم کو عقل کی ضرورت ہے جبکہ عقل کو علم کی حاجت نہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر کسی نے وصیت کی کہ میرا مال عقلمندوں میں تقسیم کیا جائے تو اسے زاہدوں پر صرف کیا جائے گا لوگ اس کے قائل نہیں کہ اسے علماء کے صرف میں لایا جائے۔

عوارف المعارف میں ہے کہ عقل دو قسم پر ہے ایک وہ جس کے باعث

آخرت کے امور کو مقد سمجھا جاتا ہے اور وہ نور روح ہے اس کا مسکن دماغ ہے یہی وجہ ہے کہ لوگ زاہدوں کو زیادہ عقلمند تصور کرتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا مجھے سیدالانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے احوال سے آگاہ فرمایئے۔ ارشاد ہوا امت محمدیہ کے لوگ علماء و حکماء میں گویا کہ وہ علم و حکمت کے لحاظ سے انبیاء و مرسلین کے وارث اور ان کے قائم مقام ہیں اس لئے کہ وہ تھوڑی سی عطا پر بہت راضی ہوتے ہیں اور میں ان کے تھوڑے سے عمل پر راضی ہوجاتا ہوں۔ میں تو انہیں لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کہنے سے ہی جنت عطا کردیتا ہوں۔

حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا میں تیرے بعد ایسی امت بھیجوں گا کہ اگر انہیں کوئی محبوب ترین چیز مہیا ہوگی تو حمد بجا لائیں گے اور اگر انہیں کوئی نامناسب اور ناپسندیدہ چیز کا سامنا کرنا پڑے گا تو وہ صبر سے کام لیں گے حالانکہ انہیں علم و عقل نہیں ہوگی۔ عرض کیا! یہ کیسے ممکن ہے! فرمایا میں انہیں عقل و علم سے بہرہ مند کردوں گا۔

انتخاب خداوندی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا یامریم ان اللّٰہ اصطفاک' اے مریم تجھے اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمالیا' بیان کرتے ہیں کہ مسجد اقصیٰ کی خدمت کے لئے چن لیا اگرچہ عورت تھیں ان کی والدہ نے انہیں ایک لمحہ بھر بھی غذا نہیں کھلائی تھی ان کے پاس جنت سے رزق آتا اکثر کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حالت طفلی میں حضرت مریم کو حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنی کفالت میں لے لیا تھا۔

حضرت مریم عموماً فرشتوں کی باتیں سن لیا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان

کے ہاتھ پر شفا رکھی اور یہ اعزاز اس وقت تک کسی کو نصیب نہ ہوا تھا نیز اللہ تعالیٰ کے ارشاد طہرک سے مراد یہ ہے کہ حضرت مریم حیض سے مبرا تھیں اور یہ بھی ہے کہ انہیں یہودیوں کے طعن سے پاک فرمایا اور اصطفاک علی نساء العلمین سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دور تک کی تمام عورتوں سے فضیلت عطا فرمائی۔ یوں بھی کہا گیا ہے کہ تمام جہاں والوں کی عورتوں سے اس بناء پر فضیلت بخشی کہ ان کے سوا کسی اور عورت کے لئے ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ اس نے بن باپ بیٹا پیدا کیا ہو! ایک حدیث شریف میں ہے کہ تمام جہان کی عورتوں میں چار کو فضیلت حاصل ہے حضرت مریم' حضرت آسیہ' حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہن

ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام

علامہ برماوی رحمہ اللہ علیہ شرح بخاری شریف میں فرماتے ہیں کہ حضرت مریم تیرہ سال کی تھیں کہ ان کے بطن اطہر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جلوہ گر ہوئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے 66 سال بعد تک زندہ رہیں وصال کے وقت ان کی عمر ایک سو بارہ سال تھی حضرت یحییٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام یشاء اور حضرت مریم کی والدہ کا نام حنہ ہے۔

حروف ابجد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصریح

ربیع الابرار میں علامہ زمخشری بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نو ماہ کے تھے تو والدہ نے انہیں سکول بھیج دیا معلم نے کہا پڑھئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آپ نے یہ پڑھ لیا پھر معلم نے کہا حروف ابجد پڑھو آپ نے فرمایا اس کی معانیکیا ہیں وہ کہنے لگا مجھے معلوم نہیں آپ نے فرمایا الف سے

اللہ ب سے بہجت (خوبصورتی) جیم سے جلال اللہ اور دال سے دین خدا ہے اور ہائے ہوز سے مراد ہاویہ جو جہنم کا نام ہے واؤ سے ویل دوزخ' زا سے زفیر جہنمیوں کی خوراک' حطی سے مراد استغفار کرنے والوں کے لئے خطاؤں سے معافی' کلمن سے مراد کلام خدا' غیر مخلوق ہے' سعفص سے مراد صاع بہ صاع یعنی برابر کا بدلہ قرشت سے اجتماع مخلوق کل ہے۔

معلم نے آپ کی والدہ سے عرض کیا اپنے لڑکے کو لے جایئے کیونکہ اسے تو کسی معلم کی ضرورت نہیں۔

مجھے علم نہیں' معلم کا اعتراف

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ آپ کو ایک معلم کے پاس لئے گئیں۔ اس نے کہا پڑھئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آپ نے فرمایا اس کا مفہوم کیا ہے؟ وہ کہنے لگا مجھے علم نہیں' آپ نے فرمایا اچھا پھر سنئے با سے بہائے خدا' یعنی حسن خداوندی سین سے سنائے خدا یعنی نور خدا' میم سے ملکیت خدا۔

تین نام میزان میں بھاری؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں جب میری امت میزان کے پاس جائے گی تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ان کا ترانہ ہوگا جس کے باعث میزان میں اعمال خوب بھاری ہوں گے دوسری امتیں اپنے اپنے نبی سے عرض گزار ہوں گے امت محمدیہ کے موازین کیسے وزنی ہیں انبیاء فرمائیں گے انہوں نے اپنے کلام کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے تین ناموں سے کی ہے اگر انہیں میزان کے پلے میں رکھا جائے اور تمام مخلوق کے گناہ دوسرے پلے میں تو پھر بھی امت محمدیہ کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا!

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے ناامیدی

بچپن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ ایک شہر سے گزر ہوا وہاں لوگوں کو بتوں کے سامنے مانگتے دیکھا' آپ نے دریافت کیا' ان سے کیا مانگ رہے ہو وہ کہنے لگے بادشاہ کی بیگم کو بچے ہونے والا ہے اور وہ سختی میں مبتلا ہے ہم لوگ اس کے لئے بتوں سے سکون نہ اطمینان کی درخواست کرر ہے ہیں۔

آپ نے فرمایا اگر اس خاتون کو میں ہاتھ لگا دوں تو اسے بچہ ہو گا چنانچہ لوگ آپ کو بادشاہ کے پاس لے گئے آپ نے فرمایا اگر میں بتا دوں کہ اس کے پیٹ میں کیا ہے تو تم ایمان لاؤ گے؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا لڑکا ہے! جس کے رخسار پر سیاہ اور پشت پر سفید تل ہے پھر آپ نے فرمایا اے بچے میں تجھے اس خالق کا واسطہ دیتا ہوں جس نے ساری مخلوق کو تخلیق فرمایا اور اسے رزق سے نوازا تو جلدی اپنی والدہ کے پیٹ سے باہر آ! چنانچہ لڑکا متولد ہوا بادشاہ نے ایمان لانا چاہا قوم مانع ہوئی مگر وہ ایمان لے آیا اگرچہ قوم نے اسے بیت المقدس سے یہ کہتے ہوئے نکال دیا کہ یہ حضرت مریم کے ساحر میں پھنس گیا ہے۔

وہ سبھی بندر اور خنزیر بن گئے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بچوں کے ساتھ جب کبھی بیٹھتے تو انہیں گھر میں پوشیدہ چیزوں کو بتا دیا کرتے' لڑکے اپنے والدین سے اشیاء کا مطالبہ کرتے کہ فلاں فلاں چیزیں کہاں ہیں والدین ان سے کہتے تجھے کیسے خبر ہوئی وہ کہتے ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خبر دی ہے لوگوں نے اپنے لڑکوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آنے سے روکا جب بضد ہوئے تو ان تمام کو ایک ایک مکان میں بند کر دیا' حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے اور لوگوں سے لڑکوں کی بابت پوچھا اور فرمایا کیا اس مکان میں ہیں لوگ کہنے لگے اس گھر میں تو سوائے

بندروں اور خنزیروں کے کچھ نہیں آپ نے فرمایا! اچھا پھر ایسے ہی ہوگا! لوگوں نے مکان کا دروازہ کھولا تو تمام لڑکے بندر اور سور بن چکے تھے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام تصدیق کرتے ہیں

امام رازی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمائی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چھ ماہ عمر میں بڑے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے سے قبل حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بادشاہ وقت نے مسجد اقصیٰ میں شہید کرا دیا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب آسمان پر اٹھایا گیا 33 سال کے تھے۔

لقب مقدم نام موخر؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان اللّٰہ یبشرک بکلمۃ منہ المسیح عیسیٰ بن مریم' میں المسیح جو لقب ہے اسے نام سے مقدم ذکر کیا ہے اس کا سبب کیا ہے! عیسیٰ کو کلمہ کہنے کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بغیر باپ کلمہ کن سے پیدا فرمایا' لقب کو مقدم اس لئے کیا کہ جو کلمہ رفعت و شرف پر دلالت کرے اسے مقدم لانے میں کوئی مضائقہ نہیں جیسے صدیق' فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما' آپ کو مسیح اس لئے فرمایا گیا جب آپ متولد ہوئے تو آپ کا جسم نہایت چکنا تھا گویا کہ تیل ملا ہوا تھا۔ بعض نے کہا آپ یتیموں کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا کرتے تھے کسی نے کہا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ولادت کے وقت اپنے بازو سے چھوا تاکہ شیطان کا ادھر گزر نہ ہو! بعض کہتے ہیں آپ اکثر سیاحت فرمایا کرتے تھے۔ مسیح دجال کو مسیح اس لئے کہا گیا ہے کہ اس کی ناک نہیں ہوگی صرف اس کے چہرے میں ناک کی جگہ دو سوراخ ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ اور موسیٰ علیہما السلام کو وجیہہ فرمایا جس کی معانی ہیں جاہ و حشمت والے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ امت کیسے ہلاک ہوگی جس کا قائد میں اور جس کی پشت پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔

حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ روض الریاحین میں فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کی ناف سے متولد ہوئے تھے۔ عقائق میں ذکر کیا گیا ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ کا انتقال آپ کے آسمان پر اٹھائے جانے سے قبل ہو چکا تھا جس وقت آپ کی والدہ نے وصال فرمایا آپ بے حد غمگیں ہوئے تو آپ نے خواب میں دیکھا حضرت مریم جنت میں ایک نہایت عمدہ تخت پر جلوہ افروز ہیں اور فرما رہی ہیں بیٹا میں نے انعام کے شربت سے روزہ افطار کیا ہے کیونکہ حضرت مریم کا انتقال بحالت روزہ سجدہ میں ہوا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

مناقب حضرت خضر اور الیاس علیہما السلام

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک بوڑھے شخص کو یہ دعا مانگتے دیکھا اللھم اجعلنی من امۃ محمد۔ الٰہی مجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی بنا میں نے دریافت کیا! آپ کون ہیں؟ وہ بولے میں خضر ہوں!

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں تھا' جب ہم مقام حجر (مدائن حضرت صالح علیہ السلام کا شہر) پہنچے تو ایک آواز سنائی دی یا اللہ! مجھے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی بنا دے۔ حضور نے فرمایا انس جایئے اور اس آواز کی بابت معلوم کریں کیسی ہے؟ میں پہاڑ کے دامن میں پہنچا مجھے ایک سفید ریش بزرگ نظر آئے جن کا قد تین سو ہاتھ سے زیادہ ہوگا۔ انہوں نے کہا انس! حضرت محمد

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں میرا سلام پیش کرنا اور کہنا آپ کے بھائی الیاس آپ کی ملاقات کے طالب ہیں جب میں نے واپس آکر عرض کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت الیاس کے پاس آئے اور بڑی دیر تک باتیں کرتے رہے جبکہ میں کچھ دوری پر بیٹھا رہا۔

پھر آسمان سے کھانا اترا' مجھے بھی آپ اور حضرت الیاس کے ساتھ اس کھانے کو تناول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جب ہم کھانا کھا چکے تو آسمان سے ایک تخت نما بادل اترا اور حضرت الیاس علیہ السلام کو اٹھا کر لے گیا میں نے مخبر صادق نبی غیب دانی سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا یہ کھانا آسمان سے اترا؟ فرمایا ہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر چالیس یوم بعد ایک بار لاتے ہیں اور انہیں کھلاتے ہیں نیز سال میں ایک مرتبہ آب زمزم سے بھی انہیں سیراب کرتے ہیں فرمایا حضرت خضر اور حضرت الیاس ہر سال بیت المقدس میں روزے رکھتے ہیں۔

حضرت زاہدہ سیدنا فاروق اعظم کی کنیز

الزہر الفائح میں مرقوم ہے کہ حضرت زاہدہ' حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کنیز تھیں وہ ایک روز روٹی پکانے کے لئے لکڑیاں لینے باہر نکلی' اسے ایک سوار نظر آیا جس سے زیادہ حسین و جمیل اس نے نہیں دیکھا تھا وہ حضرت زاہدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہنے لگا' اے زاہدہ جب تجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت مقصود ہو تو آپ کی خدمت میں عرض کرنا' یارسول اللہ! رضوان جنت آپ کو سلام پیش کرتا ہوا بشارت دیتا ہے کہ آپ کی امت کے تین حصے ہوں گے ایک حصہ بلاحساب جنت میں جائے گا دوسرے سے باآسانی حساب لیا جائے گا اور تیسرا حصہ آپ کی شفاعت سے مستحق جنت بن جائے گا۔

کشف المحجوب میں حضرت داتا گنج بخش لاہوری رحمہ اللہ علیہ درج

فرماتے ہیں ایک بار حضرت زاہدہ لکڑیاں لینے جنگل گئیں جب گٹھا باندھا تو وہ بہت بھاری تھا آپ نے اسے ایک پتھر پر رکھا تو وہ پتھر تیزی سے دوڑنے لگا یہاں تک کہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر لے آیا اس واقعہ کو بارگاہ مصطفیٰ میں عرض کیا گیا۔ حضور، صحابہ کرام کے ساتھ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر آئے تو پتھر کی آمدورفت کے نشان موجود تھے آپ نے خوشی کا اظہار فرمایا اور حضرت زاہدہ کا اللہ تعالیٰ کے ہاں جو اکرم و وجاہت ہے اس کا اظہار کیا تفصیل کے لئے دیکھئے کشف المحجوب (تابش قصوری)

حضرت علائی رحمہ اللہ علیہ نے شرح بخاری میں حضرت خضر کا اسم گرامی خضر بن عامیل بن عیص بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم درج کیا ہے جبکہ بلیا بن مالکان مشہور ہے امام ثعلبی رحمہ اللہ علیہ حضرت خضر علیہ السلام کو پوشیدہ نبی بتاتے ہیں۔

علم غیب اور ترک گناہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا تجھے علم غیب پر اللہ تعالیٰ نے کس وجہ سے مطلع فرمایا انہوں نے جواباً" کہا گناہ کے بچنے کے سبب! پھر فرمایا خضر مجھے کوئی اچھی سی بات بتایئے۔ انہوں نے عرض کیا خندہ پیشانی سے پیش آنا اور لوگوں کی مکروہ باتوں پر صبر کرنا اور انہیں نفع پہنچانا، خوشامد سے بچنا بلاوجہ سفر نہ کرنا، باتوں باتوں میں ہنسنے سے بچنا، گناہ کاروں کو ان کے گناہ کے باعث شرمسار نہ کرنا اور اے کلیم اللہ! اپنی خطاؤں پر ہمیشہ نادم ہونا!

خضر کی وجہ تسمیہ

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا خضر نام اس لئے خضر مشہور ہوا ہے کہ آپ اگر خشک گھاس پر پاؤں رکھتے تو وہ فوراً سرسبز ہوجاتی۔

حضرت خضر علیہ السلام کی زندگی کے بارے میں مختلف اقوال ہیں علامہ ابن صلاح فرماتے ہیں حضرت خضر جمہور علماء صلحاء کے نزدیک زندہ ہیں لطائف المنن میں ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ارواح اولیاء پر مطلع فرما رکھا ہے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں حضرت خضر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ اس وقت تک زندہ رکھے گا جب تک یہ زمین و آسمان قائم رہیں گے حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں جب تک قرآن کریم کی تلاوت ہوتی رہے گی حضرت خضر اور حضرت الیاس زندہ رہیں گے جب قرآن کریم اٹھالیا جائے گا یہ وصال فرما جائیں گے (گویا کہ ان کی زندگی قرآن کریم کی مرہون منت ہے) (تابش قصوری)

حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ علیہ کا بیان ہے مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی آپ نے حضرت خضر علیہ السلام کے بارے فرمایا وہ اہل زمین کے عالم اور ابدال کے سردار ہیں اور ابدال اللہ تعالیٰ کا خصوصی لشکر ہے۔

پانچ رہنما کبوتر اور غوث اعظم رضی اللہ عنہ

حضرت شیخ عثمان صیرفینی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک شب میں اپنے مکان کی چھت پر سو رہا تھا کہ میرے قریب سے پانچ کبوتر یہ کہتے ہوئے گزرے ایک نے کہا وہی ذات اقدس و اطہر ہے جس کے پاس ہر قسم کے خزانے ہیں دوسرا بولا وہی ذات اقدس و اطہر ہے جس نے اپنی مخلوق پر کرم فرماتے ہوئے انبیاء و مرسلین کو رہنمائی کے لئے بھیجا اور ان تمام پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فضیلت و برتری عطا فرمائی تیسرا کہنے لگا وہی

ذات اقدس اطہر جس نے ہر شے کو پیدا کیا اور انسان کو ہدایت سے نوازا چوتھا بولا' وہی حق ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہے باقی کچھ باطل' پانچواں کہہ رہا تھا۔ غافلو! رب عظیم کی طرف اٹھو! جو بکثرت نعمتوں سے نواز رہا ہے اور بڑے بڑے گناہوں کو معاف فرمانے والا ہے۔

یہ سنتے ہی میں بے ہوش ہو کر گر پڑا' جب ہوش آیا تو میرے دل سے دنیا کی محبت نکل چکی تھی میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی الٰہی میری ایسے شیخ کی طرف رہنمائی فرما جو مجھے تیرا بنا دے۔ میں نے سفر میں قدم رکھا! مگر مجھے منزل کی خبر نہیں تھی کہاں جانا ہے کہاں جا رہا ہوں کہ اچانک ایک بارعب شخص میرے سامنے نمودار ہوا اور آتے ہی انہں نے کہا عثمان السلام علیکم! میں نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا آپ کون ہیں؟ وہ بولے میں خضر ہوں! اور فرمانے لگے میں ابھی ابھی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا انہوں نے فرمایا ابوالعباس گزشتہ شب اہل صارفین میں عثمان نامی شخص جذب کی کیفیت میں تھا کہ آسمان سے آواز آئی عثمان میرے بندے کو مرحبا کہو! اس نے عہد کیا میں اپنے آپ کو ایسے شیخ کی خدمت میں پیش کروں گا۔

خضر! جایئے اور اسے میرے پاس لے آیئے۔ پھر فرمایا! اے عثمان! حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اپنے زمانہ میں سیدالعارفین ہیں ان کی ملازمت اختیار کرلو! مجھے ابھی خبر بھی نہ ہوئی تھی کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں پہنچ گیا پھر آپ نے حاضرین سے مخاطب ہو کر فرمایا اس شخص کااستقبال کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے پرندوں کی زبانی جذب و سلوک کی منزل تک پہنچایا اور جسے خیر کثیر سے نواز دیا پھر مجھے خصوصی خرقہ پہنا کر ایک ماہ تک خلوت خانے میں رکھا مجھے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

طرف سے خیرکثیر کی عظیم دولت عطا ہوئی۔

حضرت علائی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت خضر ذوالقرنین کی خالہ کے صاحبزادے اور اس کے وزیر و مشیر تھے بعض کا قول ہے ذوالقرنین حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان زمانے میں گزرے ہیں اور وہ ان چار شخصوں میں سے تھے جو تمام دنیا کے حکمران رہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام' بخت نصر اور نمرود اور پانچویں اس امت میں سے حضرت امام مہدی ہوں گے جو روئے زمین پر حکمرانی فرمائیں گے (انشاء اللہ العزیز)

حضرت الیاس علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام قیامت تک باقی رہیں گے حضرت خضر دریاؤں میں دورہ کرتے رہتے ہیں جو ان میں راہ بھول جاتے ہیں یہ رہنمائی فرماتے ہیں اور حضرت الیاس پہاڑوں میں دورہ فرماتے ہیں جو ان میں راہ بھول جائیں یہ ان کی رہنمائی کرتے ہیں دونوں کا کام دن کے وقت ہوتا ہے رات کو وہ یاجوج وماجوج کے قریب چلے جاتے ہیں اور ان کی حفاظت کرتے ہیں۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں یاجوج ماجوج کی خوراک سانپ ہیں اللہ تعالیٰ ہواؤں کو حکم فرماتا ہے وہ سانپوں کو جنگلات سے اٹھاکر ان کے پاس جاپھینکتی ہیں اور وہ انہیں ہڑپ کرجاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا آپ کی رسالت اُن تک پہنچی ہے؟ آپ نے فرمایا شب معراج میرا ان پر گزرا ہوا میں نے ان پر سلام پیش کیا انہوں نے انکار کیا۔

ذوالقرنین کی وجہ تسمیہ

حضرت مولف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں صلاح الارواح میں ہم نے بالتفصیل درج کیا ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

ذوالقرنین کا نام عبداللہ بن ضحاک ہے بعض نے مرزبان درج کیا ہے ذوالقرنین اس لئے مشہور ہوا کہ وہ مشرق و مغرب تک حکمران رہا بعض نے کہا وہ دو سو سال تک حکمران رہا اور قرن ایک صدی کو کہتے ہیں قرنین دو صدیاں ' اسی بناء پر ذوالقرنین معروف ہوا۔

بعض مفسرین اللہ تعالیٰ کے ارشاد تغرب فی عین حمئۃ یہاں تک کہ وہ جہاں سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے وہاں تک پہنچا' حتی اذابلغ مغرب الشمس حتی اذابلغ مطلع الشمس اس سے مراد یہ نہیں کہ اس نے آفتاب کو چھو لیا یعنی وہ روئے زمین کے ایسے مقام تک جا پہنچا جہاں زمین کا آغاز اور انجام ہے! جیسے ہم دیکھتے ہیں کہ آسمان زمین سے متصل ہے بلکہ وہ زمین کے نیچے جارہا ہے حالانکہ ایسے بالکل نہیں' بحری جہاز میں مسافر جب سورج کو دیکھتا ہے تو اسے ایسے ہی معلوم ہوتا ہے جیسے آفتاب کے طلوع و غروب کا مرکز سمندر ہی ہے (راقم السطور مترجم غفرلہ' عرض گزار ہے یہ منظر میری آنکھوں نے بھی دیکھا جب 1972ء میں پہلی بار حج و زیارت کی سعادت نصیب ہوئی تو سفینہ حجاج کے ذریعے سمندری مناظر دیکھے پندرہ دن مسلسل شب و روز سمندری ہواؤں سے لطف اندوز رہا یہ بہت بڑا جہاز تھا تقریباً اور لوڈنگ کے باعث ساڑھے پانچ ہزار حجاج کرام مرد و زن معہ عملہ سوار تھے ہر ایک کے لئے طعام اور خوراک کا انتظام تھا۔ نیز ہر حاجی کے پاس اپنا ذاتی سامان بھی خاصا تھا مگر ہزاروں ٹن وزنی جہاز میں محسوس ہی نہیں ہوتا تھا کہ بوجھ زیادہ ہے جہاز کی چھت پر چڑھ کر جب سمندر کا نظارہ کیا جاتا تو اللہ تعالیٰ کی یاد کچھ زیادہ ہوجاتی سورج کے طلوع و غروب کا حسین منظر بھلایا نہیں جاسکتا یوں مغرب کے وقت محسوس ہوتا سورج سمندر میں چھپ رہا ہے' ر طلوع ہوتا دکھائی دیتا تو محسوس ہوتا سمندر سے نکل رہا ہے بس رات کو اس نے سمندری میں ہی چھپ کر چند گھنٹے آرام کیا ہے واللہ غالب علی امرہ'

(تابش قصوری)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے بیت اللہ شریف کے غلاف کو تھامے ایک شخص کو یوں مناجات کرتے سنا۔ اے وہ ذات کریم جسے ایک شان دوسری شان سے غافل نہیں کرتی یا ایک سے سننا دوسرے کے سننے سے نہیں روکتا۔ یعنی بیک وقت ہر ایک کی بات سننے والے مولیٰ اے وہ ذات سمیع و علیم! کسی کا رونا تجھے عاجز نہیں کرسکتا مجھے اپنی معافی کی ٹھنڈک اور رحمت کی مٹھاس سے بہرہ مند فرما۔!

میں نے اسے کہا یہ کلمات دوبارہ کہئے تو اس نے دوسری بار انہی کلمات کو دہراتے ہوئے مزید کہا! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں خضر کی جان ہے! میں سمجھ گیا یہ حضرت خضر ہیں پھر انہوں نے مزید کہا جو بندہ ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دے گا اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ' بارش کے قطروں' صحراؤں کی ریت اور درختوں کے پتوں کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

یااللہ یا رحمٰن کا وظیفہ

حضرت امام یافعی علیہ الرحمتہ روض الریاحین میں رقم فرماتے ہیں کہ میں بیت المقدس میں جمعتہ المبارک کے دن بعد نماز عصر بیٹھا ہوا تھا کہ اسی اثناء میں دو ایسے آدمی دیکھے جن میں ایک تو عام انسانوں کی طرح تھے اور دوسرے بڑے طویل القامت ان کا چہرہ ہاتھ بھر کشادہ تھا میں نے پوچھا آپ کون ہیں کہنے لگے میں خضر ہوں اور یہ حضرت الیاس ہیں پھر کہنے لگے جو شخص جمعہ کے دن نماز عصر ادا کر کے قبلہ رو ہو کر یااللہ' یاالرحمٰن کا وظیفہ کرتا رہے یہاں تک کہ آفتاب چھپ جائے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ سے جو طلب کرے گا اسے عطا کیا جائے گا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت خضر علیہ السلام اور

حضرت الیاس ہر سال حج کرتے ہیں ایک بار آب زمزم پیتے ہیں جو انہیں سال بھر پیاس سے بے نیاز رکھتا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال پاک تک صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایک لاکھ تعداو سے زائد ہو چکے تھے۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور کے وقت صحابہ کرام کی تعداد ساٹھ ہزار تھی تیس ہزار مدینہ طیبہ اور تیس ہزار دیگر مقامات میں مقیم تھے اسے امام ذہبی میں تجرید میں رقم فرمایا ہے حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت ابوذرعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک لاکھ چودہ ہزار صحابہ کرام درج فرماتے ہیں۔

حضرت ابو منصور بغدادی رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اکابر اسلام اس بات پر متفق ہیں کہ امت محمدیہ میں سب سے افضل خلفاء اربعہ پھر عشرہ مبشرہ ان کے بعد اہل بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

چار چراغ

حضرت سالم بن عبداللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں میں نے خواب میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو دیکھا ہر نبی کے پاس چار چراغ ہیں اور ان کے اصحاب کے پاس ایک ایک چراغ روشن ہے ایک نبی کو دیکھا جن کے لئے مشرق و مغرب روشن ہیں اور ان کے سر پر چراغ منور ہے اور ان کے صحابہ کرام کے ہاتھوں چار چار چراغ ہیں میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جواب آیا یہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حضرت کعب احبار یہ خواب سن رہے تھے بولے تو نے یہ روایت کہا

دیکھی حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے یہ خواب دیکھا ہے اس پر حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے اسے توریت میں پڑھا ہے۔

اہل جنت کی صفیں

حدیث شریف میں ہے کہ جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں 80 صفیں تو میری امت کی ہوں گی۔

جنتی زیادہ یا جہنمی؟

اگر پوچھا جائے کہ لوگ جنت میں زیادہ ہوں گے یا دوزخ میں جانے والوں کی کثرت ہوگی؟ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں الا الذین آمنوا عملوا الصالحات وقلیل ما ھم بیشک ان کے سوا جو ایمان لائے اور صالح عمل کئے وہ کم ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ہزار میں سے ایک جنتی ہوگا باقی جہنمی ! اسے حضرت امام رازی سورۂ نساء کی تفسیر میں درج فرمایا ہے! (تفصیل کے لئے متن کی طرف رجوع کریں)

وہ اعمال جن کے باعث دوزخ حرام ہوجاتا ہے

حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایسی چیزیں بکثرت ہیں مگر میں یہاں بالکل تھوڑی سے درج کروں گا اور ان میں سے بھی وہ جو با آسانی کی جاسکتی ہوں۔

گناہ معاف

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے دو بندے جو

آپس میں محبت کرتے ہوں اور ایک دوسرے سے ملاقات کریں مصافحہ کریں پھر وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھیں تو یہ ہو نہیں سکتا ان کے الگ ہونے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف نہ فرما دے!
(رواہ ابن سنی رحمۃ اللہ علیہ)

بخاری شریف میں ہے جس شخص نے جہاد میں قدم رکھا اللہ تعالیٰ نے اس پر دوزخ حرام ٹھہرا دیا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز ظہر پڑھنے سے قبل اور بعد چار چار رکعتیں پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام فرما دیتا ہے۔

نیز فرمایا جو شخص بعد از زوال آفتاب چار رکعت عمدہ قرات و رکوع اور سجدے سے بجالاتا ہے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور ساری رات اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص نے بعد از زوال آفتاب چار رکعتیں فاتحہ کے بعد آیتہ الکرسی پڑھتے ہوئے ادا کیں اللہ تعالیٰ اس کے مال و اولاد' دین' دنیا کو محفوظ فرما دیتا ہے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے جس امتی نے عصر سے قبل چار رکعت ادا کیں یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کی بخشش کا حقدار بن گیا۔

عوارف المعارف میں ہے کہ نماز عصر سے پہلے چار رکعت اس طرح پڑھے فاتحہ کے بعد اذازلزلت الارض کی قرات کرے۔

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرماتا ہے جو نماز عصر سے قبل چار رکعت ادا کرتا ہے۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز فجر ادا کر کے اپنی جگہ پر بیٹھا رہے اور

کسی سے سوا اچھی بات کے کچھ نہ کہے۔ پھر چاشت کی دو رکعت ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام خطاؤں کو معاف فرما دیتا ہے اگرچہ سمندر کی جھاگ کی مقدار میں ہوں۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس کے جسم کو آگ نہیں چھوئے گی! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوجاتا ہے جیسے آج ہی وہ اپنی والدہ کی گود میں آیا ہو۔

نیز مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے آگ سے پوشیدہ رکھے گا! (رواہ ابن ابی الدنیا)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت براری کرتا ہے اللہ تعالیٰ دوزخ اور اس کے درمیان سات خندق حائل کردیتا ہے۔ جب کہ ایک خندق کا فاصلہ ایسے ہوگا جیسے زمین و آسمان کا فاصلہ ہے۔

طبقات الاتقیاء میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غروب آفتاب کے وقت دریا کے کنارے باآواز بلند تکبیر کہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دریار کے ہر قطرہ پر دس دس نیکیاں عطا فرماتا ہے دس گناہ محو کردیتا ہے اور دس درجے بلند کرتا ہے (کتاب الذریعہ لابن اعماد)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے بھائی کی تعظیم کے لئے کوئی کپڑا وغیرہ اس نیت سے بچھائے کہ اسے مٹی نہ لگے تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے بچالے گا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم بکثرت اپنے بھائی بنالو! کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑا رحم و کرم والا ہے اور اپنے بندے سے اس بناء پر حیاء فرمائے گا اسے اس کے بھائیوں کے درمیان شرمسار کرے۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اپنے بھائیوں کے ساتھ دسترخوان پر دیر تک بیٹھو یہی وہ ساعت ہے جو تمہاری عمر میں شمار نہیں ہوتی (یعنی عمر میں اضافہ ہوتا ہے) نیز فرمایا بھائیوں کے ساتھ ملکر کھانا کھانے میں شفا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لاالہ الااللہ العلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمدللہ رب العالمین کا وظیفہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے آزاد فرما دیتا ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ صبح کے وقت پڑھتا رہے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے رہا فرما دیتا ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کوئی بندہ عرض کرتا ہے اے وہ ذات کریم جو اپنے بندوں کو آزاد کرنے والی تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمایا ہے میرے بندے کو معلوم ہے کہ میرے سوا کوئی رہائی اور آزادی دینے والا نہیں! لہٰذا تم گواہ رہو میں نے اپنے بندے کو آزاد فرما دیا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب بندہ ایک بار رکوع میں کہتا ہے سبحان ربی العظیم تو اللہ تعالیٰ اس کے تہائی حصہ بدن کو دوزخ سے آزاد کردیتا ہے جب دوسری بار کہتا ہے تو دوسرا تہائی حصہ آزاد جب تیسری بار کہتا ہے تو تمام جسم کو آزادی عطا فرما دیتا ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ عزت و فضیلت عطا فرمائے اور وہ اس کا حق نہ پہچانے تو وہ اس سے چھین لیتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب بندہ کھانے کا برتن چاٹ لیتا ہے تو وہ برتن بھی اسی کی مغفرت کے لئے دعا کرتا ہے الٰہی اسے دوزخ سے آزاد رکھ جیسے اس نے مجھے شیطان سے آزاد کیا کیونکہ خالی برتن کو شیطان چاٹتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھانے والے برتن کو کھانا کھانے کے بعد چاٹ لیتا ہے اسی طرح انگلیوں کو بھی تو اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں وسعت پیدا فرما دیتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو یہ عمل بہت محبوب ہے کہ دسترخوان پر کسی مسلمان غلام' بی بی اور بچوں کے ساتھ بیٹھے اور سبھی ملکر کھائیں جب تک وہ دسترخوان پر رہیں گے اللہ تعالیٰ اپنی نگاہ رحمت مبذول رکھے گا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو نگاہ محبت سے دیکھتا ہے وہ نظر پھیرنے نہیں پاتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں جس مسلمان کی تمہارے دل میں محبت ہو اسے آگاہ نہ کرنا ایسے ہی ہے جیسے خیانت کا مرتکب ہوا۔

سب سے عاجز اور غریب آدمی وہ ہے جو اپنے مسلمان بھائیوں سے محبت نہ کرے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دل تو چوپایوں کی طرح ہیں جو ان سے الفت و محبت کرتا ہے وہ اس کی طرف لپکتے ہیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے جب کھانا آتا تو آپ فرمایا کرتے اے وسیع مغفرت والے' بخشش فرما۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت گرم کھانے کو ناپسند فرماتے اور ارشاد ہوتا کھانا ٹھنڈا کھایا کرو گرم کھانے میں برکت نہیں! ٹھنڈا کھانا دوا بھی ہے اور غذا بھی!

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے پر پھونکیں مارنا برکلت کو اڑاتا ہے۔

لطیفہ

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص عرض گزار ہوا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آپ سے ایک اونٹنی اور ایک بکری کا طالب ہوں تاکہ میرا سفر آسان ہو اور بکری سے دودھ حاصل کروں آپ نے فرمایا تو بنی اسرائیل کی بڑھیا سے بھی گیا گزرا ہے۔

عرض کیا بڑھیا کا قصہ کیا ہے آپ نے فرمایا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لیکر نکلے تو چاند چھپ گیا پوچھا یہ کیا ہوا! علماء نے عرض کیا حضرت یوسف علیہ السلام نے ہم سے عہد لیا تھا کہ تم اس وقت تک باہر نہیں نکلو گے جب تک اپنے ساتھ میرا جسم پاک نہ لے جائیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا حضرت یوسف علیہ السلام کے جسم اقدس کی کون نشاندہی کرے گا لوگوں نے کہا ان کی قبر کا علم سوائے ایک بڑھیا کے کسی اور کو نہیں ہے' آپ اس بڑھیا کے ہاں پہنچے اور قبر کا نشان پوچھا تو بڑھیا نے کہا جب تک مجھے اپنے ساتھ جنت میں رکھنے کا وعدہ نہیں کرتے میں حضرت یوسف علیہ السلام کے مزار شریف کا پتہ نہیں دیتی۔ چنانچہ آپ نے باذن ربی وعدہ فرمایا اور اس نے یوسف علیہ السلام کی قبر کی نشاندہی کردی (حضور نے اس شخص سے کہا اونٹنی اور بکری کا سوال تو معمولی ہے تو اس بڑھیا سے بھی عاجز ہے مجھ سے تو جنت وغیرہ بھی طلب کرتے دلا دیتا)

علم سے دوسروں پر شرف حاصل ہوتا ہے جیسے بڑھیا کو حضرت یوسف علیہ السلام کے مزار اقدس کا علم تھا تو اسے تمام مصریوں پر یوں شرف حاصل ہوا کہ جنت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جوار میں ہوگی۔!

برکات علم

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بھی غرض سے

علم دین حاصل کرتا ہے وہ اس دنیا سے نہیں نکلے گا۔ مگر اس کا علم غالب آجائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہوجائے گا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں علم دین حاصل کرنا روزے رکھنے اور رات کے قیام کرنے کی مثل ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں علم دین کا کوئی بھی شعبہ سیکھنا کوہ ابوقبیس کے برابر سونا ہوجانے سے بہتر ہے یہ کہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کردیا جائے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں علم کی قوت سے پلصراط سے گزرنے میں سہولت ہوگی (امام رازی علیہ الرحمتہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مرد و عورت کے لئے دعائے مغفرت کرنا اس کے نامہ اعمال میں پوری امت کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

حضرت قرطبی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو اپنے مولیٰ کی اطاعت پر کمربستہ ہوتا ہے وہ اپنی خواہشات کو قربان کردیتا ہے جس کے باعث اس کا مقام جنت ہے۔

جو اپنے مولیٰ کی نافرمانی و سرکشی میں مبتلا ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی رسی کو ڈھیلا کردیتا ہے (تاکہ اس کا کوئی عذر نہ رہے) پھر وہ شیطان و نفس کا تابع مہمل بن کر اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالیتا ہے۔

حضرت ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تمہاری کیا طلب ہے وہ بولے جو اور کھجوریں!

حضرت ابن کعب فرماتے ہیں میں نے انہیں کھلایا کہ وہ خوش ہوگئے جب یہ خبر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا جب کوئی اپنے مسلمان بھائی پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے احسان کرتا ہے اور وہ

اسے سے کوئی شکرانہ وغیرہ کا طالب نہیں ہوتا' اللہ تعالیٰ اس کے گھر دس فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو سال بھر تک اللہ تعالیٰ تسبیح و تہلیل اور استغفار کرتے رہتے ہیں اور ان کی تمام عبادت کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں درج کراتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے جنت الخلد مرحمت فرماتا اور ایسے مقام سے انہیں چیزیں عنایت فرماتا ہے جسے فنا نہیں یعنی جنت سے! مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں براء ابن مالک کا ذکر میں تہذیب اسماء والغات میں نہیں دیکھ پایا البتہ حضرت براء ابن عاذب کا تذکرہ دیکھا ہے ان سے پانچ صد احادیث مروی ہیں وہ صحابی اور صحابی کے صاحبزادے ہیں حضرت ابن کعب ایک سو چونسٹھ احادیث کے راوی ہیں (رضی اللہ عنہ)

یارب الارباب

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جب بندہ یارب الارباب پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے میں حاضر ہوں طلب کر عطا ہو گا۔

لہٰذا اس حدیث کے پیش نظر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہی التجا ہے یارب الارباب ہمیں اپنی خوشنودی کے صدقے اپنے حبیب کی رضا کے مطابق شریعت پر عمل کی توفیق عطا فرما' حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ کی اس کاوش کو شرف قبول سے نوازا اور ہمیں اپنی رحمت و برکات سے بہرہ مند فرما اپنے محبوب کی محبت اور اطاعت نصیب فرما' میری اس حقیر سی کوشش کو امت مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء کے لئے باریاب بنا' اپنے گھر کا حج اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں میں ہمیشگی عنایت فرما' قارئین کی نیک خواہشات کو پایہ تکمیل سے نواز اور جنت میں عاشقان مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء کے زمرہ میں شامل فرما۔ امین (تابش قصوری)

جنت کے احوال

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنت عرضھا کعرض السمٰوت والارض!ایمان والو! اپنے رب کی مغرفت کو جلد حاصل کرو اور جنت کو بھی جس کا عرض زمین و آسمانوں کے برابر ہے۔

یعنی فرمانبرداری' تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کے قرب سے مغفرت حاصل کرو!

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اگر تمام آسمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا دیا جائے تو یہ جنت کا عرض بنے گا۔

علامہ طبری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے جنت تخلیق فرمائی تو اسے حکم دیا گیا کھل جا اس نے عرض کیا کہاں تک حکم ہوا ایک لاکھ سال کی مسافت پر پھر ارشاد فرمایا کھل جا عرض کیا کس قدر فرمایا میری رحمت کی مقدار سے بھی زیادہ پس وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث ہمیشہ وسیع و کشادہ ہوتی رہے گی۔ اس کا کہیں اختتام نہیں جیسے رب کی رحمت کا کوئی کنارا نہیں ہے۔

حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ناصرالدین سمرقندی رحمہ اللہ علیہ کی تفسیر میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد قل لوکان البحر مداداً لکمات ربی لنفدالبحر قبل ان تنفد کلمات ربی کے متعلق دیکھا ہے کہ اگر سمندر ان چیزوں کی تحریر کے لئے سیاہی بن جائیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مومنین کے لئے مخصوص فرمایا ہے تو سمندر ختم ہوجائیں گے مگر ایمانداروں کا ثواب مکمل تحریر نہیں ہوسکے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے جنت اس تیزی سے وسیع و کشادہ ہوتی رہتی ہے جیسے کمان سے تیر تیزی سے نکل جاتا ہے۔

موت کی تلخی اور جنت کی نعمتیں

حضرت یوسف علیہ السلام کو جب کنویں سے نکالا گیا تو ان کے بھائیوں

نے مارپیٹ شروع کردی فرشتوں نے عرض کیا الٰہی! یہ بلاسبب یوسف کو مارتے ہیں ارشاد ہوا یہ مار ملک مصر کی سلطنت اور خزانوں کے مقابل بہت کم ہے۔

اسی طرح جب ایماندار سکرات موت کی تلخی برداشت کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں یااللہ تیرا بندہ موت کی سختیوں میں مبتلا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ تکلیف جنت کی نعمتوں کی نسبت بہت کم ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمائے گا کہ مقام صدق میں میرے اولیاء کو لائیں۔ انہیں اپنے اپنے جنتی مقام سے بارگاہ الہیہ میں لایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ لوگ کیا چاہتے ہیں عرض گزار ہوں گے تیرے دیدار کے طالب ہیں تیرے ساتھ ہمکلامی کی لذت سے شادکام ہونا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنے سر اٹھائیں اور اپنے حبیب کی زیارت سے لطف اندوز ہوں نیز ارشاد ہوگا۔

اے گروہ اولیاء میں رب الارباب ہوں جب تم روئے کریم کا مشاہدہ کرو تو سجدے میں چلے جانا' بعدہ حکم ہوگا اپنے سروں کو اوپر اٹھاؤ اور اپنے حبیب کی طرف نگاہ کرو! یہ مشقت کا گھر نہیں! تم میرے دوست ہو۔ یہ میری جنت ہے پھر ان کے لئے دسترخوان سجایا جائے گا غلماں خدمت کے لئے کمربستہ ہوں گے اولیاء کرام کھاتے اور اپنے محبوب رب کی زیارت سے مشرف ہوتے جائیں گے۔

پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوں گے اے ہمارے مولیٰ و مالک تیرا قرآن کریم میں ہمارے ساتھ عہد تھا کہ ہم تمہارے ساتھ ہوں گے ارشاد ہوگا اے علی' میرے ولی تو نے سچ کہا مطمئن رہئے اور سکون و اطمینان سے میری نعمتوں سے محظوظ ہوجایئے اور شراباً" طهوراً سے لذت حاصل کریں پھر پیالے ازخود ان کے منہ سے لگیں گے۔

پھر ارشاد ہوگا! میرے اولیاء مزید طلب کرو! وہ عرض گزار ہوں گے ہم لحن داؤدی سے مستفیض ہونا چاہتے حضرت داؤد علیہ السلام کو قرآن کریم کی تلاوت کرنے کا حکم ہوگا اور وہ پڑھنا شروع کریں گے۔بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ان المتقین فی مقام امین فی جنات وعیون یلبسون من سندس واستبرق متقابلین یقیناً متقین جنت کے چشموں پر امن و سکون کے ساتھ روح پرور مقام پر قیام پذیر اور نہایت عمدہ' خوبصورت ریشمی ملبوسات سے مرصع ہوں گے۔ یہ آیت کریمہ سنتے ہی وجدو طرب میں آکر پرواز کرنے لگیں گے اور وہ دو سو سال تک محو پرواز رہیں گے۔

نیز ارشاد ہوگا کیا تم میری باتیں مجھ سے سننے کے خواہش مند ہیں وہ عرض گزار ہوں گے! کیوں نہیں ضرور کرم فرمایئے! اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ انا الرحمٰن الرحیم' الرحمٰن علم القرآن یہ سنتے ہی ایک ہزار سال تک ملکوت میں حیران و ششدر رہیں گے آپ پڑھ چکے ہیں کہ سورۂ الرحمٰن عروس قرآن ہے۔

جنتی عورتیں اور ان کی عمر

اللہ تعالیٰ جنتی عورتوں کو باکرہ کی حیثیت عطا فرمائے گا وہ اپنے شوہروں کی شیدا ہوں گی ان تمام کی عمر 33 سال ہوگی جتنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمان پر اٹھائے جانے کے وقت عمر تھی قدو قامت حضرت آدم علیہ السلام کے برابر ہوگا یعنی طول ساٹھ اور عرض سات ہاتھ' حسن و جمال حضرت یوسف علیہ السلام سا! اور اخلاق میں صاحب خلق عظیم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مظہر ہوں گے آواز حضرت داؤد علیہ السلام ایسی ہوگی۔ جنتی عورتیں سفید مروارید کے کے بالاخانوں سے اتر کر حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوں گی جنتی لوگ مشک و عنبر کے میدان میں سنہری کرسیوں پر جلوہ افروز ہوں گے مردوں اور عورتوں کے درمیان نورانی حجاب

ہوگا اللہ تعالیٰ ہر ایک جنتی کی حوصلہ افزائی کے لئے خود سلام سے نوازے گا اور اسی طرح عورتوں کی بھی دلجمعی فرمائے گا اور انہیں حکم ہوگا میرے محبوبوں اور اولیاء کا خیر مقدم کرو' ان کی خدمت انجام دو۔ پھر اللہ تعالیٰ مہمانی فرمائے گا فرشتوں کو ارشاد ہوگا نغمات توحیدورسالت کے لئے حورعین کو لاؤ تاکہ ان کی پرکشش آواز اور نغمہ سرائی کے لے سے خوب وجدوطرب سے شاد کام ہوں جب اس کیفیت سے لطف اندوز ہوکر اپنی اصلی حالت پر آئیں گے تو عرض گزار ہوں گے۔

اے ہمارے رب ہماری گزارش ہے کہ ان سے ہمیں اپنا کلام سنوائیں حکم ہوگا اے داؤد انہیں ذرا میرا کلام پھر سنایئے وہ منبر پر زبور پڑھیں گے لوگ مستی کے عالم میں وجد کناں ہوں گے جب ہوش میں آئیں گے تو فرمایا جائے گا اس سے بھی زیادہ پاکیزہ آواز سنئے! پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ فرمائے آیئے منبر پر جلوہ فرمایئے اور سورۂ طٰہٰ یٰس کی تلاوت سے محظوظ فرمایئے۔

سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس شان سے تلاوت فرمائیں گے کہ آپ کی آواز سرور میں حضرت داؤد علیہ السلام سے ستر گنا بڑھ کر ہوگی لوگ سنتے ہی جھومنے لگیں گے کرسیاں بھی حرکت کرتی ہوں گی جب پھر سکون و قرار میں آئیں گے تو ارشاد ہوگا اس سے بھی زیادہ پرکشش آواز میں کلام سماعت کرنا چاہتے ہیں؟ عرض گزار ہوں گے ہمارے خالق و مالک ہمیں ضرور سنوائیں تو اللہ تعالیٰ ازخود سورۂ انعام کی تلاوت سے نوازنا شروع کرے گا جسے اس کی شان کے لائق ہے لوگ مستی کے عالم میں ہوں گے جنتی درخت' محلات اور ہرچیز وجد کناں ہوگی عرش ہلنے لگے گا میرے بندو! بتاؤ میں کون ہوں! سبھی بیک زبان پکار اٹھیں گے الٰہی توہمارا رب ہے' ارشاد ہوگا! میں سلام اور تم مسلمان ہو! پھر ہر ایک کو اپنی اپنی منزل کی طرف جانے کا حکم ہوگا

اور جنتی سواریاں حاضر ہوں گی ہر ایک اپنے اپنے مقام و مسکن کے بارے میں ایک دوسرے کو آگاہ کرتے جائیں گے۔

آٹھ جنتیں؟

(1) پہلی جنت دارالجلال سفید مروارید سے تیار شدہ (2) دوسری جنت دارالسلام یاقوت سرخ سے تیار شدہ (3) تیسری جنت' جنت الماویٰ سبز زبرجد سے بنائی گئی (4) جنت الخلد مرجان زرد سے بنائی گئی۔ (5) جنت النعیم سفید چاندی سے تیار (6) جنت الفردوس' سرخ سونے کی بنی ہوئی (7) جنت عدنی سفید موتیوں سے تیار شدہ (8) جنت دارالقرار' مرجان سے بنی ہوئی۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جنت کے محلات آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں اور اس میں نہریں بھی اتنی ہی ہیں جب کہ ایک نہر' نہر رحمت ہے جو تمام جنتوں کو سیراب کرتی ہے۔

جنت میں علماء کی ضرورت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں جنتیوں کو علماء کرام کی ایسے ہی ضرورت پڑے گی جیسے دنیا میں ہوا کرتی ہے! اس لئے کہ انہیں ہر جمعتہ المبارک میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔

اللہ تعالیٰ انہیں فرمائے گا لوگوں مجھ سے جو چاہو طلب کرو جنتی علماء کرام کی طرف متوجہ ہوں گے ان سے دریافت کریں گے ہمیں آگاہ فرمایئے ہم اللہ تعالیٰ سے کس چیز کی تمنا کریں علماء کرام مطلع فرمائیں گے فلاں فلاں چیز اپنے رب سے طلب کرو!

حضرت امام رازی رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں علماء کرام جنت کی چابی اور انبیاء کرام کے خلفاء ہیں آپ فرماتے ہیں ان کا علم جنت کی چابی اگر کوئی

خواب میں دیکھے کہ اس کے ہاتھ میں چابی ہے تو اسے علم دین حاصل ہوگا!

علامہ قرطبی رحمہ اللہ علیہ فرماتے اہل علم روزانہ جنت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا کریں گے موتیوں' جواہر' یاقوت' سونے اور چاندی کے مرصع منبروں پر بیٹھ کر تلاوت قرآن کریم میں مصروف ہوں گے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حاملین قرآن وہ ہیں جنہیں قرآن کریم کے مطالب و معانی یاد ہوں اسے امام رازی نے اپنی تفسیر میں رقم فرمایا ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جنت کے آٹھ دروازے ہیں ہر دروازے کے دونوں کیواڑوں کا درمیانی فاصلہ ایسے ہے جیسے آسمان و زمین کے درمیان ہے ایک روایت میں مشرق و مغرب کے فاصلہ کا ذکر آیا ہے۔

بخاری شریف میں ان کا درمیانی فاصلہ بتاتے ہوئے درج ہے جیسے مکہ مکرمہ اور بصرہ کا ہے ایک اور کتاب میں چالیس میل کا ذکر بھی آیا ہے اختلاف روایات سے معلوم ہوتا ہے ممکن ہے بعض دروازے کی درمیانی مسافت ایسے ہی ہو! (واللہ تعالیٰ وحبیبہ الاعلیٰ اعلم)

برکات وضو

ترمذی شریف میں ہے جو شخص بعد از وضو یہ کلمات پڑھ لے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں (اب اس کی مرضی جس سے چاہے داخل ہو) کلمات یہ ہیں اشھدان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ واشھدان سیدنا محمداً عبدہ ورسولہ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین سبحانک اللھم وبحمدک اشھدان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیہ۔

اللہ تعالیٰ کی زیارت کا دن

حدیث شریف میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بیان کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے رب نے فردوس اعلیٰ میں ایک وادی تیار کی ہے جس میں مشک کے پہاڑ ہیں جمعہ کے دن نور کے منبروں پر انبیاء و مرسلین جلوہ افروز ہوں گے نہری کرسیوں پر صدیقین بیٹھیں گے وہ وادی انبیاء و مرسلین اور صدیقین سے بھر جائے گی وہ منبر یاقوت و زبرجد سے منقش ہوں گے پھر بالاخانوں سے لوگ اتریں گے اور مشک کے پہاڑوں کے دامن میں جمع ہوں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری دیں گے اور حمد و ثنائے خداوندی بجا لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہاری کیا آرزو ہے وہ عرض گزار ہوں گے الٰہی! ہم تیری رضا کے طالب ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری رضا ہی نے تمہیں اس مقام پر پہنچایا ہے اب میں تجھے اپنی طرف سے مزید اکرام و اعزاز سے نوازتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ اپنی خصوصی تجلی عطا فرمائے گا یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بے حجاب زیارت سے مشرف ہوں گے اس بناء انہیں جمعہ کا دن محبوب ترین ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ آپ نے فرمایا جنت کی زیادہ سے زیادہ طلب کرو، جہنم سے بچنے کی بکثرت دعا مانگا کرو۔

حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو شخص یہ دعا اللھم انی اسئلک الجنۃ التی ظلھا عرشک ونورھا وجھک وحشرھا رحمتک، سات بار شب و روز پڑھتا رہے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت سے نوازے گا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنتیوں کی 120 صفیں ہوں گی ان میں 80 صفیں میری امت کی ہوں گی جب کہ چالیس صفیں دیگر امتوں کی ہوں گی۔ (ابن ماجہ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے امید ہے تم لوگ جنتیوں

کا چوتھائی حصہ ہوں گے بلکہ اہل جنت میں آدھے تم بلکہ نصف ثانی میں بھی تمہارا حصہ ہوگا۔

علامہ قرطبی رحمہ اللہ علیہ سے نقل کرنے کے بعد رقم فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کی نظیر بخاری شریف میں بھی ملتی ہے علامہ برماوی رحمہ اللہ علیہ شرح بخاری میں ذکر کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیک وقت کیوں نہ فرمایا کہ اہل جنت میں تم نصف ہو جواب میں لکھتے ہیں کہ اس انداز میں سننے والوں کے دل میں قدرومنزلت بڑھتی ہے اور ان کے اعزاز اکرام میں اضافہ ہوتا ہے یہ ایک قسم کا مبالغہ ہے کیونکہ سائل کو بار بار عطا کرنے میں اسے اور لطف حاصل ہوتا ہے اس کے دل میں فرحت و انبساط بڑھتا ہے اس بناء پر انہیں اللہ تعالیٰ کے شکر کی تجدید کا موقع ملتا ہے۔

بیان کرتے ہیں صحابہ کرام یہ بشارت سنتے ہی نعرہ ہائے تکبر بلند کرنے لگے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کے ستر ہزار افراد کو بلاحساب و کتاب بخشنے اور جنت میں بلامشقت داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اسی طرح ایک دوسری حدیث میں بھی آیا ہے۔

یہ سنتے ہی سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ زیادہ کی طلب فرماتے تو کیا ہی اچھا ہوتا؟ آپ نے فرمایا میں نے زیادہ کی تمنا کی ہے وہ عطاء فرمائے گا۔

دوسری روایت میں ہے کہ جب حضرت فاروق اعظم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ زیادہ بخشش کا وعدہ لے لیتے تو آپ نے فرمایا ستر ہزار کے ساتھ ستر ستر ہزار مزید جائیں گے۔ عرض کیا یارسول اللہ! کچھ اور زیادہ کیجئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے ید قدرت سے تین بار لوگوں کو اٹھائے گا اور جنت میں داخل کرے گا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ اور زیادہ فرمایئے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلائے! عمر! رہنے دو! یہی کافی ہے! حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پکارے! صدیق' نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمارے رب کے فضل و کرم سے زیادہ کرنے دو گویا کہ۔

تمہارا کیا بگڑتا ہے ہمارا کام ہوجائے

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے اس ذات وحدہ لاشریک کی قسم جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے ہمارے رب کے ید قدرت میں تو ایک ہی مرتبہ تمام مخلوق سما سکتی ہے۔

صدیق اکبر کا حسین خواب

کتاب الحقائق میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار اقدس پر حاضر تھے آپ پر نیند کا غلبہ ہوا تو خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے باتیں کرنے لگے' حضرت سیدنا فاروق رضی اللہ تعالیٰ، عنہ وہاں حاضر ہوئے دیکھا صدیق اکبر خواب کی حالت میں باتیں کررہے ہیں انہوں نے جگا دیا' آپ نے فرمایا! یا عمر! آپ نے میری پرسکون نیند منقطع کردی اس وقت میں عرش اعظم کے نیچے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ محو گفتگو تھا جبکہ آپ بڑی لجاجت سے اللہ تعالیٰ سے امت کے لئے بخشش طلب فرمارہے تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب کو مراد پوری کرنے دیجئے آواز آئی! میرے حبیب! آپ نے جو مانگا میں نے عطا کیا یہ کلمہ دوبار فرمایا تھا کہ عمر تو نے مجھے جگا دیا' پس مجھے معلوم نہیں اللہ تعالیٰ نے کس قدر عطا فرمایا ہے روضہ مقدسہ سے آواز آئی مجھے سب کچھ عطا فرمایا گیا ہے۔

اسم اعظم

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا الٰہی مجھے اسم اعظم سے آگاہ فرمایئے اس پر ان کے پاس وحی آئی اے موسیٰ علیہ سلام اگر تم میری مقبولیت کے طالب ہو تو دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ پڑھئے۔ یاعلام السرائر یامقلب القلوب یانورالنور یادائم کل شی یزول تبرک یاحی یاقیوم کل حی یموت سواک۔

بعض عارفین نے اسم اعظم اسے قرار دیا ہے۔ اللھم انت الذی لاالہ الاانت یاذاالمعارج اسئلک بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم وبالذی انزلتہ فی لیلۃ القدر ان تجعل لی من امری فرجًا ومخرجًا واسئلک ان تصلی وتسلم علی سیدنا محمد و ان تغفرلی خطیئتی وا تقبل توبتی یاارحم الرحمین

حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ' غنیہ میں فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی بابت دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنٰی میں سے ہے اس میں اور اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم میں بس اتنا سا فرق ہے جیسے آنکھ میں سفیدی اور سیاہی کا قربت کے لحاظ سے۔

شمس المعارف میں ہے جب بندہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتا ہے جنت پکارتی ہے لبیک وسعدیک الٰہی اسے میرے پاس بھیج دینا۔

کتاب البرکتہ میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم کہتا ہے وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے آج ہی اپنی والدہ کی گود میں آیا۔ نیز اللہ تعالیٰ اس سے ستر بلائیں دور کرتا ہے جن میں ادنیٰ جذام ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے جو شام تک اس کے لئے دعائیں کرتا رہتا ہے۔

کتاب البرکت ہی مذکور ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو ہر مرض کی شفا' ہر دکھ کا مداوا' ہر قسم کے فقر سے نجات' دوزخ سے آڑ' دھنسے اور مسخ ہونے سے امان بنایا ہے جب تک وہ اسے پڑھتے رہیں گے نیز جس کے آغاز میں اسے پڑھا جائے وہ دعا رد نہیں ہوتی۔

حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں تیس سال تک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار رہا کہ مجھے اسم اعظم سے آگاہ فرمائے ایک رات میں ستاروں سے آسمان پر مکتوب پایا یاحی یاقیوم یاذالجلال والاکرام یابدیع السموٰات والارض اور ساتھ ہی ہاتف غیبی نے ندا کی یہی اسم اعظم ہے۔

حضرت غالب قطعان رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں میں دس سال تک اسم اعظم کے حصول کی درخواست کرتا رہا۔ الٰہی مجھے وہ اسم معلیٰ عطا فرمایئے جس کے وسیلے سے دعا قبول ہو اور جب بھی اس کے ذریعہ کوئی التجا کروں پوری ہو' پھر مجھے تین راتیں مسلسل کوئی کہہ کر مجھے کہتا یہ پڑھتے رہا کرو! یافارج الھم یاکاشف الغم یاصادق الوعد یاموفیا بالعھد یاحی یاقیوم لاالہ الاانت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء میں کسی نے عرض کیا' ہمیں ایسے کلمات عنایت فرمایئے جن کے توسل سے جو دعا مانگی جائے قبول ہو! آپ نے فرمایا یہ پڑھا کریں اللھم انی اسئلک باسمک الاعلیٰ الاعز الاجل الاکرم۔

حضرت ابوحازم رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص اذان سن کر ان کلمات کو پڑھا کرے اسے اللہ تعالیٰ بلاحساب و کتاب جنت عطا فرمائے گا۔ لاالہ الاانت [illegible] لاشریک لہ کل شی ھالک الا وجھہ اللھم انت الذی [illegible]

علی بھذہ الشھادۃ وماشھدت بھا الالک ولایتقبلھا غیرک منی فاجعلھا قربتہ عندک وحجاباً من نارک وغفرلی ولوالدی ولکل مومن ومومنۃ برحمتک یاارحم الراحمین انک علی کل شئی قدیر۔

حضرت مصنف رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس کتاب نزہتہ المجالس کو اس لئے ان کلمات پر مکمل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس کا آخری کلمہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔

اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ کی کریمی میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میرا اور تمام مسلمانوں کا خاتمہ اسی کلمہ پر فرمائے گا اس بناء پر کہ وہ خود فرماتا ہے ھل جزاء الاحسان الا الاحسان نیکی کا بدلہ نیک ہے۔

حضرت علامہ قرطبی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جس پر میں اپنی توحید و معرفت کاانعام کرتاہوں اس کی جزا جنت ہے اسے میں اپنی رحمت سے اپنے مقام خاص خطیرہ قدس میں شیریں چشموں سے نوازوں نیز فرمایا جب کوئی بندہ کہتا ہے لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ تو اس کے منہ سے ایک ایسا نور نکلتا ہے جو ایک ستون کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑا ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے فرماتا ہے میرے عرش کے پاس جاوہ عرض گزار ہوتا ہے مجھے تیری عزت کی قسم جب تک تو میرے پڑھنے والے کو بخشش سے نہیں نوازے گا میں تیری بارگاہ میں ہی کھڑا رہوں گا اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا مجھے اپنے جلال و اکرام کی قسم سن! میں نے تو اسے اسی وقت بخش دیا تھا جب وہ اس کلمے کو اپنی زبان پر لانے کا قصد کررہا تھا۔

حضرت خواص رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو ایک درخت کے نیچے پیاس سے قریب المرگ پایا! تو عرض کیا الٰہی تیری نہروں کا

زمین پر شمار نہیں تیرے سمندر اکناف و اطراف میں بہہ رہے ہیں اور تیرا یہ بندہ پیاس سے جان بلب ہے؟ اتنے میں اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور کہنے لگا۔

اے خواص! اللہ تعالیٰ جل و علیٰ کی ذات عزواکرم کی قسم اگر مجھے مشارق و مغارب بھی پلا دیئے جائیں تب بھی میری پیاس نہیں بجھے گی میری پیاس تو شربت دیدار خداوندی سے ہی بجھ سکتی ہے۔

ہفت دریا گر بنوشم تر نگردد کام ما
تشنۂ دیدار راجز شربت دیدار نیست

(جامی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو اپنے اعمال صالحہ کا پورا پورا اجر لینا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اس کا ہر مجلس میں آخری کلمہ ہو' سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین' والحمدللّٰہ رب العلمین'

قال مولفہ رحمہ اللّٰہ تعالیٰ تم ھذاالکتاب بحمداللّٰہ تعالیٰ وعونہ وحسن توفیقہ والحمداللّٰہ وحدہ وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیمًا کثیراً دائمًا ابداً لا ینقطع عدد ماکان وعدد مایکون وعدد ماھو کائن فی علم اللّٰہ ورضی اللّٰہ عن اصحاب رسول اللّٰہ اجمعین والحمدللّٰہ رب العلمین امین۔

الحمد للہ تعالیٰ' زینت المحافل ترجمہ نزہتہ المجالس' مکمل ہوا یہ سب اسی کا کرم و فضل اور خاص عنایت ہے' اور اس کے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ رحمت کا نتیجہ ہے' نیز حضرت مصنف علیہ الرحمتہ کی نظر کرامت کا ثمر ہے کہ یہ ناچیز اس مقبول خاص و عام کتاب کو اردو کا لباس پہنانے کی سعادت سے بہرہ مند ہوا' دعا ہے اللہ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم میری اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور مسلمانان عالم کو استفادہ
کی توفیق مرحمت فرمائے۔

فقط
قارئین سے دعا کا طالب

محمد منشا تابش قصوری
خطیب جامع مسجد ظفریہ' امام مسجد'
مسجد حیات النبی مزار بابا گاما حیات
مریدکے ضلع شیخوپورہ (پاکستان

(۱۷ ماہ شوال المکرم 1418ھ
15 فروری 1998ء پیر بعد نماز فجر)